نسیم صبح پری شن نژاد جوان | همای عزت و توقیر رشک حور و قصور

در خوش آب بحر عرب شبیہ موج | حباب بحر کرم منبع وفیض و دور

فہیم نکتہ شناس و نکتہ سنج سوا | عقیل شیرب بطحا شکوہ گردون جو

قباد و خسرو و افراسیاب رستم و جم | یہ اوسکی چاکروں میں ہی ہیں ہوئی مشہور

[illegible] لا وہ بدن سیتی عیاں | جو چاہی سینہ گیتی میں کری ناسور

کہ ایک طرح ہی فرمان میں اوسکی | کری جو پاس اشارہ تو پاس ور تو دور

سوار اسکا اشارہ کری جو چلنی کو | زبان ہی ہان نہ سنی اوریہ وو مین کافور

پھر اہی ایک نفس سیتی جہان تہ و بالا | قدم قدم سی روی زمین ہوا معمور

جو ڈال دی اہی دریا میں شاہ دین پناہ | مجال کیا کہ جو ہو اک حباب چلنا چور

چلی جو حوض میں حباب پر روانی کی وقت | مجال کیا کہ جو ہو پامال دانہ مور

جو تیغ ہاتھ میں لی لی وہ دفع عدو | پہنچی گوش سرافیل تک نہ صوت صور

بس ایکبار کبھی تھے وہ اس زمانے مین | ابھی تلک تو دریدہ ہین مظہر ماہ و تنور
خرش اس گلشن دنیا تلک جو پہنچی تھے | ابھی تلک نہین خوشی کی زخم کا انگور
کبھی رکتی و خندق مین اور خیبر مین | امان مانگتی جب تک نہ جن و انس و طیور
وہ شاہ کیون نہ کہی اعتدال سی سب کو | مدام نسخہ صحت ہی و بھر شرور
سیاہ خانی سی باہر کیا جو روحون کو | تو روحین جسم سی کرنی لگین گی نفور
گرہی چلن مین شش مین شبنہ روان | کہ تا یا کرتی ہی کبھی تو نکو کر کی چکنا چور
وہ جو ہر ایسا کہ کہیر یکا دل ہی پژمردہ | سفیدی ایسی کہ جس سی سیاہ کا ہو فور
وقت کیا ہی کہ بدن کو دکھاوی آب صوا | بلور کا ہی و قبضہ تو پہل ہی و ست جور
لگا جو دوبیر اک ہاتھ اوس زمانی مین | ابھی تلک نہ بہرا وسکی زخم کا انگور
و پھر بجانب پر اجسبرا کد ست خدا | مہم ت ہوگئی مبرم قضا ہی مشہور

پھر اس شاہ کی میں مدح کیا لکھوں یارو کہاں زباں میں ہی اور کہاں ہی اتنا شعور

یہی دعا ہی وسیلے سے اس قصیدے کی کہ سو برس مجھی ہی نی دیجیگا رنجور

مطلع

تجھی کو دیکھ کی ہی تھی دشتی سی نفور ترا جواب نہیں شک شعلۂ رخ طور

یہ جال الوسی مجھکو بچانا ہی آقا کہ میں تو صید ہوں دنیا بنی ہی دام طیور

کہا ہی تجھ سے ہر ایک بھید امر ہی مولا زمانی میں ہیں انسان سب کی سب معذور

بروح پاک محمد بروح پاک حسن خبر ہماری ہی کہنا بروز حشر ضرور

مرض اسی کا ہو یہ دفع کیجیئی شاہا کہ ہی صحت جسمی بہت مجھی منظور

نماز میں کی ہوں اس زمانی میں میر صفا جہان میں ہیں دنیا نہ ہو مجھسی قصور

بس ایسا کرو کہ میں صبح کیطرح خوش ہون | شب مرضنکی سیاہی یک بیک کافور

وہ کون ہی جو رکہی دلپہ مرہم زنگار | تری سوا نہین بہرنی کا کوئی انگور

پئی محمد و زهرا دعای اختر ہی

کہ اپنی ساتہہ وہان مجکو کیجیو محشور

قصیدہ در مدح علی علیہ السّلام بحر رمل مثمن محذوف من کلام اختر تحقید

چون شود حمد خداوند جہان از من بیان | ای زہی پشت خم گشتہ زمین و آسمان

بعد حمدش نعت احمد گشتہ بر من فرض عین | کردہ وحصہ قمر بر آسمان ساہ ہمان

بر نیاید در صفت یک شمہ از کلک من | گر ہمہ چیند زہمان بن این ہمان

مطلع در وصف او کردم بیان یدو ستان | از پی تعظیم خم شد آسمان مثل کمان

مالک تاج پیمبر حاکم روز جزا | مفتی شرع و رقاضی ہر انس و جان

مطلع مہر فلک روشن کن مصباح دین | حامی اہل اسلام شجاع دین جہان

خویش احمد زوج زهرا بوالحسن شیر خدا — ذوالفقار دو زبان معرکه باشد فشان

عالم علم قضا و مالک وز قدر — مخزن اسرار دنیا منبع پیر و جوان

مرجع شمس هلال کوه و صحرا و فلک — معدن حلم و حیا و بحر احمد ازدان

ناسخ ادعای باطل حاکم حکم لطیف — نکته سنج و نکته فهم و نکته بین و نکته دان

ابن عم احمد و مسند نشین تخت پاک — تاجدار و تاج بخش و حاکم و شاه شهان

قلزم جود و سخا دریای ذخار عطا — تاجدار لافتی روشن کن نام جهان

آسمان علم و همت آفتاب پر ضیا — کوکب اثنا فتحنا ساطع نور جهان

در شجاعت در سخاوت در متانت یکه تاز — یادگار مصطفی در رزم چون شیر ژیان

هم صفیر مصطفی و جانشین مرتضی — طوطی شیرین لبان بلبل نو بوستان

قاطع بازوی جبرئیل فرشته خو ملک — شد فسانه در جهان آتش تیغ و سنان

چون نباشد در جهان این فخر یادگار

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

قطعہ در صفت کاظمین علیہما السلام

شرف بخشا خدا نی اس زمین کو عرش و کرسی پر
اسی نکرہ اہل ہند معراج جہان جائین

مشرف ہو جو اس ماتم سرا میں صدق نیت سے
رسول پاک کا وسکو خدا نی پھر اہل جنان جائین

پہنچ جائین اگر نکھین زہی میں پاک روضہ پر
تو حورین نقش پا سی چشم گلگشت جنان جائین

چہک جاتی اگر روضی پہ مرغ کاغذین اگر
زمین پر طائر سدرہ بھی اوسکو ہم زبان جائین

اگر تعریف پڑھ جائے کوئی روضی کی چوکھٹ پر
ملائک عرش سی سنکر اوسی اپنی زبان جائین

عجب اعجاز ہو لا ہی جو ہو تعریف اک نکتہ
اشارہ سی اگر سن پائین اوسکو بے زبان جائین

جو نور پاک روضی کی اندھیرے میں مدحت کرن
شعاع شمس کو گلگیر بھی اپنی زبان جائین

بڑھا ہی چرخ چارم سی عروج روضہ کاظم
چلین عیسی بھی سر کے بھل اگر اسکا نشان جائین

عجب روضہ بنایا ہے شرف دولت نی پایا
پتا بتلا رہا ہون میں اسی سب نشان جائین

جہان میں ہوئی ہی کہ ظلم کا روضہ رشک جنت — عصای پیری ہر ستون پیر و جوان جانین

نہ پوشیدہ کرین جا جنت پہر منہہ اطاعت سے — شعاع شمس کو گنبد پہ روضی کی عیان جانین

غلام پاک واجد نی بنایا ہی نیا روضہ — نہفتہ دل مین جو مضمون ہے میری وہ عیان جانین

عجب اک زمی ہی جا اسکی کچھہ لب پہ نہین آتے — عیان جو ہو نہان جانین نہان جو ہو عیان جانین

اسی گنبد کی سائی مین زمانہ چین سی سووے — و شاعر ہون کہ مردم میری مضمون نہان جانین

کری تعریف کو لی صاحب روضہ کی کیا لب سی — شعاع شمس کو روضی کی اک روح روان جانین

بنی تیری شہابی جہاڑ کی اک اک قلم شب کو — اگر قوس قزح کو دست روضہ کی کمان جانین

سپر ہو مہر کی او ہو ہلال کی تیغ نصرت کو — سر افلاک ہمکو دست روضہ کی کمان جانین

ہر اک شی کو تنزل ہی ترقی ہی مگر اسکی — بہار باغ روضہ کو بہار بی خزان جانین

گداز شمع سی سینہ جلا ہی اہل ماتم کا — صدای مجلس ماتم کو بلبل کی فغان جانین

اسی روضی کی کرسی آسمان عرش عالم ہے — جو کچھہ کہتا ہون جسنی کہ مین سب بیان جانین

ثنائی صاحب روضہ میں لب البسیں چسکی ہیں — بتاسی کو ہر اک شربت میں شیرین دہان جانیں

یہ وہ جا ہے کہ ہو فانوس کی جا روشنی دل کی — اگر کو مرقد پر نور پر گل کا دہوکن جانیں

اسی کی نام سی نام جہاں کی روشنی پائی — اسی روضی کی صدقیں میں اک جا کی امان جانیں

یہ سنتی ہیں کہ یہیں نور پاک کا ظہور آیا — کسی بتلائیں ہم یہ جو اکسیا کہاں جانیں

اسی روضی کی صدقیں میں شہون آبرو پائے — اگر دین توصیف اس روضی کی مجکو بیان جانیں

اگر سمجھو تو نقل روضہ کا ظلم ارم بہی ہے — جو باغ خلد میں دیکہا نہو مرم یہاں جانیں

انہیں سی عرض کرتا ہوں یہی جہر امامت ہیں — وسیلہ میری ہیں عقبی میں مجکو یہ نہاں جانیں

ہر اک گلدستہ نقش راہ عقبی کا منارہ ہے — زمین پاک اس روضہ کی رشک آسمان جانیں

جو پاؤں اٹھی ماتھو نسی پاؤ ابر پائے — سر ک ہر ایک اسکی آسمان پر کہکشان جانیں

کہتو باغبان سے چھوڑ دی ایسا گلشن — صدا دعندلیبو نکو کہ اسکو بوستان جانیں

اسی پر مراد دین سارے عالم کی خدا دیگا — دعا کا گہر یہی ہی گ لوگ بہر دستان جانیں

صفت اس بلبل شبیر کی سن لیں اگر آکر | جہاں میں قصہ خوان گر نہ گل کی داستان ہیں جا
جو ناقی آئینہ و ر ونکی روضے زیارتکو | قبا دو قیصر و فغفور کو وسی زبان جانیں
جگر پر نیش لگتا ہی مصیبت سنکے کاظمؑ کی | گریبان ماتم ماہ خدا میں سب کتان جانیں
یہ روضہ امام موسی کاظمؑ کا ہی یارو | ہر ک زوار کو مردم بہشتی کاروان جانیں
جناب زینب و کلثوم روح پاک زہرا سے | شریک محفل ماتم علیؑ کا خاندان جانیں
پہر ایسی جا کی ہم تعریف سے کیونکر نہ شادان ہوں | اسی روضے میں شاہ انس و جان کو میہمان جانیں
وجا اسی لاغری جاتی رہی فربہ بدن ہووے | ہر ک پہلو مرے مضمون کا سب پہلوان جانیں
ادب سے قاعدے سے سب تفاوت سے قدم رکھیں | ملائک کو ہر ک روضے کے در کا پاسبان جانیں
عزیز انبیا کی روح سب سے معطر ہی | جو کلیاں ایسی گلشن کی ہوا انکو عطر دان جانیں
محبو بجز گریہ بس کفایت ہے یہ اک نکتہ | جناب معجب سے کاظم کو اسمیں ہم جان جانیں
جو روم کسی لوگ یہ مضمون ہاتہ آیا | وہاں جو نجف ہووے ہیں انکو ہم زبان جانیں

یہاں کی خاک پاک و صاف بہتر کیمیا سے ہے
زمین کی ایک اک ذرّہ کو یہی عنبر فشاں جانیں

خزانہ دین و دنیا کا یہیں مدفون ہے یاران
یہاں کی خاکروبی اپنا لطفِ جاوداں جانیں

اسی روضے میں جو رہتا تھا میں منتقل جا لائی ہیں
فرشتوں نکو چمن کی ہر شجر کا باغباں جانیں

ادب کی جا ہے ای ہوس صفت ٹھہر کر بیجا کر چل
جو طغرا کا یہاں ہو شیر ہم نوشیرواں جانیں

یہاں کی خاک کو رتبہ ہوا اعجاز کا حاصل
یہاں کی پاسبانوں کو نہ رشکِ خسرواں جانیں

یہ لازم ہے یہاں کی زائروں کو طبعِ رنگیں سے
احاطہ روضۂ انور کا رشکِ اصفہاں جانیں

مددگار دو عالم ہیں مددگارِ زمانہ ہیں
یہاں کی روضۂ پرنور کو باامتحاں جانیں

ملک آتی ہیں او پڑتی ہیں سجدے جا بجا ہیں
ہر اک زینہ یہاں کا عرش کی اک نردباں جانیں

اسی سے پائیں گے قصرِ بہشتِ پاک عقبیٰ میں
حقیقت یہ ہے سب مومن اسے اپنا مکاں جانیں

ہما پائے نکو طاقت کہاں اس مدح میں چلنے کی
یہی جا ہے جسے سب زمرۂ قدسیاں جانیں

تعریف سن پائیں تو ہو رہتا تھا آئیگا بیشک
فزونی مال و دولت کی یہی سامعاں جانیں

نہیں وصف میں یوسفؑ لقا محتاج گریہ کا
یہاں ہے وہیں یعقوب کو بھی اک کنواں جانین

مجھے بھی کوئی شئے خاطر سے اب لیں نہ زائر
جو کچھ میں عرض کرتا ہوں وہ میری قدردان جانین

مجھے راحت سے کہہ و رفع ہو یہ عارضہ بالکل
صلا اونکو بھی دی یارب جو میری خوش بیان جانین

ابھی اللہ وارو میں میرا کوئی ہمدم نہیں آیا
یہیں پہچان لیں مجکو جو میری نبض دان جانین

سفینہ ہی عجب روضہ عجب شہ کا بنایا ہے
جہاز و کشتئ افلاک اسکا بادبان جانین

دعا ہی موسی کاظمؑ اسی وہ آپ سمجھیں ہیں
محبت سی مجھی بھی اب دن و دل اطمیان جانین

عجب دیے پایا طاہر ہی کہ ان دم میں آتا ہی
کہ ہر ہر لہر نمکیں کی سب آب روان جانین

مری اک عرض ہے سب سامعین سے سن کہیں اسکو
کہ خورشید منور کو یہاں کا تابدان جانین

اگر غم ہی مصیبت کا تو شادی ہی محبت کے
غم و شادی دنیا میں اگر تو امان جانین

ادب سے آئیں اور آنکھوں سے سجارہ وہ ہوویں
یہ جنت ہے یہ جنت ہے سب اسکو انس و جان جانین

جو ایسی شہسوار عرصۂ عقبی کی ہی حت
سمند صبح کا ہی کی ہمارا ہمعنان جانین

مرادین دل کی حاصل ہو گئین ہین اک اشاری سی
رسولِ نیکبختی کو یہان ہم سب دوا جانین

عجب کمبخت ظالم تھی اماموں کو بھی دی ایذا
جو دشمن ایسی کی ہو ان کو سب نوکِ سنان جانین

الٰہی موسیٰ کاظمؑ کی دل مین یہ خیال آوے
مجھے دین طاقتِ فتح و ظفر او ناتوان جانین

یہین سودا ہی عقبی بک رہا ہی ایک مدت سے
یہان ہی مشتری شمسِ منور کی دکان جانین

مطالب دین و دنیا کے ملین اور ہو شفا جلدے
دعا ہی اتنی ہی نہ اسکو رائگان جانین

الٰہی آمین سب اہلِ زبان یارب کشادہ ہون
دعا اختر کے یہ ہی اسکو سجادہ صفہ خوان جانین

منقبت

اِس دلِ بیمار کی اب کچھ دوائی کیجئے
گر بری تقدیر بھی ہو تو بھلائی کیجئے

اب نہ اتنی بھی طبیعت آزمائی کیجئے
اب غبارِ دل کی بھی میری صفائی کیجئے

حاجتیں سب بندہ ہین حاجت روائی کیجئے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجئے

لب تلک آئے اوٹھائیں جو اور بیداد ہم
صبر دل و عالم اور بہیں صیاد ہم

کشور دل دیکھ لیوین انکھیں آباد ہم
کر رہی ہین ایک مدت سے یہی فریاد ہم

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

بی تمہاری کون لی عقدہ حل مرا
ہی ہماری لکو شاہا تمسی عالم عشق کا

یا علی بتساکہان پاؤن بہا ین مین و دہرا
مطلب دل جانتے ہین آپ ہے اور مدعا

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

اک گروہ کفر کی ثابت کیا ایمان کو
حفظ و عافیت مین کہہ آ میسے انکو جا

شیر سے جا کر بچایا آپنے سلمان کو
ہو جو دشمن تو سزا دین آپ بس نادان کو

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے

یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

یوسفؑ و یعقوبؑ کا بھی مدعا تمسی ملا
چرخ چارم پہ سمجھتی ہین مسیحا ہر بتا

التجا کرتا ہی رن رن کر یہ تمسی دل مرا
میرا دنیا مین بھی ہر دم کشادہ ہو صلا

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیی
یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

حاملانِ عرشؑ و کرسی اور خدا کے واسطی
مصطفیٰؐ کیو اسطی اور مجتبیٰؑ کیو اسطی

اور حسینؑ پاک کی اور فاطمہؑ کیو اسطی
عابدؑ و جعفرؑ محمدؑ اور رضاؑ کیو اسطی

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

دادو میری بھی آکر امی شہِ عالیمقام
ورد کرتا ہون تمہارا نام مین صبح و شام

جلد لیجی اب خبر میری بھی آکر یا امام
تم سوا اب کسکا لون اشاہ عالی فرات نام

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشائی کیجیے

عالم علم ہیں اب مدد کیجے مری — عرض جو کچھ کر رہا ہوں وہ نہ رد کیجے مری
پاسداری آج اے خیر الاسد کیجے مری — بہر پیغمبر تمیز نیک و بد کیجے مری

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشائی کیجیے

برق لامع تیغ خاطف ہیں سب اسم مبین — رتبہ جاو رسٹہ کر ہیں تمہاری آستین
شیر حق مشہور ہے نام مبارک ہر کہیں — پای قدس ہی ہمیشہ تھرتھراتی ہی زمین

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشائی کیجیے

تمنی معیار الولد کا چیر ڈالا ہی وہاں — تمنی سلمان کو بچایا شیر سی ہاں

نوح کی کشتی کا روکا ہی تمہین نی بادبان
تمسی ہر اک کام کا محتاج ہی سارا جہان

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجئے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجئے

کام اٹکی ہین بہت الحاح و زاری ہو قبول
دشمنوں سی ہو رہا ہون ایک مدّت سی ملول
بس حق جلدی ہون سب میری حصول
جانتی ہو نیک باتونکی تمہین فرع و اصول

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجئے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجئے

نفس پیغمبر ہو تم روح الامین کی یار ہو
بیخودی مین ہم پڑی ہین عین تم ہشیار ہو
میر امواج و تلاطم سی یہ بیڑا پار ہو
تم مدد اوسکی کرو جو ہر طرح ناچار ہو

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجئے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجئے

خانۂ کعبہ کا پیدایش سی نتبا بڑہ گیا
اُنکی رتبی سی اعجازِ مسیحا بڑہ گیا

فخرِ پیدایش سی دل ہی ملکین کعبا بڑہ گیا
سچ تو یہ ہی آپ سے کرسی کا پایا بڑہ گیا

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

میری مولا جہان ابن ابیطالب سلام
ہالۂ نورِ مجسم قمرِ باغِ کرام

منبع بحرِ سخا دریائی ذخّارِ انام
بلبلِ اہلِ عرب اور طوطیِ شیرین کلام

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

تاجِ فرقِ دوجہان روشن کنِ مصباحِ دین
خضرِ راہ و جادۂ دنیائی اہلِ یقین

مہر و مہ وہ منوّر سی ہی جنکی نگین
حاکمِ روزِ جزا اور مالکِ تاج و نگین

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے

یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

مخزن اسرار معبود دو عالم نیک بخت
معدن کان جہان مفتاح قفل تاج و تخت

تیز رو کیونکر نہ شہب فلک کا ہووی کرخت
ایسی شاہنشاہ کی تعریف مین مشکل ہی سخت

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

کیا ہمارا منہہ جو ہم تعریف اسکی منہہ سی کرین
کیون نہ اصنام جہان بھی اطاعت کو دہرین

شاہِ عقبی اب مصیبت کب تلک سائل بھرین
ایسا کچھ کیجی کہ دشمن آپ جل جل کر مرین

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

گو گنہگار ہین نہ ہمسی دنیا مین نہین
تم سا یاور پر گنہگار و نگا عقبی مین نہین

تم مین جو اعجاز ہین ہر گز مسیحا مین نہین
عرض مین کیا کیا کرون شاہ جہان کیا کیا نہین

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

بخت خفتہ کو مری بیدار جلدی کیجیے
دشمنونسی آنکر تلوار جلدی کیجیے

سو رہی ہین خبر الہی ہشیار جلدی کیجیے
دوستونکو حرب مین غمخوار جلدی کیجیے

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

جب کبھی قایم کیا ہو بخشو طاقت سیر کے
مشتہر ہے کافرونکی سب حکایت بیر کی

دل سی ہبانکی بہلاو وکی صورت پر کے
ہر گہڑی کہتی ہین ہم منہہ سی خدائی خیر کے

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

مہر دین ماہ امامت نجم افلاک خدا
پہر پیغمبر زیادہ کیجیے اب حوصلا

عرض کرتا ہی سائل رد نہو یہ مدعا
حکم ہرگز اوٹھہ نہیں سکتا ہی آقا غیر کا

حاجتیں سب بندے ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

یہ تو میں کیونکر کہوں عرضی مری گذری نہیں
عرض کرتی ہی ہمیشہ حال و بیانیہ زمین
ایک مدت سے شہا دل ہی ہوا اندوہگین
اور دعائیں بارہا کیں عرض جا بجا کہیں

حاجتیں سب بندے ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

لیک و روز و شب عجب آفت میں ہوں میں مبتلا
کافروں کی ظلم ہیں بیدینوں کا ہی جمگھٹا
وہ سمجھتی ہی نہیں شاہا تمہارا مرتبا
ہم کہیں کس سی کہ دامنگیر ہی شرم حیا

حاجتیں سب بندے ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

یا علیؑ بہر خدا اب مہربانی کیجیے
یہ مصیبت حال کی بالکل کہانی کیجیے
میری معروضی پہ اب جلدی نشانی کیجیے
واسطہ زہراؑ کا طرز عیب دانی کیجیے

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علیؑ مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

حلقۂ زنجیر در سی لگ گئیں آنکھیں مری
ہو عنایت مجھ پہ اور مردود ہوں سب خارجی
راہ تکتا ہوں حمایت کے حمایت ہو ابھی
اب ہے امید ہی وہی صورت دیر کی

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علیؑ مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

منتی کہتا ہوں کہ مطلب میرے ہی آئیں تمام
مرجع دنیا ہو تم ہو ہمارے یا امام
کون ہے جس سے کہوں جا کر میں اس ڈھب کی کلام
عرض کرتی ہیں شہا ہر روز منتی خاص و عام

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے

یا علی مشکلکشائی کیجیے

یوسف یعقوب کے تم سن ہی ہو چاہ مین | کاروانکو بھی بچایا تمنی ستاہارا مین
سکہ حکم علی جاری ہی مہر و ماہ مین | بارہا تشریف لائے ہو بشارتگاہ مین

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشائی کیجیے

عیسی گردون نشین کو تمنی بتلائی ہی راہ | خضر کو بتلا دیا ہی گر ہوا کوئی تباہ
راحت و آسائش عالم یہ ہی شہ کی نگاہ | حکم اقدس سی عیان ہی مہر مہ شام و پگاہ

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشائی کیجیے

مجکو آسائش سی کہیسا دن مین خوش ہون | راہ حق مین جو مجھی دینا ہی خوش ہو کی دون
جو مری ملین بنا ہی وعبا مین سب گرون | جام حب حیدری ہی روز بہر کر پیون

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

آپ سے ناچار ہیں جب عرض کرتی ہیں شہا
کاسۂ چشم حریصاں تک تو دنیا نے بھرا

کون سا سائل ہے جو اس در سے خالی گیا
میں تو حق حق مانگتا ہوں یا علی یہ مدعا

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

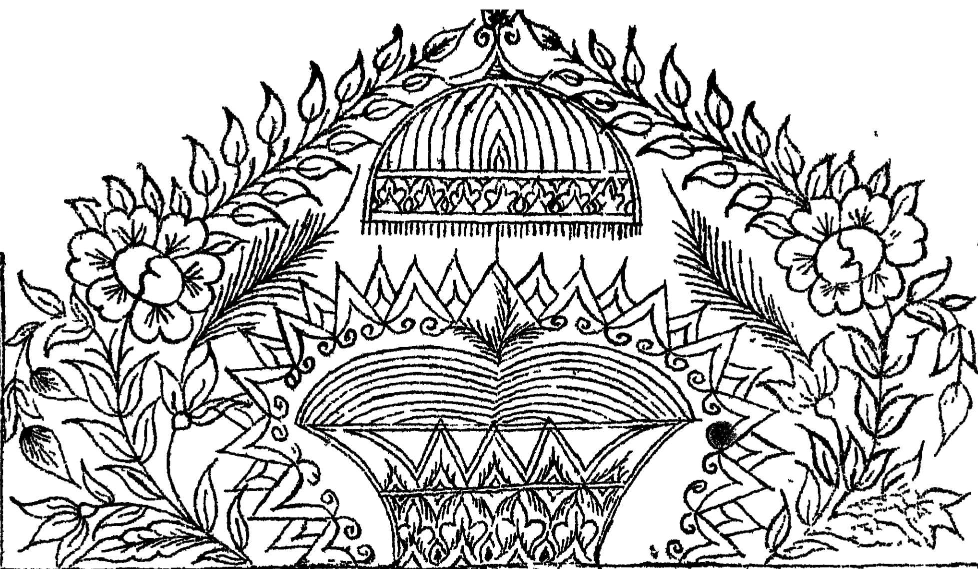
مانگتا ہوں ایسی لاسے مبدل امین اب
اور مٹیں ہر آن کی لگی یہ رنج و تعب

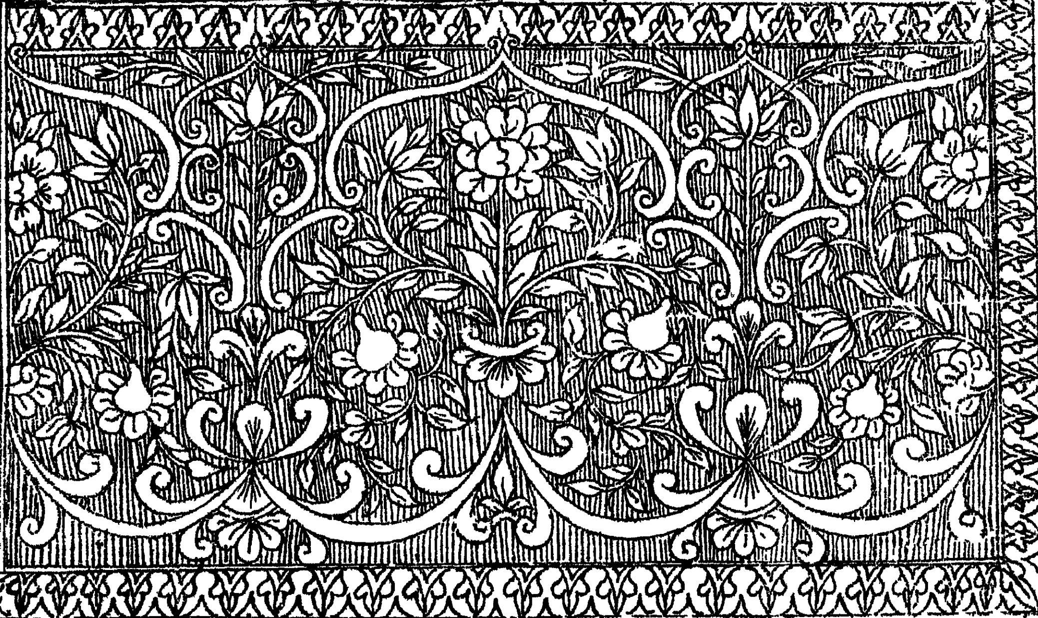
یا علی منصور کیجے مجکو ہو اسباب سب
تم سوا اے شاہ اوروں سے کرونگا عرض کب

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

کہہ رہا ہے اپنی اختر کی خبر لو یا امام
منتظر ہے کون سے دن ہو جہاں میں نیکنام

ذوالفقار حیدر کی شکل دکھلا دو تمام		اوسکی صدقے مین عنایت ہو وہی آخر کو حسام
	حاجتین سب بندے مین حاجت روائی کیجیے یا علی مشکلات مشکل کشائی کیجیے	





بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیفِ الف دیوان مبارک اوّل تصنیف معلّی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

[redacted]

الٰہی عشق ترا میری دلسی دور نہو گا
گناہگار ہون پہ اب کبھی قصور نہو گا

تو ایسی شمع ہی تیرا جمال گر نظر آئی
چراغ خانہ کا ہرگز وہان نچہ رنہو گا

شراب ساقی کوثر بھری ہی اسمین لبالب
ہزار شیشۂ دل اگرچہ چور نہ ہو گا

اگر کلام کی قابل نہین ہی دل نادان
یہہ تیری عشق مین کسطرح رشک طور نہو گا

یہ ساز وہ ہی کہ جس سی کبھی صدا نہیں آتی — یہ ایسا دل ہی کہ جسمین کبھی سُرور نہوگا

کرشمی لاکھہ دل کرد کہائی وہ رخ رنگین — تری نظارہ کی قابل جمال حور نہوگا

غرور ہی تجھی زیبا کہ تو ہی مالک عالم — کلام بی ادبانہ تری حضور نہوگا

لوای حمد کا سایہ جو چاہتا ہی تو حشر

تو سر یہ سایۂ بال ہما ضرور نہوگا

[redacted]

بندیکو اوسکی عشق ہی ذات و صفات کا — مبدع حقیقۃً ہی وہ اس کائنات کا

دست طلب کہلا ہی حیات و ممات کا — پابند کیون ہون نفس بی ثبات کا

کیونکر نہ ہو کریم و رحیم و علیم وہ — موصوف کو نہ عجز ہو اپنی صفات کا

میری زبان ناطقہ کیونکر نہ لال — پہنچا خیال و واہمہ گرد اوسکی ذات کا

اعجاز عیسوی جو لبون سی دکہا دیا
ہر تار زلف کیون نہ ہو رشتہ حیات کا

مضمون آہ سی مرا دیوان سیاہ ہو
محتاج پر قلم ہی دہن کی دوات کا

ہر صفحہ دودِ دل سی سیہ رنگ ہو گیا
دہوکا ہی صبح کو مری اونپہ رات کا

گنگا مین دل بہانہ مرا تو بجا ہی گل
اس بت تجہی ہی واسطہ لات و منات کا

ہر عضو پہ دل مرا سانچہ سا ڈہل گیا
دیکہا نہین ہی ایسا صنم کوئی گات کا

منہہ پہر گیا رقیبونکا شیرین دہانی سے
کسدر جہ تلخ کام ہوا ہی نبات کا

ناقوس ہمن سی صدا آئی اذان سنی
مسجد سی مجکو قصد ہوا سومنات کا

خاطی ہین ہم غفور ہی وہ مالک جہان
اختر کو آسرا ہی فقط اوسکی ذاتکا

غزل [redacted] کلام بادشاہ مقید اختر

[redacted]

جب تصور آپ کی تصویر کا آنی لگا
وہم اوسکو پیرہن لاکہون ہی پہنانی لگا

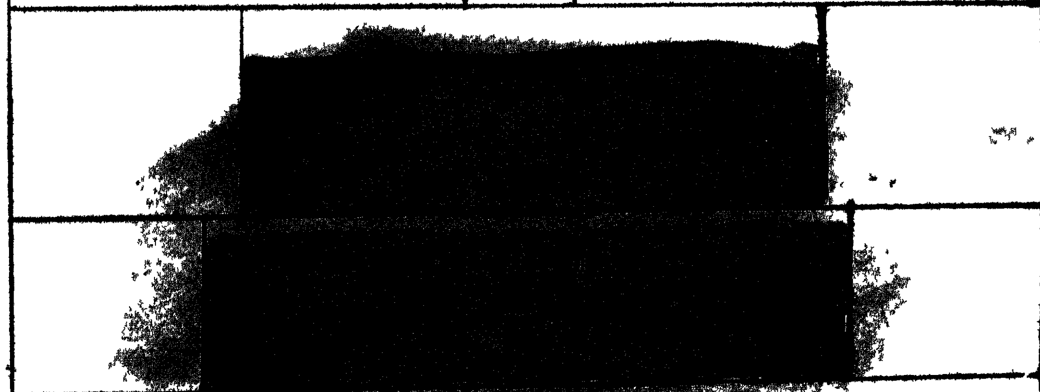
جب کسی پر کمان نی ابرو خوش تان لے
وہ بہن ہین اوس مطلب سی آپ کی ہین کچہہ بہی گانی لگا

دست پاکس ون نکالی تہی بتا تو جانِ من
ماشاء اللہ آپ کو بہی حوصلہ آنی لگا

شمع و محفل مین جب آیا رقیبو نکا خیال
کان کی لو پاس آکر کوئی بہڑکانی لگا

مستِ چشم نرگس میکو ہون ابہی منان
جائی گلدستہ مری محفلین بہانی لگا

پیشتر جب تنگ سکالی تہی ہان تک خیر تہی
اب گریبان تک بہی قاتل ہاتہہ دوڑانی لگا


[redacted]

داغ ہر اک میری تن پر دیئی بینا ہوا
دید کو تیری ہمہ تن چشم یہ سینا ہوا

چشم پر ابرو ہی بام حسن کا زینا ہوا
رخ کی آئین سی خجالت مند آئینا ہوا

منہہ دکہا کر ہجر کی شب نی مجہی اندہا کیا
صبح وصلت کی چمک سی آئینہ سینا ہوا

ایک ہفتی تک گلستانکا سبق تھا گو سال
طفلِ غنچہ کی لیی یہ روز آدینا ہوا

ظلمتِ شب مین بختِ تیرہ نکی آنکھین سو گئین
جو سکندر کی طرح اِس لف کا بیناہوا

حسرتِ وی مصفا سی دہن ملتا نہین
چشمۂ حیوان سکندر پر نہ آئیناہوا

اِس تعوادہ مین تو چارا کچھ نہین اپنا مگر
رخنتِ بےسیدہ ہے مضمون کا چھینا ہوا

کچھ کمندِ زلف کے جا جت نہین آئی کی چشم
ابرؤونکا طاق پیشانی پہ گر زینا ہوا

بال پڑ جائینگی تیری کاسہ سر مین ضرور
محتسب اپنا شکستہ ساغر و مینا ہوا

شوقِ وی یا [illegible] مرگ
وصل کی امید پر ہی ہجر گر جینا ہوا

میری [illegible]
سال گذرا قاضیو قصہ وہ پرینا ہوا

شعر گوئی سی تجھی چھٹی ملی شوخی نگر
طفلِ مکتب آج کا دن وزِ آدینا ہوا

آج اخترؔ ہے کریگا میکشی آکر ضرور
میکدہ مین مجمع و مہر کا ساغر و مینا ہوا



[redacted]

بحرِ الفت مین دلا دین نے چھوڑ دیا | ناخدا تونی ہمارا آج کدہر چھوڑ دیا

سوتی جاگی نہ کبھی [redacted] | خواب مین وہی مین نورِ نظر چھوڑ دیا

ایسا گم گشتۂ رہِ عشق مین [redacted] مینی سفر چھوڑ دیا

تیری اس راحِ دہن کا کوئی مضمون نہ بندھا | کئی شاعر نی معمّا یہ سمجھکر چھوڑ دیا

پنجۂ چشم سے کیا بازِ اجل نی چھینا | طائرِ دل مرا شہباز کدہر چھوڑ دیا

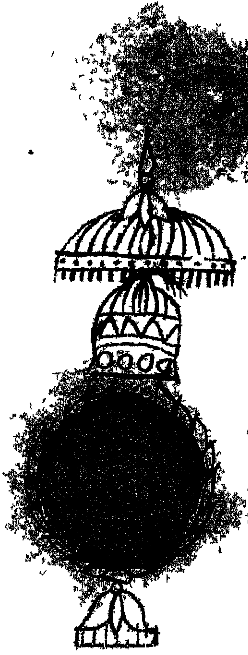
داغ دیکی کیا اوسکو نہال اہی گلرو | تونے باغِ جہان مین جو ثمر چھوڑ دیا

ہتکڑی سی مرے وحشی کو بہولی تم نی | حلقۂ طوق مین کیون ذکرِ کمر چھوڑ دیا

تیری سائی سی بچی ہو گیا مین دیوانہ | میرے سر سے تو ہمسائی نی گہر چھوڑ دیا

اوسکی دروازی سی برباد نکر مشتِ غبار | خاک اوڑنی سی تہی راہ گذر چھوڑ دیا

ہجر مین وصلِ صنم خط کو اڑا لائی اہی | قاصدون نی مری نامی کو اگر چھوڑ دیا



کسی [illegible] یں پر چھوڑ دیا

تا ہم دہنِ یار کا باندھو جو اختر

نیشکر چوس لیا بات نیشکر چھوڑ دیا

[redacted]

عشقِ یوسفؑ میں دلِ زار جو یعقوبؑ	رنج پر صبر کیا صورتِ ایوبؑ ہوا
گرگِ دل مصر میں یوسفؑ کو اٹھالایا ہے	ایک نیا آج ہی کنعان میں یعقوبؑ ہوا
عشق سے عجز گیا اسدرجہ محبت مجھکو	یہی عاشق ہوا یہ ہی مرا محبوب ہوا
ایسی لکھی اسمیں جو تعریفِ سلیمان ہے قلم	میرا دیوان ہی بلقیس کا مکتوب ہوا
خفتگی میں جو مری تختِ سلیمان گذرا	بخت بیدار ہوا خواب گیا خوب ہوا
طالبِ لف کو سودیں سے سیری ہو گے	قصہ عشق سے کچھ حسن کا مطلوب ہوا
پنجۂ شہبازِ نظر کا نہ کبھی چھوڑیگا	طائرِ دلکو اگر عشق ہی مرغوب ہوا

اشک خونین سی لکھی داغ سیہ مہرو کو
صفحۂ دل سمی ہی یار کا مکتوب ہوا

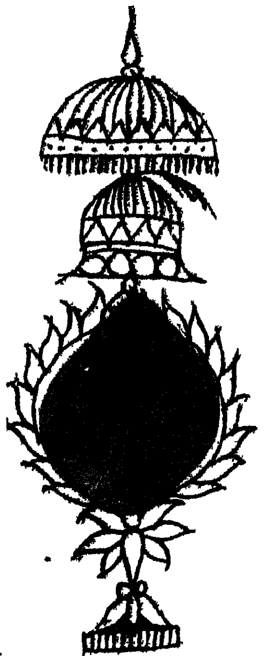
قاتلا مجکو سبکبار کیا مقتل مین
سرگرانی تھی یہ سر دور ہوا خوب ہوا

نقش حب لکھہ کی کرون ہر حسین کو تسخیر
ایفلک ایک پری رو مرا محبوب ہوا

کل سخن میرا سمجھہ جائینگی شاعر احسنت
آج بڑ مارتا پھرتا ہون مین مجذوب ہوا



[redacted]



شعلۂ آہ تک حبیب آیا
وہین پھر کانٹے کو رقیب آیا

کیا ذہین میرا دل ہی نام خدا
طفل مکتب تھا پر ادیب آیا

میرا سایہ سے مجھے ڈراتا ہے
دیو شب ای پری مہیب آیا



[redacted]

میرا بقا ہی قسمت مین
دار فانی مین بد نصیب آیا

غم فرقت ہے سینے مین مہمان	میرے دل مین م حبیب آیا
تجھپہ بال ہما کا سایہ ہے	ای شہ حسن مین غریب آیا
بتکدی مین بتو نکے توڑنیکو	دوش محبوب پر حبیب آیا
یہ کشش ہی مری حرارت مین	سرعت نبض سی طبیب آیا
خوان نعمت سے سیر کیونکر ہون	شکر ہی مرغ غم عجیب آیا
وعظ عشق یار دونا ہوا	سر منبر اگر خطیب آیا
سبزۂ خط مین وہ الم لف پڑے	دل وحشی مرا قریب آیا

کر مبدل زبان ای اختر

دورۂ سال ہی قریب آیا

[redacted]

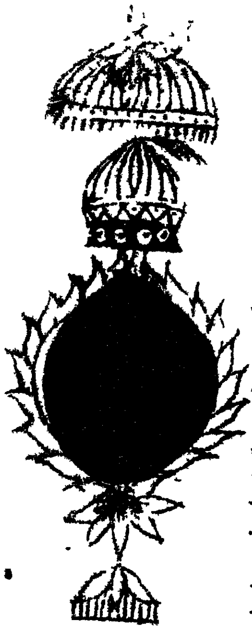


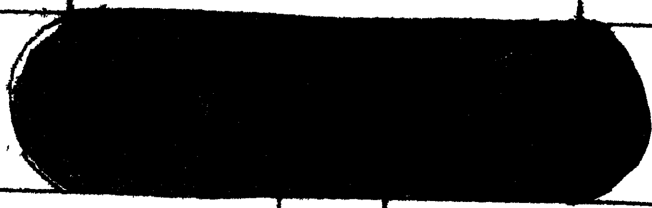
خواب آنکھون مین مثل خواب ہوا	حسرت دل کا کیا حساب ہوا

رخِ پرنور آفتاب ہوا | سوزشِ دل سے دل کباب ہوا
درجِ دل مین تھا اشک خون مین سرخ | صدفِ چشم مین خوش آب ہوا
ہی عجوبہ حسنِ مدنظر | اشک ہی چشم مین حباب ہوا
پاؤنکی نیچے سینے مین نکلے | آسمان اک خطِ سراب ہوا
کسکے عزت رہی ہے زیرِ زمین | مین تو ای آسمان خراب ہوا
بیحیائی سے کیون حیا آئے | بی نقابی سے خود حجاب ہوا
کسکا منہہ دیکھہ کر سوار ہوئے | ماہِ نو صورتِ رکاب ہوا
اک زمانہ ہی زیرِ چشم نہان | اوسکے آنکھون مین ملکِ خواب ہوا
اوسکے زلفونپہ لاکھہ بل کھائے | دُرِ دندان سے آب آب ہوا
کیا جلونگا پریکا عاشق ہون | زاہدا کس طرف خطاب ہوا

فرد مین لاکھہ ماھرویونسے ا

دیکھہ احشر یہی حساب ہوا





جا سی بیجا ہوگئی کسکا رہا مسکن بجا — عشق کی منزل مین کب ہین دوست او دشمن بجا

رقص پائی ہا یہ پامال مین اہلِ فرنگ — ٹہوکرونسی وس بتِ خودکام کے آکر بجا

کسکی زنجیرین ہلین بند نہین باہر الفت سے — غل مری وحشت کا ہے پایا وین آہن بجا

آہوئی چین ہین آنکھونسی یہ شہسوار — چوکڑی وحشت مین ہے لیکن گر سُمِ توسن بجا

عشق سی او ترین ستار ین او رچہڑین تارِ نفس — دستِ نازک سی ارباب بُت پر فن بجا

دوستی سی پست مین ہر جبین تسخیر کی — میرِ تعویذ بحدر کہتا ہنین دشمن بجا

صید کرلیتی ہے وقتِ فکر جو بازِ قلم — مرغِ مضمونکو مری صوتونسی ہی شیون بجا

وحشیونکی ناک سی صیاد کب غافل ہوئے — کونسی بلبل کا گلشن مین رہا مسکن بجا

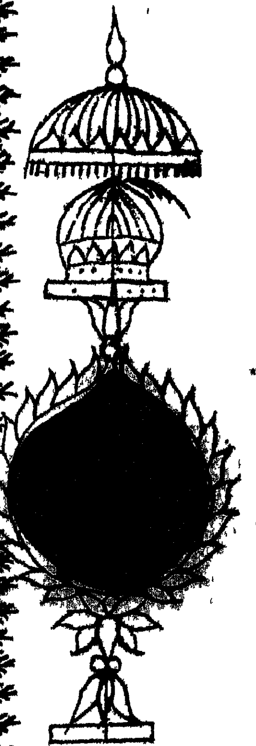
رہروِ ملکِ عدم کا حال کچھہ کھلتا نہین — ابھی سر اس قافلی پہ ہی تباشیون بجا

اس گلی کی نمزمی پر بلبلین نغمہ سرا		یہ گئین سب تار مین آوانسی ارگن بجا

اس خزان مین کیفیت گل کی جو الی خبر ملی

ہو گریبان تری زمی او زمود مین بجا

[redacted]



ابرو کا کوئی جھپ اب ار نہ ٹھہریگا		ن ترک بہی عاری ہی نہار نہ ٹھہریگا
کانٹا تری تلو کا آنکھو نسی نکالین گے		کھٹکا ہی گلون مین جو خار نہ ٹھہریگا
پامال غا [redacted]		[redacted] لر زار نہ ٹھہریگا
کیا جھن نہ اہو گا لک دل نسی عشق		دو دو بوسون پہ ایجانان قرار نہ ٹھہریگا
بند ہی دل مجنون گیسو سا پریشان ہی		ہارون مین جو الجھی گا زنار نہ ٹھہریگا
پیچین ہی وہ کاکل اس وی مصفا		آئینی پہ پھسلی گا یہ مار نہ ٹھہریگا
اک پاؤنسی بھاگی گی یہ شمع خجل ہو کے		شعلہ تری عارض پر زنہار نہ ٹھہریگا



مجکو بھی وہ کہا دینا آج اپنا رخِ رنگین | فرداے قیامت پہ دیدار نہ ٹھیریگا
آنکھون مین وہ مر انکا ہی کدم مین وان ہوگا | اِس نرگسِ شہلا کا بیمار نہ ٹھیریگا
آنکھون سی گرا دونگا [redacted] | مجھ رند کی پاس آکر خمار نہ ٹھیریگا
آفت [redacted] سر ولدار نہ ٹھیریگا

[redacted] مین وہ آئے
دکّان اوٹھا والو بازار نہ ٹھیریگا

[redacted]

یتری وہ حد نگاہ اوسکی آزمانا ہو نہین سکتا | بتون سی کعبۂ دل آج ڈہانا ہو نہین سکتا
چمن مین بارِ شبنم کا اوٹھانا ہو نہین سکتا | وہ نازک ہون سرِ گل آشیانا ہو نہین سکتا
ہوائی قد وبالا سی مین پر آسمان پایا | فلک تربت پہ میری شامیانا ہو نہین سکتا
بہت دیا جو ہون پیری مین یا ہم جوانی | چمن مین غنچۂ گل کو ہنسانا ہو نہین سکتا

ہوا خانہ خراب العشق حسن دل رُبائی سے
مکان ایسا ہی جس میں کار خانہ ہو نہیں سکتا

تری تارِ کمر سی ایسا لاغر ہو گیا مجرم
رگِ گل کا بھی وسے تارِ زبانا ہو نہیں سکتا

دہونیسی آتشِ گل کی عبث ہے شبنمِ زرِ بلبل
ہواین ابر کا تجھسے اڑانا ہو نہیں سکتا

تری اس تیغِ ابروسی پہر اس حصہ پا گیسو کا
یہ آہن زہر مین بہی اب بجھانا ہو نہیں سکتا

تمہاری سینۂ زوریکی ہی مضمون مین جو جا لاکے
سمندِ فکر کی منہ مین وہانا ہو نہیں سکتا

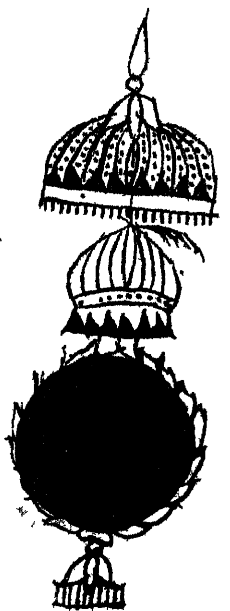
زمین نو اگر ہی آسمان گردش سی بلتی ہے
تو مضمونِ کہن ہمسی چرانا ہو نہیں سکتا

تعجب ہے کہ یار یفسی ہی شوشی سرخ کے
چراغِ خانہ گیسوسی بجہانا ہو نہیں سکتا

خدا جانی کہ اوس ہیہر کا دروازہ کسجا ہی
وہ اختر ہون کہ مہ کا آستانا ہو نہیں سکتا

[redacted]

قد و بالا سے تہ و بالا ہوا
بول بالا عالمِ بالا ہوا



وصل مین اشکو ستنے گردریا ہوا
ہجر کی نالی سے دل صحرا ہوا

صید کر جانان کسے وحشی کو تو
مرغ دل ہے گود کا پالا ہوا

اب باندہین گے ترا تار کمر
شاعرو نکے آنکہہ مین جالا ہوا

روشنے کس مہ کی وقت فکر ہی
یک قلم مضمون ہالا ہوا

نازکی پاسی مرقد پر مری
سنگ مینہ روے کا گالا ہوا

زعفرانی رنگ پر ہنستی ہین وہ
قہقہہ لب پر بیان نالا ہوا

یہ شب ہجران پہ مجکو ہی گمان
دہوپ مین پہر کے دن کالا ہوا

گرمی خورسی جلے جرّاح ہی
داغ دل سے ور گہا پہاہا ہوا

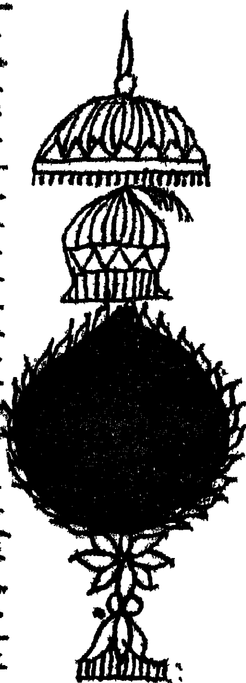
اب کریکا وہ بطرمی کو شکار
میکدہ بہی ساقیا دریا ہوا

فکر جب تیری در دندگی کی
لیلے سی بیخرد دانا ہوا

تیرا مہمان جو ہوا تہا وصل مین
لخت دل اب ہجر سے کہانا ہوا

اس مین نوسی اختر دور کر
ہو جو مضمون کہن باندھا ہوا

[redacted]



خلشِ ناوکِ مژگاں سی جگر زار ہوا حیف سینہ چھلنی ہوا
گلشنِ حسن کا کیوں طالبِ دیدار ہوا تجھ سی جو خار ہوا

ہم بھی چالاکی مین اس سی و رواں زور چلتا ہی کہاں
سینہ افگار ہی گیسو ترا خمدار ہوا پیچ در کار ہوا

شبِ ہجر آج تو یوں جلسی ہاتھہ آئی ہی کوئی نہیں شے
درہم داغ غمی ایسی ہین کہ خریدار ہوا عشقِ بازار ہوا

بخت خوابیدہ مین گر تخت یگا گدرا جہہ پہ سیاہ پڑا
چشم ففضا سی مین طالبِ دیدار ہوا دیدہ بیدار ہوا

تیر آوازہ اپنی طفل ہمن جو ہنسیا کیا انکا خدا
تارِ تسبیح مرا رشتہ زنار ہوا تیر اقرار ہوا

میکدہ مین مجھے درکار ہی اک جامِ شراب ہمعہ خانہ خراب
کیفیت جو تری چشم سی سرشار ہوا عین ہشیار ہوا

سر کف آج تو میخانہ مین آیا ہی جوان جامِ پیرِ مغان
سر گرانی قدح سی سرِ خمار ہوا اکیا سبکبار ہوا

تیری تلوار کا منہہ گیا مجھسی قاتل اب نہ بسا زلف ودل
بلنہ نکلی کا کبھی گیسوئی خمدار ہوا کیسا ناچار ہوا

بڑھی کالی گھٹا جو سکار ابر ہو آئیں کھیلا شیشۂ جام اڑا
آج برباد مگر خانۂ خمّار ہوا مین جو سرشار ہوا

آج میخانی مین بدل ہی شیشی لی سبحی تیری آنکھ
محتسب کا سبو ٹکر ٹکر ہوا جام خونبار ہوا

پابرہنہ ہو [illegible]
[illegible] بھی گلزار ہوا پار خار ہوا

مرغ دل کسکا نشانہ ہی نگہ کا تیری صنم صید کرنہ ستم
دام گیسو مین اختر ہی گرفتار ہوا کیسا بیکار ہوا

[redacted]



کسی بلقیس وش کا داغ لعل آتشین ہوتا
سلیمان جہان کا نام بالائی نگین ہوتا

دکھاتا عشق کے جلوے مین اوسکی حسن کی صورت
وہ نازک ہو گئی اندازسی وہ نازنین ہوتا

تصوّر سی لپٹ کر ہجر مین مین اپنی پی روتا
وصال آب آتش کا اگر مجکو یقین ہوتا

یقین ہی ست ہنیاسی بچتا پاتجامہ ہی
اگر اس فاحشہ کی بزم مین خلوت نشین ہوتا

مری معشوق کی پرتو سی اک اک داغ پڑجاتا
اگر ماہی کا گہٹتا ماہ رویونکی قرین ہوتا

سیاہی داغ کی ہی شاہد ابتری گننا ہونسی / شعاع رخ جو پڑجاتا تو تو بہی مہہ جبین ہوتا

و مسکین ہون اگر اوس جہہ کی دلمین جگہہ ہوتے / زلال شہر مین بھرتا تو آب آتشین ہوتا

شرف ہوتا جو سکو آفتاب اس گھر مین در آتا / جہان ہی عالم امکان مکان مین کیا مکین ہوتا

بہاتی ہی ہماری کشتی دل اہتی کیا / بڑا طوفان لاتا نوح جو پیدا حسین ہوتا

عبث جہلو نسی اوس نگین ادا کی قول ہارا ہون / حنائی شوخ مین میرا دیدہ دل اہنین ہوتا

ہمارے بحر دلکی موج سی طوفان ہی عالم مین / فلک بہی بلبلا بنتا جو بالائی مین ہوتا

ختن سی گر سوید اتلکا باہر اسکو کر دیتا / خطا سی اس بیاض چشم مین آہوی چین ہوتا

اگر ہم چاہ یوسف مین عزیز ونکا کہا کرتی / تعجب کیا ہمارا دل ہی گر ستین ہوتا

پہپہولی دست گلچین مین ٹہی یہ عشق کیسا تہا / نکرتا نکتہ چینی حسن مین گر قبح مین ہوتا

ازتر اللہ ہو زلفون کا کیا نازک مزاجی تہے / عوض اونکی لازم تہا کہ خال عنبرین ہوتا

اوسکی تو سن [illegible] / [illegible] اگر گہو [illegible] ہوتا

دو بالا حسن ہو جاتا ترا عاشق کی نگاہون سی
جو بیسن ہوتا تو مین دستِ کراماً کاتبین ہوتا

جوانی مین سیہ ہو تہی سفیدی ہی جو دندانکی
ضعیفی مین سُہن ہی ہی مجہکو کبھی اندوہگین ہوتا

جوانی مین خزان ہی پر بہارِ گل نہین ملتے
اسی امید مین گذرا کہ برگِ یاسمین ہوتا

پڑہی یسین آسانی مین مشکل ہو گئی مجکو
سناتے سورۂ یوسف تو ازبر و ایسین ہوتا

مکانِ سینۂ نادار مین جز لختِ دل کیا ہی
پہنچتا خوانِ غم اوسکو جو مہمانِ حسین ہوتا

زمین دیکہہ پاتی ہم اگر اوسکا قد و بالا
ہمارا پایۂ دل عرش پر کرسی نشین ہوتا

چمن مین گل سی بلبل کی اگر تعریف مین سنتا
کبہی کہتا نہ مین تحسین جو نامِ آفرین ہوتا

کسیکے تخت سے نفرت کسیکے تاجِ حشمت
فلاکت کا نشان ملتا اگر نامِ نگین ہوتا

مصرع
بہت ڈرتا ہون مین کم عقلی سے اختر نہ بگڑے
مین اپنا دل ہی دیتا جو دنیا مین آمین ہوتا

[redacted]



کیا عشق بکف آئی خریدار تمہارا
دکانمین سماتا نہین بازار تمہارا

لکہا ہی خطِ سبز مین طومار تمہارا
دندان شکنِ شانہ ہی یہ مار تمہارا

کسکی رخِ رنگین پہ ہوا بلبل شیدا
پہولا جو سماتا نہین گلزار تمہارا

اینڈا جو ہوائی قد و بالا سی یہ شمشاد
سیدہا خمِ گیسو مین ہوا یار تمہارا

زنہار رقیبون کو گلی سی نہ لگانا
خارونمین اولجہہ جائیگا یہ ہار تمہارا

کیا عارضِ رنگین پہ ہویدا ہوا سبزہ
ریحان سی سوا ہی خطِ گلزار تمہارا

نظرونکا رقیبونکے گذر ہو نہین سکتا
ہر بال ہی اپنا سرِ دیوار تمہارا

تلوونکو عبث سبزۂ خوابیدہ کا غم ہے
ہر آبلہ ہی دیدۂ بیدار تمہارا

کرلی دہنِ زخم شہادتکی دعائین
آمین کہی اگر لبِ سوفار تمہارا

کرتا نہ اگر کاکلِ پیچیدہ کا عاشق
پاونمین لپٹتا سرِ دستار تمہارا

ہی دائرۂ حسن مین ہی عشق کی صورت
پرکار مین کب کا رہی بیکار تمہارا

مطرب کی صدا ہی دلِ نالا ساز کا پردہ
ہوتا ہی جامی کا وہ مضمار تمہارا

عارض کی چمک زخمی ابرو کو ہوئی یاد
تڑپا ہی کسی طالبِ دیدار تمہارا

بلبل کی رہائی سی ہوا طائرِ دل صید
تڑپا قفسِ تن مین گرفتار تمہارا

ہین مسجِ مئی ناب سے شیشی و بالا
کم ظرف ہے اس بزم مین سرشار تمہارا

لہراتی ہین آوازہ پہ ہین ساز کی وہ مستا
ہر لفِ سا مار ہی مضمار تمہارا

ہین شہر کو اس باغِ جہان مین نہین قد
پڑتا ہی مگر سایۂ دیوار تمہارا

دیو شبِ ہجران کا پڑا مجھ پہ ہی سایہ
آسیب تعجب خود بن گیا بیمار تمہارا

منکر سی نکیرین ہی انکار نہین ہین تنگ
مرنی پہ ہی چھٹتا نہین اقرار تمہارا

بل شہر مین آجائیگا بجلی کی کمر ہی
سیدھا جو ہو گیسوی خمدار تمہارا

اس چشم کو دیدار اگر مدِ نظر ہو
سوئی نہ کبھی دیدۂ بیدار تمہارا

اڑتی ہی بطِ مئی لف کی زنجیر مین غل تہا
صیّاد بجا قید سے خمار تمہارا

شاہد پاک پایا دنیا میں — جیسی سمجھے تھی گل وآج ہوا

لب جان بخش کا پہنچے گا اثر — گر مسیحا مرا علاج ہوا

توڑ کر اپنے جان ہر دونگا — مستقیمے سے گر علاج ہوا

پائی بلبل نی کی یہ گستاخی — سر گل پر گذر جو آج ہوا

آدمی زاد خود ہی گندم رنگ — بر خلافی سے کیون اناج ہوا

کیسی شیطان بن گئی دہقان — کیون نہ بہکائین کہ اناج ہوا

دختر رز سے جنب ہوا زاہد — تو نے ہے اک جام احتیاج ہوا

شہر خوبی [redacted] اج ہوا

سخت گوئی سنے گا کون اختر — نازکے کا اگر رواج ہوا

[redacted]

مژگان سی پھپھولی جو بلی وصل مین اے گل
ہر آبلی کو چوستا تھا خار تمہارا

مین طائر دل آج اڑاؤن گا ہوا پر
شہباز نظر ہو رہی طیار تمہارا

بلبل کو جو صیاد کی پر خاش اڑائی
بی پر کو کری صید گرفتار تمہارا

مژگان کی چھری تیز ہو پھر گاؤ کشی ہو
دہو کی سی برہمن ہی طلبگار تمہارا

بل آئیگا تلوار مین مڑ جاؤ گی ای بت
و ڈورا مری گردن کا ہی زنّار تمہارا

کچھ حسن ہی کہتی ہو اگر عشق فزون ہو
موجود ہی اختر سا خریدار تمہارا

[redacted]

حسن اور عشق تخت و تاج ہوا
ہجر ہی وصل کا خراج ہوا

چتر گردون پھرا مضامین پہ
میرا دیوان کسیکا تاج ہوا

حکمرانی ہی حسن کی ای عشق
سکۂ داغ کا رواج ہوا



شمع کو آتشین نالی سی پگہلتے پایا | دلِ محزون سی پروانی کو جلتے پایا

قاتلا ہی تیری تلوار کا یہ منہہ میٹہا | دہنِ زخم کو بہی ہمنی ابلتے پایا

گفتگو کرتی [redacted] تصور سی نہلتے پایا

کون لٹ کا ہی ڈرایا شبِ ہجران کسکو | تو نی کب اسکو سیتے سی دہلتے پایا

شعلۂ رخ سی مری دی لگو نہین کچہہ آسیب | آگ مین ہمنی سمندر کو نہ جلتے پایا

بحرِ خوبی نی مجہی ورد جو چشمو نسی کیا | مثلِ ماہی دلِ مضطر کو اوچہلتے پایا

قتل کرکی جو مجہی عطر لگایا اوسنی | ہاتہہ اوس فتنۂ عالم کو بہی ملتی پایا

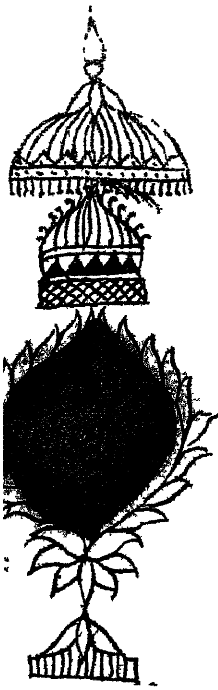
اسقدر عشق سی اس حسن کی صورت نکلی | گرتی گرتی ترہی صورت کو سبہلتے پایا

نظرِ صاف سی جسنی مجہی دیکہا ہنس کر | آنسوؤنکو مری چشمون سی نکلتے پایا

لبِ رنگین پہ مسیّا کی سیتے یاد دیکہی | افعیٔ زلف کو یان زہر اگلتے پایا

کج کلاہون کو عبث ناز ہی اس جامی مین | ہمنی ہر شعر کا انداز بدلتے پایا

یون



	یون خدائی مرا ہر شعر تراشا حسرت بت کو بہی سانچے مین اسطرح ڈہلی پایا	
	[redacted]	

کیا نزاکت ہے کہ ہی تیغ کمر مین تنکا	کیون نہ بہاری ہو جو رہ جای سر مین تنکا
زیر پا آئی صبا صاف نکر مشت غبار	میری پلکو نکا رہی راہ گذر مین تنکا
آشیان بلبل شیدا کا جلا دیگا ضرور	دیکھہ پائی گا جو صیاد شجر مین تنکا
دل تلک چہین لیا وصل مین ای خانہ خراب	خار فرقت کے سوا اب نہین گھر مین تنکا
مین جو جاروب کشی کرتا ہون مژگان سی	صاف دکھلائی ندی راہ گذر مین تنکا
آتشین نالون سی جلتی نہین یہ خار مژہ	کیا تعجب ہے کہ باقی ہی شرر مین تنکا
اتنی گردش جو ملی یاد کمر سی ای چرخ	کہکشان کیون نہ پہرے ہے نظر مین تنکا
بالیان کانون مین پلکون مین پہسلی گو ندہو	دیکھہ لین جان بہلا آج گہر مین تنکا

بالیاں کانونکی کیا کیا نہ یہ دل چھیدینگی
ناک کا جس کی کھٹکتا ہی جگر مین تنکا

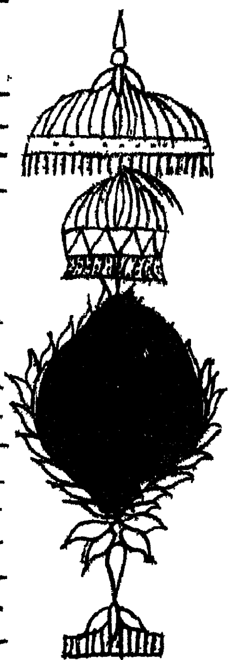
[illegible] طائر دل طفل کی شوخی سی ہوا
باندہ دیتا ہی کبوتر کی جو پر مین تنکا

جوش وحشت سی عوس تھی جو اسکی نظارونکی
رونگٹا بن گیا ہر ایک بشر مین تنکا

کیفیت دست مژہ سی نہ ملی انکھون سے
خاصیت نیش کی رکھتا ہی اثر مین تنکا

شاعری کرتی ہین اختر جو کلی کوچو مین
سخت دشوار ہی بندش سی کمر مین تنکا

[redacted]



گمان ہی میکدی مین ساقیا کچہ اور مشرب کا
یہ بیہوشی ہی قائل کسطرح ہو میری مذہب کا

طلب کو سی طلب مطلوب کب حاصل ہوا طالب
جسی دنیا مین دیکھا آشنا ہی اپنی مطلب کا

وہ میکش ہون بلندی کی سوا اپنی نہین دیکھی
چھلک جائی جو ساغر پھر بھی دیکا ہو لبالب کا

شرر ہی آہ کا اللہ مین ہون سنگدل زاہد
بتونکی یہ شرارت ہی گمان ہوتا ہی رب کا

وہان پایا بڑا درجہ تری تقریب سی بیشک
بڑا درجہ یہان کیونکر نہو جاتی تقرب کا

سیاہی داغ کی فرقت میں وصلت میں سفیدی ہے
بدل جاتا ہے یا بہرام ہر دم میں رنگ شب کا

ملا ہے حنظلِ فرقت ہے شیرین عین تلخی ہے
اثر ہے نوشدارو کی لب جاناں میں اس لب کا

تری تیر مژہ سے تجھین غم کو زہر چڑھتا ہے
یہ پارہ نوش کر زہر اونگلتا ہے نیش عقرب کا

وہ تیرہ بخت ہوں لکھا ہے چہر شب سواد رو ہمین
سیاہی سے گمان ہوتا ہے اوسکو میرے مرکب کا

عمل میں بہی اثر ہے عشق کا گر نقش حب لکھے
مسخر حسن زہرہ کر اثر ہے اوسمین کوکب کا

تناسب ہے جو حسن و عشق میں ناصح نہ سمجھا تا
مناسب اوسکی نسبت میں نہین ہے لفظ انسب کا

یکایک عشق کب نکلے کہ شہر حسن میں گھر ہے
فراق اس روح کو کیونکر گوارا ہوئے قالب کا

خبر کی کان مشتاق آنکھ کو منظور نظارہ
جدائی میں تری ہے بس ایک سا عالم ان سب کا

ملی ہے نجد کی جاگیر لیلی اوسکی عامل ہے
پتا پوچھا کرے صحرا میں مجنون میری منصب کا

وہ گم گشتہ ہوں راہ عشق میں خود کو نہیں پاتا
وہ کہتا ہے کہ آنا جب گمان ہوتا ہے یارب کا

تری صندوق تجھین جان عاشق کا یہ خانہ ہے
نہایت بستہ لب پر تری ہے تہ تیرے غبغب کا

وہ ہی عشق رشید رو حکمت سے کب خالی ہی عاشق
رگڑ کر داغ دل کہلاؤں عالم ماہ نخشب کا

پہن زنجیر گیسو بتونکی اور کعبی مین کر سجدے
پڑہی بیدار و کافر مین بڑا غل تیری مذہب کا

ہمارا دور پہلی ہو چکا مستی نگر ساقی
نہ رکہا اب کا عالم مین خمار اسنی عیش ہی جب کا

سکندر کیطرح حسرت لئے پہرتی ہین ہم وحشی
کہ لذت چشمۂ حیوانکی دی ہی آب الست کا

تری بخشش ہو اسی عالم فانی مین چہٹی ہو
خدایا جامۂ تن قطع کر دو راہ یہ عقرب کا

زمین مین تو بظاہر کو بیٹکتا ہی حقیقت مین
عجب پایہ ہی سارا آسمان تخت مقرب کا

دوئی تجہہ مین نہین سمجہا ہی بندہ یکو بہی وحدہ
اکیلی کی تجہی کو قدر ہی مالک ہی تو سب کا

زبان تو تلخ ہی شیرین دہن کا ذکر کرتی ہو
نہ سمجہی گا تمہارا شعر اختر کوئی اس ڈہب کا

[redacted]

حامی ہماری جان کا شاہ نجف ہوا
دشوار تہا جو امر دلا لا تخف ہوا



خاتم ملی ہی ہمکو سلیمان کی طرح سے
آیا جو آفتاب تو گھر کو شرف ہوا

روشن ہی یادِ حیدرِ صفدر سی اپنا دل
اسمین مکین جو آیا مکان کو شرف ہوا

آیا جو بین جمالِ جہانتاب کا خیال
ہر داغ یادِ رخ سی مئی بی کلف ہوا

عاشق کو تیری خاک سی اعجاز ہی حصول
ہر سنگریزہ ہاتھ مین دُرِ نجف ہوا

مضمون جو تیری گوہرِ دندان کی بھر گئی
دل سینی مین ہمارا بجائی صدف ہوا

حق سی علی ملا ہی علی سی ملا ہی حق
جسکی طرف علی ہی وہ حق کی طرف ہوا

دہویا ہوا ہی نامِ خدا نامِ شیرِ حق
بحرِ گلاب آبِ دہن جائی کف ہوا

بیرخ کمانکی طرح ہی چلائینگی صنم
ہر خار چشم تیر بلا بھر ہدف ہوا

ناصب ہمارے ہی شستِ مضامین کو جھیلتین
حیدر سی جسکا دل نہ ملا حق تلف ہوا

دامن ...
... کلف ہوا

مومن ... حلاف ہوا



اختر حقیقتہ وہ بہت ناخلف ہوا

[redacted]

اختر فراق ماہ مین بیصبر ہو گیا
اک ماہ ایک سال ہوا جبر ہو گیا

اوس تیغ وش کی یاد تہی مستی کی تیرگی
نکلا دہوان جو آہ کا بس ابر ہو گیا

دست [redacted] سر قبر ہو گیا

زہاد کیون نہ یاد خدا بہولین ابہی
ترسائی یاد بت مین اگر گبر ہو گیا

بی شوق تیرے یاد سی بی صبر ہون صنم
آیا جو شوق سینی مین خو صبر ہو گیا

ہرجائی یار جاسی اوسی سمجہہ گیا
مجبور پر یہ آج بڑا جبر ہو گیا

سبزہ گلو کی عارض رنگین کا دیکہہ کر
گلشن مین میرا دیدۂ تر ابر ہو گیا

ہر اک ہوس کو دل مین یہانتک کیا ہی قتل
جو داغ تن پہ پڑ گیا وہ قبر ہو گیا

سیماب سی ملا ہی تحمل کا مرتبہ
بیصبر کو جو دیکہا دہین صبر ہو گیا

جب تک [redacted] شہیدِ ناز اوسی صبر ہو گیا
کشتی [redacted] ستی بار مکرر ہو گیا

کیونکر زمینِ حسن کا پھر آسمان ہلی
اختر ابھی سی عشق مین یہ حشر ہو گیا

[redacted]

برباد نکر اسکو ذرا ہاتہہ پہ دہر لا
ای بادِ صبا خاکِ درِ یار اوڑا لا

صیاد سی کیا فکر ہی طائرِ مضمون
کاغذ کی تجہی پر ہی لگین کام تو کر لا

چاہِ ذقنِ یار کی الفت مین ہی روتا
چشمو نسی رقیب اسکے تو اک دل تو بہر لا

لیجا دلِ بیتاب نشانی مری قاصد
سیماب سی ہی مرتبۂ عشق خبر لا

یہ کان ہین مشتاقِ خبر قاصدِ جانان
آنکھون کو بہی دیدار ہی منظورِ نظر لا

حیران ہوی داغِ سیہ کہل گئی قلعی
آئینۂ رخِ شامِ غریبان پہ سحر لا



میخانی مین وتا ہی اشیشۂ دل بہی
نالون سی اسی خشک کرون مین تر لا

خود کہو گیا پایا نہ مگر موئی میان کو
ہیہات ہو مرا تار نظر اپنی کمر لا

گم گشتہ وہ ہون بن گیا خود غول بیابان
قاصد مجہی پہچان اگر گرد سفر لا

سینی ہی مری عشق کی ہین داغ نمایان
ٹہیلا تہی سی حسن کا تو ہاتہہ مین زر لا

منقار سی توڑا کری ہی آتش گل کو
امید دل بلبل نالان کہین بر لا

حسرت ہی کہین حسرت دل اسکی نکالی
اس اختر غمگین کی لئی دیدۂ تر لا

[redacted]

عاشق تو مسلمان ہی عیسائی ہی تمسا
ای بت مجہی تو بہر خدا اتنا نہ ترسا

ساون کی طرح ہجر مین منہہ آنکہون سی برسا
بجلی سا پڑا وصل مین کچہہ نور نظر سا

پایا نہ کوئی چارہ [illegible] برسا
[illegible] بت [illegible] سنگ کا سا



زلف و رخ جانان سے سایہ کا نظر مین
بدلا کرین گو رنگ یہان شام و سحر سا

اس مد پہ تلخی مے ناب کھلی ہے
زاہد سے گنہ ملتا ہے کیا شیر و شکر سا

پہ وار اڑائین پر طاؤس کا سایا
بے پر کو ملا پر نہ ملا پریونکا پر سا

مشق لب رنگین سے جو مین ہوتا ہون مائل
چشمون سے نکل آتا ہے کچھ خون جگر سا

قائل ہون مین اُس بت کا کیا پڑیونکو دفن
نازک کوئی پتھر نہ ملا جب تیرے در سا

پھسلا نہ کبھی آئینہ گرچہ بھی اے برق
حیران نہ ملا مجھکو کوئی دیدۂ تر سا

بہتی ہی ہے خون جگر شیشۂ دل سے
میخانہ نہ رندونکو ملیگا میرے گھر سا

اے آہ جگر نغمۂ بلبل بھی ہے خاموش
کچھ کچھ تو نمودار ہے گلشن مین اثر سا

کس کی نظر صاف کی تاثیر ہوئی ہے
اختر کو نہ دیکھا تھا کبھی مثل قمر سا

[redacted]



ہاتہونسی ہہٹی شام گریباں تہا تو یہ تہا — پانؤین سر دشت ہے داماں تہا تو یہ تہا

پتلی کیطرح گل اسی پر [redacted] مین — کانٹا سا کہٹکنی لگا انساں تہا تو یہ تہا

بن گلکی مجہی [redacted] ستاں تہا تو یہ تہا

معدوم کیا مثل کمر تہنا کہلایا — نظر وںسی چہپایا اسی پنہاں تہا تو یہ تہا

اللہ سی مانگی جو دعا ای بت کافر — شرم آئیگی کہدونگا مسلماں تہا تو یہ تہا

خورشید قیامت سی جو ڈرجائیگی یہ خلق — کہدونگا وہین چہرۂ تاباں تہا تو یہ تہا

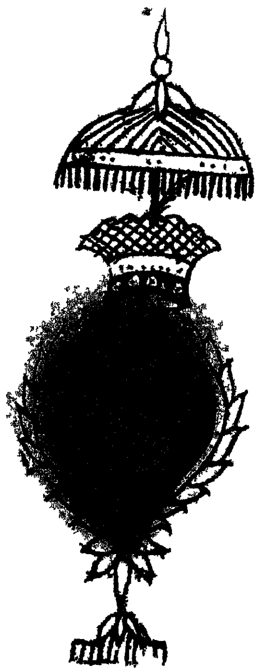
پہرتی ہی مری روح بہٹکتی ہوئی ہر سو — مرنی پہ جنون اپنا بیاباں تہا تو یہ تہا

پہسلی نہ نظر اپنی نہ سیدہا رہا گیسو — آئینہ رخ افعی پیچاں تہا تو یہ تہا

ایماہ لقا آئینۂ رخ سی کہلا داغ — حیران تہا تو یہ تہا گل خنداں تہا تو یہ تہا

وصلت مین تری [illegible] دیتا — ہماہ نجم شب ہجراں تہا تو یہ تہا

چہٹ [redacted] ں تہا تو یہ تہا



چہپالاہی عبث داغِ سینہ ناخنِ غم سی
اخترِ جو تمہارا مہِ تابان تہا تہا

[redacted]

یہ قاتل سخت کیسا تہا دلِ مظلوم کیسا تہا
بتا ای خنجرِ مژگان مرا حلقوم کیسا تہا

اوسی طفلین بہی مشقِ خردمندیہا دے تنگ تہی
نپایا کچہ سوای شیر یہ معصوم کیسا تہا

نہ بہولا اشترِ دل مارِ زلفِ یار کا سودا
خیالِ کاکلِ شبگون سی یہ مسموم کیسا تہا

حرم مین بہی بتون کی وصل کا مشتاق ہون زاہد
فراقِ سنگِ اسود سی دل محروم کیسا تہا

یقین ہی روزِ محشر صور کی بہی کان کر ہوین
یہ اسرافیل سنکر آہ دل کی دہوم کیسا تہا

طبیعت رہ گئی مضمون مین بالکل آج ای اختر
نہین معلوم یہ میرا دل مغموم کیسا تہا

[redacted]



یہ شمع نہین ہی قمع جانانہ ہی اوسکا
دل صورتِ پروانہ ہی دیوانہ ہی اوسکا

الفت ہی پری کی سی دیوانہ ہی اوسکا
دل عشقِ تصور سی پریخانہ ہی اوسکا

بیکل ہین شبِ ہجر مین سب سی ہی اچھا
دشمن مری خوابکا افسانہ ہی اوسکا

دل چھوڑ کی کیا حسن کی بازار سی ہمکو
اس نقش سی وحشی بیگانہ ہی اوسکا

لب پر مری کیسی مئی ناب ہی ساقی
چھالا جو ہی انگور کا اک دانہ ہی اوسکا

بی عاشقِ دل سوختہ معشوق نہوگا
وہ شمع ہی جسجا وہین پروانہ ہی اوسکا

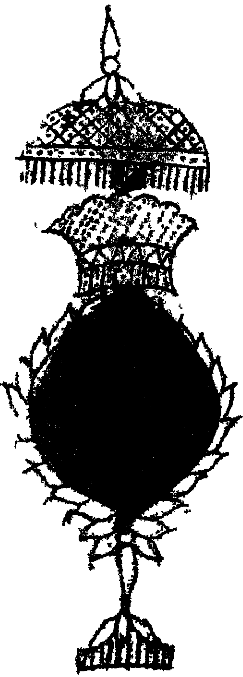
مینائی تعشق مرا کس طرح نہ چھلکی
لبریز مئی حسن سی پیمانہ ہی اوسکا

کیا طوف کرون یاد تو ہی دورِ مئی ناب
زمزم ہی یہ خم کعبہ یہ بتخانہ ہی اوسکا

اوس شوخ رخِ سرخ سی ہی زرد گلستان
وہ شمع تو یہ سبزۂ بیگانہ ہی اوسکا

کس طرح نہو دل کو وہ ساقیِ جان دوست
ای پیرِ مغان شیشۂ میخانہ ہی اوسکا

گیسوی کسائی ہو تو ہونا نہ پریشان
تھدونگا دل چاک سی مین شانہ ہی اوسکا



گیا ذکرِ جمالِ رخِ روشن سمائے ہی
اختر ترا ہر شعر جو پروانہ ہی شمع کا

[redacted]

کرسی نشین فقیر ہی اپنی شفیق کا
پایہ بہت بلند ہی میری رفیق کا

سرخی لبِ زرد یہ شہرمن ہی
ہر داغ میرا جرم ہی اوسکی عقیق کا

آبِ دہن سی شعلۂ خونکی بدن جلا
چھپتا ہوا آہِ گرم یہ آبِ رقیق کا

مشرب ہے رند موجِ مئِ ناب پاک ہی
زاہد کی شست و شو کو ہی پانی رحیق کا

سینے سی دوستی مین ہی طامع عدو
دشمن ہی بال بال مرا اس فریق کا

ایسا حرم ہوا ہی بتون کی شبیہ دل
ہر داغ پر گمان ہی سنگِ عتیق کا

طوفانِ اشکِ شور سی بیدار غم ہو
سوتا ہی جو چاہِ ذقن کی غریق کا

دستِ طلب بڑھاتی ہین مضمون سہل ہی
پابند ہو گیا ہون جو فکرِ غریق کا

سینچا کرونگا کیا ریان گلزار دہر مین

قاتل [illegible] ہم پہ بنا ہو عیسی کا

کیا کیا کھلی ہی حسن سے یہ تنگی نفس

دم باز دم جو دیتا ہی عالم تہی عشق کا

گندنی مثل شعلہ رخ کو بنا دیا

اب اے تیرہ ہو گیا تیری حریق کا

حاسد حسد سے وہی جو اختر تو کیا عجب

رتبہ ملی غزل کو سلام خلیق کا



[redacted]

چشمہ [redacted] ی ہی گویا ہوتا

خواب کھلا تا تمہارا رخ روشن مجکو

دیکھتا طالع بیدار جو سویا ہوتا

آتشین رخ جو مری آنکھ سے پڑتی آنسو

آگ سی پانی کو وصلت مین سمویا ہوتا

ساتھ عنقا کا ندیگا کوئی اے تار نگہ

واہمہ پر بھی لگا دیتا تو جویا ہوتا

حسن کی دیکھتی ہی آنکھوں مین بھر آیا شک

صورت عشق کو دریا مین ڈبویا ہوتا



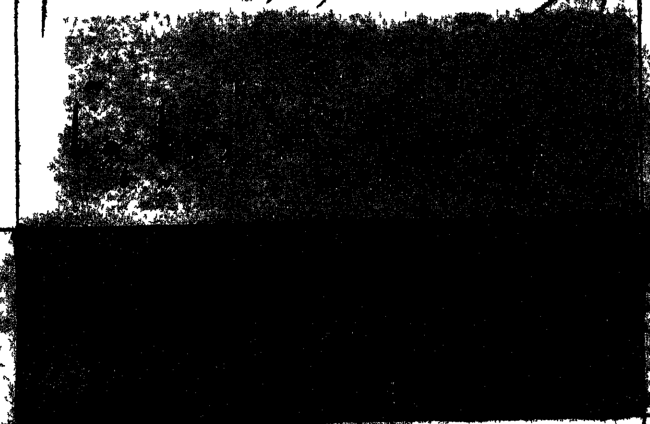
مسجد میں نہ دعا کرتا خدا سے ہرگز
صاف دل ہوں تو ہو موقوف دوئی کا جھگڑا

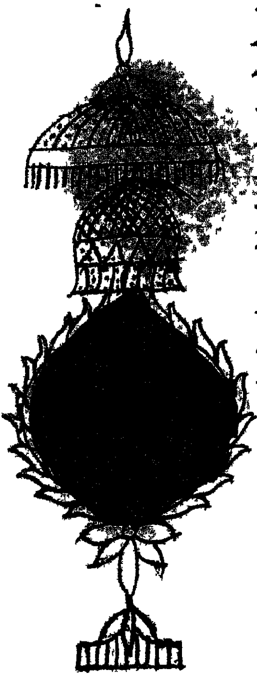
ایک ہی بت اگر اس دہر میں گویا ہوتا
رشتۂ زنّار کا سبحی میں پرویا ہوتا

برق وش نے جو کیا خاک سیہ سینے کو
قوّت عشق وہ پاجاتا جو کہاتا یہ اناج

بارش ابر مژہ سی سی ہویا ہوتا
کشت دہقان پہ کبھی جا کے جو رویا ہوتا

اختر اس میکدۂ شعر میں ہی زیست حرام





کہا اگر اس نے بس سخن تمام ہوا
خم فلک سے سوا میکدے کا جام ہوا

کلیم سے نہ سوا اسکی کچھ کلام ہوا
یہ بزم خاص میں اب دور دور عام ہوا

لکھا جو لام تو زلف سیاہ یاد آئے
ہوا سے جان نہ آئی سی تیرے پیک صبا

جو آہ سینے سے کھینچی تو اسکا نام ہوا
سخن تمام نہیں دل مرا تمام ہوا

وہ بادہ خوار ہون یا پھر اپنی ٹھونک	سبوی دل یہ ہی ساقی ہمارا جام ہوا
لئی پھری گی مجھی عرش تک تری قتا	فلک سے رتبہ مین تیری کا بام ہوا
جو کھیلی عشق کی بازی تو ہاری تخت و تاج	نہ نام گنجفہ لی مین ترا غلام ہوا
ترقی پہ ہی ترا حسن اے شہ خوبان	ہنوز عشق کا قصہ نہین تمام ہوا
طلب ہے بوسے کی بل کھا رہی ہی کاکل یار	گناہگار رخ و زلف صبح و شام ہوا
قیامت قد دلدار سی یہ آفت ہے	عجب نہین جو مرادار پر قیام ہوا
جو درد سر ترا صندل سی کم ہوا جانان	تو سرد مہری سی افزون اثر کام ہوا

سواری توسن باد صبا کی ہو اختر
سبکروی سی یادہ وہ خوشخرام ہوا

[redacted]



لالہ رو باد صبا کا ترا گھوڑا ہوتا	دست نازک مین گ گل کا ہی کوڑا ہوتا

ابلقِ شب کو اگر یار نی موڑا ہوتا
توسنِ عمرِ روان پر مرا کوڑا ہوتا

دُرِ دندان کی تصوّر مین اگر مین روتا
اشک گرتا جو بدن پہ وہین پہوڑا ہوتا

رندِ می کش ہون صدا آتی انا الساقی کی
شیشۂ دل مرا قاضی نی جو پہوڑا ہوتا

چہوڑتا پنجۂ مژگان سی نہ شہبازِ نظر
طائرِ دل نگہِ ناز سی توڑا ہوتا

مچھلیان کانون کی بالی سی نہ پکڑین نکلین
سینۂ صاف پہ لازم ہی کہ توڑا ہوتا

پی کلی سی ہوا بیکل ترا نازک شانہ
طفلِ غنچہ کی نہ کانونکو مروڑا ہوتا

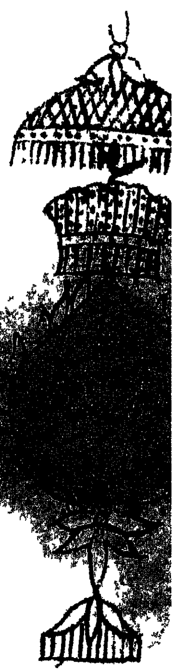
غوطی کہاتی دلِ غبار بہی ای بحرِ کرم
دامنِ تر کو اگر مین نی نچوڑا ہوتا

پہنچا ہرگز نہ تری چشم تلک وحشیِ رم
شیر نی آہوؤنکو آج بہنبہوڑا ہوتا

عشق کی بحر مین کیا تیرتی کاغذ کی ناؤ
سرِ نامہ کو جو اشکون سی نچوڑا ہوتا

گردشِ چشمِ بتان سی یہ جوان بچ جاتا
پیرِ گردون کا اگر ساتھ نچھوڑا ہوتا

لو اگر حسن کی بڑہ جاتی زیادہ ختر



ضبط سوز دل عاشق مین تھوڑا ہوتا

ترانہ گل کا جو پیک صبا کہلا لا — چمن مین [illegible] بلبل کو بین اوڑا لایا

بچا کی حسن کے دریا سی اب خدا لایا — بہا کی [illegible] دل میرا نا خدا لایا

بہا کی آنسو پہھولی یہان حلقہ [illegible] — [illegible] صدف مین وہ جو در شک [illegible] بہا لایا

اوٹھا کی آینہ آنکھونکو اونکی دکہلا — یہ وحشی آہو ونکو چین سی لگا لایا

پسی گا یہ دل خونین ہمارا طفل حسین — حنا کی [illegible] سی گر رنگ تو سیا لایا

کیا وصال مین حیلہ جو دُر پرونی کا — تو تار اشک سی مین و رسلسلا لایا

جمی جو کوچی مین زنجیر نقش پا کی طرح — کشش ہے عشق کی یا سنگ کہربا لایا

پہنسا تہا زلف مین چشم سیاہ کہلائے — ختن سی آہوی چین مجکو بی خطا لایا

طلب رقیب کی ہاتہون کیا پری رونے — یہ دیو قاف مین انسان کو کیون اڑا لایا

رسائی اوس رخِ روشن تلک محال تہی | حلب سی شام مین پیچ گیسوی رسالایا
صبا اڑائیگی اگر ہماری [illegible] خطی کو کیون اڑا لایا

ستارہ میرا تو اختر شناس بتلادے
وہ اپنا [illegible] تھا لایا

[illegible]



سرِ گل پہ بلبل کا پہیرا ہوا | دلِ باغبان مین بسیرا ہوا
شبِ زلف کا گر اندہیرا ہوا | وہین مرغِ دل کا بسیرا ہوا
اڑی [illegible] کی زلفون مین دل | یہ ظلمت کدہ کیون بسیرا ہوا
ملا تخت فرمانِ مین پر مجھی | عجب چترِ گردونکا پہیرا ہوا
اڑی صورتِ گل سی بلبل کی ہوش | جو خارِ مژہ پر بسیرا ہوا
لبِ صاف مسی سی روشن نہین | مری دودِ دل سی اندہیرا ہوا

نہ پہلو ملاتے ہے جو فلک کمر
قلم ہاتھ مین اک ٹھٹھیرا ہوا

نہ سرمی سی دل چشم مین جا سکا
رہِ خضر مین بھی اندھیرا ہوا

مِری دل کی مونڈھی پہ بیٹھو صنم
تو زارِ غم سی ٹھٹھیرا ہوا

رقیب آج زلفون مین بھٹکا گئی
سیہ شب مین اندھونکا پھیرا ہوا

وہان اوسکی سینے مین تکا پڑا
یہان اوسکو کہہ کر دل ٹھٹھیرا ہوا

ترا روی روشن ہو پر تو فگن
جو زلفِ سیہ مین اندھیرا ہوا

ہلی نالون سی مارِ زلفِ صنم
یہ دل بازی گر او رسپیرا ہوا

یہہ کیا گردشِ چرخ تھی ای صنم
جو دو روز مین ایک پھیرا ہوا

وہ زہرہ جبین رقص کو جب اوٹھا
دفِ مہ برخستہ کا گھیرا ہوا

[redacted]



یہ پامالی کی رحمت سر ترا ہی چالسی پاتا
تفاخر طوقِ قمری حلقۂ خلخال سی پاتا

تصور کر کی مجھہ قیدی کی کیا وہ چالسی پاتا
اثر ہر نالۂ زنجیر کا خلخال سی پاتا

فوائد عاشقِ رنگین رخان سی کیا ورتی نکو
خطِ ریحان ہماری نامۂ اعمال سی پاتا

بنا طوقِ گلو گرداب اوپر موجین زنجیرین
صنم دریائی غم عاشق تمہاری چالسی پاتا

اٹھلا کر اگر اوسکو تو شراب آتشین پیتا
مقلد ہو کی تیرا ایک تجکو چالسی پاتا

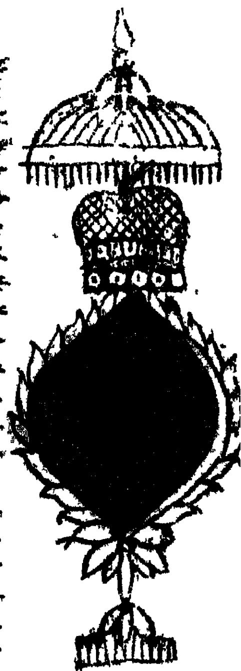
جو مین بہی اس قدر لاغر نہوتا فکرِ مضمون مین
مقابل ہر پری مین کوئی کمر کی بال سی پاتا

مری صیاد کی لفون سی بوئی گل نہین چھٹتی
رہائی مرغِ نکہت کس طرح اسحالسی پاتا

نہ آئی بوئی خوش اس نخلِ شمشیرِ مصفا سی
گلِ زخمِ بدن کیونکر نہ تیری ڈالسی پاتا

الف کے قبل نقطہ جو نہ قلمی وحید کرتا
الف قامت سی پاتا اور نقطہ خالسی پاتا

سوادِ عشق کو دیکھا گا تا کیا مہِ تابان
بیاضِ حسن ای اختر جو خوش اقبالسی پاتا



[redacted]

مین خار خار ہون میری بہار لیتا جا | چہپا کی برگ مین ای گلعذار لیتا جا

بنا ہون غول بیابان مجہی بہی کر تسخیر | یہ کام آ کی گا مشت غبار لیتا جا

ہوا کیطرح وکہاتا ہی سحر مٹنے پر | یہ چار نقش بہی ای شہسوار لیتا جا

گلو نکا ساتہہ نچہوڑیگا بلبل شیدا | بہڑک رہا ہی یہ بی اختیار لیتا جا

نہ ٹہنڈی سانسین بہرا یگل کہ وقت رخصت ہی | خزان تو آچکی باد بہار لیتا جا

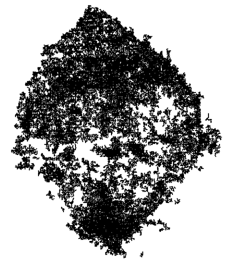
یہ ناتوان [illegible] ہی | ہمارا [illegible] صبا [illegible] لیتا جا

گلابی تجہہ گ [redacted] ز خوار لیتا جا

نچہوڑ دشمنون مین [illegible] گیا [illegible] | [illegible] یار لیتا جا

[illegible] شراب کی وہ نشہ ہی مین مست بہت | کہلی ہین نرگسی آنکہین خمار لیتا جا

چلا جو تو رہ مطرب پہ مین ای صیاد | نشانی میری گریبان کی تار لیتا جا



تماشا خوب دکھایا [redacted] نی سوار لیتا جا

یہ برگ کاہ عوض خط کی گلگو ہی قاصد
نمونہ تنکا بیابان کی خار لیتا جا

چمن مین یہ دلِ نالان نہ کہیں ای بلبل
اڑائی نکہتِ گل تو ہزار لیتا جا

شروع ابر ہی ساقی بنا ہمین بطِ مے
ہمارا دوشِ صبا پر سکار لیتا جا

وہ ناتوان ہون نہ اکت کی ہاتھ مین دیدے قاصد
بجائی نامہ مرا جسمِ زار لیتا جا

یہ نذر ہی گلِ داغِ جنون کی ای اختر
[illegible] آتا کر گل [illegible] لیتا جا



[redacted]

گلشن [illegible] سلسل کو اڑایا

لپٹی کی لپٹ آتش ہی لی مری بہار کی
صرصر نی اکرا پکی کا گل کو اڑایا

کیا نکہتِ گل زلف کی خوشبو نی ہی برباد
دستار کی اکڑ بچی نی سنبل کو اڑایا

بلبل بھی چھدی نیزۂ مژگان کی انی سی
اِس کفش نی گلشن مین اگر گل کو اُڑایا

کیا سلسلۂ آہِ رسا زلف سی کم ہو
ہر نالہ نی زنجیر کے ہی غل کو اُڑایا

شمعِ سحری کیون نہ مری آہ سی بہڑکے
کسکے لبِ خاموش و تامّل کو اُڑایا

گلچین کو بھی رنگینیِ گل داغ سی ہو لے
اس طائرِ دل نی مری بلبل کو اُڑایا

دیوانہ بنی عشق کا جلوہ جو دکھادون
آئینی مین ای حسن تجمّل کو اُڑایا

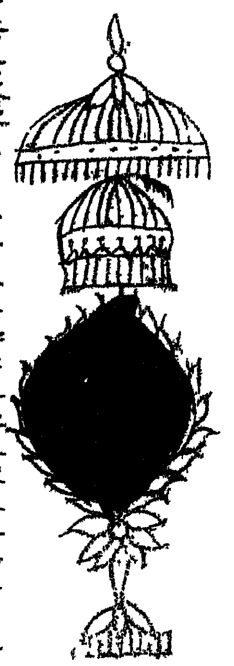
بل دیتی ہو کس پیچ سے اس سروِ سہی مین
رفتار نے کیا پیچشِ سنبل کو اُڑایا

دم تیرا بہرتا ہی یہ کیا ہو گیا صیّاد
اختر نی چمن مین کسی بلبل کو اُڑایا

[redacted]

جو کرتا داغ روشن جلبق فانوس اُڑجاتا
صدای غم کو سنکر نالۂ ناقوس اُڑجاتا

جو مارِ زلف وش تا قصہ دوران کا لہراتا
مرا داغ سیہ مثلِ پرِ طاؤس اُڑجاتا



سبب تجھسے ہی گلشن مین ہے نام مرغ سحر کی
فلاکت کا نشان ہا کہ دل مشہور اڑ جاتا

مری محفل مین دو کر آہ گر ہوتا شب ہجری
ہوا کی طرح اِس اخبار سی جا بسوس اڑ جاتا

اگر سودی مین مار زلف کی مین داغ دکھلاتا
مجھی کو سونپ کر گلشن تمہ اطاوس اڑ جاتا

بطرمی میکدہ مین جام دل کو ڈھہتی کیونکہ
طلسمی مرغ تھا کہتا ہوا افسوس اڑ جاتا

اگر وہ خانۂ زنجیر مین جلوہ نما ہوتا
تعجب کچھ نہین رنگ رخ محبوس اڑ جاتا

کسی کی تبکدی مین شل نی آواز پا جاتا
بجاتا ہڑیان اتنی کہ یہہ ناقوس اڑ جاتا

ابھی عریان جمال شمع پروانہ کو دکھلاتا
لپٹ سی شعلۂ دل کی رخ فانوس اڑ جاتا

لغات وحشی سر رو روان ہی لگا دیتی
عجب کیا معنی سی صاحب قاموس اڑ جاتا

شب ہجران یہان تک مجکو دیوانہ بنا دیتے
عجب کیا روز وصلت بھی کنار و بوس اڑ جاتا

جو چلتی فوج حسن یار صحرائی تعشق مین
اثر سی نام عاشق کی نشان کوس اڑ جاتا

جو کلیان دست تجھی کھولتین گلزار عالم مین
وہین وحشت سی عیسیٰ بانی کا بھی ملبوس اڑ جاتا

وہ سفاک جہان مقتل مین ہو قتل جب آتا
عجب کیا سر ہمارا بھی پی پابوس اڑ جاتا

یہ غیبت ہے اگر حسن میان یار مین پاتا
وہین تار کمر سی عشق نا محسوس اڑ جاتا

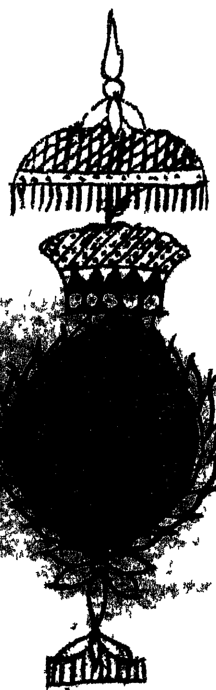
پہنسا تا جال مین لفظونکی کیا صیاد طائر کو
مع دام بلا یہ نکی جالینوس اڑ جاتا

کبھی ای بادشاہ حسن نسبت عشق سے کب ہی
تفنگ آہ وہی چتر کیکاوس اڑ جاتا

کلیسا سی بلا تا سنگدل کو اُنس کر کرکے
نشان پتہر کا رہ جاتا بت مانوس اڑ جاتا

ہم اپنی دلسی ہین مداح اختر کیا تعجب ہے
کہ تی مصرع ہمارا بھر شاہ طوس اڑ جاتا

[redacted]



زلف کی یاد سی مضمون [illegible]
[illegible] سی مشتاق تھا کہل جاتا

بستگی ہوتی جو صفی تری الجھا الکل
غنچہ آنسی خون شہد اکہل جاتا

صاف ہو جاتا [redacted] کرتی تو خدا کہل جاتا

نام تیرا جو نگین پر ترے کندہ ہوتا ‌ ‌ میری ہر داغ پہ یہ نقشِ وفا کھل جاتا

ہمکو پابند اگر زلفِ رسا کرتی تھی ‌ ‌ طاقِ ابرو مین ہین دستِ دعا کھل جاتا

ناتوان ایسا ہوا سنگدلا الفت مین ‌ ‌ کہرباسی یہ غمِ ہوش ربا کھل جاتا

کج کلہ کھینچتی ہین اپنی طبیعت کو عبث ‌ ‌ بندشِ شعر مین وہ بندِ قبا کھل جاتا

دوربینی سے اگر فکر مین حیران ہوتا ‌ ‌ عشق کی آئنی مین حسنِ صفا کھل جاتا

تاب نظارہ جمالِ رخِ روشن کی کہان ‌ ‌ چشم پوشی سی اگر روی خدا کھل جاتا

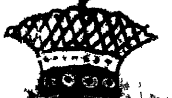
زہر کہاتا عوضِ رنجِ چمن مین بلبل ‌ ‌ سنبلستان مین جو گیسوی سا کھل جاتا

شبِ تار [illegible] ‌ ‌ [illegible] یرِ قبا کھل جاتا

حسنِ [illegible] کھل جاتا

بیخبر تھا [illegible] کھل جاتا

[redacted]


خار بہی تہی جبی ہم وہ چمن کا پہول تہا
نالہ ہی بلبلِ شیدا کا پر مخذول تہا

شعلۂ فرقت سے سینہ مین آیا رات کو
وصل کی صحرا مین تہا شاید چراغِ غول تہا

ہجر مین رو دی تو شبنم ہر سرِ گل پر پڑی
دل شگفتہ تیری وصل مین ہوا جب پہول تہا

بنگیا ہی کس قدر اے ماہ تیری حسن سی
جو چکورون کی طرح اس عشق مین مخذول تہا

بد دماغی نکہتِ گل سی ہا [illegible]
[illegible] باغ مین مجکو گمان غول تہا

نامۂ اعمالِ عامل سی عمل جن کا کیا
بد عمل تیری عمل کا کیا ہی معمول تہا

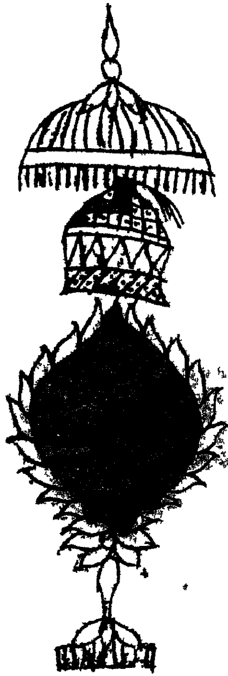
حال آتا ہی جو اوسکا حسن آ جاتا ہی یاد
بہرِ صوفی یہہ کلامِ عشق کیا مقبول تہا

بلبلِ ہندی کا ہی ہر بال ہی وحدت مثال
سعدیِ شیراز کا ہی شعر کیا مقبول تہا

حسن کی گلشن کا مسنا جرنی نظارہ کیا
بوسۂ سیبِ زنخدان باغ کا محصول تہا

قاتلا شہرگ مری گویا تہا دورِ تیغ کا
رشتۂ گردن ام شمشیر کا محصول تہا

پر پتنگون کی جلا کر صبحدم گل کر دیا
بزمِ عالم مین ہی کیا شمع کا محصول تہا



سر بکف شوقِ شہادت سی ہوا ہی خسرو
پہلی ہی سی قاتلِ تقتل مین مقتول تہا

اِس سرا مین اوس سرا تک یاد ہی وہ قافلہ
شغلی مین آہ و زاری کی جرس مشغول تہا

داستان زہرہ جبینون کی سناتا ہی عبث
مختصر کر آہ ای اختر قصہ طول تہا

[redacted]

عالمِ امکان جلوہ خانہ ہی مری یار کا
عرشِ اعلیٰ برگمان ہی قصر کی دیوار کا

زلف ہی کالونیہ موتی کی حفاظت کی لئی
چہوڑنا آسان نہین چہالا دہانِ مار کا

شعلہ داغِ بدن مین وہ حرارت ہو گئی
آسمان طاؤس ہو وی آہِ آتش بار کا

آتشین نالی مری بہڑکا گئی گروہ مہر وش
دل جلانا سہل ہو وی شعلۂ رخسار کا

گو عصائی شاخ یا دچشمِ گلرو سی ملا
لب ہوا موسی سا رتبہ نرگسِ بیمار کا

اس گدائی مین ہی یوسف کی خریدار دہیان
فقر مجکو فخر ہی اس مصر کی بازار کا

بخت خفتہ حلقۂ زنجیرِ در سی دور ہے
پڑ گیا ہی عکس میری دیدۂ بیدار کا

سر بہار زمین جہکا کر کیا جنون مضمون غیر
دیکہنا ممکن نہین مانند ماہی خار کا

محتسب مالو نسی بالکل کاسۂ سر ہی سیاہ
دود دل تجہ پر پڑا ہی یا کسی میخوار کا

ناتوان تنگی سی کمتر سنگدل ہی کہربا
ہوگیا احسان اِس پر سایۂ دیوار کا

بار کاکل کسنی شانی سی وہ ٹہا یا انجوا
کسنی اک پیچہ لپیٹا لٹ پٹی دستار کا

اہی کمان ابرو تری پلکون نی مارا تیر ہے
کہینچا مشکل ہی لیکن گوشۂ دستار کا

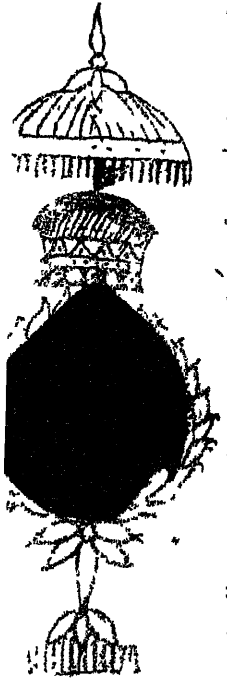
خاکساری خوب سمجہا فرش ہو جاتا ہی وہ
عرش کہلاتا ہی یہ سایہ تری دیوار کا

خال ہند و طاقِ ابرو پر نظر آنی لگا
بل پڑا تار نظر مین رشتۂ زنّار کا

بندش موتی میان دیکہی ہی کسی شاعر و
سایہ پڑجاتا ہی شاید میری جسم زار کا

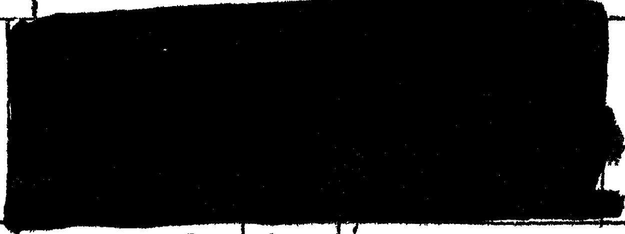
پہلی ٹانکو نکی لتی مین وہ سکا ڈرا ما نگ لون
بعد ازان کہلائی جوہر یار اوس تلوار کا

بیزبان ہم مین تو قاتل کا دہن نایاب ہے
ذکر خاموشی مین لکہتی ہین لب سوفار کا



آتشین رخسار اوسکا روز و شب انکھون مین ہی ‏ ‏ ہر پلک پر ہی یقین منقار موسیقار کا

بلبل ہند ہی اے گلشن عالم مین تو
لکھنو مین ہی بہت شہرہ تری اشعار کا


[redacted]

اس شکر نالون نی نیستانکو جلایا ‏ ‏ پکڑا جو قلم صفحہ دیوان کو جلایا

پھر سرمہ خاموشی ہوئی داغ گلو بہی ‏ ‏ عارض نی تری تار گریبان کو جلایا

داغونکی سیاہی سی ہوئی صبح سی صلت ‏ ‏ سینی نی یہانتک شب ہجران کو جلایا

ہمراہی کو باقی نہ رہی باد صبا بہی ‏ ‏ اے شعلۂ دل غول بیابان کو جلایا

معمور رہا ویرانہ تصور سی پری کی ‏ ‏ آئینہ عارض دل حیران کو جلایا

اسباب طرب کیا شب فرقت مین ہو طیار ‏ ‏ اوس ق نی اگر مہ تابان کو جلایا

محبوس ہین ہم اپنی گرانباری سی ورنہ ‏ ‏ زنجیر کی نالی نی نگہبان کو جلایا

یعقوبؑ صفت دیدۂ یوسفؑ کو نباوان | آنکھون نی تمہاری چہ کنعان کو جلایا

تیزی جو کسی برق کی یاد آئی دم قتل | ہر رگ نی مری خنجر بران کو جلایا

حاسد مری اشعار کو ڈھونڈا کرین کیا تو | آدم نی دعا کر کی نہ شیطان کو جلایا

چنگاریان بھی آگ کی بجھہ جائینگی اس سی | اشکون نی مری دیدۂ گریان کو جلایا

[redacted]

ہر داغ سیہ چرب بانی سی ہی روشن | دیوار کی رخنون نی چراغانکو جلایا

اوس مہر نی آتش کا کفن انکو پنہایا | یا پھر شفق خاک شہیدان کو جلایا

کوزون سی عجب پیچ سی بل کہاتی ہی ماہ | کالون نی مگر زلف پریشانکو جلایا

مالک ہوا اوس حور کا جنت میں جو زاہد | نالون نی مری روضۂ رضوان کو جلایا

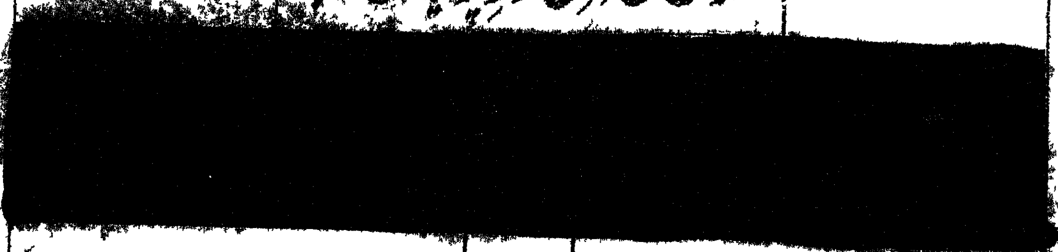
یہہ آگ مری پاؤن کی سر تک ہی پہونچی | ہر آبلی نی گنبد گردان کو جلایا

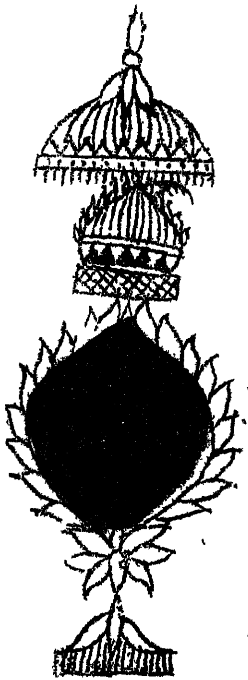
کیا عارض گلنار ہی گلشن میں ہمکا | خاری ہی نہ بس اوسنی گلستانکو جلایا

آبِ دُرِ دندا سی ابھی سرد کرون گا
ہونٹون نی اگر لعلِ بدخشان کو جلایا

کوزیمین سمایا ہی یہ دریا نہین معلوم
ای تنگدہان چشمۂ حیوان کو جلایا

اختر نی اگر مہر کی زلفونکو سمیٹا
نالون نی مری دود پریشان کو جلایا


[redacted]



پریان تو اڑ گئین دل دیوانہ رہ گیا
شعلہ پتنگ ہو گیا پروانہ رہ گیا

حسن خدا پرست سی بتخانہ رہ گیا
عشق زلال نوش سی پیمانہ رہ گیا

یاد کمر سی کر دیا لیلی نی ناتوان
رگ رگ مین قیس کی دل دیوانہ رہ گیا

یہ ہند کسکی نرگس میگون کا مست ہے
ساغر کا دور ہو گیا مستانہ رہ گیا

صیاد اس بہار سی گلشن خزان ہوئی
آباد وہ قفس ہی یہ ویرانہ رہ گیا

آہو نگہہ نی ساری اجاڑا چھڑا دیی
وحشت جنون مین ٹھیر وہی یارانہ رہ گیا

پامال ہم ہوئی تہی جو گلشن مین اوسکی تہہ — اپنا سمجھہ کی سبزۂ بیگانہ رہ گیا

شمشاد سی نکالتی ہین شاخسانی آپ — قمری کا طوق گیسو و نکا شانہ رہ گیا

دیوان مرا عزیز ہی کیونکر نہ چاہ ہو — یوسف علیہ السلام کے رخکا دہر مین افسانہ رہ گیا

بازار حسن عشق مین دل بہی خرید لے — مٹہی مین بند میرا یہ بیعانہ رہ گیا

خال رخ پریسی وہ جل جائیگا ضرور — میری زمین شعر مین جو دانہ رہ گیا

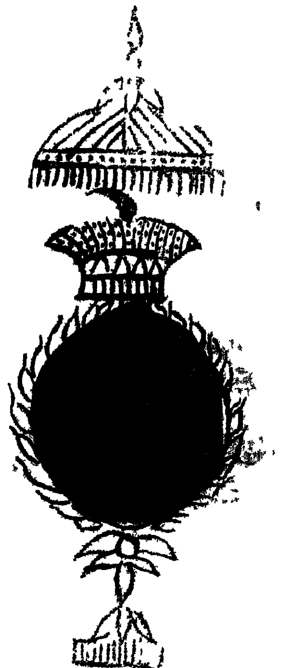
چہلکا دن دوری مین کسی رند مست سے — لبریز اشک چشم کا پیمانہ رہ گیا

تصویر یار دل مین ہی کو منہہ پہ وہ نہین
اختر خدا کا شکر صنم خانہ رہ گیا

ردیف الف دیوان مبارک دوم تصنیف معلی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

[redacted]

تری الفت مین ہر سلطان کا رتبہ ہی — سوا تیری کسی زیبندہ ہی دعوی خدائیکا



لگی ہو چوٹ جسکو عشق کی بات اوس سے پوچھی ہی
زبان نی خاصیت پیدا کیا ہی مومیائیکا

نہ مثلِ مہرِ تابان ہی شعلی سی مطابق ہی
نیا انداز ہی محبوب کی رنگ طلائیکا

بہا رخسار پر جب اشک چشمِ زار بولی
صدف کو غم ہی ای بحرِ کرم دُر کی جدائیکا

بڑہین داغِ جنون کیونکر نہ جسمِ زار کی اوپر
نہایت شک ہی ہونٹھو پہ مسی کی رنگ سائیکا

قفس مین بند ہون بی بال و پر ہون دوم
سبب ہے کونسا صیاد لب میری رہائیکا

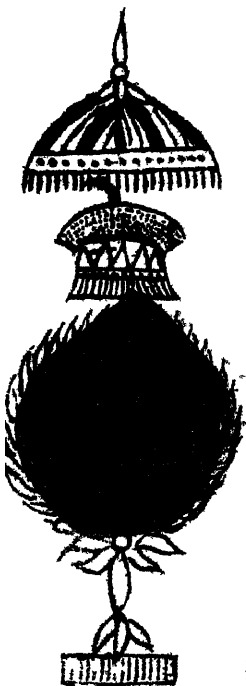
بنا دون دین عشقِ پاک مین دونون گروہونکو
پڑی جب موء من کافر مین جھگڑا پارسائیکا

شہیدِ نازِ معشوقِ پریچہرہ ہوا عاشق
بڑا رتبہ ہوا ہی محتسب دزدِ حنائیکا

گرا دونگا درِ جانانکو سر گھس گھس کی در پر
دکہا دونگا یہ سر گھس کی عالم جبہ سائیکا

بڑہی گی خالِ عارض سی ضیائی اخترِ تابان
نہو گا ولی ماہِ صاف بدلا زمانہ سکا

[redacted]



ای طبیب جان نازک ہی درمان غم تنہا | کر دوا ای درد بی تسکین کی ارمان غم تنہا

خوش خرامی سی عجب کیا ہی روش گل لالہ ہو | پہر تجہی سبز کر دیگی گلستان غم تنہا

عکس روی یار سی ای بہر خوش رنج آئینہ | اب تو داغ جگر ہوگا درخشان غم تنہا

ای اسیر غلغلہ کرتی ہین زنجیر عبث | آن پہونچا یہ مقید تجہین زندان غم تنہا

ن ہی پروانی وہی محفل وہی عیش و طرب | دو ری شب آ کی ای شمع شبستان غم تنہا

پہونکر محفل مین بیٹہی غیر کیون نہ آتا ہی تو | بات تنہا سیکہہ لی خلوتمین نادان غم تنہا

بیٹہ اختر چلی اہل کی ای ہمتین
اب لینگی دُر مضمون ای غزل خوان غم تنہا

[redacted]



ہمکو خیال ہی نہ ہا کچہہ خیال کا | ہر دم ہی پیش چشم تصور جمال کا

عقدی کہلی جو گیسوی عنبر شمیم کے | دہوکا تری کمر پہ ہوا ہمکو بال کا

کیونکر لقب نہ قاتل و سفاک خلق ہو ‏— نقطہ ہی جور و ظلم کا تل تری گال کا

ایماہ تیری مصحف عارض کی سیر کے ‏— وہو کا ہوا جبین پہ جو ہمکو ہلال کا

دیکھا جو مین نی جالی کی کُرتی سی پیٹ کو ‏— ہر تار اوسکا ڈورا ہوا مجکو جال کا

تقویم سال رفتہ ہوا عشق مہرخان ‏— اب ایکہ بناؤنگا اس ماہ و سال کا

روی سپیہ غیر کی زردی سی چہا گئی ‏— غصی مین خوب بکہ اوڑایا گلال کا

بن ماری ہار مار کی آواز آتی ہی ‏— بیٹھا ہی گنج حسن پہ کالا یہ خال کا

وہ چوکڑی ہی بہول گیا دشت فکر مین ‏— ہاتہون سی پاؤن ٹوٹ چکا ہی غزال کا

ہر ہر قدم پہ ٹہوکرین کہاتا ہی روز وہ ‏— کبک دری غلام ہوا تیری چال کا

ہجرت کی پاؤن ٹوٹ چکی [illegible] ‏— [illegible] لا آج تو ہمی وصال کا

معشوق وہ ہی ایک ہی مضمون وہی لیک ‏— دیوان اک بنا چکا مین اپنی حال کا

عقبی امین ہوش احسن غمگین بجا ہین

[redacted]



آہوی طنّاز کیا مجکو لگا لیجائیگا
شوقِ وصل آہی مری خط کو اُڑا لیجائیگا

نامۂ اعمال پر اللہ ہو گا مہربان
جب بغلمین داب کر اپنا لکھا لیجائیگا

ہاتھ خالی بزمِ افسو نمین نجائیگا کبھی
زہر تھوڑا اپنی زلفِ دوتا لیجائیگا

کیا ہوا گر بیچ مین لفو نکی یہ دل آگیا
عاشقِ مسموم اپنا خون بہا لیجائیگا

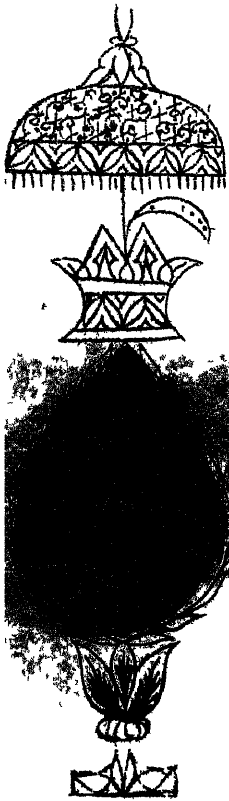
آنکھو نسی دردِ فرقت مر کی بھی چھٹتا نہین
دیکھنی مرقد سی اگر اب جا لیجائیگا

جامۂ عریان پہنایا ہی عشق عشّاقکو
کیا کلاہِ مہر تک اپنی خوش قبا لیجائیگا

آہوانِ فکر کا ہون ترودِ دشتِ بیابان
بہیڑیا جنگل مین اب مجکو اٹھا لیجائیگا

کافر و دیندار کی ملتی سے کم آیا نہین
تیری در تک اے صنم مجکو خدا لیجائیگا

کہدی ای اختر یہ دیوان گلستان ہے گا تمام


[redacted]

چھوڑ جانے گا سب لئے سجادہ یا لیھا گا


[redacted]

مری زبانسی پوچھو مزا محبت کا
کتاب خوانسی سن لو گلا محبت کا

پڑا ہی پاؤنمین اب سلسلا محبت کا
برا ہمارا ہوا ہو بہلا محبت کا

عجیب سحر ہے یہ ماجرا محبت کا
مری پہ نام جو زندہ رہا محبت کا

جمال صاف کی موسی کو تاب کب آئی
جو دیکھی تو ہی طالب خدا محبت کا

ہر ایک در پہ ہی گردشمین میرا کاسۂ چشم
وہ شاہ حسن ہوا یہ گدا محبت کا

نصیب فتح کسی ہو ملی شکست کسے
تفنگ حسن سے ہی سامنا محبت کا

نہ سیم و زر کی ہی حاجت نہ کچھ جلو منت کے
او گال دیگی دیا خون بہا محبت کا

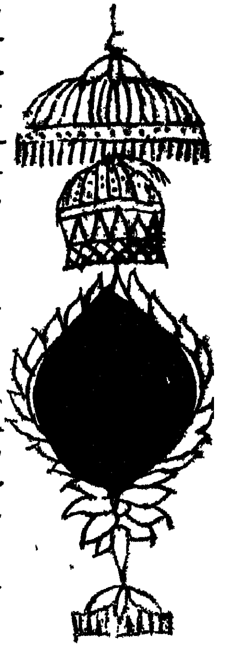
تبرا کرتی ہین ہم کہل کی چار یاروں پر
لیا جو نام ولا برملا محبت کا

ولی وصی و رسول و نبی و پیغمبر
خدا تلک تو ملا آشنا محبت کا

بلا سی اس شب تیرہ مین جیتا تو ہو گا	اسیر زلف ہون مین مبتلا محبت کا

کدھر سی جاتا تھا اختر کیا ہوا افسوس
خدا بچائی ہوا سامنا محبت کا





زندہ درگور ہوا رشک مسیحا اوٹھ جا	درد دل تو نی عبث میرا چھپایا اوٹھ جا
ایک نکتہ بھی مری دل کا نہ مانا اوٹھ جا	بیخبر روز کہا کرتا ہون اوٹھ جا اوٹھ جا
سرو گڑ گڑ گئی خجلت سی عجب گل ہی تو	قد و بالا سی ہوا مین تہ و بالا اوٹھ جا

اختر زار کو مجنون کی ملی ہی جاگیر
آنکہ شرمائی گی ای غیرت لیلا اوٹھ جا





عارض صاف ترا رشک قمر دیکھ لیا	جان سی آگئی جب ایک نظر دیکھ لیا

چشم و ابرو سی بچاتا ہون بہت دلکو
کیا کرون نیزۂ مژگان نی جگر دیکھہ لیا

نہ بچیگا یہ جواہر نہ چہپیگا ہرگز
دزدِ مضمون نی مری بیت کا گہر دیکھہ لیا

نہ جلا خانۂ صیاد نہ گل مرجھائے
اب نہ کچھہ ہوگا ان آہونکا اثر دیکھہ لیا

توبھی اِسکا تماچی سی تہین دیتین جواب
کیون جی کیون منع کئی پر بہی ادہر دیکھہ لیا

نہ ملی وہ نہ ملی وہ جو ملی دل ہی گئی
آج ہم باندہتی ہین موی کمر دیکھہ لیا

دونی وحشت ہوئے وہ ماہ جبین یاد آیا
اخترِ زار نی کیون دورِ قمر دیکھہ لیا

[redacted]



تا جلی یکہ کی صورت مجھی خاموش کیا
یاد غیر وسنی بدلی ایسا فراموش کیا

محتسب کوبھی مری یار نی مینوش کیا
آنکھونکی ڈوری دکہا کر مجھی بیہوش کیا

خون بہانیسی مری ہاتھہ لگا کیا تجکو
شکر ہی شکر کیا خوب سبکدوش کیا

ایسا پروانہ ہون جلکر بہی صدا آتی ہیگی
آتش شمع کیسے صورت تجھے خاموش کیا

کس کشاکش مین کیا زلف نے تیری ہے ستایا
کانکو ڈہانپ لیا دلکو بنا گوش کیا

محفلون مین لپٹ جاؤنگا یہ یاد رہے
خون پی میرے تن زار مین اب جوش کیا

کیفیت چشم کی [illegible] ہوی سبحان اللہ
مجکو بیہوش کیا آپ کو خاموش کیا

[redacted]

مجمر مہر اختر کا جگر جوش کیا

[redacted]



تو ہی گر غیرت لیلی تو یہ مجنون تیرا
سرو باغی تو ہمارا قد موزون تیرا

پیچ دے دیکی بلا مین ہمین ڈالا تو نے
سحر ہی سحر ہے یہ گیسوی شبگون تیرا

یہین اعجاز کیا واہ مسیحائے جہان
ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا

مجہی ڈر لگتا ہی بجان نہ بدل جائی مزاج
حال کچھ ہوتا ہی ہر روز دگرگون تیرا



تا زمین سا ہے سجائیگا یقین ہی مجکو
کچھ بھروسا نہین ای گنبدِ گردون تیرا

ارتباطِ دلِ معشوق کو دیکھو ای عاشق
اسکا محسن جو ہوا تو تو ہے مفتون تیرا

مصرعۂ مطلعِ اول ہی مین اختر ہی پہنسا
تو ہی گر غیرتِ لیلی تو ہے مجنون تیرا

[redacted]

صرفِ مضمون سے نورِ نظر ہو جائیگا
خط پڑہیگا کون اگر نامہ بر ہو جائیگا

رشک [redacted] اگر عالی گہر ہو جائیگا

ہڈیونکی لکڑیونسے دیگِ سینہ گرم ہی
مطبخِ عالی مر اسنوزِ جگر ہو جائیگا

سحر کاری خستہ ہے اس عاشقِ جانباز پر
ہی یقین دیوار پر دیکھی تو در ہو جائیگا

تختِ مضمون کو جو زیبندہ ہو وہ شاہِ حسین
مصرعِ دیوان ہمارا تاجِ سر ہو جائیگا

کبھی کبھی مشق سے کچھ بڑہ گئی ہی فکر سے
ایسی ہی ہیتو ینین کچھ وصفِ گہر ہو جائیگا

شامِ گیسو مین پہنسا ہوئین قریب دو بہی یار
رات بہر مین حفظ قرآن سر بسر ہو جائیگا

خوب ہی مجہہ سوختہ کو شغلِ شعر و شاعری
شعر تر سے نام اپنا بیشتر ہو جائیگا

شغلِ شعر و شاعری ہتا ہی ان دنون بہت
نام ای اختر تہارا بیشتر ہو جائیگا

[redacted]



خضر اس دشتِ جنون مین چار سو بہٹکا کیا
پای وحشی سی بیابان عمر بہر کہٹکا کیا

کانٹی بالی سی دل چہد چہد گیا ای لالہ رو
ناک کا تنکا ہماری آنکہہ مین کہٹکا کیا

رہنما ہو جای اب دشتِ عدم مین کس طرح
خضر بہی آیا تو میری راہ مین بہٹکا کیا

کیا کہون کس ناز سی اونکو سلایا رات ہی
ہاتہہ ڈنڈی بن گئی پردا پہر گہٹ کا کیا

میری بازو دہر کہیتی داربانون بی وہین
تد کرہ دروازی پر اوسکی جو جہٹکا کیا

صبح ہوتی ہو [illegible] مردہ وس سی گہونگہٹ کا کیا

کیا کہوں شرما گیا اپنی بلاوشی مین آپ
چار مین جب تذکرہ ہاتھونکی چٹ چٹ کا کیا

انہی ہی محفلمین بہی مارون طمانچی آپ کو
صبح کو پہر تذکرہ راتونکی کہٹ پٹ کا کیا

جب وہ پہلا چوتہمین موباف ڈالا یار نے
کرمک شبتاب سا زلفونمین دل لٹکا کیا

غیر کی آواز سنکر ڈرسی اوسی جا جارہے
کیا کہین ہم آن پرتی پاس آہٹ کا کیا

پیچ دیکی بنایا گیسوی شب تا بکو
مار زلف یار شب بہر کان پر سٹکا کیا

ایسی ہمچشمی ہی مین کیا نذر دون فرمائے
فکر مضمون کو کمر کا یار کی پٹکا کیا

تن بنایا چہرہ معشوق سا پاہن مین کبہی
رات بہر مار سیہ لفونمین سر پٹکا کیا

شرمگین ہو کر پہری سب اوسکی گہر سی نامراد
گالیان شب بہر ملین موقع جو کہٹکا کیا

چہولیا اختر نی جسم صاف غصہ آگیا
اوتنا جامہ پہاڑ ڈالا ہاتہہ بہی جہٹکا کیا

[redacted]



جو شب کو بام پہ وہ ماہ بی نقاب آیا | نہ آنکھہ چار ہوئی اسقدر حجاب آیا

غبار بڑہ گیا جب ساغر شراب آیا | مجھی یقین ہوا دل مین آفتاب آیا

دل برشتہ مجھی عاشقو نکا یاد آیا | جو بزم می مین میرے سامنی کباب آیا

بھلا سلائیگا کیا کوئی مجکو قصہ خوان | سلایا پہلی کہانی کو یہ بھی خواب آیا

کچھہ ایسی اوسکے بڑے نام کو بھی نخل ملا | چمن مین رنگ کیا رشک آفتاب آیا

گلاس توڑ نہ ڈالی صراحی چھوڑ نہ ہو | الٰہی خیر ہو وہ مست بی حجاب آیا

خدا بچائی کرونگا نہ اب سوال دگر | ہزار مکر بھرا بات کا جواب آیا

کہان تلک یہ جفا اور کہان تلک یہ ستم | حسینو چونکو خدا بر سر حساب آیا

[redacted]

وہ ناتوان ہون مین میخانہ رش | [redacted] کے جا ساغر حباب

الٰہی خیر ہو بلبلو نکی باغ عالم مین | شکار کھیلنی صیاد کا سحاب آیا

شعاعِ رخ سی جلی چشمِ غم سی صید ہوئی
سیاہ گیسوؤنسی دلمین پیچ و تاب آیا

عجب حکا وہ شہسوار عالم ہی
کہ پیشوای سی گہوڑیکو اضطراب آیا

اگرتی پہرتی ہین صیاد باغِ عالم مین
خزان چمن سی گئی عالم شباب آیا

سیاہ بال جوانی مین رنگ دیتی تہی
ضعیفی مین ہنستے ہی کیون موسمِ خضاب آیا

بدونکی واسطی ہر جا بدی نمایان ہی
زمین کہتی ہی مُردیسی یہ عذاب آیا

ہر ایک آرزو رہ گئی تہ نشیمن
ہر ایک ہوس کو زمین مین زمین کی داب آیا

نہ دورِ می مین رہا گر تخلص اختر ہی
پیو پیو اسی یہ ساغرِ گلاب آیا

[redacted]

اپنی زلفِ سیہ سی سائے اللہ ہا کر
میری آہِ دل نی گیسو تیرا کالا کر دیا

گہری گہری شکوئنسی صحرا کو دریا کر دیا
سو کہی سو کہی آہونسی دریا کو صحرا کر دیا

اور کیا اعجاز ہوگا ای مسیحائی مان | سیپیوںمین آنکہہ کی موتی تو پیدا کردیا
کون ڈہونڈہی کون اسکی جستجومین ہو خراب | ہمنی مضموں کمر کو آپ عنقا کردیا
ختم ہی ای نازنین تجہپر نزاکت واہ وا | پاؤں کہکر سنگ کو رنگی کا لالا کردیا
واہ ای ترک جہان تو قاتل عالم ہوا | نیمچہ لیکر سر وہنا رما لا کردیا
اٹھ گئی دلپر امید رفو داب نہین | کیا قیامت اوس خدائی قدوبالا کردیا
بزم مینوشانمین وہ قدر ابڑہ جا تیگی | پوست کی ڈوروں نی افیونی کولالا کردیا

عشق بت موقوف کر اختر بس اپتو شکر کر
جا لیکی کرتی نی اب انکہونمین جالا کردیا

[redacted]

نیا انداز ہی ای باغبانو باغمین گل کا | یقین ہی اک نظر دیکھی تو دل ٹکڑی ہو بلبل

سر نرگس مار زلف بھی بل کھایا کرتی ہیں
سر چشم سیہ یا جال پھیلا یہی سنبل کا

کبھو یہ چوٹی وہ سی تازیانی کیوں لگاتی ہو
پرا ہر نا لٹیتی دستار پر بھی اُس کاکل کا

رقیب روسیہ باز ہر خندان تو رلیونگی
قناعت سیب پر کر کی مزا چکھا تو کل کا

کرن سورج کی جلتی ہی رخ مہتاب پہنتا ہے
مہ و خور کو جلاتا ہی نزاع عالم تجمل کا

مقام عشق میں کب جانہ جنگی ننگ ہوتی ہے
اوٹھائی ل اب نہیں موقع رہا صبر و تحمل کا

بلاتا ہی کبھی اختر کو غیر ونکو اوٹھاتا ہے
سناتا ہی کبھی قم قم کہیں موقع ہی قلقل کا





لچکیائی سی نازک ہی بچان بدن تیرا
اب چھو نہیں سکتی ہم پھولا یہ چمن تیرا

آنکھین تری نرگس ہیں خط تیری گل ہیں
چھوتا تا ہی ہونٹھونکو یہ سیب ذقن تیرا

ناخن تری سورج ہیں اور چاند ہتیلی ہے
آئینہ خود روہی شفاف بدن تیرا

دندان تری موتی ہین خورشید سا ماتہا ہے
در جہڑتی ہین باتو نین ایسا ہی دہن تیرا

عاشق لب رنگین کی بوسو نپہ ہوئی مائل
حصّی مین لگا سبکی یہ ملک سخن تیرا

اینڈا ہی عبث قد سی باغی ہوا گلشن مین
کچہہ پاس نہین کرتا یہ سرو چمن تیرا

اوس سی تجہی نفرت ہے غیرونسی محبت ہے

[illegible]



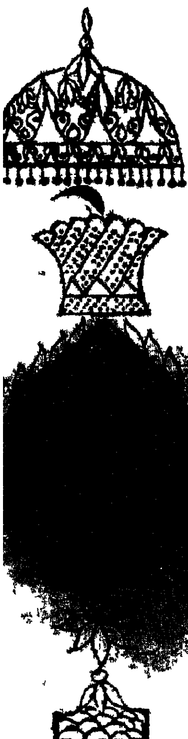
مین تو ہون سلطان سخن مجہسی کو کیا
[illegible] رو کی سی مری خاقانی شرما جائیگا

محفلو نکو جلو تو نکو رکی پانی کر دیا
مین جہان جاؤنگا یہ سری پہہ دریا جائیگا

اہی مسیحائی زمان بیمار کی تدبیر کر
موت سی بچ جاونگا گہر مین جو تو آجائیگا

بام کی اوپر جہپر کہٹ نی عجب عالم کیا
آج کل کوچی سی عاشق کا مرا جائیگا

خار خار غمسی بڑہ جاویگی عزت ہے زیاد
دست و پائی عشق سی دامان صحرا جائیگا



اے فلک چندے فراق یار میں رکھا جو اور | ساکنان عرش تک اپنا بھی نالہ جائیگا

شعلہ رخسے جلانی کی عبث تدبیر ہے | دل تو ہی خود سوختہ کیونکر جلایا جائیگا

کوے جانان میں چلو اختر تماشا دیکھنے

وحشی اک زنجیر گیسو میں پھسایا جائیگا

وصل کی ... | ... ب سے گل گلگون ...

مار زلف یار کی اگی نہ کچھ افسون | دست رنگین سے حنا تا زلف کا شبخون ہوا

رفتہ رفتہ ہو گیا یہ اتحاد حسن و عشق | غیر سے آنکھیں چرائیں آپ مفتون ہوا

اے فراق یار تن میں ہڈیاں باقی نہیں | کچھ خبر ہے تجھے لیلی کو مجنون ہوا

طالعون نے پست کے آخر بلندی حرص کے | دفن ہمراہ خزانہ آپ بھی قارون ہوا

کوہ و صحرا جل گئی کس سوختہ کی آہ سے



آؤ زنجیر اب کہلا ای یار تو مجنون ہوا

[redacted]

درد و غم عاشقِ جو کشتکا سامان
راحتِ دل سبب رنج فراوان ہوگا

دہنِ تیغ بھی سی کی عوض چوٹ کرے
لبِ شمشیر لب زخم سی خندان ہوگا

فصلِ گل مین نہ لگیگا کبہی دہجی کا پتا
پہر نہ چولی نہ گریبان نہ دامان ہوگا

محفلین چہوڑکی بہا گینگی حسینانِ جہان
گلشنِ دہر مری آہ سی ویران ہوگا

جانکی جان بہی لیجک کہین ایجانِ جہان
منتین کرتا ہون لٹ سن جانپہ احسان ہوگا

کم نہین مہر سی کچہہ روشنی داغِ جگر
لحدِ دلسی مری تربت پہ چراغان ہوگا

حسن جو درفتہ پہ مغرور نہو قاتلِ دہر
رتبہ شاہ و گدا حشر مین یکسان ہوگا

مسندِ حسن مین یہ بہی تجہی رشکِ پری
افسرِ عشق مرا تاجِ سلیمان ہوگا

زہر کہا جاینگی دنیا مین حسینانِ جہان
گیسوی یار اگر رخ پہ پریشان ہوگا



پھر گیا سر طلب وصل سے اختر چپ رہ
سن چکی سن چکے صاحب وہی سامان ہوگا

[redacted]

ہمسفر خالی چلی گیا عید مین غم ہو گیا | عشرۂ ذیحج مین ماتم تھا محرم ہو گیا
کس سلیمان جہان سے سکۂ الفت ملا | کونسا جاری زبان پر اسم اعظم ہو گیا
در گذر صیاد اس وحشی سے ہین ہم تو ہین | دام مین یہ دمبدم آیا تو بیدم ہو گیا
نوبت فتح و ظفر سے سینہ کوٹینگی رقیب | اب لوائے عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
حرف سکہ کی طرح مین خانۂ زرین ہوا | کیا سے ٹھپے کا داغ دل یہ نقش خاتم ہو گیا
کیون ڈراتا ہی او بھر کراے جہان پیر زال | کیون مٹاتا ہی ہمارا نام رستم ہو گیا
انقلاب دہر سے بدلا ہین پر دل گیا | صورت غم مجھسی ہی مین صورت غم ہو گیا
طعنۂ زاغ و زغن ہونگی حسینان جہان | خم بکف زیر زمین ادنی سا اک جم ہو گیا

پھر خیالِ زلف مین یہ داغِ دل سونلائے گئے
مشک کا مرہم مری خمونکا مرہم ہو گیا

بدنصیبی میرے جائیگی نہ روزِ حشر تک
جامِ شہدِ صاف اگر ہاتھہ مین سم ہو گیا

عشقِ معشوقِ حقیقی مین الٰہی شاہِ حسن
اک گدا ادنی سا ابراہیم ادہم ہو گیا

کوہِ مروہ تک پہنچ جائیگی ہم اہی باصفا
آب اِس چاہِ ذقن کا آبِ زمزم ہو گیا

کونسی بدخو آئے تخت ... [redacted]

رفتہ رفتہ ... کر ... / ... تمامت ہے ہمارا ... ہونے لگا

پھنس گئی دنیا کی ہزن مین ہزاروں بالا
بی خبر تجکو بہی اب خوف و خطر ہونے لگا

دیکھہ لیا پھر گلی سی اس حسن کی تیزیان
پھر تجھی مرغِ سحر و ہم سحر ہونے لگا

قائلِ حسنِ بتان کیونکر نہو سارا جہان
تذکرہ صورت کا صاحب و بدر ہونے لگا





رشک کی ماری زمرد خاک مین ملجائیگا — کانٹا سبزہ بہی اب عالی گہر ہونی لگا

کیونکی کیونکر ہر گا یا ان کہانکی صورت بن گئی — لطف غیرونپر مری پیش نظر ہونی لگا

گفتگوی عشق سی کیا جا بجا رسوا ہوئے — تذکرہ میرا تمہارا در بدر ہونی لگا

کب کی اختر سی تیغ ابروی جاناں کی چوٹ

[illegible] دل [illegible] لگا

[illegible]

گوش مہوش مین [illegible] بالا دیکھا

عارض سرخ پری [illegible] زلف چلیپا دیکھا

سرو یاد آیا جو اوسکا قد بالا دیکھا — یا قیامت پہ قد ہمتی و بالا دیکھا

چاند کو ہمنے رخ زخم پہ بالا دیکھا — قاتلا آج تو اس زخم کو آلا دیکھا

روتی فرقت مین تو ہم سمجھی کہ دریا دیکھا — آہ ان آہونسی گلشن کو بہی صحرا دیکھا

مرد میدان شجاعت کو صف آرا دیکھا | نیزہ و تیر و کمان خنجر بیداد دیکھا

برقِ رخسار کا سینے پہ شرارا دیکھا | آنکھ کی چوٹ سے کے دل کو کرارا دیکھا

گلشنِ دہر میں اوسکا قدِ بالا دیکھا | سروِ آزاد چمن سے ہمنے دوبارا دیکھا

عارضِ زرد پہ بہ جو گئے آنسو سرخ | ربط و اسلوب بہار او رخزاں کا دیکھا

نہ کوئی معجزہ دیکھا نہ کرامت پائی | ہمیں زندہ کیا قاصد کو مسیحا دیکھا

نہ ملی پر نہ ملی مثل طبیعت صاحب
دلِ اختر نے بہت لطف و مدارا دیکھا

[redacted]

جسمِ حضور تختۂ گلزار ہو گیا | داغوں سے بندہ دیکھتی زردار ہو گیا

آہوں سے جسمِ زار شرر بار ہو گیا | بجلی سے دل لگا تو اثر بار ہو گیا

کافر او دہر جو بستۂ زنار ہو گیا | بندہ یہ بات سوچ کی دیندار ہو گیا



جامِ شرابِ وصل سی سرشار ہو گیا — کیا بیخبر کہ تھی خبر دار ہو گیا

جو اوسکا چشمِ دل سی طلبگار ہو گیا — بیشک خدا اوسکا مددگار ہو گیا

سچ ہی کہ تو طبیبِ دلِ زار ہو گیا — بندہ یہ سُنکی حسن کا بیمار ہو گیا

ہر صبح و شام لیتا ہے آکر خبر ہُما — کچھ درد ہڈیون مین جو دلدار ہو گیا

کسکو خبر تھی منزلِ احسان کی ہی — بن شروعِ عشق مین بیکار ہو گیا

محفلمین حال پوچھکے بلوایا کیجئی — دہوکی مین اپنی یار سی ہتیار ہو گیا

سینہ سپر بناتا ہون مین دو رو سے — پلکونکا بھالا آپکا ہتیار ہو گیا

اِک در ہی بند لاکھ کھلی ہین جہان مین — جاؤ اجی نہ بولو خدا یار ہو گیا

ممکن نہین کہ جان بچی پیچ و تاب مین — سوتا رہونگا زلفِ سیہ مار ہو گیا

ایک آیا ایک اوٹھہ گیا ایک بیٹھا ایک کھڑا — گھر آپکا معاف ہو بازار ہو گیا

ترکِ محبتِ مے معشوق ہو چکے

اختر بہی اتنی عشق سے بیزار ہو گیا

[redacted]

شروع حسن کا بسیار اک زمانہ ہوا — فراق یار مجھی موت کا بہانہ ہوا

بنا ہی مصرعۂ دیوان رنو دہا — عروس فکر معانی کو پھر بہانہ ہوا

شکم کمان کا خالی ہوا امید سے — پلک کا تیر نشانہ دل نشانہ ہوا

وہ میز رانش آنکلی ورمی میں کبھی — گلوی شیشہ مہر فلک جھکا ہوا

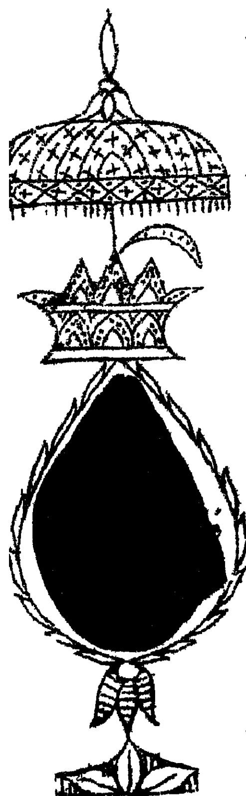
کبھی پنجہ شل سی کھلی گا یہ عقدہ — کہاں کا زلف میں پیدا یہ شانہ خشانہ ہوا

شعاع رخ سی در و بام ہو گئی روشن — مثال آئینہ میرا غریب خانہ ہوا

چھٹا نہ مرکی بھی دل سی خیال الفت — ہمیں تو آخر یہ قسمت آزمانہ ہوا

پسا ہی جاتا ہی نگین صورتوں پر دل — زبان زخم جگر کو مزہ چکھانہ ہوا

نہ آنکہ لف سی نکلا نہ خال رخ سی چھٹا — ہری نصیبوں میں ایسا ہی آب و دانہ ہوا



[illegible] اب اپنی دل کو برباد کو من جھکانہ ہوا

[redacted]

کبھی اوسی دل اختر اگر دکھانہ ہوا

[redacted]

فن عشق ماہ مین اب بدر کامل ہوا
پندرہ دن سرکشی کر کی بہت حاصل ہوا

پھر جوانان چمنکی ہوگی مقتل مین بہار
گلفشان پھر سب پہ نخل تیغ قاتل ہوا

شانہ کر کی گیسوی رخسار پہ کیون بکھرا دی
آئینو مین بال ڈالی اس سی کیا حاصل ہوا

چار چیزین بانی انسان ہین آیا ہو گیا
پانچوان عشق صنم عنصر مین کیون داخل ہوا

آب دندان جو ہر یکا جب مجھی یاد آگیا
ماہی بی آب کی مانند دل بسمل ہوا

اوسکو غرا ہی نہین میری برابر دوسرا
تیغ ابروسی دل اختر ہی اب گھایل ہوا

[redacted]



چاکِ دامن سی ملا چاکِ گریبان اپنا — آگی اب دیکھیی کیا ہو سر و سامان اپنا

فکرِ دندانسی جو دیوانہ بھی ہین مرتے — پاس کرتی ہین بہت لعلِ بدخشان اپنا

خفقانیکو مناسب نہین یہ بندِ مکان — دل کہلائیگی بہت سیرِ گلستان اپنا

کانپ جاتا ہون جو سنتا ہون کہ وہ گہر مین ہین — دل لرزتا ہی بہت بہرِ زمستان اپنا

سرو قد یادِ رخِ یار سی کہل جاتی ہین — صرصرِ غم سی خزان ہی چمنستان اپنا

سرد مہری نہ کرو گرم کرو پہلو بھی — کیا یونہی گذریگا ایجان زمستان اپنا

جھگڑا رہتا ہی ان دنون مضامین کا بہت — طائرِ شمس پہ اوڑتا ہی پرستان اپنا

لاکہہ صورت سی اسی ذہن مین سمجہاتا ہون — اب نہین مانتا اپنی دلِ نادان اپنا

صیدِ تیرِ سرِ مژگان کا جو آتا ہی خیال — لوٹ جاتا ہی وہین پہ دلِ بریان اپنا

ہین تعصب سی ادا شہیدانِ جہان بعد قاتل — پاس کرتا ہی بہت گنجِ شہیدان اپنا

در و سری نہین چ [redacted] لاپ سے درمان اپنا

تا کمین ہستی ہین ہر روز یہان سو سیتا | کم نہین مصر سے ہرگز دلِ ویران اپنا

اسی گلزار کیا اوسین بھرے ہین کانٹے | کیون نہ تاراج رہی باغ و بیابان اپنا

رونگی پہوٹی گی بہ جائینگی جل جانے لگے | سر دہنا کرتی ہی پہر شمعِ شبستان اپنا

پانون پہیلانیکو دیتا نہین تھوڑی سے زمین | کیا برا انام کیا گنبدِ گردان اپنا

بوسی لو مصحفِ عارض کی اشارہ ہے یہ | جسکا جی چاہی پڑہی وقف ہی قرآن اپنا

چاندنی مین مرا خورشید نکل آئیگا | منہہ دکھانا نہ اوسی ماہِ تابان اپنا

رندِ مشرب کا گذر ہو تا چہپت جائین سب | دین پوشیدہ کرین گبر و مسلمان اپنا

افسرِ داغِ جنون تختِ بیابان پہ ملا | ڈہنپ گیا تاجِ الم سی سرِ عریان اپنا

باغبان توڑ نہ لی چونچ نہ بلبل کی لگے | ابتو پوشیدہ کرو سیبِ زنخدان اپنا

یوسف مصر ہی تو اور کنعان سے تو | ایعزیز آج تو دی چاہِ زنخدان اپنا



ہاک چھائی ہی بہت رشک سی گلزار زمین

اخترِ زار کہان ہی گلِ خندان اپنا

[redacted]

دلِ زار کو رشکِ بہار [redacted] ن باقی کوئی حسرت نہ ہوا

خزانہ ہی وا اثر کو مری ملا نور تو رشکِ قمر کو مری — ملا کونسا داغ جگر کو مری کہ جو لین بجا سی درہم ہوا

جو غنی تہی گدا ہوئی جو فقیر تہی حسن مین طاق ہوئی — پڑی صدمی ہمپہ کہ شاق ہوئی الِ یار مین اسکا الم نہ ہوا

دلِ زار جو عشق مین زار ہوا نہین راہ دشی نیکی خبر بہی ذرا — رہا دیر بہی مین لر ہی بت مین صد اکبہی آنکی شیخ حرم ہوا

تنِ زار کو عشق کا داغ دیا مری لگی بہلکی کو باغ دیا — مجہی غم مین جام ایاغ دیا مری جلنی کا تحکو الم نہ ہوا

پہر ہی مرغِ سحر کی گلی پہ چلی مین ہی آ قضا بہی تو بہر ٹلی — یہ چہپا نہ نگار اخفی و جلی مری یار کا جہہ پہ کرم نہ ہوا

مری منہہ مین زبان نہین شکر خدا ستم قابل کہہ سکی حال مرا — ہی آگی دیکھو جو ستم جو قدیم تہا الم نہ ہوا

کبہی کو جو نہا [redacted] م کسی اور کی آگی یہ ستم نہ ہوا



دل و جان سے فدا تھا جو تجھپہ صنم گیا عشق میں وسوسے ملک عدم | بھلا اوس کا شکوہ تو کیا کریں ہم مری سکا تجکو بھی غم ہو

کر اب اختر ازار تو بند زبان نہیں منہہ میں تو قائل شعر زبان

[redacted]

وصل میں دیکھہ تب ہجران نے آ کے کام تمام کیا | بادیہ میں قد کی آہیں کھینچیں دار پہ جا کی مقام کیا

عشوہ و غمزہ و ناز و ادا شوخی و چستی و چالاکے | سبھی ملکر دیکھہ چکی آغاز کا کیا انجام کیا

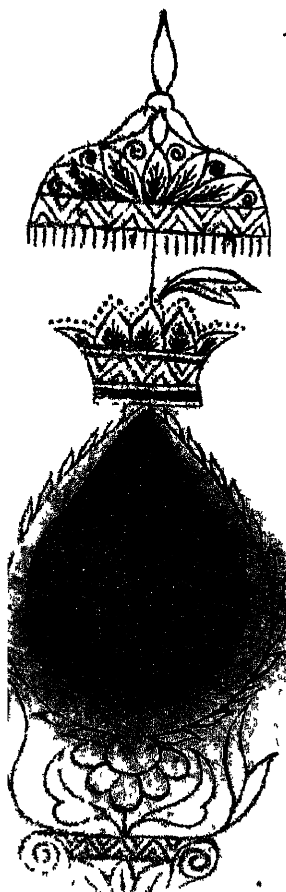
کس بلبل کی دلکو جلایا کونسی بیکل کلی ہوئے | اتنی دیر رہی گلشن میں لو کیا کیا کام کیا

محفل عیش میں خوب بنایا سامان منحوس اوسکا واہ | شیشہ میری دلکو بنایا چشم کو اپنی جام کیا

وصل سے خوش کرو اختر کو دل زار ہی اوسکا الم میں پھنسا

تیر غمزہ دکھلا کے اوس وحشی کو تمنے رام کیا

[redacted]



ہر موئے بدن زلفِ گرہ گیر مین الجھا | چھری سی جو نکلا تو شب تیر مین الجھا

جی چاہا کہ مضمون کی بلائین وہین لی لون | کلک سر انگشت جو تحریر مین الجھا

پھر روشنی طبعِ رسا اپنی بڑہی گے | پھر شمع کا سر آگی گلگیر مین الجھا

پھر دل نی مری سلسلہ جنبان مجھکو کیا | غل پڑ گیا پھر زلف کی زنجیر مین الجھا

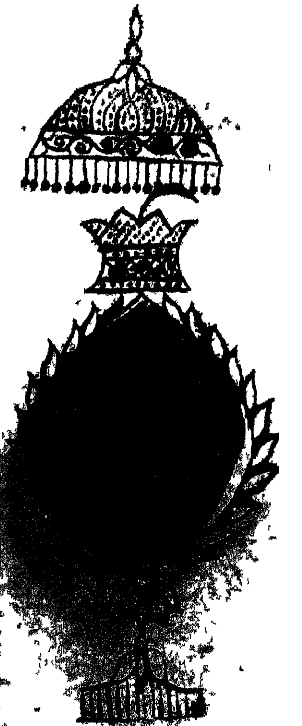
ابروسی نظر جا پڑی پلکون پہ صنم کے | نکلا جو کمانونسی یہ دل تیر مین الجھا

وصفِ خط و عارض مین زبان کھل نہین سکے | اس مصحفِ ناطق کی مین تفسیر مین الجھا

پہونچا کی دہن دل نی لیا تیغ کا بوسہ | رومال جو شمشیر کا شمشیر مین الجھا

اختر تری غزل تو نہ ہلالی بہی خدا ہے
فرہاد بہی شیرینیٔ تقریر مین الجھا

طفلِ مکتب نی سر مرغ ... | خط بہی پڑہنی کیا اور دل بہی ابر اوڑا



سخت جانی سے یہ تلوار بہی عاری ہے
میری گردن پہ نہ جلاد نے خنجر توڑا

نام حیدر سے بہی در کو اوکھاڑو ای بت
دیکھ لے ایک نے جا کر در خیبر توڑا

کیا مرتب ہوا اوس سیم بدن یار کو آہ
مچھلیان کانو نمین اور سینی کی اوپر توڑا

باغ عالم مین ملا نخل محبت کا یہ پہل
یعنی اوس سیب زنخدان کو بہی جا کر توڑا

قابل صید محبت نہ رہا مرغ دل
دل نازک تو مرا تو نے ستمگر توڑا

روتی روتی جو ذرا آنکہ نے آنسو نہ دیے
جنس کا ہو گیا ہر شہر مین گہر گہر توڑا

تیغ ابرو سے جگر کی ہوی تکڑی تکڑی
تیر مژگان نے ہمارا تن لاغر توڑا

باغبان ہنستی ہین خنتر بہی کہلا جاتا ہے
رقص کا لیتا ہے جب سرو صنوبر توڑا

[illegible]

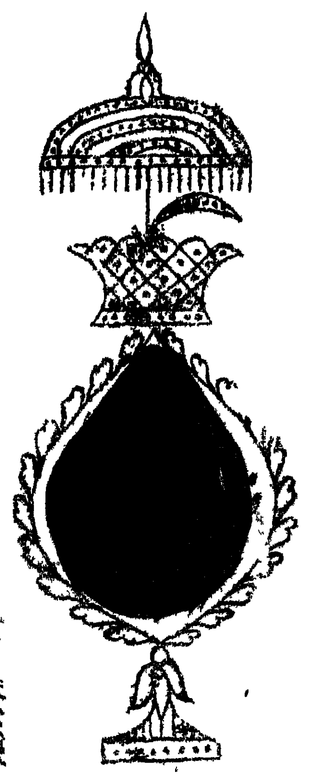


چاک چاک اپنا گریبان نہوا تہا سو ہوا
وحشت دل کا جو سامان نہوا تہا سو ہوا

رخ ترا آتشِ سوزان نہوا تھا سو ہوا	دل مرا شمعِ شبستان نہوا تھا سو ہوا
ابر بہہ پر کبھی گریان نہ ہوا تھا سو ہوا	گھر کبھی خانۂ زندان نہوا تھا سو ہوا
چمنِ عشق بیابان نہوا تھا سو ہوا	زخم دل خوردہ نمکدان نہوا تھا سو ہوا
زرد رنگِ رخِ جانان نہوا تھا سو ہوا	دل کبھی طفلِ دبستان نہوا تھا سو ہوا
باخدا دیر مین رہبان نہوا تھا سو ہوا	کافرِ عشق مسلمان نہوا تھا سو ہوا
جور جو گنبدِ گردان نہوا تھا سو ہوا	دل کبھی گنجِ شہیدان نہوا تھا سو ہوا
رخِ انور سی مین حیران نہوا تھا سو ہوا	کبھی ای زلف پریشان نہوا تھا سو ہوا
ظلم و جور ای شبِ ہجران نہوا تھا سو ہوا	خانۂ گور مین مہمان نہوا تھا سو ہوا

چشمِ انصاف سی طوفان نہوا تھا سو ہوا

دل [illegible] ان نہوا تھا سو ہوا



[illegible]

نورِ دل عقدِ ثریا مین جو پایا نہ گیا
مر گیا ہجر مین داغ اوٹھایا نہ گیا

عشق کا حرف کبھی منہہ سی سنایا نہ گیا
جگرِ عاشق دل سوز جلایا نہ گیا

ٹھوکرین کہاتا تہا بھلا سامنا کیونکر کرتا
پاؤن شل کبک کے تہی راہ مین آیا نہ گیا

خوابِ خرگوش ہی غفلت مین پڑی ہی رقیب
بختِ بیدار کو عاشق کی سولایا نہ گیا

زہر پلوا دیا زلفون سی چہوا کر مجکو
تجسی امرت کا نوالا ہی کہلایا نہ گیا

ہاتہہ مل مل لئی اوس فتنۂ عالم نی آہ
عطرِ مجموعہ سی مجکو جو بسایا نہ گیا

جس سی جو کا دم اجسپہ چڑہا اچہی کبہا
تیرِ مژگان کبھی تو دیپہ لگایا نہ گیا

کیسی جلاد مین تب ایسی تو دل نازک ہی
مردہ گنگا مین بہی ہندو کا بہایا نہ گیا

کوچۂ یار مین ڈہونڈہا بہت اختر مینی
ایسا کہویا گیا دل پہر کہ پایا نہ گیا

سمجھتی ہین جسی افلاک خانہ ہی مری دل کا — لگا ہی دور جا کر آشیان غم عنادل کا

رہا کرتا ہی دست فیض جاری ہمیشہ قاتل کا — نہ چھوڑا پر پھڑپھڑاہٹ ہی کی رغبت دل بلکا

تڑپ اور بیقراری ہی سے ہر مقتول مین اپنے — پڑا سی برق پر شاید کہ پرتو حال بسمل کا

اوڑا دون رنج مضمونکو مین پیچ کر کی عالم — دکھا دون طاقت مضمون مین عالم نیم بسمل کا

بچا کشتی تن بحر آتش سی او بہار و نہی — علی ابن ابی طالب پڑا ہی کام مشکل کا

عجب کیا زاہدا تیرے عبادت دیر نہو جاوے — پڑھا مثل کلام اللہ سیپارہ مری دلکا

ادا اسی رعالم کو نگہہ سی قتل کر ہلکو — دکھا دیتی ملا مقتل مین سبکو رقص بسمل کا

ہوا ہون داغدار ایسا کہ اندھو گئی مہر و — مٹا دیتا ہی دل عالم فروغ ماہ کامل کا

غرور اس حسن پر جتنا کرو زیب دیتا ہی — نہین دیکھا کوئی عالم مین اس شکل شمائل کا

دہوئین سی آہ کی طیار لیلا کی ہوئی محمل — بنایا چاک دل سی ہمنی پردا اسکی محمل کا

بہت نظرون مین اوس لیلی شمائل کی در آیا ہون
پتا پوچھا کری صحرا مین مجنون میری منزل کا

پڑی ہی طرح عاشق ہی یہ ستایا جائیگا کیونکر
یہان کچھ کام ملا کا نہی کچھہ کام کامل کا

تڑپ کے جان ہی دیگا مین عین قتل مین اوس تک
مرا کیا جائیگا گر ہاتھہ دکھی گا تو قاتل کا

مین مشتاق اجل ہون کاش گردن تک مری آئی
دہان زخم خندان سی کرونگا شکر قاتل کا

امانت بھر آختہ چاہتی محزون و غمگین ہی
تہین کہولو کی حیدر اگر عقدہ ہی مشکل کا



[redacted]

نگاہ پہ جو اوس یار کی بالا نہین رہتا
دلکو کبھی مہتاب پہ بالا نہین رہتا

تیری قد و بالائی قیامت ہے دکھائی
ہی کونسا دن دل شہ بالا نہین رہتا

ساغر مر الکظرف چہرے ہا جاتی ہین دم مین
مجھہ رند کی ہاتہون مین پیالا نہین رہتا

تار کمر یار نہ پتلے مین سمایا
شاعر کی کبھی آنکہہ مین جالا نہین رہتا

اوڑجاتا ہی آہو نگا دیوان ایک ہوا ہین	نالان ہون نہ بانگ مری نالا نہین ستا
کوڑی بہی نہین پاس کٹاری جو بنا ئی	قبضی مین سرے کو کا بہی مالا نہین ستا
کیا منہہ جو تری منہہ سی وہ منہہ اپنا ملائی	غیرت سی ترے نہہ پہ وشالا نہین ستا

بہتر ہی کہ [illegible] جائیے کنارا کیا جانے

[illegible] کیا ہی ہٹ جا ہی [illegible] نالا نہین رستا

[redacted]

گلشن دلہی جو مین [illegible]	[illegible] جب یار کا نقشا کہینچا
حسن یوسف [illegible]	[illegible] لیلا کہینچا
گاؤ دم [illegible]	[illegible] کا نقشا کہینچا
کیا نظر پڑ گئی [illegible]	ماہ نی منہہ پہ کیون ابر کا پردا کہینچا
ہمتو بیہوش اہل ہین نکہہ کچہہ نہ کہو	زہر ار مشرب [illegible] کا سارا کہینچا



بات جو منہہ سی کہا کبہی پوری ہی ہو	سارا دل ٹوٹ گیا آپہی آدہا کہینچا
آئینہ بن گیا ان کہلی سب قلعے	کف پائی تری حسن ید بیضا کہینچا
پی گیا آنسوؤنکو خوف سی غیرونکی مین	ابر کی طرحسی ان آنکہوسی دریا کہینچا
ید بیضا کا ہاتہہ کو [illegible]	[illegible] معشوق [illegible] کف پا کہینچا
صورت ابر تنک ہے رخ روشن [illegible]	[illegible] ہالا کہینچا
برق حسن آپکی [illegible]	[illegible] سی شرارا کہینچا

پند و زاہد [illegible] نہین [illegible]

[illegible] کہینچا

[redacted]

ہماری سامنی جب شوخ مہ لقا	[illegible] دل مین بار ہا آیا
پڑا ہون جان نہین تن مین جانسی آئے	کہو کہو که کدہر قاصد صبا آیا



لگائی مسّی تو ابر سیہ چھا گئیں اوٹھا — حیا کی پان رقیبوں کا خون بہا آیا

خدا خدا کر کہتے ہو کیا خدا سے ڈرو — ہٹو ہٹو کہ وہ محبت بر سر جفا آیا

کبھی تو برق سی چشمک زنی میں سر ہو گئے — سنا ہے ابر کو رونی میں وہ ہنسا آیا

اوٹھو اوٹھو چلو محفل بڑہا ہو را گئے — غضب ہوا جو یہاں وہ جگر جلا آیا

ہزار اختر مہر و نثار ہووینگے

جبین پر اپنے وہ افشان اگر جما آیا

[redacted]



ہو گیا [illegible] — کیا بیان سنجے خداوند دو عالم ناز کا

پھر خیال اس مطلب عنقا کو ہی شہباز کا — صید ہو پھر نام ہوس عاشق جانباز کا

غیر کب دمساز ہونگی کس پہ تو تیگا ستار — تار جھنک کر بنگیا مضراب کی آواز کا

اے صبا ہے تجھیں اک قفس تہی تنگ ہے — طایر جان کو اوڑا ہو گیا پرواز کا

ایک کو دو کر دیا ابرو نے دو سے چار کے — کیا بتاؤں کاٹ میں اِس تیغِ خانہ ساز کا

ہجر میں ہم سوچ لیتے ہیں وصالِ ماہ رو — یا الٰہی نیک ہو انجام اِس آغاز کا

جسکو چاہے تو لبِ جانبخش سے زندہ کرے — وہ طلوعِ مہر ذرہ ہے تری اعجاز کا

مجلسِ شاہِ شہیداں جیسی دنیا میں ہوئے — نیلگون ہے رنگ چرخِ تفرقہ پرداز کا

اپنا خمسہ منتشر ہے ہی عناصر میں خلاف — چوکڑی دم بھرتی ہے اُس آہوئے طناز کا

واہ اختر میٹھے باتوں سے تجھے پھسلا گئے
تو تو بندہ ہو گیا اس حسن کے [illegible] کا

[redacted]

عارضِ صاف سے اُس گل کی چمن یاد آیا — زلفِ خوشبو سے پریرو کی ختن یاد آیا ۱۸

چوکڑی بھول گئے جنکو ہرن یاد آیا — پنجتنِ پاک کی صدقے سے وطن یاد آیا

وصف لبہائے پریرو سے یمن یاد آیا — دُرِ ناسفتہ سے پھر طورِ سخن یاد آیا

عیش و راحت مین مجھی رنج و محن یاد آیا
بزم احباب مین وہ عہد شکن یاد آیا

صورت مرگ نظر آگئی رخسارون سے
دیکھہ کر خنجر ابرو کو کفن یاد آیا

کاسۂ سر کا جو منگاتی ہین سفیداحراج
مجھی زلفونکی لبی مشک ختن یاد آیا

ڈھونڈھتا تھا کہ معمی مین بھکون اتنی بار
ڈر کا سوراخ جو دیکھا تو دہن یاد آیا

عشق پتہ ہوس سیب تمنائی گل
لب رخسار و ذقن وقت سخن یاد آیا

نہ رہیگا نہ رہیگا بلد غربت مین

[redacted]

یا مجھی مکر کے ستمگر نکلا
تو لا الفت مین دل ترک تو پتھر نکلا

مار گیسوی سا کاکل باہر نکلا
زہر اس سانپ کا دلپر مری جا کر نکلا

چلو مینا نیکلو اوٹھہ کر کہ گئی شام خمار
میکشو مژدہ کہ خورشید کا ساغر نکلا

چورٹی سی مین تو پہلی کا بہی نقصان ہوا
بن کیا چور محل اور نیا گھر نکلا

کینسی دیسی صیقل دانی کرے پر صاف
سال پر سال کتا پر نہ کوئی پر نکلا

آج مین شوق شہادت مین بنا شمع صفت
پھر قلم کر سی ای یار م اسر نکلا

جا رہی جا بس یہی انصاف کیا کرتا ہے
بیخبر حیف ہے گھر سی بہی باہر نکلا

دل نشوان سی مری تیغ بہو کی کشتی فشان
مجمر سینہ مین کیا گرم یہ اخگر نکلا

کیا کہین اپنی نظر چوک گئی اسجا پر



دیکھو بی یار کہی ہی یہ سب تار
کیون ان ہی بجہی انکی ہر بار نکلا

جنس دل کم ہوئی ہر طرح کا بازار گہٹا
اپنی نظرون سے مجھی تو تو نہ ای یار گہٹا

فکر مضمون سی گر کلک شرر بار گہٹا
غم و اندوہ کی جہا آئی وہین پا گہٹا

دلسی دل ہوتی با دل سی عبث ہم بیٹھ لل
جھوم جھوم آتی ہی کس لیی یہ بار گہٹا

میرا ہر مصرعہ بہی ہوا ہی گہنگہور گھٹا
اس سیاپہ عبث جہومتی ہی یا گہٹا

وہ پری پری اوسجا گئی اسجا آئی
بجلی کی آج لگا آئی ہی ہتہیار گہٹا

جیسی اوس ق کی الفت مین ہی خضر بیمار
دینی لینی کو خبر آتی ہی سو بار گہٹا

[redacted]

صدقی خدا کی دل کا بہی اب مدعا ہوا
تم گہر مین بند ہو گئی مطلب روا ہوا

تم مہربان تہی تو بہی مہربان تہی
تم کیا خفا ہوئی کہ زمانہ خفا ہوا

ہو تہی اپنی چاٹتی نہ رہین کسطرحسی ہم
جب تجہی لیا نمک کو تو دل با مزا ہوا

خون شہید ناز سی منہہ لال لال ہی
ہاتہون مین خوب رنگ حنا ہی رچا ہوا

کوچہ ہر ایک رشک گلستان بنا دیا
نکلا جدہر سی ہو لو مین وہ گل بسا ہوا

پر نور میرا خانۂ دل ہی چراغ سے
روشن ہے داغِ عشق تمہارا دیا ہوا

مرہم کوئی لگائی جو دو چار داغ ہون
اختر کا تن تو سر سے ہی پاتک جلا ہوا

[redacted]

جب دوات و خامہ مانگونگا ختن ملجائیگا
جب کبھی شنگرف آئی کی یمن ملجائیگا

گر کہی قل ہی فنِ شعر میں بڑھ جائیگا
بہوت نکلونگا جو شمعِ انجمن ملجائیگا

عالمِ غربت کی ہمکو سیر ہو دیگی نصیب
بیوطن ہو جاؤنگا جب تیرا تن ملجائیگا

کہاں سکھ دیگا بہت ای باغبان گلزار مین
کج کلہ غنچہ ہو جب گل پیرہن ملجائیگا

طوق گردن میں مثالِ فاختہ کیون ڈالتے
علم کیا تھا سرو سے سیبِ ذقن ملجائیگا

جوشِ وحشت ہی تیغ مرگ اب کیسکو ہے
پھاڑ ڈالونگا اگر ذکرِ کفن ملجائیگا

ہفت کوکب کا اثر ہی ساتوان ہی ہوا
آہ و زاری درد و غم رنج و محن ملجائیگا

کیا ہوا غیروں سی ملنی کی جو کہاتی ہو قسم
محفلوں مین ٹوک دونگا تو سبھی ملجائیگا

پاؤن پر کبکِ دری گر گر پڑینگی راہ مین
رام کریگا اوسی بھی گر ہرن ملجائیگا

وہ قدِ بی بار سی اپنا قلم ہی باردار
کلکِ مضمون سی مری سروِ چمن ملجائیگا

تختِ غربت سے کہین بہتر ہے کاسہ فقر کا
بھیک مانگینگی اگر اپنا وطن ملجائیگا

شعر گوئی کا مزا اختر مین بالکل آچکا
مطلبِ دل بھی بعشقِ سیمتن ملجائیگا

[redacted]



میخانۂ مینوش مین جانا نہین ملتا
مخمور کو اب اور ٹھکانا نہین ملتا

غیر آئی جو در پر ہمین جانا نہین ملتا
کس منہہ سی پھرین ہم کہ بہانا نہین ملتا

اوس سی جو الگ ہون تو بھی دوست ہین اپنے
اوس سی جو ملا مین تو زمانا نہین ملتا

تختِ دلِ صد چاک کی فرقت مین غذا ہے
زندان مین بجز غم کوئی کہانا نہین ملتا

بہ جاتی ہین دل آبرو ان و تباہی غم مین	برسون سی دریا مین نہانا نہین ملتا
مضمون دندانکی مسلسل جو بیان ہین	اب سلک درِ نظم مین دانا نہین ملتا
غم مثل صبا سانکی ہمراہ دڑا یا	ہمکو تو نوالا ہی چبانا نہین ملتا

ای شیر خدا اختر غمگین کے مدد کر
شاعر کو کہین اور ٹھکانا نہین ملتا

[redacted]

تم گلی سی دل [redacted] کا ہمین بند یکایک پڑ گیا	
استخانا کبھی گستاخیونسی اختلاط	رابطہ ان کا تو نہین یا گھٹ گیا یا بڑھ گیا
رفتہ رفتہ ہو گیا یہ اتحاد حسن و عشق	جسقدر زلفین بڑہین اوتنا ہی سودا بڑھ گیا
قطع کرتی کرتی وحشت کے ہی ان پانو تہک گئی	ایسا طول عرض مین دامان صحرا بڑھ گیا
صورت گرداب نین بھٹکتی ہم رہے	قافلہ منزل سی آگی دوستو نکا بڑھ گیا

حسرت شوق ہم آغوشی جو کی خط میں ہم
گم کیا ہر چند مضمون تمنا پڑھ گیا

میرے مسی ہی تمہاری گرمی بازار حسن
مول یوسف کا خرید اون ہی سستی تمہا پڑھ گیا

کھول کر روتا جو ل طوفان آیا شہر مین
آنسو کی چار ہی قطرو نمین دریا پڑھ گیا

آسمان کیون نہو وے یار کا اختر داغ
گھٹ گئے ہر حسن سی اوس کا رتبا پڑھ گیا

[redacted]

جہا میں عیش و نشاط و سرور مینی کیا
جو کچھ نکرنا تھا ای شک حور مینی کیا

کلام بی ادبانہ حضور مینے کیا
خطا معاف ہو جو کچھ قصور مینے کیا

بغلمین دل کی [redacted] رش کو دور مینے کیا

صفائی سینہ دشمن کی کھل گئی قلعی
غبار آئینہ دل کو دور مینے کیا

زمین پہ پاؤن تو نہی سیر بہی سجدہ مین خم ہے
وہی سمجھتی ہین جو کچھ غرور مینے کیا

گرا جو کوہِ الم روشنی بڑہی دلکی — صفائی سینہ و تن شکل طور عینی کی

ملا نہ نام بہی نرمی کا سنگدل تجہہ مین — ہزار بار جگر کو تنور مینے کیا

شرف مکانکو نامِ مکین سی پیدا ہے — جب ایسے مصرع کو بیت السرور مینے کیا

خوشی سی گہات مین گنگا کی غوطی کہاتا ہون — کبہی جو ساحلِ غمسی عبور مینے کیا

[illegible] دیا — جو کچہہ کہ کرنا تہا ہر قبور مینے کیا

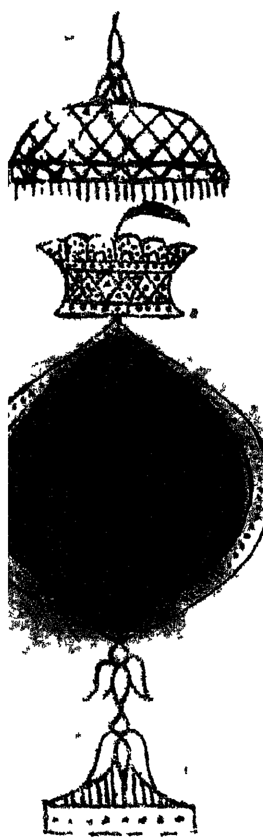
[illegible]

ستارہ چہوٹ گئے منہہ پہ یا جانی کی — جو کچہہ کہ کرتی تہی اخترِ ضرور مینے کیا

[illegible]

تعشق مین بڑہ کرہہ عالم نہ نکلا — جو سمجہو تو مجنون بہی مین کم نہ نکلا

نیا قافیہ ہاتہہ میرے لگا ہی — کوئی اوسکی سینی سی محرم نہ نکلا



وہ جا کونسی ہی جہان مین نہ رویا — کب افسانۂ اشک پرنم نہ نکلا

بہت مصرعِ سرو کو بہی کہینچا — قدِ یار سی پر وہ باہم نہ نکلا

بہت سیر کی وصل و ہجرِ صنم مین — کسی فصل مین پر وہ موسم نہ نکلا

چمن مین نہ طالع ہوا شب ہی گذرے — وہ خورشید کیا پہر شبنم نہ نکلا

یہ کسکی محبت کا پتلا بنا تہا — ہوا ہو گئی روح پر غم نہ نکلا

سیہ خیمۂ لیلی کا تہا بہرِ مجنون — مری موت کا کوئی ماتم نہ نکلا

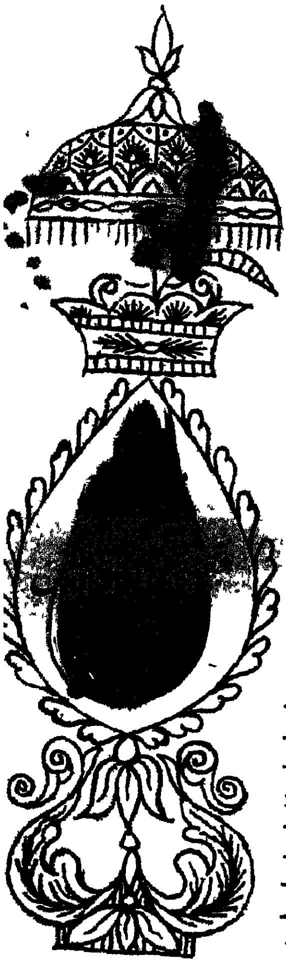
عبث منعمو میکدہ کی ہوس ہی — کبہی خم بکف قبر سی جم نہ نکلا

بڑا شور پہلو مین تہا نازکی کا — جو چیرا تو خون نکلا اور دم نہ نکلا

رہا خاک کہا کہا کی اوسکی گلی مین — گنہ کر کی جنت سی آدم نہ نکلا

بہت گل کہلائی ہین الفت نی تو کیا — مری داغ کا کوئی مرہم نہ نکلا

طلوعِ محمد بہی ہو پیش اختر



ابھی تک تو خورشیدِ عالم نہ نکلا

[redacted]

صنم سمجھتا ہی کو اُسکو رنگ کا ٹیکا
یہ بِندیا ماتھی پہ کہیں گلنگ کا ٹیکا

یقین ہی وہ بُتِ ہندو ہی اُسکو تو جینگا
ہم اپنی سر کو سمجھتی ہین سنگ کا ٹیکا

ہزار بار تو کھینچا ہی تمنی رشتۂ دل
یہ گل کا داغ ہی جیسی تپنگ کا ٹیکا

مِٹی نہ نام و نشان سرنوشتِ قاتل سے
پلک کا تیر ہی ماتھی پہ خنگ کا ٹیکا

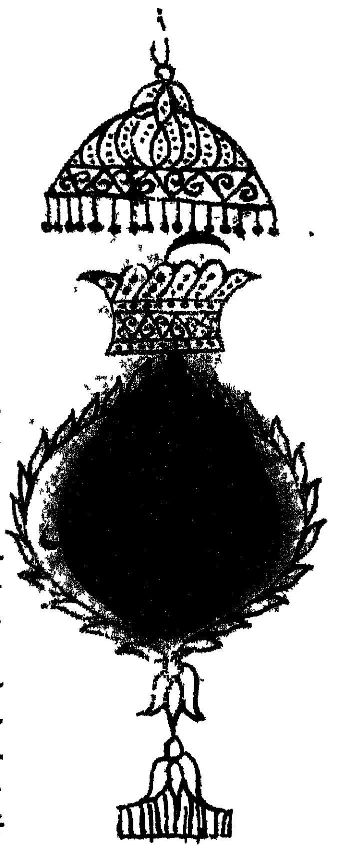
عبث رقیب دبکتی ہین لومڑی کی طرح
یہ داغِ دل ہی مِرا کیا پلنگ کا ٹیکا

تمہاری سکہ زر سی بڑہی ہی قدر مِری
خدا رکھی یہ مِری نام و ننگ کا ٹیکا

جبین پہ داغِ عبادت ہمیشہ تابان ہو
خدا نہ زاہدو نکو دیوی بنگ کا ٹیکا

سپیرہ وجد مین لاتا ہی مارِ صحرائی
یہ تو نبڑی تو ہی روی نہنگ کا ٹیکا

یہ ماتھا صاف ہی اختر ہنو تو سودا ہی





گیا سنگ کا ٹکا

[redacted]

محبت کا یہی آغاز ہی انجام کیا کرتا | طبیعت کون سنتا او دل ناکام کیا کرتا

تب فرقت بجا سے تنسے کیونکر نبض دکھلاتا | طبیبونکو بھلا مین مفت مین بدنام کیا کرتا

مجھی سودا تھا اوس لٹ کا مطلب عشق کیا کرتا | مری تاریک خانہ مین چراغ شام کیا کرتا

جگر جل جل گیا اغیار کا اوس گرمجوشی سے | رقیبونکو بھلا پختہ خیال خام کیا کرتا

ذرا پھر کشمکش چشم سیہ کی اسکو دکھلا دون | مین ایسا ناتوان ہرن و غن بادام کیا کرتا

رخ بیہوش سے ہی ہر وقت منہہ پہ ہیلا ہی سنتا ہے | جو ہوتی گردش بخت آفتابی جام کیا کرتا

مری ہر رونگٹی نی جالگی جالیمین کہہ پکڑا | اوسی خود ہو گیا جنجال اسجا دم کیا کرتا

قبائی گل کو پھاڑا جب مرا گل پیرہن آیا | بھلا اس تنگدہمن جامۂ احرام کیا کرتا

جلا کر پھونک دیتا خانہ اغیار گرمی سے | مری سینی مین دم آیا تو پھر حمام کیا کرتا

پہنچتا ہی اگر مین اوس گ... پتا بھلا آرام کیا کرتا

یہ تصویر مبارک ... کا مین نام کیا کرتا

زمین پہ ... کی ہین بڑہ کروہ کیا جا

غزل گو ہین اس اختر کو مین نام کیا کرتا

[redacted]



زور سی غیر نی اگر در جانان مارا
دیو نی منہہ پہ مرے تخت سلیمان مارا

مجھہ پہ پتھر نہ کوئی پھینکا مجنون سمجھا
کسنی استاد کو ای طفل دبستان مارا

چاہ مین تیرے عزیزونسی چھپتا ہی یوسف
تیرے داغون نی مجھی ای مہ تابان مارا

چاک کاغذ ہی قلم ٹوٹ گیا چشم ہی کور
اس سیاہی نی مجھی ای شب ہجران مارا

صاف تصویر ہے موباف مین ان بالون کی
کوئی کوڑا نہ نہین کاکل پیچان مارا

ان نگاہون کی لئی ہمسا بہادر ڈہونڈہو
دلسی رستم کو جو مارا کوئی نادان مارا

آہِ سوزان سی جلا کر ابہی پہونکونگا جگ
کوئی پروانہ اگر شمعِ شبستان مارا

باغبان وقتی ہین کیا سحر ہنسی مین دیکہا
یہ نیا پہول ہتا کسکو گلِ خندان مارا

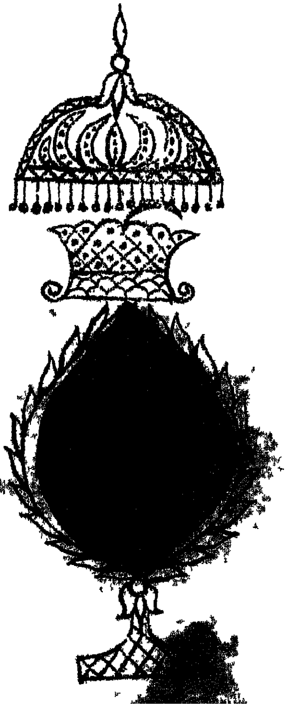
بہول جائیگا سبق الفتِ لیلی کا ابہی
مجہپہ مجنون نی اگر سنگِ بیابان مارا

ہاتہہ سی تیغ اوٹہا تا ہی اگت ہی گران
نیمچہ آنکہہ سی ای رستمِ دوران مارا

فقرا کو نہین شاہون سی لڑائیکا رواج
دل اگر روک لیا شاہِ حسینان مارا

آسمان یا زمین مین ہی اتہی قاتلو غزلو نمین بہت
اِس مین مین دلِ اختر کو کہہ ہان مارا

[redacted]



ہر عاشقِ دل سوختہ دیوانہ ہی اوسکا
وہ شمع تجلی ہی یہ پروانہ ہی اوسکا

مجنون قدمِ عشق ذرا غور سی رکہنا
صحرائی جنون نکہہ یہ ویرانہ ہی اوسکا

نورِ سحر صاف [redacted] شرمانہ ہی اوسکا

ذرات کھیلا جیسی رخ و زلف کو دیکھا
شمع سحری دیکھہ یہ پروانہ ہی اوسکا

خورشید جو مغرب سی بھرا شب کا ہوا دن
شق ہہ تابان تو اک افسانہ ہی اوسکا

زلفونمین وہ کرتا ہی دل جا کسی کنگھی
جو آئینہ اپنا ہی وہی شانہ ہی اوسکا

سودائی ہوئی دیکھہ کی پھر ہوش نہ آیا
زلفونکا اولجھنا ہی اک افسانہ ہی اوسکا

وصلت سی لیا کرتا ہی وہ جنس محبت
بازار جہان مین یہی بیعانہ ہی اوسکا

کیونکہ نہ ہی دل مین مری یار کا جلوہ
ای ہمنفس و دل یہ نہین خانہ ہی اوسکا

مین نذر کرون وصلین کیونکہ نہ زر داغ
ہجر رخ تابانسی یہ جرمانہ ہی اوسکا

وہ کافر [redacted]
[redacted] خانہ ہی اوسکا

کیون دلمین نہ خاک چتر بیاب او رہی
اس کو چمن کھو گیا جانا ہی اوسکا

[redacted]



جہانمین کو سلیمانکی طرح جاہ و حشم پایا
مگر کاسہ کہ اُسکا مثالِ جامِ جم پایا

رقیبِ رو سیہ نے بوسۂ رخ الصنم پایا
یہان بوسی کی بدلی جان نی درد و الم پایا

خزانی سی تری سب کچھ ملا حسرت نہین باقی
دیا جب داغ سینے کو تو جیسی اکدرم پایا

نہ مضمونِ کمرمین لکھہ سکا اللہ ری باریکی
ہنی منقارِ عنقا کی اگر مینے قلم پایا

ملا عشقِ حقیقی و اعظو عشقِ مجازی سی
خدا سمجھو خدا پایا صنم سمجھو صنم پایا

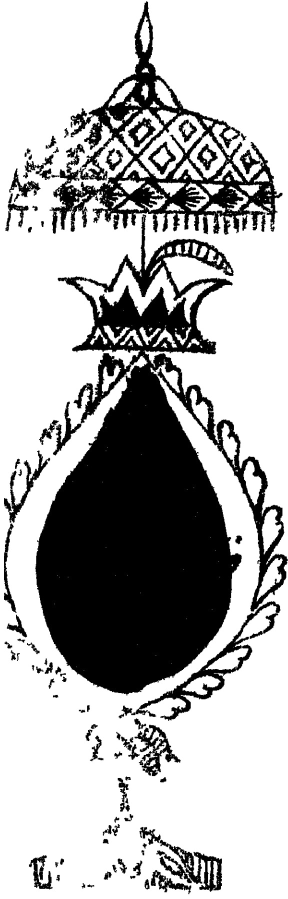
کفِ پا کی جو مٹی ہی وہی اکسیر سی بہتر
نہ دیتا کیمیا گر جو ترے زیرِ قدم پایا

ہماری واسطی اوسکی وفا ہی عکس ہوتی ہے
جو راحت چاہی غم پایا خوشی مانگی الم پایا

غزالانِ ختن ہون صید یہ اوسکا ارادہ ہے
کمانو نکو ہونگی تیر مژگانکی خم پایا

ہوا اب سعی کہہ کر گلشن مین میرا جسم کانٹا سا
چمنمین فرقتِ گل سی نہایت مینی غم پایا

ترا کہنا نہ مانیگا وہ اختر ہی بہت سرکش
نہین ہی کسیکی آگی اوسکی سر کو خم پایا



[redacted]

احسان مند کیون نهون ایسی کفیل کا
محسن رہا زمانه مین جو جبرئیل کا

روتا ہی مثل ابر تو نالی ہین رعد سے
آوازۂ رقیب ہے کوس رحیل کا

تبرید وصل گرمی الفت مین چاہیئے
لازم ہی ای مسیح مداوا علیل کا

ای حور تیرے ہجر مین دریا بہا دیے
سوتا ہوئی ہر آنکہہ مرے سلسبیل کا

مضمون ملا تو شکر خدا کر کی لکہہ دیا
محتاج کب ہوا مین کثیر و قلیل کا

آتش زبان جلاتی ہین گلزار ہو کو
دکہلاتی ہی بہار گلستان خلیل کا

کیا راہ پرخطر ہے یہ دنیائی بی ثبات
نہ کوس کا نشان رہا اور نہ میل کا

آنکہون مین اوسکے گہر کیا سرمی نی رشک ہی
ای کاش میرے اونگلی کو رتبہ ہو میل کا

چہولین جو تیرا چاہ ذقن کر نہ احتراز
مانع ہوا خدا بہی نہ آب سبیل کا

ویرانه گو یہ دل ہی مگر عیش باغ ہے
سوتا ہر ایک آنکہہ مین ہی موج نیل کا

سرمہ لگاکی وہ ناہی وہ یار پر فریب
طوفان کیا اوتہا یہ گا دریای نیل کا

بوسہ نہ لی ہونٹوں دیتا ہی ای رقیب
قانع نہین قلیل پہ دل تجہ بخیل کا

حسن بتان و حسن جہان سب ٹرہ کی ہی
کیا ذکر اون شعر مین تیغ جمیل کا

اختر کی پاس بیٹھنے مین عار ہی اگر
کیون یوں جیتے ہو جان ہی خوار و ذلیل کا

[redacted]

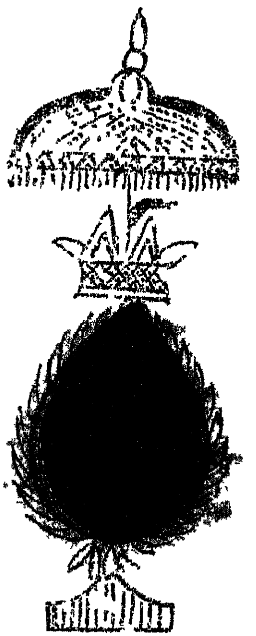
عشق جانا نین دل زار طپان ہی جو تھا
پھر حرارتسی وہی لمین ہلوان ہی کہ جو تھا

آمد فصل بہاری ہی کہ پہنچی ہی اشتہا
سیدہی باتین ہین وہی امر کشان ہی کہ جو تھا

سرمہ یسی کہین [redacted] پان ہی کہ جو تھا

میرا دل آپ عبث غم سی گرہی جاتی ہی
سرکو دیکہی یساہی جوان ہی کہ جو تھا

نہ بہار نہ بہا شعلہ رخسار اخضر
آہ عاشق سی وہی لمین ہلوان ہی کہ جو تھا



خط بھی آیا گر آئینہ ہی عارض یار
دیکھ لو چہرہ وہی صاف عیاں ہی کہ جو تھا

کسی گلگیر کو پروانگی ہو محفل مین
بار سر دوش پر اسی شمع گران ہی کہ جو تھا

تیری کوچی سی اوٹھی پھر وہین آکر بیٹھی
وہی مسکن ہی ہی اپنا مکان ہی کہ جو تھا

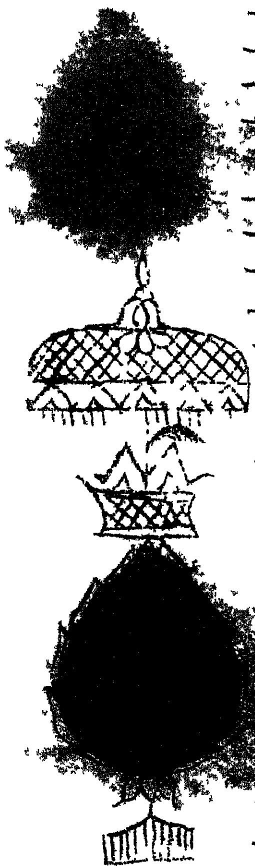
دار پر دار فنا مین جو کیا دار و مدار
در دلدار پہ پر دار کشان ہی کہ جو تھا

گو ہما آئی پر اب تک نہ گل تر آیا
باغ دل اپنا [illegible] خزان ہی کہ جو تھا

غیر سی بات بھی کر [illegible]
[illegible] گمان ہی کہ جو تھا

تم مٹی جاتی ہو مین صاف [illegible] اختر صا[illegible]
یہ سخن [illegible] تو گران ہی کہ جو تھا

[illegible]



طوق گردن کو کیا زنجیر کو دامان
دیکھ حیرت کو بنایا وصل کو انسان کیا

جو نکہ ناتھا زمانی مین بی جانان کیا
وحیان اس کی لیکر ہجر کا سامان کیا

امتِ نوحِ نبی آدم سی افزو [redacted] ملک سی ایک پلمین نوح کا طوفان کیا

منقلب گردون ہی ای قیب بوم کب تو ہوا آباد جب آباد کو ویران کیا

دیکھہ وہ لیلی صفت یہری آجائی کہین بھاگ جا مجنون اگر صحرائی دل ویران کیا

آہ جب کھینچی جلایا برق و نار ود کو جب نچوڑا پاٹ دامنکا وہین طوفان کیا

دیکھہ ڈالی ایک نظّارہ مین رخسار یار ختم ہینسے دفعۂ قرآن قرآن کیا

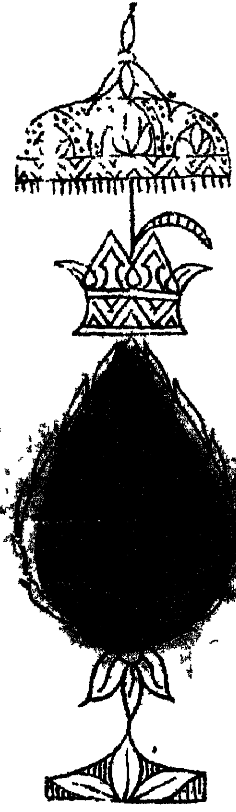
سرکشی کرتی ہین تجھسی ای گلِ خوبی ہزار تونی باغِ دہر مین لالہ کو نافرمان کیا

ساری قلعی کھل گئی اونکی صفائی حسن سے آئینون کو عارضِ مہتاب نی حیران کیا

پیچ اوسکی دیکھہ [redacted] عارض کو ہی گردان کیا

کوئی مجروحِ ادا اور کوئی مذبوحِ مژہ خوب دیکھی بزمِ قاتل کیا نیا سامان کیا

اختر اوس بی مہر سی ناحق وفا کا دہیان ہے
تونی یہ کیسا خیالِ خام ای نادان کیا



[redacted]

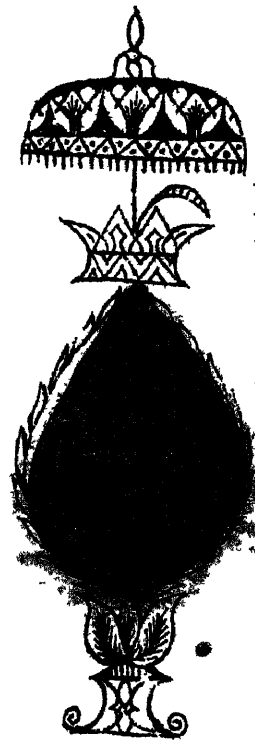
جہانکی باغ مین ہر دو رسی کچھ پہل پایا
مگر عشق اوس گل بیمار کا خیر العمل پایا

رقیب رو سیہ اوس شوخ کی زیر بغل پایا
خدا کی فضل سی اوسنی عجب نعم البدل پایا

ہمیشہ اوسکی پیشانی پر اس عاشق پی بل پایا
جو حاصل زیست کا مانگا تھا جھسی اجل پایا

مقام خوف تھا پلکونکی زیر سی سیکڑون دیکھی
نہ ہمنی یار سی آنکھین لڑانی کا محل پایا

بہت مدت سی اختر خانۂ مہرو مین جاتی ہو
نہین پر آج تک کچھ بات کرنیکا محل پایا



[redacted]

حیرت ہی باغبان ہی چمن سی نکل گیا
مین کیون نہ فصل گل مین وطن سی نکل گیا

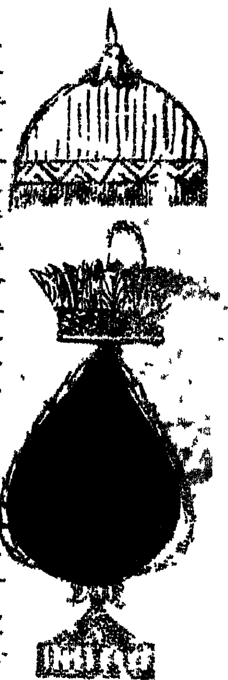
لٹکا کی زلف کھینچ لیا کان پر مجھی
زلفین پکڑ کی چاہِ ذقن سی نکل گیا

پھولا ہوا سمایا نہ وصل حبیب مین
عشق اوسکا تنسی کپڑا بدن سی نکل گیا

تیر اکیا ہون بعدِ فنا بحرِ عشق مین | دو ہاتھہ پار کر کی کفن سی نکل گیا
افسوس کیا او گال گیا میری ہاتھہ سے | کیا خوشنما عقیق یمن سی نکل گیا
بگڑا فقیر سی جو شہِ حسن راہ مین | گالی کی بدلی بوسہ دہن سی نکل گیا
دہوئی کبہی جو موی سیاہ و سنی سحر مین | روغن کی بدلی مشک ختن سی نکل گیا
یادِ کمر مین ہاتھہ اگر بن گیا تو کیا | بازوی ناتوان رسن سی نکل گیا

وہ مشتری مثال چمک جائیگا ابہی
اختر اگر تو اپنی وطن سی نکل گیا

[redacted]



دار پر بہی قدِ دلدار نی سونی نہ دیا | رہی بیدار ہمین یار نی سونی نہ دیا
جان عاریٔ تہی تڑپا کیا دل ساری رات | ابروی یار کی تلوار نی سونی نہ دیا
فتنۂ عشق نی شب بہر مجہی بیچین کیا | سوتی سوتی مجہی عیار نی سونی نہ دیا

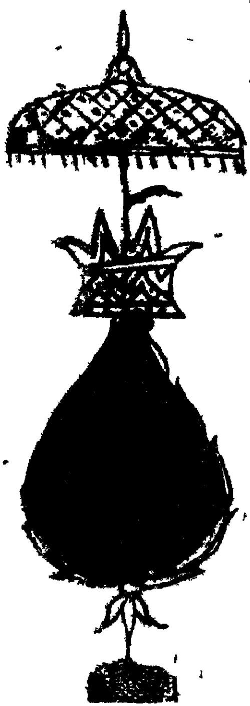
مین نکرتا تہا کبہی اوس بتِ بیند و پیتی تہاکی
دم گہٹا ایسا کہ زنار نی سونی ندیا

کوچۂ یار مین میلا سا لگا رہتا ہی
غوغۂ مردمِ بازار نی سونی ندیا

لبِ معشوق جو ہو جاتا ہی سوتا ہی
تیر کو میرے کماندار نی سونی ندیا

رات بہر چشمِ سیہ کار رہا سودا اختر
چشمِ بیمار کو اوس یار نی سونی ندیا

[redacted]



سینہ شیشہ ہوگیا اور قلب ساغر ہوگیا
نشأ الفت ہماری سر سی باہر ہوگیا

ہر بدی پر تجہسی نیکی کی شرائط ہو گئے
ای رقیبِ روسیہ تو اتنا بہتر ہوگیا

قبر مین ڈہونڈہینگی میت کو مری منکر نکیر
فرقتِ موسی میانسی اتنا لاغر ہوگیا

ہین سعی کی ہین لیکن خاک نیند آتی نہین
بطن کو ہی دلربا آغوشِ مادر ہوگیا

تجہسی صاف کا ہی عکسِ رخ سایہ فگن
ایصنم پی کر اسی پہر ماہ پیکر ہوگیا

قتل کر کے مجھکو قاتل نے نہ پھر پوچھا کہو	خونِ شوریدہ سے جوہر دارِ خنجر ہو گیا
رحم کر صیّاد یہ وحشی شکستہ بال ہے	دامِ زلفِ یار میں یہ مرغ بے پر ہو گیا

کیا تلوّن ہے دلِ جانان میں بھی لاحول
کا سے مصر و کیا و آج خنجر ہو گیا

[redacted]

چھانی ہیں ہا ی محبت سے بیابان کیا	پار تلووں سے ہوئی خارِ مغیلان کیا
ایکدن زلفِ مسلسل تری دیکھی تھی جسے	جیسی آتی ہین نظر خوابِ پریشان کیا
ای مسیحا نہ مسیحائی دکھائی تو نے	موئے عشقِ لبِ جانبخش میں انسان کیا
آتشِ رنگِ حنا تیز کری دودِ جگر	چھید گئی سیخ مژہ پر دلِ بریان کیا
آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار لکھو	لیگئی ساتھ سب اُس ہر کی مان کیا
منقلب ہو گئی ابھی بختِ رسائی نیرنگ	چرخ کھائیگا ابھی گنبدِ گردان کیا

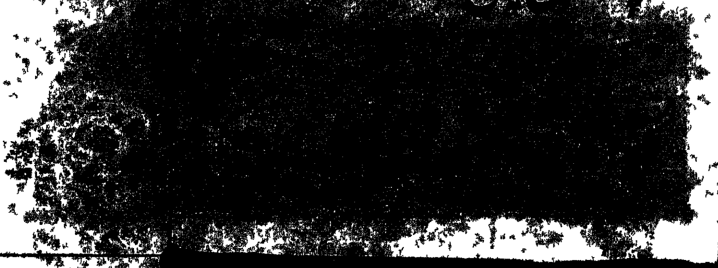


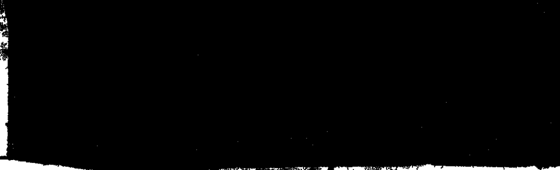
چوٹ گیسوئی رساکی نہ بچی گی تھہی — پاؤن مین حلقۂ زنجیر مین نالان گیا

شمع روتیرے تصور مین وہ گڑجاتی ہین — پا بگل بزم مین ہین سرو چراغان گیا

جسی حیرانی ہی زلفونسی پریشانی ہے — آج کل پھرتا ہون حیران پریشان گیا







[redacted]

ابروئی یار نی مجھی مارا — اوسکی تلوار نی مجھے مارا

قبر عاشق سی یہ صدا آئی — حسن گفتار نی مجھے مارا

کرکی دو باتین جان لی میری — سخن یار نی مجھے مارا

جھسی دل لیکی بیوفائی کی — میری دلدار نی مجھے مارا

عشق جانان نی جان لی میری — میری غمخوار نی مجھے مارا

زلف جانان ہی رشک مشک تتار — شہر تاتار نی مجھے مارا

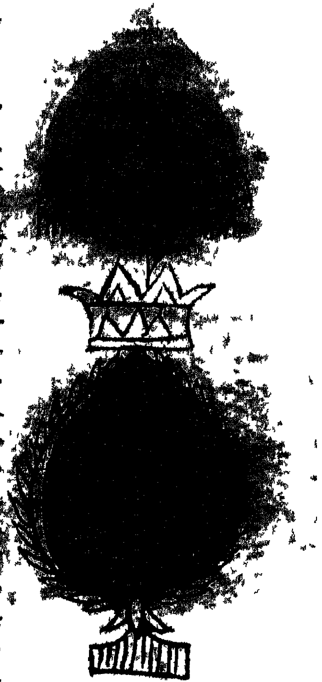
شکوۂ غیر کا محل نہ رہا — میری ہی یار نی مجھے مارا

جان لی زلف کی سیاہی نی — اس شب تار نی مجھی مارا

[redacted]

رشک گلزار نے مجھی مارا

[redacted]



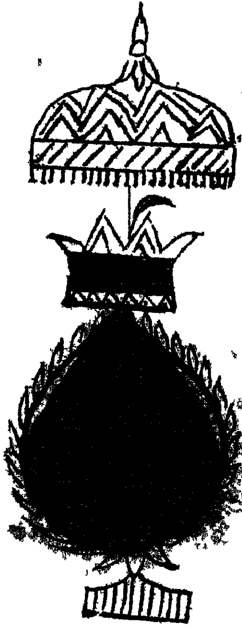
صبر کا کوہ مری سامنی ٹل جایگا — انکھون کی سامنی دم میرا نکل جایگا

آج چتون تو نظر آتی ہی سیدہی ہمکو — پر کہین آپکی کاکل کا یہ بل جایگا

حسن باندہین کی گرہ مین جو حسینان جہان — عشق سوز رخ مینوش سی جل جایگا

شمع روتی ہی عبث وہ نہ کبہی چہین گی — گرمی حسن سی سب جسم پگہل جایگا

گہر مری رشک مسیحا کا شفاخانہ ہی — دل بیمار وہان جاکی سنبہل جایگا



کوچہ یار عبث دلکو دکہایا ہمنے   کیا سمجھتا تہا وہان جاکی مچل جائیگا

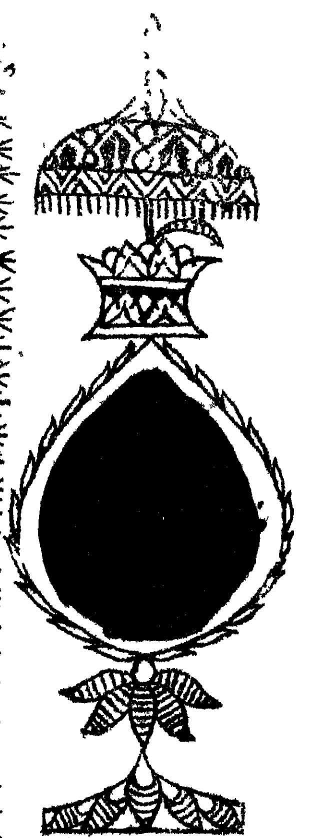
شعر گوئی مین مزا ایسا ملا ہی اختر
مرتی مرتی نہ کبھی شوق غزل جائیگا

[redacted]

راہ سی جاکی پھر اتا قاصد الٹا   سیدہی منہ کا مجھی دیکی گیا پیغام اولٹا
اوڑکتی د [redacted] ن کی ہر دام اولٹا
کیا نزاکت ہی لیا ہاتھ مین جب گل   اوسکا سر پھرنی لگا اور دلِ گلفام اولٹا
کششِ عشق نی پہیرا اوسی یونہی نصیب   نہ گیا پھر کبھی وہ قاصدِ ناکام اولٹا
نہ دکھا صورت للہ طبیب   گرمیِ عشق سی ہو جائیگا سرسام اولٹا

وہ شکایت وہی کلمہ ہو اختر کو نصیب
واہ جی واہ وہی آپنی پیغام اولٹا

[redacted]



خمِ گیسوی رسا سی دلِ نالان چھوٹا
شکر ہی مگر سی ہندو کی مسلمان چھوٹا

سحرِ وصل ہو فرقت کے شبین ہو کا نور
شکر ہی قیدِ شبِ ہجر سی نالان چھوٹا

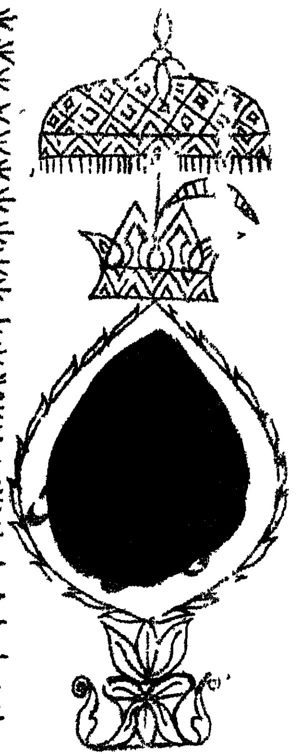
آج آنکہین نہ دکہائین مجہی ای یوسف حسن
کیون عزیز آج ترا چاہِ زنخدان چھوٹا

نہ لگا پنجۂ وحشت سے گریبان کا تا
دستِ بیہوشی سی جیبِ شوخ کا دامان چھوٹا

سیکڑون بار مری پاؤن مین ہی زنجیر
مجہسی حداد عبث خانۂ زندان چھوٹا

روی مہر و لبِ اختر سی چھٹا ہی اسطور
جیسی قمری سی رخِ سروِ گلستان چھوٹا

[redacted]



رخ اپنا اوسکو دکہلایا تو ہوتا
ذرا اسورج کو شرمایا تو ہوتا

مری دلکا پتا ملتا اونہین مین
ذرا زلفون کو سلجہایا تو ہوتا

پرستانین ہی بھر سیر جاتا | پری سر پر کوئی سایا تو ہوتا
بسانِ دل نہ کرتا مین تجھی دور | کبھی آغوش مین آیا تو ہوتا
نزاکت اوس پری سی پیکر کی کھلتی | کبھی پھولون مین تلوایا تو ہوتا
تری کوچی مین آتی موت اسی کاش | تری دیوار کا سایا تو ہوتا
مجھی سی وعظ و پند و مشورہ ہی | کبھی اوسکو بھی سمجھایا تو ہوتا
جو اپنا جان کر مارا گلہ کیا | لحد پر ای صنم آیا تو ہوتا
ذرا سیخِ مژہ مین دل پرو کر | کباب اس دل کا تلوایا تو ہوتا
بنا گوشِ صنم مین دل اولجھتا | بلا سی زلف کا سایا تو ہوتا
خدا ناصح سے بھی کرتا ترک لیکن | مری صورت سے غم کھایا تو ہوتا
سمجھتی عشق پیچان ہم بھی او | سر سنبل نی بل کھایا تو ہوتا

تجھی کھل جاتے اختر سورش عشق

کوئی گل ہاتھہ پر کھایا تو ہوتا

[redacted]

مجلسو مین اوسکی کسی روز پکارا نہ گیا	اوس کی ہی کبہی محفل مین گذارا نہ گیا
ایسا بسا حسن سے ویرانہ نہ آباد ہوا	تو نی کیون مملکت دل پہ اجارا نہ کیا
ہم جان چہوڑ دیا قاتل عالم تونے	تیغ ابروسی دل زار دوپارا نہ کیا
کسکی توقیر نہین مد نظر ہی صاحب	اک گنہگار تہی ہم پاس ہمارا نہ کیا
ہم کسی سی نہ ہوئی تیری سوا ہم پہلو	تکیی کو پہلو مین لینا ہی گوارا نہ کیا

ایک مانا نہ کہا تونی مگر اختری

لاکہہ سودا ہوا پر تمسی کنارا نہ کیا

[redacted]

شورش وکہار ہاہی یہ عالم شباب کا	چہپر فلک ہی رنگ گل آفتاب کا

ابہی حسن سنگ سی لڑا دول [illegible] — [illegible] ہن ہی مراہی حباب کا

لللہ خوش خرامی ہی اسکو [illegible] — انداز [illegible] کی زلف ایسی پیچ وتاب کا

ہو لیمین پڑ گیا رخ پر نور پر عبیر — البتہ ای صنم یہ محل تہا عتاب کا

پیری مین ہنس رہی تہی یہ موی سر سفید — بد رنگ رنگ ہو گیا اپنی خضاب کا

خفاش طینتون کو دکہائی نہ دن تو کیا
اختر ملا ہی رتبہ مجہی آفتاب کا

[redacted]

اندہیرا بزم مین تہا تو جو انجمن مین تہا — چمن اوداس تہا اگل جو تو چمن مین تہا

صفائی قید پہ مرتا ہون آہ واصاحب — کمر کی فکر سی بیشہ تلک رسن مین تہا

مثال گل جو کیا ٹکڑی ٹکڑی دامن [illegible] — [illegible] گریبان ہی پیرہن مین تہا

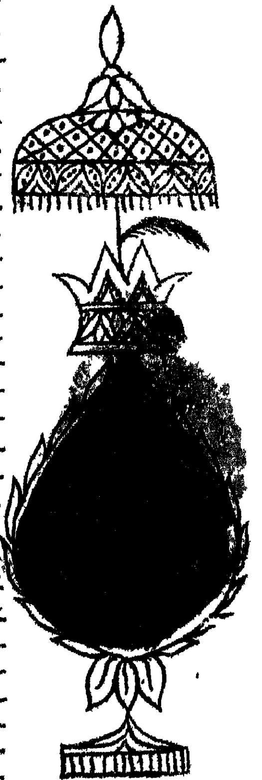
اسیر زلف ہوا دام مین پہنسا دل آہ — اہی تلک تو یہ لٹکا ہوا رسن مین تہا

چھپایا کرتی ہین باتین عبث یہ خلوتین
رقیب کونسا تھا جو کہ انجمن مین نہ تھا

صنم لگاتی تھی مہندی جو تم گلستان مین
تمہارا پاؤن مری دل مین تھا لگن مین نہ تھا

غرور کا جو کیا اتہام اختر پر
کلام کبر زبان پر نہ تھا دہن مین نہ تھا

[redacted]



مسی ملکر نہ کرا ئے گل ارادہ سیر گلشن کا
دہوئین گلگی اوڑینگی رنگ نیلا ہوگا سوسن کا

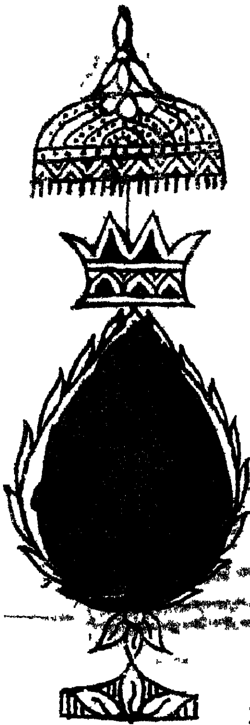
عوض چھلّے کی رہنی دو نشانی یہ گلینے ہی
سبکساری نہوگی گر اوتارا طوق گردن کا

بنوک تیر مژگان جان عاشق کا پتا پوچھو
تعجب ہی نہ ہاتھ آئی دوست دل کیون ہاتھ آئی دشمن کا

نہ زاہد سی وسی رغبت نہ ہندو سی اوسی الفت
اوسی ہی خوف زاہد کا نہ کچھ ڈر ہی برہمن کا

اکڑ کر سرو کہتی ہین کدہر ہین قمریان اے گل
بہار آئی ہی پھر دیکھو نیا عالم ہی گلشن کا

قمر کہتا ہی داغ دل تمہارا صاف ہی سینہ
مقابل ہو بھلا کب منہہ ہی اتنا ماہ روشن کا



ذرا پلکین اوٹھا کر دیکھہ لو عاشق تہی پہنچا
ہماری آنکھہ کی آگی کرو پردانہ چلمن کا

سیا جائیگا زخم دل بہلا جراح سی کیونکر
رفو ہی اب نہ بخیہ ہی نہ الجھے کام سوزن کا

مجہی صحرا نوردی کیون نہ خوش آیا کری اختر
مٹا دیتا ہون مین اپنی قدم سی نام گلشن کا

[redacted]

وہ مصرع تھا چہتری جو منہہ پر نہین رکہتا
سورج نکہی خورشید منور نہین رکہتا

صدقی ہی شکم پر تری مخمل کی ہمی سی
جو نافہ مین شفافی ہی کوثر نہین رکہتا

کیا بام معانی پہ اوڑی طائر مضمون
اونچا ہو یہ کسطرح کہ شہپر نہین رکہتا

یاد درِ دندان سی مری اشک ہین جاری
اب مین صدفِ چشم مین گوہر نہین رکہتا

ہرگز نہین اوس روئی کتابی پہ کوئی خال
نقطہ بہی کوئی مصحفِ دلبر نہین رکہتا

اس حسن پہ مغرور نہو اختر خوش رو

کبھی حسن برابر نہیں رکھتا
[redacted]



ٹکڑے دل ہی کسقدر ک [illegible] ے کھانگا شاخسانا ہو گیا
ہر چمن شاداب ہی غنچہ سی دل کھل کھل | ہمسر بادِ بہاری تیرا آنا ہو گیا
کچھ نہین پیغامبر کی ہمکو حاجت اے صبا | شوق مین تڑپا جو مین خود خط روانا ہو گیا
ابرِ رحمت سی حصارِ تربتِ عشاق ہو | گرد مرقد پہ اُنکی شامیانا ہو گیا
حاضرینِ مجلسِ غم کی عجب ہے یہ غذا | آبِ اشکِ چشم لختِ دل کا کھانا ہو گیا
ہو گیا ہی مرغِ دل مفتونِ مژگانِ دراز | نیزونکی نوک پر اسکا آشیانا ہو گیا
چوٹ دل پر کھائی جسنی عشقِ زلفون کا ہوا | گیسوی دلدار مجھ پر تازیانہ ہو گیا
عشق کا صدقہ ملا فوراً امیری ہو گئی | چشم سی جو اشک نکلا دُر کا دانا ہو گیا
منقبت کہکر علیؑ کی جرم سب بخشا لئی | شاعرونکا دین و دنیا مین ٹھکانا ہو گیا

حضر

ضرب تیغ ابرو [illegible]

غم فرقت سے تمہاری ہوا عالم ایسا
گور کا مردہ بھی ہوویگا کوئی کم ایسا

کفنی پہنی ہی پریون نی بہی اس ماتم مین
مرگ دلدادہ کا ہی قاف مین ماتم ایسا

پردہ جب کیجیی محرم کا کہ نامحرم ہو
مجھ سوا کون ہی اس راز کا محرم ایسا

روتی ہین صورت احباب کی خاطر آنکھین
اس مرقع کا ورق ہوگیا برہم ایسا

گیسوؤنکو تری سنبل سی مین کیا نسبت دون
ایسی خوشبو ہی نہ پیچ ایسا نہ ہی خم ایسا

دہوئی کب زنگ کدورت دل محبوب ستی
صاف سمجھا ہون نہین دین پرنم ایسا

دل عاشق ہی سخاوت مین زیادہ سب سے
جانتی ہین کہ نہوگا کوئی حاتم ایسا

ساتھ اوسکی جو ہون چاند نہین ای اختر

رکھتی یہ طالعِ یاور تونہین ہم ایسا



ردیفِ الف دیوان مبارک سوم تصنیف معلیٰ خلد اللہ ملکہ و [redacted]

تو محبوب ہے اپنی ہمراز کا
شہ ناز بندہ ہی انداز کا

مقر کیون نہ ہون تیری اعجاز کا
کہ چڑیا کو بھی ڈر نہین باز کا

تجلی کی موسے کوکب تاب تھے
بنا صاعقہ رشتہ آواز کا

جو تولون پر جبرئیل آمین
تو پاسنگ ہو مایہ ناز کا

نبی خدا اشرفِ انبیا
بیان کیا ہو حسنِ خداساز کا

ہوئی پردی پردی مین موسیٰ کلیم
اثر ہی یہ عشقِ سرفراز کا

خوش الحان ہوا اک ذرہ عد [illegible]
[illegible] کہ مجھکو پردہ بنا ساز کا

زمین مین [illegible]
[illegible] رض او راز کا

ہوئی جسکی گشتہ ہی زندہ پہ فوق
کہان وصف ہو ایسی ممتاز کا

عدالت سی تیری عقابِ فلک | بنا ہی محبِ بچۂ باز کا

توہی ہی توہی ہی توہی ہی تو ہے | بنا قدردان اپنی سرباز کا

زمین سی نہ اوٹھا ہمارا جنازہ | کھلا حال اب جانِ ناساز کا

تہمین علم کب تک کریگا تباہ | یہ انجام الفت کے آغاز کا

شکار اس سی مضمون کا کرتا ہون مین | قلم میرا پنجہ ہی شہباز کا

مرا پردی ہی پردی مین دل گیا | مین کشتہ ہون تجھہ ناوک انداز کا

ذرا ناز سی اِسکو سیدھا تو کر | نہین ٹیڑہا ہی تیر انداز کا

خدایا ہو انجام اِسکا بخیر
یہ دیوان ہی اختر کی آغاز کا

[redacted]

قافیہ تنگ ہو گیا اپنا | رنگ بیرنگ ہو گیا اپنا

غیر کا پاس یار سی صحبت | کچھہ نیا ڈھنگ ہو گیا اپنا
نہین کر سکتے تمسی دو باتین | [illegible] ہو گیا اپنا
نہ ملی ہاتھہ سے کمر تیری | پاوں تک لنگ ہو گیا اپنا
جیسی تجھہ سبزہ رنگ سی چھوٹے | ساغر بنگ ہو گیا اپنا
رخ نی حیران کیا تھا برسون سے | دل بھی اب دنگ ہو گیا اپنا
جلتی جلتی کڑا ہوا دل زار | موم دل سنگ ہو گیا اپنا
غیر سے کیا گلہ ہی ای قاتل | بر سر جنگ ہو گیا اپنا
ہمسی در پردہ ساز کرتا ہی | شعر مرچنگ ہو گیا اپنا
کیا نمک ہی ہماری بولون مین | شعر مردنگ ہو گیا اپنا
تول مجکو نہ غیر کی ہمراہ | وہ تو پاسنگ ہو گیا اپنا
جب نشان عشق کا ہوا اونچا | نام بی ننگ ہو گیا اپنا

غیر کو کیا ادب سکھائیگا
یار بی ڈہنگ ہو گیا اپنا

ہاتہہ سی عشق کی پھری پہیکی
ٹہاٹہہ اک انگ ہو گیا اپنا

غصّی مین لال لال ہوتی ہین
رنگ کم رنگ ہو گیا اپنا

اختر اب عشق سے کرو توبہ
دستِ دل تنگ ہو گیا اپنا

[redacted]



نظر سی جی گیا مُنہہ پہیر تو نثار ہوا
مجھی قضای معلق تمہارا پیار ہوا

جو رو یا یاد مین دانتو کی آبدار ہوا
ہر ایک آنسو مرا دُرِّ شاہوار ہوا

جوانو مژدہ کہ ایامِ سیر آپہونچی
خزان چمن سی گئی موسمِ بہار ہوا

عجیب ظلم سی کہینچا ہی میری دل کو
نشانہ میری لئی حاکمِ تتار ہوا

یمن مین پڑ گیا اندہیر تیری مستی سے
نثار گیسو ونپر حاکمِ تتار ہوا

شگاف کنگھی مین سیجا نہین بنائی ہین
ستار رشک سے بالون پہ تار تار ہوا

عجیب پیچ سی بل غیر کا نکالا ہے
یہ مار زلف سے سینہ ابتو راہ مار ہوا

ہزار مرتبہ ڈولی او ٹہائی کہند ہے
شریف قوم کا تہا عشق مین کہار ہوا

حواس خمسہ باقی رہینگی ای نادان
یہ لطف اور سنو وہ چار یار ہوا

سحر کو جائینگے ہم تم شرابخانی مین
اندہیرے مین نکلو تیمہ مین شمار ہوا

وہ کون آنکھین ہین ان آنکھون سے جو لگتی ہین
شرابی آنکھون سی اس رند کو خمار ہوا

ذلیل عشق مین ہون رتبہ دیکھ تو لو
بڑہی جو منزل مہتاب خاکسار ہوا

خلاف بات جو کی بحر گئی رو رو کر
جو آگیا پہنے حبابون پر اک فشار ہوا

بتائین کیا کہ ہوا کیا شب جدائی مین
جفا و جور و ستم ظلم بی شمار ہوا

وہ سوختہ ہون کہ جلتا ہون بعد مردن ہے
چراغ غول بہی اب گل سر مزار ہوا

کلنگ کیسا کبوتر کہان کا کیسا صید
شکار گاہ جہان مین مرا شکار ہوا

اسکی واسطے کہتے تھے ہم کہ پہول توڑ — یہ باغبان ہی اوٹھا گلی کا ہار ہوا

عبث پہنا ہی زنجیر زلف نے ہمکو — مجھی تو قید کیا اور خود لٹا رہوا

تمہین کو سوجھا ہے مضمون نو پرانی ہو — ہمارا شعر زٹل قافیہ شمار ہوا

خدا پناہ مین رکھے رقیبو توبہ ہے — وہ یاد وہ کو تو تھا اب اور بادہ خوار ہوا

عجیب حسن ہے یہ ہی نور و نار مین ہی ہم — لحد پہ سنگ ہوا برق مین شرار ہوا

انہیں سو نہی ظلم و جور اور بیداد — مجھی تو عفو کرو مین تمہارا یار ہوا

وہ بات گئے تھی وہ دن تھی اور ہی سو — وہ رعب پھر نہ بندہا طنطنہ نزار ہوا

ازل سی ہمکو عنایت ہوئی ہی سنگینی — ہمارا نامۂ اعمال ہی پہاڑ ہوا

بتاؤن کیا کہ مرا عشق نی دیا کیا کیا — مرا انیس ہوا میرا غمگسار ہوا

کہان شباب وہ کیفیتین کہان توبہ — وہ بات پھر نہ ملی شغل مے ہزار ہوا

جنونکی صحبت بیہودہ کی ہی یہ تاثیر — کہ دستہ پہولونکا نظرون مین میری خار ہوا

ہماری سینے پہ ڈنکی کی چوٹ پڑتی ہی
صدائین آتی ہین نوبت کے وہ سوا رہوا

پھری ہی عصید کی صورت خراب و خستہ کیون
بتا دو بولو تو ہو ٹھو نسی کچھ شکار ہوا

تڑپ ہماری پہنچکر بنی سے ہے صوت ق
ہماری آہو نسی سیماب بیقرار ہوا

رقیب ہوا اختر غمگین سی وصل ہوئی دو
اسی ستاؤ نہ اب چھوڑ و عشق یار ہوا

[redacted]



ہوا شہرہ زمانی مین ہماری شعر خوانی کا
ہوا نقش سلیمان بہی یہان نقش پانی کا

دہوان نکلا تھا آہو نسی جو ایام جوانی کا
وہ تہتا بن گیا پیکر مین رنگ زعفرانی کا

کسی وصلت کا قصہ ہی کوئی ہجر نگا جہگڑ ہون
ہمارا کان بہی مشتاق تہا ایسی کہانی کا

جمال صاف کی کب تاب آئیگی یہ سونچا
تڑپتی دی تلک پہنچی گا جہگڑا لن ترانی کا

بدن کو منہ لگاؤ گی تو رتبہ گھٹ نجانی کا
سگو نکا بہی دہن مشتاق ہی پانی پانی کا

اگر موزوں کیا مضموں تو مضمون خیز کہلایا
غزل میں چاہیے اسلوب الفاظ و معانی کا

جو ایسی شہر میں مجھ بے وطن کو پاس رکہو گی
ابہی شہرہ مچا دونگا تمہاری میزبانی کا

عجب بے معانی نی ہستی گاڑ رہی باتیں چھپائی ہیں
نہ لگ مستو کی منہہ ساقی کہ عالم ہی جوانی کا

جلا تیغ کی رقیبونکو دکہا کر ہاتہہ میں اپنے
ہماری ہاتہہ آئی گا اگر چہلا نشانی کا

دوا ہی درد دل تم جانتی ہو ایک بوسہ
نہیں نسخہ ہماری پاس کوئی بدگمانی کا

وہ قلا میں کیا کرتا ہی کیا میں خاک [illegible] ہون
گیا دل [illegible] آہ کیانی کا

یہ دونکی ہوا ہی پہر کہاں یہ عشوہ و غمزہ
زنانی میں کہاں اب نام ہی ملکہ زمانی کا

وہ بندش ہی نہیں وہ رمز فہمی ہی نہیں صاحب
فقط غزلوں میں جھگڑا ان کیا خالہ ممانی کا

دہن مجہہ تشنہ لب کی منہہ تلک کیا آتی ساقی
بدل جاتا ہی میری دیکہنی سی رنگ پانیکا

شب فرقت میں افعی نی بہی بکبک منہ کہانی میں
نہ مجکو لطف قصہ ہی نہ چسکا ہی کہانی کا

اجی جانجی نہ سچ بلواؤ ہمتو میرزائی ہیں
برا مانی وہ اتنی بہی کہیں کرتی ٹہانی کا

کمر کی راہ ٹھہری ہی میان آہ اور معنی مین — قلم سیدہا یہان چلتا نہین ہی ادا بانیکا

اماموکی طرف سے جی بدی لائیو کافر سے — جو بہی سینونکو نیک وہ فضلا ہی مانیکا

سبک کرتا ہی لاکہون مین یہ رنگ صندلی اترا — مداوا اچہا ہون جو کہٹ کو اپنی سر لگانیکا

غزل ایسی جو ٹ سچ کی اسقدر گندی آتشی مین — کہ ڈنڈی الٰہی قائل ہوا ایسی سی بانیکا

کوئی پایا نہین سکو مگر سب باندہ دیتی ہین — کمر کا بال کیونکر بن نجائی بال پانیکا

نہین لیلی و مجنون کی سی الفت اس زمانہ مین — سنا کرتی ہین پہ دیکہا نہین قصہ کہانیکا

کیا کرتا ہی مضمون خیز یان الفت مین بڑہ بڑہ کر — دل صدیق را وہی ہو گیا راز نہانیکا

نہ کیونکر بلبل شیراز مرقد مین پھڑک جائے
جہان قائل ہی اے اختر تمہاری خوش بیانیکا

[illegible]

بیان ہو کیا وسعت نگار زمین فی الحال — سنا جو حال اس جہانکا یہ کہ نمونہ ہی لامکانکا



ہزار اونچا ہو عشق جاہل یہ خاکساری دل ہی نائل
فلک سمجھتے ہین جسکو عاقل غبار ہی مجھسی ناتوانکا

بڑہاتی ہی ملک محبت یہ آہتین ہی ہین یکان ہمت
شہاب ثاقب سی کیا ہی نسبت وہ بن چھٹا تیر ہی کمانکا

غبار کس خاک کا رہا ہی حسینو دنیا مین کیا رہا ہے
ہر ایک ذرہ بتا رہا ہی نشان ہر پیر ہر جوانکا

ہر ایک تصویر تہی مٹانی کہ قدر دل اوسکی کچھہ نجانے
تمہاری تیغ دوسری جانب نچھوا اوپہا نچھوڑا رہانکا

چمن کو کیا کو شمال دیتی گلو نکی بگڑی ہی چال اوسی
یہ اوسکی روشن مثال دی ہی مروڑا گوشہ سر کجانکا

پری ہی جن لوگونکو میسر اونہین کو ہی لطف قتل یکسر
نہین ہی گر دن پہ خط خنجر لکہا ہی تعویذ حفظ جانکا

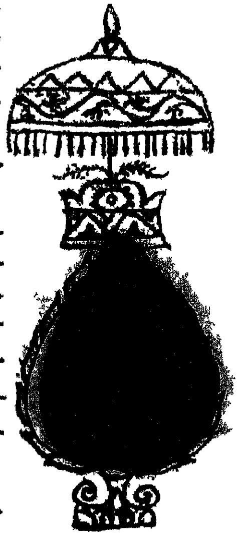
کلی جو پہوٹی تو کی یہ صورت کہ دشت بیخودی کہلا محبت
چٹکتی ہین ہی داغ الفت کہا چمن کہانکا

یہ فوج الفت ہے کیا عجب ہے جدائی ہی رنج ہی نعت
بغیر معشوق عشق کب ہی نہو گا سردار بی نشانکا

ہو ایسی سارخوان کامل نیاز دشمن دل ہی شامل
انہی جو جکہتی نزار ہو حاصل اجار ہی اپنی مر تبانکا

ہو مین ہی مین یا اگر [illegible] خوف خدا نہ جانکا

جو کچھہ دنیا ہوا سکو و نظم سمجھی ہی [illegible] دل کی موم



حسینو نسی اسکی داد لو تم دہانِ اختر سی خوش بیانکا

[redacted]

عجب کوچہ سی اپنی جی کا کہ پاؤن تکتا نہین خوشی کا
پتا نہین اسکی دل لگی کا یہ دل ہی معشوق ہی کسیکا

تڑپ الم غم ہم زاری مصیبت و رنج و بیقراری
یہان تلک اشک غم مین جاری کہ نام نہین ہنسیکا

ستارہ افشانی [redacted] قدر کو
[redacted] بہشت سیکا

چمن سی جاتی ہی [redacted]
[redacted] پہر وہ سا کسیکی دوستیکا

بہشت سمجہا ہون ہم تو لہان کہی ر
[redacted] جو پہنکیا طوق لعنتی کا

سمجہہ لی اسکو جو کوئی انسان تمام عمر بہر پہ نہونا دا ان
قسم خدا کی نہین وہ لکہا ہی احوال اپنی جی کا

نہین ہی زلفون سی مجکو الفت ادہی سلونی سی یہ طبیعت
نہین تو قدسی ہی محبت یہی اک پڑا رستیکا

ہمین تو الفت ہی ہم غم سی اب یہ مین آپکی کرم سی
مچلکہ لکہو اتی نہ ہمسی لینگی اب نام عاشقی کا

بہلا ہی گر کی اب مروین تو متہی بہر پر کہان ہی نینن
قفس مین صیاد کیا کرینگی کہ اب تو عالم ہی بیکسیکا

جو کچھ کہ تھا ہو نشان ننگ نہیں ہے لحد میں چمک پڑی ہوئی
کوئی محبت پاس تک نہیں ہے کوئی شامل تھا سلسلہ کا

ستم ہی شعر کا [illegible]
[illegible] ان اگر ہی ہی ہمکو اہمانی بل کی خبر تیر چکا

اگر ہی اختر یہی تمکو لگا بتاؤ لفت کا اوسکو ستا
ہمارا یہی کر ہی شکوا خیال ہی کچھ یہی پہلی کا

[redacted]

بہشت فی تیری ہمکو تو رکھا نہ کہیں کا
دریا کا نہ جنگل کا سما کا نہ زمین کا

قلیم معانی مین عمل ہو گیا میرا
ای شاہ بھر رسا تہا کسی تاج و نگین کا

پر یونکو اوڑاتا ہی ہر اک شعر پتا
مصرع ہی مر نقش سلیمانی نگین کا

وصاحت شب بھی کر دیتا ہون باہم
فطرہ یمین ہی حال ہی اک دو ترین کا

لکھون جو کبھی مدح علی ایک ورق پر
شیرازہ بندی بازو تی جبریل امین کا

رم کر گئی آہو بہی تری خندہ زنی سی — چارہ نہین اس دشت مین بو سکی نہین کا

پرکار مین ہرگز نہ سمائیگی یہ تحریر — بنواؤن خط کا کہکشان چین جبین کا

در در نہ پھرایا مجھی کیا رحم تہا یا شاہ — محتاج مرا پاؤن ہا خانہ زین کا

دنیا مین محبت کا مزا پارسی پوچھو — گھر کو ہی شرف آگیا جب نام مکین کا

لکھا جو محبت کا تھا پیشانی پر آیا — مسطر کا بنا تار پری خط تری چین کا

کیا لکھون کہ کیا حال کیا عشق نی میرا — افسوس ہی کہا مجھی دنیا کا نہ دین کا

اک بوری کی تخت پر اوقات بسر کی — اب پوچھیگا حال نہ سجادہ نشین کا

ہر بال مین الفت کی گرہ باندھی صاحب — زلفو نکو ملی مرتبہ اک حبل متین کا

اختر قلم فکر کی بہی اشک ہین جاری — کیا حال لکھون اپنی دل زار وحزین کا

[redacted]

جو طبیعت مین تھی تہا سب یہ حالی ہو گیا — مصرع سفل مین مضمون عالی ہو گیا

شبکو ہم بستر جو تصویر نہالی ہو گیا
کیونجی کیون اونکو تو لطف پایمالی ہو گیا

ظاہر و باطن مین ہی فرق کیا ہی دیکھہ لو
داغ تہی کہالی سارا جسم جالی ہو گیا

یہ سبب ہی جو کڑہتی ہین اب وہ بہ مزاج
ناتوانی سی مرا دل شیر قالی ہو گیا

فرش سبزہ کر دیا نازک مزاجی نی ہمین
پسکی ہم اونکو لطف پایمالی ہو گیا

اوس کمر کا عشق جبسی ہو گیا کہو یا ہین ہو
سینی مین دل میرا تصویر خیالی ہو گیا

آپکی تقریر کا ہرگز نہ مین دونگا جواب
اوٹھی میخانی سی صاحب جام خالی ہو گیا

سردمہری اِسکی اچھی نہین پچتاؤ گے
گرم ہو جاؤ گی میرا داغ شالی ہو گیا

جب سی آنسو کی آئی آنکھہ مین گل گیا
دل مرا سینی مین اک جام سفالی ہو گیا

داغ کیونکر ہو نہ لالی کی جگر پر باغ مین
طوق قمری سرو کی کانو مین بالی ہو گیا

[illegible]
[illegible] بحالی ہو گیا

کالے ہیکو اقرار ایسا ہا نہ آئیگا کبھی
ہم گلو رہی کہا میرا ہا نہ بتالی ہو گیا

آئی گُلشن مین پنچہ کہیچی نسرین سی ہے ۔ ہاتہہ سارا آپکا پہولونکی ڈالی ہوگیا

اتصالِ آب و آتش گو نہتا ممکن مگر ۔ ہجر مین ہمسی یہ مضمونِ وصالی ہوگیا

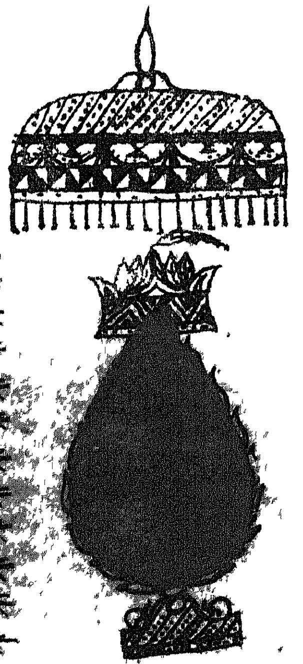
رحم کر ای شاہِ خوبی در گذر تقصیر سے ۔ قیدیونپر توختم آزار نالی ہوگیا

قفل دیکی کُنجی اپنی پاس کہی کہدیا ۔ ٹوکنا اغیار کا ہمکو تو گالی ہوگیا

آبروی شعر دونی ہوگئی اوستاد سے ۔ مصرعِ دیوان ہر اک سلکِ لآلی ہوگیا

کیون نہ دکہلایا کری ہر ہر غزل مین آسمان

اختر خوش لہجہ اب رشکِ ہلالی ہوگیا



مجمعِ عنبر مین ایسا ستم ایجاد کیا ۔ قابلِ بہول کی ہمکو نہ کبہی یاد کیا

ڈنڈ پر گنڈا ہند ہا اور نشانی بہی چڑہے ۔ ہمنی اپنی شکِ پری سے اور پریزاد کیا

ہندوی پس بگی [illegible] نانگ ۔ [illegible] گل کو شمشاد کیا

نانگی تڑوا چکا اب سامنی سیتا ہی بیٹھ — جو کرنا تھا تجھی ای ستم ایجاد کیا

سن چکی شہر مے نائب اہتو حلال — تینی قاضی کو بھرے بزم مین امداد کیا

اہل دولت کے مکانو نہین ہا کرتی ہین — کسی مفلس کا بھی گھر اپنی آباد کیا

ہمسی کیا کہتی ہو تم ہوش مین آئو صاحب — کوئی جنگل نہ کبھی قیس نی آباد کیا

زندگی عاشقو کی دیکھنا ہوگی محال — اپنی حسن کو اک خنجر جلاد کیا

کام حکمت سی نہین خالی یہ دنیا ہی جال — مجھی بلبل کیا اور آپ کو صیاد کیا

چپ رہو چپ رہو بانی نہ بلاؤ مجھکو — مجکی آتی ہی مری یار نی کیا یاد کیا

وہ مراہی تری [illegible] — [illegible] ی تجکو اگر یاد کیا

دیکھنی آتا ہی وہ پیک صبا گلشن مین
جلیسی اختر نی اوسی بزم مین پھر یاد کیا

[redacted]

کبھی جو دیکھا زمانے سی منہہ پھرا میرا
بس اب نکر نا کسی سی کبھی گلا میرا

بن آئی آج رقیبوں کی اونکی محفل مین
مجھی بھی بھول نجائیگا وہ خدا میرا

زبانین لاکہ کہیلین اور اوگین پر سبزے
کبھی نجائیگا محشر تلک مزا میرا

زمانے مین وہ مجھی چھپلیان کہلائی مین
یہ آہ و نالہ و غم ہی بہت بجا میرا

نبی ہی میر محمدؐ اوسی نبی نسبت ہے
جہاز ہی یہ زمین اور وہ ناخدا میرا

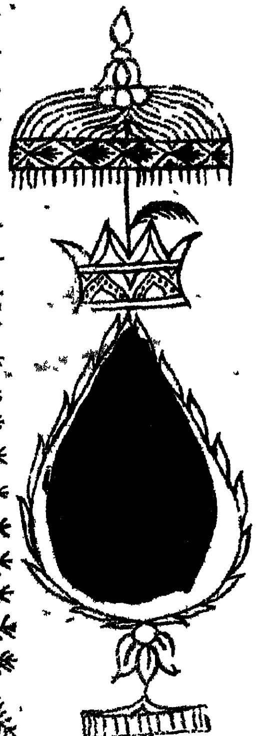
رقیب سے ہی نجائینگے اس زمانی سے
رہیگا [illegible] قیامت بھی جگمگاتا میرا

کبھی قتل کرین ہاتھہ اونکا کہو گا
[illegible] نقصان اسمین کیا میرا

مجھی نہ فخر ہو کیونکر ہزار لوگون پر
کہ ہی وہ اختر مہر و مہ لقا میرا

[redacted]

داغ جو سینی کا تہا وہ رشک لالا ہو گیا
میری نظرونمین اک شمشاد بہالا ہو گیا



ابہان پاتیکی دنیا مین رقیب تیرہ بخت | کلبۂ احزان ہرا مکر بکا جالا ہو گیا

چار دنکی دیکہنی کی ہی فقط دنیاے دون | اس تپ ہجر اینن اسکا ہی سنبہالا ہو گیا

اب ہٹا ئیسی نہین ہٹتا درِ ذندانکا وصف | موتیا کی پہولونکا گردنین مالا ہو گیا

تجہسی ای اختر بہلا کب ہو مقابل ماہِ صاف

سبزۂ خط عارضِ روشن پہ ہالا ہو گیا

[redacted]

فروغِ عشق کو بہی تمنی با اصول کیا | خوشی کی بزم مین دل یار کا ملول کیا

بگولہ بنکی اوڑی خاک تیری الفت مین | یہ ٹیڑہا کوچہ تہا کیا ہمنی خاک دہول کیا

جو کچہ کلام ہو وہ مختصر ... کیا | سنبہلی غیر کی جہگڑی نی خوب طول کیا

صلا ملا یہ سا ئیسی اونکی محفل مین | اونہون نی ہمکو بہی اغیار مین شمول کیا

کہا کہ غیروں کی ہمراہ تم نہ آیا کرو
یہ ہمنی مانا پسند آگیا قبول کیا

یہ آپ ہی ہین کہ دن بھر تو ہم ہین دو دن او
جو کچھ کیا وہ جہانمین کی حصول کیا

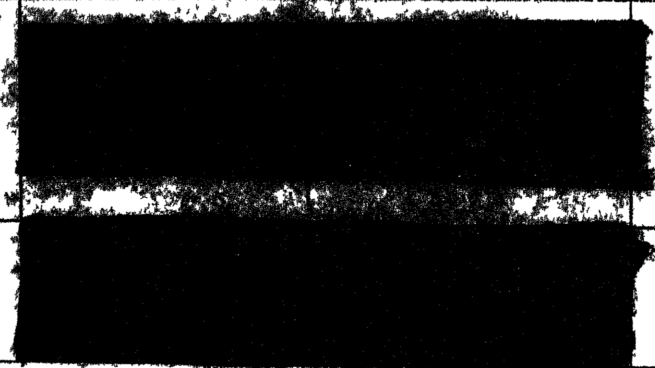
جو ذکر ہی وہ رجاسنئی ہی بھرا محفل مین
یہاں پہ نیک فرشتی نی کیا نزول کیا

قصیر لوگ ہین ہم اب بہی کرتی ہین تعلیم
سمجھتی دیکھتی حکم آپنی عدول کیا

وہ خارکش ہون تری سینی کی
چمن مین دنیا کی پیر کو ببول کیا

ڈرایا کرتی ہی یہ لت تا ونسی کسکو
فروغ نالہ دل ہمنی رشک غول کیا

یہ نکتہ فہمی تو اچھی نہین ہی ای اختر
بس اختصار کرو کیون غزل مین طول کیا


[redacted]

عجب جدا فلک پیر کا قرینہ ہوا
بہار عشق مین مین لونڈ کا پھینا ہوا

بنہایا زلف کا خم حلقۂ فلک نی مجھے
ذرا سا چنبرِ گردن جو بی قرینہ ہوا

تمہاری عشق مین ہی اختصار کا عالم
خیالِ وصل مین مر مرکی میر اجینہ ہوا

بڑی انگوٹھی ہی مجکو قسم سلیمان کے
سپہر ڈانک بنا اور خور نگینہ ہوا

پڑا ہی اوس رخِ روشن کا عکس حیران ہون
مثالِ خانۂ آئینہ میرا سینہ ہوا

پڑا جو عکس رخِ صاف تاب کب آئے
ہمارا وادی ایمن مین طور سینہ ہوا

گلو نسی کیونکر مین تشبیہ لعلِ لب کو دون
مثالِ قطرۂ شبنم ترا پسینہ ہوا

مین تیرے ہی مصحفِ رخ کی کرون رجب مین سیر
ہلالی ابرو ونکا سامنی مہینہ ہوا

یہ لطفِ عشق سے کبھی غیر ہو کر ملا
ہزار سال پری پاس بھی رہی نہ ہوا

عشق [illegible]
[illegible] بہوت بہی بھی ہوا

پہوٹتا تیر [illegible]
[illegible] سے ہوا

ہزار مجکو محبت ہوی مگر ادسے [illegible]
[illegible] عشق مجھے تہا ہی بت [illegible] کبھی ہوا

بہت پلاتا ہوں میخانی مین مین حسن کا جام	فقیر دوست کا لب نام شاہ مینہ ہوا

یقین ہی روز قیامت کو الٰہی بخشش کا

بنی کی دنیا مین اختر کا دل مدینہ ہوا

[redacted]



مکان دل جو بگاڑا بسائیگا پھر کیا	اوجاڑتا ہی رعیت بسائیگا پھر کیا
لگی ہے تیغ کا ڈورا نہ توڑا ہی قاتل	بس آزما چکا اب آزمائیگا پھر کیا
غبار حسن سی حیران ہوا مرا دل صاف	یہ آئینہ ترا چہرہ دکھائیگا پھر کیا
شہید ہو گئی پتھر پڑین نزاکت پر	جو دل ہی پس گیا مہندی لگائیگا پھر کیا
رقیب ہو گئی پروانی تیری محفل مین	چراغ حسن مرا دل جلائیگا پھر کیا
بھڑک بجھی نہ کبھی عشق شعلہ رو یا لکھے	جو دل خموش ہوا لو لگائیگا پھر کیا
ہمارے بازو نہ کھینچی گئی رقیبوں سے	جو تیری در پہ اڑی ہم ہٹائیگا پھر کیا

بس اتنی حضرت دل سے مری کرتو — بھلا جو روٹھہ گئی وہ منایگا پھر کیا

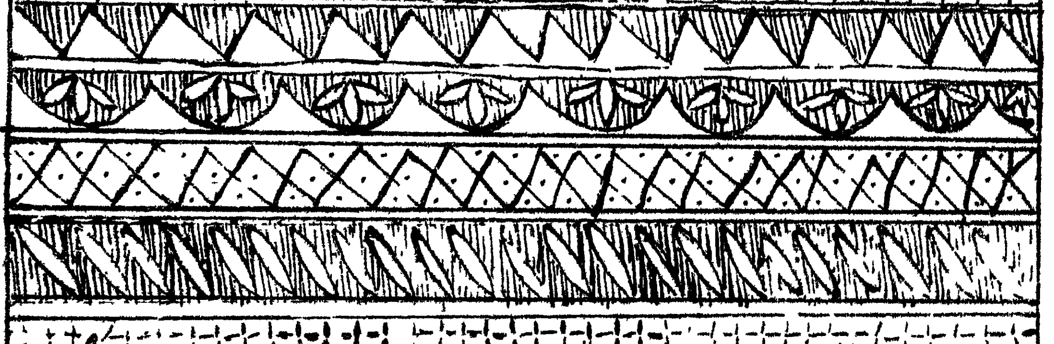
اس ایک چھلّی پہ ہرگز نہ شرط الفت میں — جو قول ہار گئی ہاتھہ آیگا پھر کیا

ترقی مین تنزل کا کچھہ خیال رہا — یہ چاند چودہوین کا منھہ کہایگا پھر کیا

خیال [redacted] جگایگا پھر کیا

سخی ہین ابن سخی تو مگر حفاظت کر — جو دل بھی دے یا اوسکو لٹایگا پھر کیا

سمجھہ رکھہ اسکو کہ اختر سے حسن تیرا ہے — اگر ستارے ہونگی جمایگا پھر کیا



مرا ہی سینہ نگین مین ایک حسرت کچھ رہی کا — یہ پھپھولی نے مری عالم دکھایا ہی پہلو ریکا

بہت گالی ہین غیر و نے کیون مسارے ہو — سناتی ہین مجھی بیوقت کیون راگ گورنگا

لہو کی گھونٹ پی پیکر کیا ہے ضبط محفل مین — ملا ہی منہہ سے منہہ جو ایتا قاتل گلو ریکا

عجب مقتر ہی جادو گیا تاثیر محبت ہی
وہاں انتوئیں انگلی ہی ہماں عالم چہلونگا

الگس الی تبھی سی کی سن ایسی شک سکندر
تقاضہ کرتا ہی بال ہما پر بال چورینگا

لڑکپن کا وہ پیار اپیار اگانا یاد آتا ہی
بجاتی ہو جو دانتوئیں باکر بال چورینگا

اگراپنی وہ [illegible] اختر [illegible]
کرین ایسی آسمان تصفیہ کچھ سودا دیوڑنگا

[redacted]

حیف ہی شہر خموشانکا کچھ حال کہلا
نہ وہ صورت نہ وہ سیرت نہ وہ احوال کہلا

وصف لب مینی جو شنجرف سی او لکھا تھا
طوطیان بند ہوتین جب مرا یہ لال کہلا

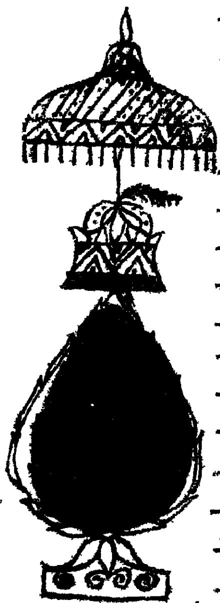
موتی مضمونکا جو ملجاتی لٹا دیجی اوسی
نہ وہ قارون رہا اور نہ وہ مال کہلا

دانہ خال زپہ زلفون نی دکھایا ہی جال
ہوشمن آئی اوڑجائی وہ جال کہلا

حیف ہی اپنا نہ مونس نظر آیا کوئی ۔۔۔ جب زبان بند ہوتی نامۂ اعمال کھلا

تیرا ہی عشق نہ کھلائی دیا ای اختر
گنجِ قارونکا ہی ہرگز نہ کبھی مال کھلا





سن کہو اسپی لگا لگانا نہیں اچھا ۔۔۔ ورنہ [illegible] ہی یہ زمانا نہیں اچھا

[illegible] دل [illegible] ۔۔۔ [illegible] نا نہیں اچھا

کیا ذکر کہا [illegible] ۔۔۔ [illegible] کا خط آنا نہیں اچھا

بت کر دیا ای جب [illegible] ۔۔۔ [illegible] دل کا جلانا نہیں اچھا

رونی مین ہنساتی ہو بھری بزم مین صاحب ۔۔۔ چپ بیٹھی ہو دیہان بتانا نہیں اچھا

تم ڈوبتی ہو جب تو نکل آتا ہی یہ چاند ۔۔۔ دریا مین ہر اک شام نہانا نہیں اچھا

کیون چھیتی ہو غیر وہ نہیں ہاتھ تو کہو وہ ۔۔۔ گالی ہی تو تھی بات بنانا نہیں اچھا

مین آپکو کہین تو ابہی جان تلک دون ۔ پر لیجئی مضمون چرانا نہین اچھا

دمساز نہونگی ذرا صورت تو دکہاؤ ۔ چہپ چہپکی ہر اک پر دیکہنا نہین اچھا

افسوس کی صورت نہ بناؤ نہ رلاؤ ۔ دل لپتا ہی ہونٹھہ ہونکا چبانا نہین اچھا

اب چہگئی کبہی آیئی تصفیہ ہان ہو ۔ بازار مین یہ مول چکانا نہین اچھا

ہر ایک سی ہم عاجزی مین اسلئی کرتی ۔ آئین مین ہی دل کا دکہانا نہین اچھا

کیا عقل ہی کیا سن ہی ابہی سی نکرو تیز ۔ ناصح اونہین باتونکا سکہانا نہین اچھا

کوچی سی چلی جایئی اختر کہین اب اور

اک جنونکا سا اپنا حال رہا ۔ زیست مین بہی مجہی ملال رہا

جب سے پیدا ہوی رہی عاشق ۔ عمر بہر اپنا ایک حال رہا



زعفرانی رہا یہ رنگ مدام
اک گھڑی بھر نہ جی بحال رہا

کوئی دم پر شگفتہ ہویا کوئی ٹپتا
خواب مین بھی یہی خیال رہا

غصہ بھر بھر گیا ہی نشان مین
خون بھی سب سی لال لال رہا

مغفرت کی امید کیا رکھین
روسیہ اپنا بال بال رہا

رشک ہی ہجر مین ہمین اپنا
وصل کا صاد با وصال رہا

صبح ہوتی ہی اوٹھہ گیا اختر
دوپہر تک یہ جی نڈھال رہا

[redacted]

خط شعاع مہر [illegible] بنا دیا
اکھیا کا ٹھا تیغ کا ٹھا بنا دیا

ہمکو خیال وصل نی موتا بنا دیا
تیر شہاب فکر نی لٹھا بنا دیا

گلگشت باغ کا جو کبھی آیا مجھکو شوق
ہر داغ مینی پہولونکا گٹھا بنا دیا

مجنون پہ فوق کیون نہو اِس ناتوان کو
مجنون کو عشق دوست نی لیلا بنا دیا

قد سے تیری برابری کی تہی جو باغ مین
سرو سہی کو مار کے سیدہا بنا دیا

غصہ کری جو ضبط کرون رووَن تو ہنسے
نالونکو میرے یار نی ٹہٹہا بنا دیا

اے آفتاب حسن ترا آفتابہ ہے
سورج کو پاتخانی کا لوٹا بنا دیا

دیکہا جو دور سے تو وہ چہوٹا نظر پڑا
ہر اک بزرگ آنکہہ مین چہوٹا بنا دیا

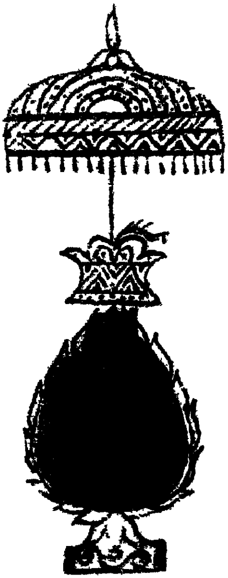
کیونکر ڈہلین نہ فکر سے مضمون آبدار
دنیا کو بت کے واسطے سانچا بنا دیا

شاعر ہون میرے واسطے صیاد کیا عیب
چڑیا کو مینے باز کا بچا بنا دیا

اب آگے بڑہ کے اور بہی عنانِ فکر
مینے گل گلاب کو ٹہنا بنا دیا

مضمون تو اوسکی چاندسے روشن تہی شہر مین
جرأت کو مینے صاحبو اندہا بنا دیا

جان آتی ہی جو دیکہتی ہین اک نظر اوسے
اختر کو ہمنے رشکِ مسیحا بنا دیا



[redacted]

مرا پتلا بنا دی ای خدا الفت کی مٹی کا
بتونسی تا نہ رہجائی کوئی پھر حوصلہ جیکا

نہین مٹتا مٹائی سی تکدر قلب عاشق کا
غبار چہرہ گردون ہوا سامان پانیکا

نہین دل بہولتا زلف سیاہ یار کا سودا
ڈراؤنگا اسی اب مین کہا کر سانپ لاٹہیکا

وہ سینہ تیا کا پہول ہی کس ستی آنکہتین مین
رگ گل دست نازک مین ہی گلدستہ جہیکا

نہ آئی لب تلک اظہار الفت سین کچہہ ہو
بھرم لاکہو نکار ہجاتا ہی صاحب منہ پہیکا

وہ آئینہ نہین جو منہ دکہائی غیر لوگونکو
یہ دنیا کون کہتا ہی فقط دہوکا ہی ٹٹیکا

یہ پہیکی پہیکی باتین کب سنونگا مین رقیبونکے
مری کانونکو لپکا پڑگیا ہی وصل کی شیرینیکا

یہ بارانی جو اوڑہی ہو اسی ہی چہینٹی لیتی ہوئے
کرو تم گرمیان دل کہولکر موسم ہی سردیکا

تمہارا گر زبان ور وکتا ہی منہ رقیبونکے
سوارو نین نہین دیکہا کوئی ایسی کا ٹہیکا

وہ توڑا ہی جو بہونکی گا دماغ خستہ جانونکو
پہاہی تیل ہو کر عشق مین گودا ہی ہڈیکا

کبھی چھوٹی محبت کی خبر دل کو نہ ہووے گی
موثر ہوتی کب دیکھا ہی ہمنی نقش پانیکا

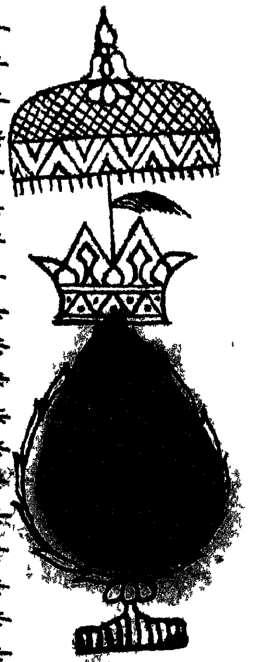
میان صاحب یہ اچھا قافیہ تھا ڈھونڈھ کر باندھا
کمر ہی یار کی بابل پر اریشم کی لچھیکا

وہیں پیر مغان شیشی کا منہہ منہہ سی ملاتا ہے
کسی لڑکی کو ہوتا ہی اگر آزار پسلیکا

میان ہیچ بالتی پڑتی ہین اپنی جان کی لالے
برا مانی و اندہا ہی کہین اوسکو اندہیکا

بہت گردش ہی کی ساتون فلک کی سیر ہی کی ہے
ندیکھا ہمنی ای اختر کوئی بھی اپنی ثانی کا

[redacted]



کہان چلی ہو اندہیری مین یجان تنہا
پھرا نہ کیجیی رات کو مہربان تنہا

دکھاون مشعل داغ جنونکی روشنی مین
نہ چھوڑونگا تمہین اسوقت مہربان تنہا

اسیر دام محبت کریگا بلبل کو
چمن مین پھرتا ہی اونکو باغبان تنہا

ہمین بھی ساتھ لیا کیجیے کہ دل بہلی
کمر کی یاد مین پھرتی ہو ای میان تنہا

مجھی بھی لطف ملاقات یار جانی ہے — من آن نیم کہ کنم سیر بوستان تنہا

ہزار پیر مغان سی لگاوٹین پاتین — شراب خانیمین پیکہا نہین جوان تنہا

ہزارون آئی اکیلی ہزارون جائینگی — مین ہی نہین ہون زمانیمین مہربان تنہا

مین فوج عشق ہی ہمراہ لیکی جا پہنچون — خدا کی واسطی بولو گئی کہان تنہا

جہان جہان وہ ہین ہمراہ انکی مین بہی ہون — نہ رہنی دیگا بن فوج کی نشان تنہا

خدا کی واسطی [redacted] نشان تنہا

ہمارا قصہ ہی یادگار گلشن مین — سنا نہ ہوگی کبھی بلبل کی داستان تنہا

جہان پلک ہی محبت ہے آنکھہ مین پایا — کبھی ہو نیگی بن تیر کی کمان تنہا

ہزار جلسی بنا کر بگاڑ دیگا یہ — نہین رہیگا صد افسوس یہ جہان تنہا

نہ میری ساتھ چلو یا دہی یہ مصرع غیر — گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

وصال ہو چکا کیا رات ہجر کی آئی
جو شب سے بیٹھا ہی محفل مین قصہ خوان تنہا

ہمین آج گھٹکا ہی بیرنگ رنگ جمتا ہی
سناؤ کرتی ہین اختر کی داستان تنہا

[redacted]

زوالِ [redacted] ی ہی اپنا سفید بال ہوا

مِلاؤ نور کہ آیا پسند پردہ ہین
سفید بال جو دیکھی تو خوش جمال ہوا

کھلا ہی عشق کا انجام کار پیری مین
منو نہ دیکھتی یہ حسن کا مآل ہوا

ہمارا شیب تو پہنچا شباب جیسے تک
ضعیفی مین مجھی حاصل بڑا کمال ہوا

یہ رہ ؤ فلکی نے کیا سفید ہمین
سفید رو تیکی مانند اب کا سال ہوا

لگی ہین ہیو لونکی ابنار میری سونیکی جا
گلو نکی رسی مین ابا غبان نہال ہوا

بیا ہی رخسی تری اونکو مین چھپا تا ہون
چھپا نمین چشم مہ خور کا مین کجال ہوا



عجب نهین جو خطا بخش دے وه سبزه رنگ | گناهگار سر زلف بال بال هوا
خوشی کرو که جوانونکی آرزوئین هین | ضعیفی دیکهه کی اپنی همین ملال هوا

[redacted]

نمک تلک نهین چهیکا رنگ و آب آگیا | خزان چمن مین جو ئی موسم شباب گیا
یه کیا سبب که مهکتی هین دنکو لاله و گل | چمن مین رات کو رشک گل گلاب گیا
جوان کر دیا یاد رخ پری نی مجهی | هزار شکر که پهر موسم خضاب گیا
پرانی باتین نه چهیڑو نه رنجشین سیکهو | وه گاو خورد هی دفتر وه سب حساب گیا
خیال حسن نی پهنچا یا پاس آنکهونکی | پلک کی سیخ تک دل جلا کباب گیا
نه کیون کلین یه پریزاد اپنی هاتهه سی هاتهه | هر اک هوس کو سلیمان مین مین داب گیا

نہ چھوٹا لوٹنا فرقت کا بعد مرن بھی
یہ مردہ کیا تھا زمین نی بھی اک عذاب گیا

اوٹھایا عشق نی تیری مجھی قیامت مین
ہزار شکر زمین پر سی اب عذاب گیا

مجھی یہ رشک ہی کیون سامنا کیا اے
تمہاری چہری تلک چاند آفتاب گیا

وہ سوتی مین سی اب اوٹھتا ہی اک ذرا ٹھہرو
دکھاتی آئینہ اوس کو آفتاب گیا

خزان نی رنگ جمایا ہماری نقشہ پر
و بل و خم و سیاہی و پیچ و تاب گیا

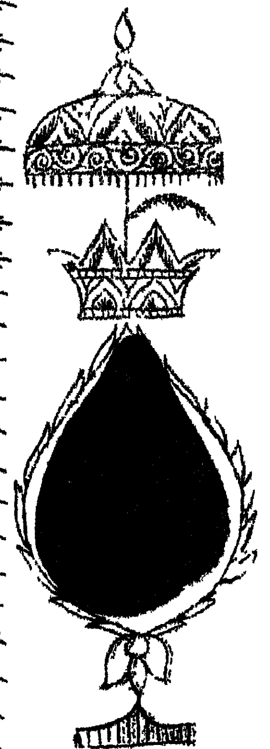
فلک پہ چاند کا بھی رنگ فق ہوا شب کو
جو چاندنی مین تو آئی شکیب ماہتاب گیا

جوانی کیا تہی ضعیفی مین ہم جو رونگی
ہزار شکر کہ اختر سی اک عذاب گیا

[redacted]

آپکی ملنی کا میرے دل مین ارمان ہی گیا
زلف کی مانند صبا مین پریشان ہی گیا

کاٹ ڈالا جب گلا تلوار سی مین خوش ہوا
درد سر جاتا رہا خالی گریبان ہی گیا



خوبصورت اوٹھہ گئی بد شکل مین باقی رہا | پہول باغونکی چلی خار بیابان رہ گیا

دیکھیون تک کا پتا لگتا نہین گلزار مین | ایکھون صد شکر ان ہاتہہ سی دامان رہ گیا

حور سی ہی اب امید وصل جنت مین نہین | اب تو دنیا مین وسیلہ اپنا قرآن رہ گیا

ایکھون اک جامۂ عریان بہی بنکو چاہیے | نوچ ڈالونگا جو تار جیب دامان رہ گیا

ہم فقیرونکو نہ پوچہو اپنا پیشہ ہی ہے | آسمان محتاج بہر گردہ نان رہ گیا

پوچھی چلکر کسی پردہ نشین سی یہ سخن | زاہدونکی دلمین کیونکر نور ایمان رہ گیا

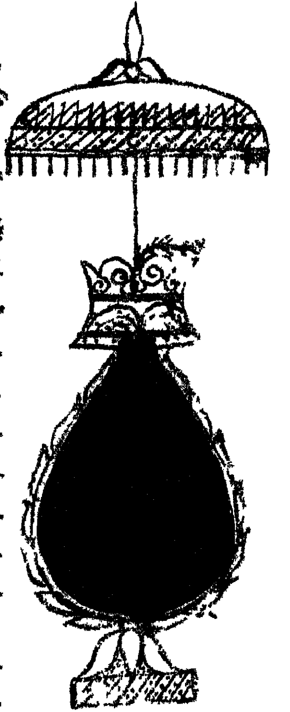
بعد مردن جسم باقی ہی مگر یا تین نہین | بلبلین سب اوڑ گئین خالی گلستان رہ گیا

کیا ہوا گر حال دنیا مین نہ پوچہا آپ نے | قدردان ہوگا جو کوئی مرتبہ دان رہ گیا

کیا ہوا اے میر عزیزون نی جو پوچھی [illegible] | [illegible] غم یوسف سا انسان رہ گیا

گر نہ ہوتی ہم کسی کرتا اسیر اے نازنین | قیدیونکی دم سی شاہا ہیر از زندان رہ گیا

بس کیسکے آگی اختر اب پڑہنا اپنا شعر



تیرا پردہ شہر مین میری غزلخوان ہو گیا



[redacted]

کیون بسی ہر مین تم اک ٹہکانا کیا تھا | بی بسی مین تمہین اس لکا لگانا کیا تھا

سچی بات تو یہی فقیر و نکو کرو شاعر و شاد | جہوٹی مضمون تمہین دنیا مین لٹانا کیا تھا

آج ہاتہہ آئی ہین چہوڑ و نگانہ تمہین ہم ہین | پہیلی ویسی نگی نہ آنی کا بہانا کیا تھا

پہرتی پہرتی در مطلوب پہ ہم جا پہنچی | واہ کیا خوب یہ کوچی کا ٹہکانا کیا تھا

مین ہی فف ہو گیا بن تیر کی سبحان اللہ | کیا کیا نداز تہا اور واہ نشانا کیا تھا

کیسی بانکی ہو چہپایا ہی کسی کو ٹہہ پہ | بانا پائو نہین ہی پردیکا بتانا کیا تھا

یون ہی رلواتی ہین ہر روز مجہی فرقت مین | یہ بہانا تہا نہ آنی کا نہانا کیا تھا

یون ہی تر [redacted] ٹ دکہانا کیا تھا

کچہہ نہ کی قدر دل سوختہ ایجان جہان | ہم تمہین جان چکی تمنی نہ جانا کیا تھا

ہم پیالہ نہ سہی ہمتو نوالی پہ ہین لوٹ | اک پیالی مین یہ کہانی کا نہ کہانا کیا تہا

آپ سے ابہو ہی مجکو [redacted] ل چکانا کیا تہا

دنکو سوچ سے نہاتی ہوئی شرم آتی | کبہی راتونکو یہ چپ چپ چہپکی نہانا کیا تہا

کہین بندی وق اجی ماربی تا فیصلہ ہو | چہوڑتی تہی تو میان دل کا لگانا کیا تہا

پہاڑ کرنی لگا صحرا مین بہی ای مایہ ناز | خواب خرگوش سے آہو کا جگانا کیا تہا

کیون ٹہاتی نہین قدر دل پر درد کو تم | اس کہٹا مین ہی امید گہٹانا کیا تہا

آج غمزی ہین مہی باتین ہین نخری ہین وہی | چپکی چپکی مری انکو کا دبانا کیا تہا

سچی باتون نے دل اختر پہ درد دیا
جہوٹی پیمان نہین ماتہی پہ جانا کیا تہا

[redacted]





آپکی تسکین سے مجہین وسر اپید اہو | قلب کی ہنسی کا صاحب عالی رضا پید اہو

بانکپن کسند تہارن تیوریان چڑہتی تہین یار
ماشاء اللہ آپ کوبہی حوصلا پیدا ہوا

آئینہ ہمنی دکہایا جب تو قلعی کہل گئی
ہوگئی حیران کہ دیکہو اسمین کیا پیدا ہوا

راز پوشیدہ سواللہ کی سمجہا ہی کون
جانتی ہو تم کہ میرے دل مین کیا پیدا ہوا

[redacted]

اس لئی کہتی تہی ہم غم ہمکو کم دیجی
تو مبارک ہو مبارک آشنا پیدا ہوا

گر نہو وہی مروت تو بیکار ہی سب بندگی
درحقیقت آدمی بہر فنا پیدا ہوا

کشتی دنیا پہ ہم کہل کر لگی کرنی گناہ
جب محمد سا ہمارا ناخدا پیدا ہوا

ہم نہ کہتی تہی کہ یہ باتین بری لائینگی تجہی
بیدلی کا حوصلا تجہمین دلا پیدا ہوا

وہ ہمین ہین شکوہ سنجی رکہتی ہین دل تیرا
پہونک دیویگا جو کوئی دلجلا پیدا ہوا

میری آنیکا رقیب تیرہ دل مانع ہوا
کب کوئی دنیا مین اس ابلیس سا پیدا ہوا

جب کبھی آتو نکو ہم جا نکلی باغین
چاند نیکی کہیت مین وہ نہ تھا پیدا ہوا

اسقدر جلدی سے غزل کہنا بہت دشوار ہے
کب کوئی دنیا مین اختر آپ سا پیدا ہوا

[redacted]

آسمانسی سپہر کو منہہ پر لونگا
رہ فلک آج ترا آنکی بستر لونگا

پیرہن اوڑہنگا او ترو اونگا پہاڑونگا
ہاتہہ مین اپنی مین جب دستہ خنجر لونگا

ذرا آنکلی تو وہ قیس مری دی آہین
ایجنون تیری لئی ہاتہو نمین پتھر لونگا

پھاگر تری دیوار کا سایہ پڑ جائی
بیٹھی بیٹھی تری دیوار کو اوٹھہ کر لونگا

بھی شمشاد قدونسی ہی محبت دن رات
مین تو طفلی مین بہی اک سر صنوبر لونگا

سنگ افلاک نہ توڑینگی سر طائر ہجر
مرغ غم بیضہ فولاد کی اندر لونگا

مری ہمراہیمین لوگ خاک اُڑاتی نہ چلو — دوستو کوچۂ دلدار کو چلکر لونگا

کیون زمین پانو کی نیچی سی چلی جاتی ہے — آسمان غم کا ابہی اپنی مین سر پر لونگا

سیدہا کر لی [redacted] ی تری فوج کا سنکر لونگا

در بدر مجکو [redacted] کہان آج ترا گہر لونگا

میری لسی تہین اگاہ ہوم جان — منہہ سی مانگا ہی حیدر صفدر لونگا

ابہی کرونگا فلک اسکو غم و غصہ ہے — ہاتہہ مین اپنی جو مین ہی جگر کا لونگا

اٹہتا پہرتا ہی پانو زمین سجاتو پہنچ — مار تلوار کوئی تول کی منہہ پر لونگا

رگ باریک مری دل کی وہ کٹ جاتی ہین — اس ستمگر کی لئی پلکو نکا نشتر لونگا

سر مہری گر کر زخمی دل بہنتا ہے — تلخی کی لئی مین مہر کا خنجر لونگا

بیقرار ہی سہی ہسنی ہوان دہا نہو — رہ فلک آج گلی کا تری چنبر لونگا

کہوٹی سر پر ہتی ہین جب تو پی پاس آدب — غیر بہی کہتا ہی ور کی مین خنجر لونگا

منہ سے ہنسی ہی رمز و کنایہ صاحب
بتا سی مجلی ہین مین صبح کا اختر لوگا


[redacted]

محبت سی بس بنا لیجیی گا — بتا دیجیی کیا خدا سے لیجیے گا
کہان تک یہ چھلا چھپول رہیگی — بتا دیجیی ہمسی کیا سے لیجیے گا
اٹھا و نہ یہ جہوٹی پر زری تم آسمین — کلام خدا کیا اوٹھا سے لیجیے گا
بہوین بہی دکھاو گلی بہی لگاو — کبہی تیغ بہی آزما سے لیجیے گا
بہت دل لبسی لا کہہ خوش ہو گئی ہین — بس اب آپ مہندی لگا لیجیی گا
کہان ہو کی پہرے ہو کیا تا کہتی ہو — نگاہو نمین کیا ہمکو کہا سے لیجیے گا
بڑی دیر سی بیٹہی ہین ہو بیستہ — ذرا گو دمین بہی لٹا سے لیجیے گا

کبھی تو نسی جو تو نسی الفت ہوئی تھی | بڑی چیز اسپر اوٹھا لیجئی گا
بھری بزم مین مضحکہ کرنی لاے | جو روون تو مجکو ہنسا لیجئی گا
اگر کھوٹی الفت سے ہی تمکو ہوگا | کسوٹی پر اسکو چڑھا لیجئی گا
کماندار دشمن چلیتی تو مین لیکن | جو دل چھوٹ جای دبا لیجئی گا
جلاتی غضب مین سرِ راہ ہمکو | پریزاد سا گڑگڑا لیجئی گا
اگر لیچلی عشق منزل مین مجکو | رقیبون سی مجکو بچا لیجئی گا
جو ملجاے گبھرو کوئی راہ چلتا | اوسی اپنی گھر مین بٹھا لیجئی گا
مرا فخر بڑھ جای بازار مین بھی | سرِ راہ مجکو بلا لیجئی گا

خفا کیجئی اب نہ اختر کو صاحب
یہ دل لیجئے اور کیا لیجئے گا

جو غم ہو تو تلوار کہا لیجئے گا | محبت کا بیڑا اوٹہا لیجئے گا
گلوری رقیبون نے بہیجی ہے صاحب | کسی اور کو بھی کھلا لیجئے گا
ابھی سے گلا سبزہ رنگی کا کیا ہے | گلوری تو پہلی چبا لیجئے گا
اگر عرش منزل تلک ہو گذارا | تو ہمکو وہان بہی بلا لیجئے گا
کہین دہو کی مین منہہ کی نکہا دین | جو لڑبی گا پہلی جتا لیجئے گا
نکل جاؤن سیدہا مین اوس راہ کی بہی | ذرا اپنی دل کو ہٹا لیجئے گا
دکہا دونگا سورج کی قد کو قیامت | ذرا اپنا بالا منگا لیجئے گا
مچلکی کا کیون نام آیا زبان تک | محبت کا ہمسی لکہا لیجئے گا
کسی اور سی پہر نہ کیجی گا الفت | یہ قیمت ہے پہلی مچکا لیجئے گا
اگر قول ہاری تو کیجی گا بارے | جو چہلی کا گل ہو تو کہا لیجئے گا
جو ہندو بچہ تمسی بحری یہ بگڑے | تو گنگا ہی اوسیرا اوٹہا لیجئے گا

اگر چاندنی دیکھنے جاییگا
تو اختر کو پہلے بلا لیگا



[illegible]

فلک پر رہی نام اختر محل کا
یہ [illegible] اختر محل کا

پڑی روشنی کیون نہ ساری جہان پر
قمر بن گیا بام اختر محل کا

چلین جب بہشت برین باغ ہووے
بنی حور ہر گام اختر محل کا

ستارونکو ہو روشنی انکی نرخ سی
قمر حسن کی وام اختر محل کا

سر شام منہہ پہ جو زلفین سنوارین
قمر پر پڑی دام اختر محل کا

چمک جای مینا تی مین اوسکا طالع
جو جمشید کی جام اختر محل کا

یہ امید ہی سبکو ہر جا نہین
زبان پر رہی نام اختر محل کا

کہون کیا کہ تسکین شمس و قمر ہی
یہ چہرہ سر شام اختر محل کا

یقین ہی کہ ہو روشنی سب سے ہو کر

کہ اختر سی ہی کام اختر محل کا

[redacted]

امیدِ خوشی ہی [redacted] ہی نہ راحت کی نہ دھڑکا ہی ستم کا

راحت کے لیے رنج خدا نے کیا پیدا — یہ تال بنایا ہی میاں ایک ہی سم کا

حیران ہیں اِن دونوں میں ترجیح کسی دوں — ہستی کا بھروسا ہی نہ کچھ خوف عدم کا

شاہانہ نظر آتی ہیں سامانِ گلستان — نرگس پہ تیقن ہی مجھی ساغرِ جم کا

مستونشی بیران فلک رہتی ہیں غافل — اس فوج کی پیچھی ہی نشانِ اہلِ قلم کا

کیا غیر کی تعظیم کروں حرم کی اندر — جھکتا نہیں اپنی سی نشان اپنی علم کا

میں زخمیِ الفت جو گیا چاندنی میں باغ — ہر برگِ شجر پہ تھا گماں تیغہ ستم کا

گُل ملکی نہ چلیے کہ مرجان ہی شیرین — بچتی کہیں دیکھا ہی نہیں عشق دو سم کا

جو آیا وہ گم ہو گیا جو جاگا وہ سویا
کس کس سی گلہ کیجیی دنیا کی ستم کا

گردن سی یادہ ہی مری بازو نکو طوق
چنبر سی [illegible] ہی مزا اپنی حلم کا

اللہ نی وہ دولت الفت مجھی دی ہی
دنیا مین ہون محتاج زیادہ کا نہ کم کا

شبدیز مژہ خامۂ مشکین نی گرایا
کیون ابتو سوارو نہین نیا رنگ ہی چمکا

مجھسی مری اشعار کو کیونکر نہو زینت
زیبائش دنیا ہی نشان تاج و علم کا

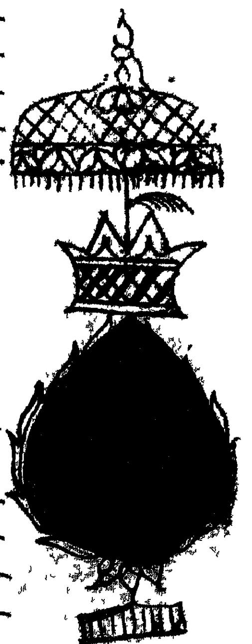
اغیار سی مطلب نہین جو چاہی وہ آئی
مشتاق ہون مدت سی فقط آپکی دم کا

رندانہ بسر کرتا ہون زاہد کو بھی چھوڑا
پابند رہا مین نہ کبھی دیر و صنم کا

جسنی ہمین دیکھا نہو وہ دیکھ لی اختر
اپنا علم کاہکشان مہر پہ چمکا

[redacted]

تیغ کی چال دکھاتا ہی یہہ آنا تیرا
راہ کو کاٹتا ہی راہ مین جانا تیرا



چوری چوری ہی مین سب کام کیا کرتا ہے — اب بہی جاتا نہین چہلّی کا چہپانا تیرا

پیچ پر پیچ ندی لٹ پتی دستار سے تو — تیری زلفون مین لٹکتا ہی تبانا تیرا

پہونک کر اپنی قدم رکھتہ پری کہتی ہی — شیشۂ دل کو ہی منظور جلانا تیرا

پہول ہو لوئین تجکو مین تلوا دونگا اُس ای گل تر — بدہیوسی تو تجک جائیگا شانا تیرا

ای شہِ حسن کسی روز تو ہاتہہ آئیگا — دم تری عشق کا بھرلی یہ مانا تیرا

مہندیسی آگ لگا دیتا ہی گلزار و نہین — عطر بھروائیگا نہرون مین نہانا تیرا

تیر مژگانسی نکر عاشقونکا دل زخمی — چوک جائیگا کسی روز نشانا تیرا

لب معشوق ہوتی غیر تڑپتی ہین ہم — خاک تودی پہ نہین لگتا نشانا تیرا

غیر سی کام نہین مجکو سپاہی ہی من — تاک لیتا ہون غزل مین مین نشانا تیرا

ٹپیان باندہ کی [redacted] یہ نشانا تیرا

ہم تصدق ہوئی مقتل مین تری اوپر سے — کہوچکا نام و نشان بہی نشانا تیرا

نیم بسمل نکر اہی یار شگون نیک نہین
کیون ہی کیون آج پہڑک جاتا ہی شانا تیرا

مین تو سلجھایا کرون رات کتی غیرون مین
زلف مین آج اولجھہ جائیگا شانا تیرا

اب تو جہک جہک کی سلامین نکر اتنی جہی یار
ہم او تر وائینگی یہ پاؤن کا بانا تیرا

بانکا بانکا نہ پہر اس مقتل عشاق مین تو
پلکو نکی بان او تر وائینگی بانا تیرا

غیر گاتی رہی دمساز ہوئی درپردہ
ہمنی اک قول بہی ایجان نہ جانا تیرا

ہم تو خوش ہتی ہین باطن مین گہلی اندیسی
گد گدی کرتا ہی پہلو مین ولانا تیرا

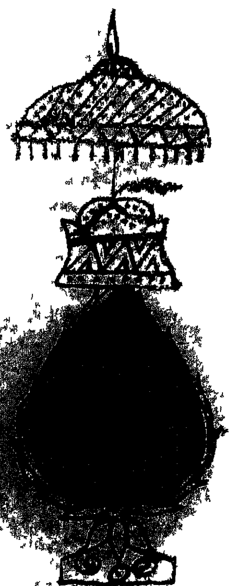
آسمان پر نہ بچی گا کوئی اختر تجہسی
چشم بد دور رہی وہ انکہہ لڑانا تیرا

ردیف الف دیوان مبارک بنام تصنیف معلی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

اختر ... سلطان

غزل ...

نہ گلستان مین ... پایا ... سیا



اب وہ دانہ نہ قفس میں نہ وہ گھر یاد آیا / چہچہے کرنی نہ پائی تہی کہ صیاد آیا

یا الٰہی نہ ہنسی کوئی کہین اِس مقتل مین / منھہ مراد دیکھہ کی روتا ہوا جلاد آیا

باغبان دُبہ ہوا فصل کا مُژدہ سن لی / خطِ گل لیکی کسی باغ سی شمشاد آیا

خواہشِ قتل سی گردن سی مری آلپٹا / دستی کی پاؤن سی خود خنجرِ فولاد آیا

آدمیت کے کوئی بات نہو گی جسمی / میری محفل مین اگر کوئی پریزاد آیا

جو بر دنیا سی کوئی دل خوش و خرم نہ ملا / جو کوئی آیا سو اِس غم مین ناشاد آیا

جوش مین آن کی بڑ مار خدا یاد ڑے / سائلا تیرے بہی در پر کوئی آزاد آیا

حالِ دنیا یونہین منسوخ ہوا اسی اختر / نامہ شک گیا آتش استاد آیا

[illegible]



یاد سی مجھہ ناتواں کی اٹھی ہی درد مین | ہو تیون کا لتھا ہی دمین بہاری ہوگیا
تیرے قدموں سی لپٹنی کی لئی گلزار مین | ہر بگولا خاک کا باد بہاری ہوگیا
کیا ہوئی درد اٹھہ سی بہلا یہ سخت جان | خنجر قاتل مری گردنسی آری ہوگیا
وہ یہ کہتا ہی جو عاشق ہو وہ بوسہ لی مرا | اس خصوصیت سی فیض عام جاری ہوگیا
سب لئی سمین بھری شیرینی معشوق کے | درد عاشق مربّی کی اچاری ہوگیا
طالب بدرسی ہر دم بگڑتی ہو عبث | اس سی جو صادر ہوا بی اختیاری ہوگیا
رودیا تیغ مژہ دکھلا کی او رمن جلانے | اب چشم صاف بھر ابداری ہوگیا
جسکو دیکھا صید کرنی مین تجھہ باقی رہا | باز چشم حسن اب بالکل شکاری ہوگیا
باد سم توسن جانان سی کیا اوٹھا غبار | خاکساری سی یہ دل گرد سواری ہوگیا
مرہم زنگار یعنی سبز رنگ کی لئی | آب نہ تجھہ ہوگا دل کا زخم کاری ہوگیا
گل نہ گل کھائی ہین باغ حسن جانان مین بہت | الفت گلرو مین شوق دستکاری ہوگیا

شوق ہم آغوشی جانان سی اب بازار مین
دیکھہ لیجی ہر جگہہ گوتہ کناری ہو گیا

ماہ رویان جہان کیون نکریہون اب حکم مین
اختر خوش لہجہ پر فیض باری ہو گیا



باغ بہی بینی صرصر سی ہی تر بولیتا
یہ بہی ممکن تہار کہ تجہہ گل کو کوئی چہو لیتا

صف مژگان کی تن سی نکل سکتا وہ
کوئی سالار اگر دستہ ابرو لیتا

ساعد صاف کا پرانہ بنا ہی مہتاب
مہر تابان سی ترا ایکہ بازو لیتا

تو لتا تیر دنکی سنگینی کو پلکونکی سنا تہہ
بیچتا گر کوئی مفلس تو ترازو لیتا

کیون نہ تسکین ہو حرارت کو تری ہونتہون سی
جا کی عطار سی کیون شربت الو آلیتا

دو قدم نا پتا میخانی کی گر کوئی زمین
آسمان اوسکا وہین کاسہ زانو لیتا

بیچتا کوڑیونکی مول اسی جا کر مین
دل نادار اگر کوئی پر پرو لیتا

کالی چوٹی مین اگر ہتھی کا ہو موباف
چٹکیان مین بہی بجا کر کوئی جگنو لیتا

حسن کی فوج کی ہو جاتی ابہی وہ کرتا
وہ اگر ہاتہہ مین اپنی گل شبّو لیتا

دنکو آتا نہ لبون تک مری قسمت ہون بد
آب ظلمات اگر مین کوئی چلو لیتا

پہندا پڑتا ہی بہی الفت مین اگر وصل ہوئی
ہنسی سی جان ہو بچ جاتی تو پہو لیتا

شعر کہ ہجر مین تو اے دل نالان فراق
دستی دیوان اک اختر کا اگر تو لیتا

غزل [redacted] عالم واجد علیشاہ اودہ مقید

نشیمن خانہ رنگین پا گل و صیاد دو تین
نہ نکلا حوصلہ گلشن مین مرغ عاقبت بین کا

مری اللہ اکبر کسقدر دست آزما تھی
رہا اکبر ملک دنیا مین پابند پتی آئین کا

نظر ہا ہی نظر کر دیکہہ لی صورت پریشان ہی
تھکانا لک نہین سکتا ہی چیر چشم بد بین کا

جنازی پر کمان ہوئی نگاہ دلکو چہیر کہٹ کا
جو قبرستان ہی وہ تکیہ ہی گویا میری بالین کا

ہماری بازی نیا تماشا عشق کا سمجھو
بھرا ہی کسی صاحب تمہاری حسن شب بین کا

مرا قاصد پہنسا ہی چال مین کیون نکر نہ دشمن کو
کبوتر تک یہان دم بھرتا ہی تجھہ اپنی زمین کا

پسینا آنکا گرتا ہی قطرہ ہونگی شبنم کی
عجب کیا عطر گاڑی کھینچتی پھول قالین کا

زمین بہی چار کرنک کی نہ بخشی مردہ خیابین
کبھی اسی آسمان تو نی کیا ہی کام تحسین کا

قناعت ایک ہرگز نکی قسمت کے سوا خوبی ہے
وہ دیکھو چار یاری ہوگئی موقع ہی نفرین کا

سفیدی آئی بالون تو سمجھی وہ سیاہی ہے
اندھیری چھائی ہی لیکر کہان وقت تزئین کا

جلونکو کیا جلاتی [illegible] آگ [illegible]
[illegible]

وہ مستی ہتی [illegible] ہی تضمین کا

بتونکی آبرو ہندو بچہ اپنی نہ لی لینا
خدا کی واسطی کرنا نہ کوئی امر نفرین کا

بظاہر گو کہ ہی لیکن بباطن کہہ نہین سکتے
معما ہی دہن مین یعنی ہی یہ نون تنوین کا

صباحت اور لطافت اور نزاکت اور ہے سطر او
دہن معشوق کا یون ہی کہ جیسی ہو گل نسرین کا

جگر کی گرمیاں آہوں کی ہونٹھوں سی کوئی جھلکی ہی
مژہ پر جیسکی پھل سی چھی کوئی جان سنگین کا

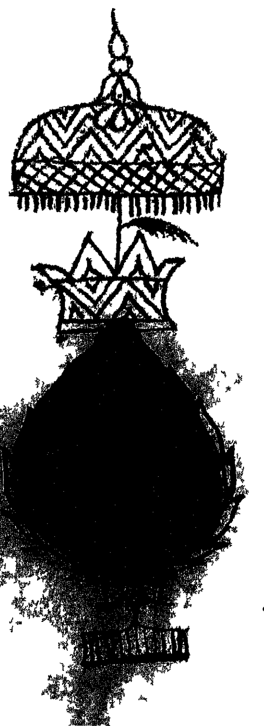
ہر اک تار اتری شمعِ رخِ پُر نور پر غش ہی
بنا مہتاب تک پہونچا انہ تیری سی سیمین کا

کبھی اللہ کو سجدی ہیں تو ہونکی نگہ حمایت سی
ٹھکانا ناتک نہیں لگتا ہی صاحب آپکی دین کا

سنا تھا گریہ بہر مردہ لیکن ہم تو زندہ ہیں
غزل ہرگز نہیں نوحہ ہی اپنی جان غمگین کا

کسی لیلی سی مجنونکی صفت پوچھی کوئی جاکر
مزہ فرہاد سی پوچھو ہماری جانِ شیرین کا

جو اختر وصلِ مہ رو چاہی درگاہِ تعالی
مناسب ہی دعا کی وقت یارو لفظِ آمین کا



غزل ... کلام جانعالم سلطان المقید

فرطِ شادی سی جہانمین غم نظر آنی لگا
عیش و راحت درد و غم ہمہم نظر آنی لگا

جو تری نزدیک ہی منظورِ عالم ہو وہی
دور بینونکو نہایت کم نظر آنی لگا

اُس فقیری مین ہی لذت بادشاہی کی ملی
کاسۂ جم جیسی اب ہم جم نظر آنی لگا

قطع ہی میں دنیا عاشقی کی یاد میں
آب حیوان بھر عاشق سم نظر آنی لگا

ای معنی انتہای عشق کب تجکو ملی
تا ال ایسا ہی کہ یہ بی سم نظر آنی لگا

کثرت و قلت مین تجکو دیکھتی ہین اے خدا
جس طرف دیکھا تو ہی ہر دم نظر آنی لگا

مرغ دلکو چھوڑ دی صیاد وصل عشق ہے
رحم کر یہ بیزبان بیدم نظر آنی لگا

ہمکناری کی تصور مین ملا کرتا تہا یار
میرا دل محرم سی اب محرم نظر آنی لگا

انقلاب دہر سی کیا قلب کی حالت ہوئی
قیس کا ماتم مرا ماتم نظر آنی لگا

بوستان مین ہم زنگار کی کیا جنبا ج
داغ طاؤس چمن مرہم نظر آنی لگا

آفتاب حسن سی کسکو ضرر [illegible]
[illegible] م نظر آنی لگا

لشکر حسن یمن بھی ہا ی پھیرے
نالہ اپنا عشق کا پرچم نظر آنی لگا

عاشق و معشوق کی مانند ہم لپٹی رہے
ڈاب کی صورت یہ دل باہم نظر آنی لگا

حسن سی بہتی ہ کی تیری نوک دی گہا
تیرا خنجر تجھسی بھی اظلم نظر آنی لگا

سب جوانی کٹ گئی پیری مین جاگا فہم نیک
شکر ہی اب دل خوش و خرم نظر آنی لگا

کس جو انکی قد کو دیکھا شاخ ہری ہو گئی
خیمۂ افلاک مین بہی خم نظر آنی لگا

عینک حسن بتان مجہی درکار ہی
شیب ہے مین کیا کرون کم کم نظر آنی لگا

آنکہہ کی ڈوری نی پلکو نمین دکہایا لطف اور
پر چہیو نمین حسن کا علم نظر آنی لگا

باندا و عشق کی چہکی چہٹین گی شہر مین
مجکو خط کہکشان علم نظر آنی لگا

شب کو بی جلاد گلشنین جو ہم جانی لگی
سرو باغی باغ مین علم نظر آنی لگا

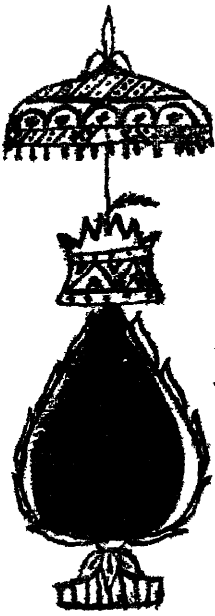
ناتوان ایسا ہوا ہون مین فراق یار مین
نشتر فصاد نے بہی علم نظر آنی لگا

کیا جلو دار ہی ہی مجہہ مجنونکی کوہستانمین دیکہے
خار ہر اک آنکہہ مین علم نظر آنی لگا

کیون نہ کہٹکی مجہسی وہ سفاک باغ دہر مین
خامۂ غم ہاتہہ مین علم نظر آنی لگا

چہد گیا ہون شوق روی یار سی مین ناتوان
تن پہ ہر اک رونگٹا علم نظر آنی لگا

صیقل مہر بتان سی ننگ دونا ہو گیا



واہ اختر حسن ہے عالم نظر آنی لگا

غزل در [redacted] بکلام سلطان المقتدر

چمن مین تذکرہ ہی صبح و شام ہوتہ ہونگا — زبان گل سی سنا ہی کلام ہوتہ ہونگا

مشتاق دیتی ہیں ہوسی لگا کی عاشق کو — حضور بوسی سی ہو ویگا نام ہوتہ ہونگا

پرے از پوشیان عادہی تیری انکہو نکی — زبان دراز زبان ہوتا ہی کام ہوتہ ہونگا

سحر سی آج مجہی کالیان سنائی ہو — خدا ہی لیویگا یہ انتقام ہوتہ ہونگا

کبہی چہنائیگا جولان نگر سمند خرام — پسینا پوچہہ تو او بدلگام ہوتہ ہونگا

نہ دلت مار رقیبو کی نہہ پہ جانی دو — اجی یہ گوشت ہی بالکل حرام ہوتہ ہونگا

عقیق جو سکی ہم تشنگی بجہائین گے — یہ تذکرہ ہی سن اہی نیکنام ہوتہ ہونگا

برات مین تجہی دیکہا تہا ہمنی آج — تو کہہ تو بوسہ بہی لیوی غلام ہوتہ ہونگا

ہمارا دانہ الفت اگر پڑی اس مین — پہنسائی خال کی طوطی کو دام ہوتہ ہونگا

وہ خاکسار ہون بوسہ اگر عنایت ہو
دکھاے اوجِ فلک مجکو بام ہونٹہونکا

حضور رشک سی ہم اپنی ہاتہہ ملتی ہین
یہ فکر کرتی ہین کیین خاص عام ہونٹہونکا

شراب جانی مین دشنام ہمکو دیجیے
سخن پلائی ہمین کوئی جام ہونٹہونکا

فقیر بیٹھا جو مسند پہ کیا برائی ہے
کلام حق پہ ہوا ہی مقام ہونٹہونکا

جواب آنکہہ سی شمشیر کا دکہاین کاٹ
ابھی تو ہوتا ہی بنی غلام ہونٹہونکا

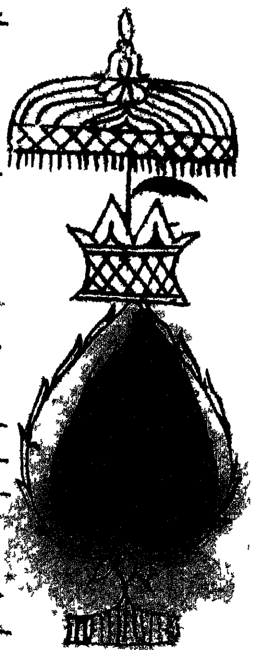
خلاف دل جو محبت ہوئی تو لعنت ہے
[illegible]

جو منہہ بناتی ہو صاحب ہمین ہی معلوم
کسی مین پہ ہوا ہی مقام ہونٹہونکا

جو دل کی بات ہو البتہ اوسکو پہچانو
کلہانہ جاے گا اختر پیام ہونٹہونکا

غزل کلام اختر العباد سلطان المقید

کوئی عشق مین مجہنسی وہ کر نہ نکلا
کبھی قتل عاشق کو خنجر نہ نکلا



کیا افعیٔ زلف کو ہمنی بس مین | کوئی سامنی ہو کی اژدر نہ نکلا
ہزاروں ہی افسوں چلاتی اہین | کوئی مار گیسو کا منتر نہ نکلا
کتی لاکہہ پردی چہپایا کمر کو | میان سی مگر تیری خنجر نہ نکلا

جو تو جب مین ہم نے دیکہا ہتا اوسکو
[illegible] وہ اختر نہ نکلا



[illegible] کلام افضل الشعرا سلطان مقید اختر عفی عنہ

[illegible] کہتا ہتا تم سے ساتہی [illegible] | پاس سی دور ہوا دل مری کیون نرہا
چشم پوشی نہ کری آنکہہ سی چہپایا ہی [illegible] | امری دل کی مری سامنی کیون نرہا
ہمکو ہر کا بہ کیا او گیا ناہی | حال ہوا ل سی کہون ہنسی کیون نرہا
کیون عجب ہوگیا یہ کس کا [illegible] | [illegible] کیون نرہا
کسکا ڈر تجکو ہوا بس اب یار [illegible] | [illegible] بزم مین [illegible] کیون

پہونچا لوگا ہمین آنکھونکی خوبیان ہمین | رو دیا ہجر مین کیون بات لی کیون نرہا
ٹھہ ہی الفت سے تری چل دیا خاک سمین | تو تو کہتا تہا مجہی دل جلی کیون نرہا
غم عیار بنا دہو کا کیا خوب دیا | نقت بد نام کیا ہٹ پر تری کیون نرہا
مجسی کیا پوچھتا ہی آگکو دیکہہ ذرا | تو ہی بتلا دی بہلا غم تجہی کیون نرہا
ایکدن چھوٹتا تو اتنی جلدی تہی عشق | کیا ہی ناداں بنا دل مر تری کیون نرہا
شاہ خوبی بہی تہکا جا پہنسا پہر نہ پہنسا | سکہ داغ بلا کہن پڑی کیون نرہا
بات تک اوسنی نکی ایسا بیزار ہوا | روکا اختر نی بہت لا ڈلی کیون نرہا

مرحبا اختر خوش کہہ چکا بحر مدید
ربط مضمون غزل دیکہہ لی کیون نرہا

غزل [redacted] کلام سلطان المقید اختر عفی عنہ

بہد گیا ہو ستہ رنگ مین لکل ہو گیا | صورت گل مجسی ہی مین صورت گل ہو گیا



دیدۂ دل کو تمہاری عشق نی اندھا کیا
غیر لب ائینہ چراغ خانہ تک گل ہو گیا

کچھہ کمر کی پیچ ہی نی مجکو بہٹکایا تہا
اب تو مضمون ہن مین بہی تامل ہو گیا

ہمکو چسکی لگ گئی اک بادہ کشی کی یاد سے
میکدہ مین جیسی ساقی شور قلقل ہو گیا

وصف ہونٹہونکا لکہا ہی جیسی ہی گل ہن
کہ مضمون میرا بالکل مثل بلبل ہو گیا

مادۂ آہو نی بستان مین بہی بہاگا تہا
سروکلک تر مری چسکی مین نرگل ہو گیا

اب تو میزان نظر مین ہی کہکی پورا تول لے
پلہ الفت ہماری آنکہہ مین تل ہو گیا

مجہہ پہ فرمائش نہ کیجی کیا کوئی مجنون ہون مین
یہ بہی تہا اک وقت انداز تغافل ہو گیا

بی تامل ہمکو ساقی اب تو ترسا نہ دے
اب سخن تکیہ ہی میخانی مین مل مل ہو گیا

روشنی پہر تک ساری امید وصل تہے
کیا ملو گی اب چراغ آرزو گل ہو گیا

بی تری جب پہول پہنا باغبان نی کان مین
[illegible] کیا [illegible] کا [illegible] گل ہو گیا

لطف اقدام مبارک اسقدر شائع ہوا
باغ مین جو پہول تہا وہ کفش کا گل ہو گیا

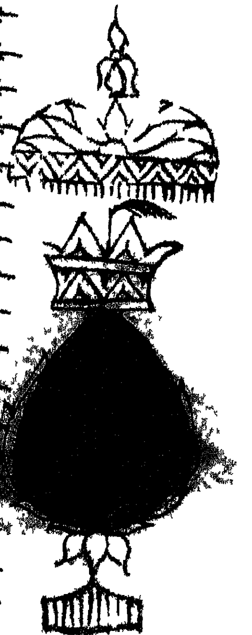
دستِ نازک سی بڑہایا تونی جب اپنا پتنگ | واہمہ میرا تری کاکل کی جہل جہل ہو گیا

زلفکی تعریف ہم کیا کر سکین گی آتشی جبین | رونگٹا چہری پہ جو نکلا وہ سنبل ہو گیا

بال چہوٹا دیکہہ کر ہمنی بہری جب آہ دل | دود آہ صاف گرد اگرد کاکل ہو گیا

واہ اختراب تھی تعبیر کی کیا احتیاج

تیری مضمون ... کا ... غل گیا



غزل [redacted]

ہمارا داغِ جگر ہی گلاب کا گہنا | ہماری کسی بڑہا ماہتاب کا گہنا

نظر لڑا کی کیا ہی خراب دریا کو | ہیات ہجری چشمِ پرآب کا گہنا

شرابِ پی کی ہٹائی ہوئی میرا داغِ دل | ... کی کا جو اس کباب کا گہنا

کسی کا داغِ جبین دیکہی جو مسجد مین | تو پیکی ڈالتی دل مین شراب کا گہنا

ہماری چہرہ کو کیا دیکہتی ہو اعجوبہ | یہ آینہ ہی کسی آفتاب کا گہنا

ہزار آنسو بہین رنگ رخ نہ میلا ہو	بھلا ہے حسنا کے سینے ہی آب کا گھٹنا
حضور پردیسی اب چشم پوشی لازم ہے	پڑی نہ آپ کی منہہ پر نقاب کا گھٹنا
تمہاری گالی سی مضراب ہوگیا ہر داغ	کہ جیسی شانی پہ ہووی رباب کا گھٹنا
تمہاری داغ مین اہد غنا کا لطف کہان	گناہ کا ہی یہ تمغا رباب کا گھٹنا
تمہاری [illegible] جائے	جو دیکھو اہد جوش تم رباب کا گھٹنا
کہا بھی [redacted]	[redacted] کا گھٹنا

کلام یہ سی اختر عجب رغبت ہے
یہ ایک نکتہ ہی دل پر حساب کا گھٹنا

غزل [redacted] کلام سلطان المظلوم اودھ

تری عشق مین جو گذری لکھون کیا احوال	پڑی حسن خوش ادا ہی تو دکھا جمال اپنا
مری جان مجھی الم ہی تری ہی دلمین عشق کم ہے	مجھی ہجر اب ستم ہی نہوا وصال اپنا

[redacted]

نہ گھٹا سی ملا تو سرِ شام صبح | رخِ بدر دین دکھاتو بھی پھر کمال اپنا

ہوئی اکی ایسی سردی کی ہوئی ہی تجھین گرمی | ترتی اسطی ترقی ہو اپر زوال اپنا

ارے بد مزاج دنیا مری سر پہ تاج دینا | کوئی بوسہ آج دینا نہ چھپانا مال اپنا

تجھی قدرِ عشق کیا ہی ترا دل تو بد مزا ہے | تری حسن پر فدا ہی دلِ خوشخصال اپنا

تری کاکلی یہ پٹی ہوئی موج زلف و زلکی | نہ پھنسی کسی کی مچھلی جو اوتھا یہ جال اپنا

اِسی چھوڑ لطف کیا ہی کہاں کہاں ہے | ترنی لف مین پھنسا ہی ترے بال اپنا

تجھی خوش [redacted] جی بحال اپنا

جو فقیر کو ستا کی ہوئی شاہ اس [redacted] کرن کی بانکی ہی جان سال اپنا

ترے حسن سی گل تر جو ہوا ہی عشق اختر

کہین کہدی ای سمن بر اوسی منہہ پہ گال اپنا

[redacted]

مجنونکو تیری عشق نی مجنون بنادیا | لیلی کی دل کو گیسوی شبگون بنادیا
دن کو قبا کی دستی نی سالار کردیا | مهندی کا رنگ لف نی شبخون بنادیا
شیرینی سخن سی مین فرهاد هو گیا | میٹهی نگاهین دل کی مفتون بنادیا
پهولونکو خار خار تلک خاک کردئے | تلوون نی میری باغ کو هامون بنادیا
دریا کی قدر ڈوب گئی آبرو نهین | قطره گرا جو آنکهه سی جیحون بنادیا
رنگ سفید اوڑگیا رخ نی حبیب سی | قطره گرا جو آنکهه سی وه خون بنادیا

غزل فارسی [redacted]

مخزون مهموم مغموم مظلوم متالم مقید ابو المنصور ناصر الدین
سکندر جاه بادشاه عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاه اوده

آب غم سیر کند تا که دل و جانم را | آسیا سرمه کند مایه ایمانم را

نظری کن بجهان آینه پیدا شد — حاجت فکر کجا حضرت سلطانم را

بجنون سلسله جنبان نشود لغزش پا — عرصه حشر کجا یافته سامانم را

غم در آسینه گشا خون جگر حاضر شو — گوشک قلب مهیا شده مهمانم را

ابر تر باش سحاب جگرم پاره شد — [illegible]

بلبل آزار بر و نوبت غم کوفت شده — بحر [illegible] مانم را

برگ و اثمار و شجر دست دعا بردارند — آب رحمت چو رسد روی گلستانم را

چند در چند فتوری من از آن می بینم — بجهان سهل مپندار دل و جانم را

بجهان کیست که منکر بخدا میگردد — حاضر کلبه نما قاطع برهانم را

یا الهی بجهان شورش دل ور شود — صرصر غم نرسد روی گلستانم را

دسته خنجر ابرو چو مقابل گردد — پنجه غم نرسد ناوک مژگانم را

احوال مجموعۂ دوران چه پریشان دیدم
پنجۂ شل نرسد زلف پریشانم را

بنظر آمده این آبله پا خانه خراب
قیس طی گرد مگر روی بیابانم را

مرحبا اختر خوش باش بصد لطف و کرم
که [illegible] ساختی دیوانم را

[illegible]لطان العالم بادشاه ودود مقید

مین دمبدم [illegible] دم رہا
برسون سے ہے عالم رہا

ای آسمان صد مرحبا
سید ہوئی اتنا خم رہا

الله موید دل کا [illegible]
پائی سلیمان خم رہا

عاشق سے [illegible] شاد ہی
معشوق سے بیغم رہا

چشم فلک اندھی ہوئی
نور و ضیا سے ہے کم رہا

اوٹھتی مین اوسکے آگ کی
پائی محبت جسم رہا

کس سی کہین ہم ای پری — افسوس کیا عالم رہا

کب سیل اشک صاف ہے — اب نام کو کچھ نم رہا

زہر مزہ بی سود ہے — یہ تال کچھ نے سم رہا

دل رکھہ لیا اوس شوخ لی — صد شکر ہی جم جم رہا

لعنت ہی ای پیر فلک — تو غمزدہ خرم رہا

راحت جوانی لے گیے — [illegible] بہی کم رہا

اونسی محبت جب چہتی — افسوس کیا ماتم رہا

شمشیر ابرو کند ہی — زنگ الم جم جم رہا

کیا تاب زلف صاف ہے — کیا پیچ ہے کیا خم رہا

سبکے نشان نیچے ہوے — اونچا مرا پرچم رہا

سمجھو نہ شاعر ہے ہمین — رستم بھی ہمسے خم رہا

اِس خیمۂ افلاک مین	کیا قیس کا ماتم رہا

ہنسنا کبھی رونا کبھی
اختر کا یہ عالم رہا

ردیف بای موحدۂ دیوان
مبارک اوّل تصنیفِ معلیٰ خلد اللہ ملکہ سلطنتہ

[redacted]

بیگمان ہی بائی بسم اللہ بائیِ بوتراب	کیمیا نامِ خدا ہی خاک پائی بوتراب
نورِ حق سی نارِ عصیان کو نہ بلکہ پاک	پاک کر دیگا مری مٹی خدائی بوتراب
آسمان پیدا ہوئی بیائی ہوئی بطن سے	مادرِ گردون وہن ہی سوائی بوتراب
قطرۂ شبنم بہا دون وہی گل کی یاد میں	دلکو جب خورشید آسا منہ دکھائی بوتراب
زینۂ وہم و تصور ہی نہایت مستقیم	بامِ دل طیار ہی تشریف لائی بوتراب



حمد کی تسبیح خوش ہو ہو کی پڑھتی ہین ملک | آسمان پہ سن چکی ہین سب ندائی بوتراب

دیکھہ لون وہ مثنوی رگردشِ افلاک سی | پھر تنِ خاکی مین آئی ہی ہوائی بوتراب

بیگمان ہر اک پر پر وہ نور سی نار ہی ہی | طعنہ زن ہو دل سلیمان جو پائی بوتراب

جرم ڈالا جسنی کیسا تھا شقی وہ سنگدل | معدنِ یاقوت کب ہی خونبہائی بوتراب

گر ہمہ تن ہو زبان جب بھی نہ کچھہ تعریف ہو | ہر زبان موسی کرین پر شک ثنائی بوتراب

سات دریا ہون سیاہی کی جگہہ جب بھی کم ہی | صفحہ ہفت آسمان بھرِ ثنائی بوتراب

خاک سی تو پاک کر دی اخترِ عاصی کو بھی
نذر لایا ہی قصیدہ [illegible] بوتراب

[illegible]

وہ [illegible] ہوا ہی [illegible] جب [illegible] | کیا [illegible] ہی [illegible] کا فرمانا [illegible]

قربان مین ہی اسکی ہر پر پر وہ شک | ہی [illegible] نگر [illegible]

پھر وادیٔ دل میں ہی تجلی اوسکی
پھر ہو گیا میرا طورِ سینا یارب

پھر مصحفِ رخ دکھاتی مجکو وہ ماہ
آتا ہی رجب کا پھر مہینا یارب

پھر سیفِ زبان پہ بارہ رکھو لونگا
جوہر ہو تیغ کا پسینا یارب

اک تارِ نظر کی منتظر ہی ہر دم
چشمِ مہ و خور بہی ہو وی بینا یارب

اس بوتی سی فلک کی جو ٹوٹ گر جائی
غائب کفِ گل میں ہو دفینا یارب

قائم تہی شباب میں یہ دندان جیسے
پیری میں اٹھاؤن نہ خزینا یارب

دکھلاتا ہی روز داغِ روشن اپنا
آئینہ کی پشت میرا سینا یارب

دیوانہ ہی [illegible]
[illegible] کہا ہی منی مینا یارب

ساقی کی [illegible]
[illegible] جام [illegible] یارب

تا کی [illegible] کی لذت [illegible]
[illegible] سینا یارب

احمد کا ہی دہیان دل میں اختر ہر دم

سینہ کیونکر نہو مدینا یارب





روی روشن ہی تری لف سیہ ہم فا نصیب | نہوا ہمکو چراغ آج سر شام نصیب

اسم اعظم مرا کندہ نہ کرینگی پریان | ایسا گم ہوں کہ نگین پر بہی نہو نام نصیب

راہ بہٹکی تو کبہی ہو دل [illegible] قاصد آیا | آج تک [illegible] ہوا کوئی بہی پیغام نصیب

[illegible] بتخانہ عالم [illegible] | [illegible] کو دی جام نصیب

آنکہہ ہی پہر جہپکا تا ہی صیاد تو چہپ [illegible] | ہمکو پایا نہین ہوتا ہی اگر دام نصیب

کعبۂ دل مین ہی بت عریانکا جال | زاہدا ہمکو کہان جامۂ احرام نصیب

کسکی تحویل ہی کہتا ہی کہا ہم داغ | تیری سرکار مین آیا ہی نہین کام نصیب

زندگی تخت پہ کی مرگئی قبر مین شاہ | فکر آغاز مین ہوتا ہی یہ انجام نصیب

روز آ جیا ہہان زاغ چمن ہستی مین | بلبلونکو نہوا عارض گلفام نصیب

صاف کردی مری تیغ نگہ سرہ خط | تھوا آب کو گلشن مین جو حجّام نصیب

ناتوان جاکی کیا [illegible] | [illegible]ی صنم مین نہین آرام نصیب

سیکدےمین بہی مقلّد ہون ترا پیر مغان | ان جوانون کی مریدی مین کہان جام نصیب

اختر اس قاصد جانان کو ندو خط شکست
بازو بہی ٹوٹ چکی کچہ نہین انعام نصیب

[illegible]



دل خونبار نی اشکونمین دکہایا خونناب | عوض بادۂ نظر آنکھہ مین پایا خونناب

راز قاتل کا بدن سی تو چھپایا لیکن | ہر پلک نی مری آنکھونسی دکہایا خونناب

جب سُنا وصف لب لعل صنم کا مینی | پیشوائی کو وہین آنکھہ مین آیا خونناب

اسکی مٹّی پہ پڑا عکس رخ سُرخ پری | کیا سبب جو تن انسانمین سمایا خونناب

رنج کہاتا ہی لہو پیتا ہی بیمار فراق | دارو وصل کی جا خوب پلایا خونناب

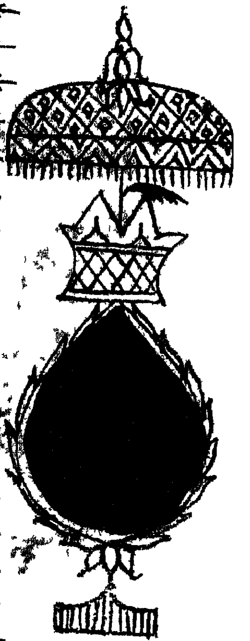
قدر اوس کی رسی ہی لب لعل کی کم چشم صنم
وہان اک اشک یہان دل نے بہایا خوناب

گاوکش ہون صفت ہندو بہی برا جانتے ہین
انکہونکی سامنی بہتا ہی خدایا خوناب

کیون نہ ای طفل برہمن مرا طاہر ہو لہو
عوض قشقہ [illegible] لگایا خوناب

ہاتہہ تو ٹوٹ چکی انکہہ بہی پہوٹیگی مگر
الف بار بن اختر بہایا خوناب

[redacted]



تہی شب تار کی مانند ہماری احباب
چہپ گئی بعد فنا آنکہہ سی ساری احباب

وہ وطن یاد دی غربت مین وہ ساری احباب
ہای کب مجہسی ملین گی مری پیاری احباب

بام دلکش کی ہوا کہاتی ہین ساری احباب
کنج مرقد مین کہان ہین وہ ہماری احباب

شکوہ ہونی جفا کی تو یہ سب جمع ہوئے
تیرگی مین نظر آنی لگی تاری احباب

مہر تابان وہ اگر ہی تو کرن اوسکی عزیز
ماہ وہی وہ پری و تو ستارے احباب

رات کی بار تو تربت پہ ہمین آیا نہ کوئی
ای فلک کیسی ہین یہ اوتاری احباب

چشم ہو کر یہ تن مو ہی رو تی ہین
جب نہان ہو تی ہین نظرونسی ہماری احباب

چین مشتاق ہم آغوش کو کیونکر ہو صنم
ہمکناریسی لگی کو رکناری احباب

پاس غیرونکی اکیلی جو کبھی جاتی تہی ہم
دو رسی دیکھہ کی کرتی تہی اشاری احباب

دم نکلتا نہین ہی یاد صدا سی ہی ہوا
حالت نزع مین آ آگی پکارنی احباب

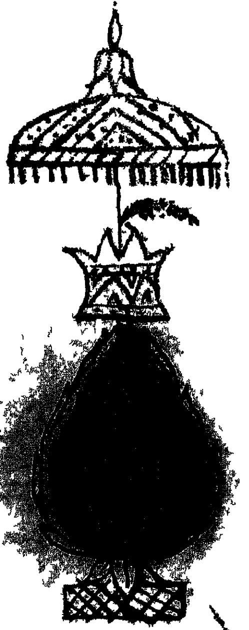
دوست دشمن ہین یہ [illegible] مشغل داغ مین لب مین ہے ہماری احباب

خواب مین ڈرتی ہین صورتسی ہماری احباب
چشم پوشی سی ہے پردہ ہوا ای اہل صفا

شعلہ رو راز چھپانی کی کرونگا تدبیر
دیکھہ لینگی مری آہونکی شراری احباب

پہنچتی پہنچتی مرقد مین پڑی ہی آواز
دفن کرکی بہی ہمکو نہ پکاری احباب

منہ چھپانی کی سمجہا و پریشان ہی بہت
اختر زار نی آتی ہے پکاری احباب



[redacted]

بتوان ابرو نسی کیون نہو خجل محراب	ہماری کعبۂ دل کی ہی متصل محراب
ہر اک ہے نکتا گیسو کی یاد مین خم ہی	یقین ہی سامنی آئی تو ہو خجل محراب
بجای گردش پا سر [redacted]	[redacted] ہی خجل محراب
جو انکی قد نی ہر اک سر کو کیا آمد	ہماری خم سی ... مین ہی خجل محراب
جوان تو تیرے حالت ...	ہین ایسا ... کی ہی خجل محراب
تصور بت بیدین ... آئی اسمین خدا	بناؤن اس تن خاکی مین اپنا دل محراب
بناؤن جامۂ احرام گرد کوچۂ بت	دکھاؤن خانۂ کعبہ کی متصل محراب
خیال درسی یہ بیہوش ہی اسمین ساقی	کیسکی آنکھہ بنائی کیسکا تل محراب
صنم گیا در خانہ اسی لئی کوتاہ	کہ راستی مین ہی قد کی ہو خجل محراب
وہ سوختہ ہون جو ابروسی آہ گرم کرون	تو ہو وہین در خانہ کی مشتعل محراب

ہتو خالِ یمین پیدا [redacted] ـل محراب

بنائی ماہ خالِ سفید ابرو پر
عبث دکہاتا ہی اختر کی متصل محراب

[redacted]

خنجرِ ناز سی ہو جائیگی بسمل بیتاب
اپنی انداز و ادا سی ہوئی قاتل بیتاب

ایسا حیران ہو حضور یکا ہی منہہ صاف نہین
آینہ بہی نہوا اسکی مقابل بیتاب

عین سجدہ مین پرا عکسِ پرِ مرغِ نگہہ
صفتِ قبلہ نما ہو گیا بسمل بیتاب

داغِ لالہ نہ ترے عارضِ گلگون سی ہٹا
چمنِ دہر مین ہوتی ہین عنادل بیتاب

قطرہ دریا مین گیا موج سی تسکین ہوئی
شررِ فرقتِ جاناں سی ہین واصل بیتاب

جورِ غنچہ سی یہ فریاد نکر ای بلبل
بہر مجنون نہ ہوا پردۂ محمل بیتاب

رہی برقع مین گو منہہ ہی مگر ہو تو نہین
چاند کیونکر نہو چہرہ کی مقابل بیتاب

خالِ پیشانی بنا بانسی کہلا دکے یہ
عارضِ بدر کو کردیگا تراتل بیتاب

آگ خاموش جو ہوتی ہی بھڑکتی ہی سوا
دو گی تسکین تو سوا ہوگا مرا دل بیتاب

شہِ خوبی نہ دبا لاسی چشم اپنے
گر نہیں چشم ہی کا تشنہ ساحل بیتاب

غولِ صحرا ایکی تربت کو جو پہاندے او
یہ غبار اپنا بھی ہوگا پسِ قاتل بیتاب

چرخ کہتا تاروں سی اختر ورنہ
آسمان دیکھی تو ہو جاسی ابھی گل بیتاب

[redacted]

شیشۂ می کو بنا بی ہیں کا محتسب سر
تختِ جانی میکدہ کی در کا پتھر محتسب

خطِ موجِ می نہ [illegible] لکھے
[illegible] لکر سی گوشہ کعبہ کر ہو نا مضطر محتسب

دخترِ رز کا خط [illegible]
[illegible] کیو تر محتسب

ہی وہ آلودۂ خمار ساقی بیہ [illegible]
کیا بچھڑ گا ہمارا دامنِ تر محتسب

ایصنم دزدِ حنائیکا لگاتا ہون سُراغ	ہوسکی کب دو سرا ایسی برابر محتسب
چٹکیونمین نغمۂ قلقل اُڑادیگی ابہی	ای بطِ می تو توہی پرّاربی پر محتسب
فرقتِ می ہی ہمارا جامِ دل چھلکا دیا	توڑکر شیشے بناؤن تیرا بستر محتسب
بیقرینہ ہوگئی مینا ل سی منقا لبِط	حقۂ می سی بچا گردن کا چنبر محتسب
دخت رز کی آشنائی چاہتا ہی آج گل	پہر عروس میکو پہنا تا ہی زیور محتسب
لاؤ بالی اِسقدر خمخانۂ عالم مین ہون	راہ بہٹکون میکدہ مین تو ہو رہبر محتسب
دختِ رز یہ ہی وہی اہل [illegible]	گر [illegible] ہی سمندر محتسب

چاہیی رندو نکو دنیا سرا اوسکی عوض
کیا کشاکش مین پڑا ہی تا اختر محتسب

[redacted]

پہچانین کسطرح سی حدوث و قدم طلب	اپنا ہی [illegible] جو دو عدم طلب

وارفتگی کہ ہمکو پلاتا ہی ہجر مین سے	کیونکر بنی نہ مالک ملک عدم طبیب
چہو جاتی پہر وہ ساعد نازک کو ہاتہہ	پہر درد سر بتائین حاضر مین ہم طبیب
عناب لب صنم کی مرض مین دوا کہائی	تصفیہ خون کا کر کی کرینگی ستم طبیب
تبرید نی دکہایا طلسم جہان نما	دارالشفا مین دیتی ہین کہا جام جم طبیب
راحت ہی بعد ہجر کی تیرکی وصل	دو علاج پہر مرض کب ہی ہم طبیب
مشہور ہی کرامت عالی تری بہت	تشخیص کر مرض مرا ہی کرم طبیب
تصویر یار دلمین ہی کیونکر شفا ہو	موہوم میان مفید ہی پہر ورم طبیب
ایام مسیح جو بالین پہ وقت مرگ	ٹکی نہین ہاتہہ اٹہا گیا وہ بہ قدم طبیب
جبتک چہوی نہ ساعد نبض مرض عشق	چہوٹی نہین تجہی ہاتہہ دوات و قلم طبیب
نبضین ہماری یار کی چہولین ہاتہہ سے	جاتی قلم کرین تری انگلی قلم طبیب

دمبادم ہی دم مین مری لگو لی گیا

اختر نہ آیا میسری قسمت بن ایکدم طبیب

دکھاتی موج زلف حور تالاب	بنا زاہد رخ پر نور تالاب
جو رو تا وادی ایمن مین مجنون	بنا دیتا وہ کوہ طور تالاب
نگاہ مست توڑی شیشہ مے	کری ساقی بہی چکنا چور تالاب
کمر کی یاد مین روتا ہی نازک	دکہاتی خار پائی مور تالاب
پڑی جب عکس شمع عذر یار	تو فورا جھلکی ہو کافور تالاب
بہا کر اشک پھوڑون مین تر	بہت چشمون پہ ہی مغرور تالاب
ہر اک سوتا ملا ہی اشک دیدے	مری چشمون کا ہی ناسور تالاب
بط مے انگر غوطے لگالی	بناون دانہ انگور تالاب
روان کرتا ہی ساقی مے کا دریا	بناون ساغر بلور تالاب

کیا یہ نقش جسنے تو نقش ڈوبا | محبت حنانہ زنبور تالاب

روان دریا ہی اِک اِک پل مین اختر
پلک سی کسکو ہی منظور تالاب

[redacted]

یاد آتا ہی پھر اوس [redacted] | تا ہی وہ نازکا انداز و پیار آداب

جب کبھی چشم تصور مین خیال آتا ہے | وہی تھر تھر کی اوٹھتا ہو مہا آداب

بدقاروں کو سل [redacted] ی ہین گل تر اسار آداب

بلبلو کیا چمنستان مین نکس آئی ہے | ایک چٹکی مین اوڑاتی ہو ہمار آداب

نازکس کو ن ہی نیکو نسی کسی نفرت ہے | بدتمیز دنگا ہوا دل کو گوار آداب

شوخی رنگ حنا و چھپاتی ہین ہاتھ سے | تو نی دزدیدہ نگہ سی ہمین یار آداب

قاعدۂ دلکی جلانیکا بنا سیکہا ہی ‏ ‏ ‏ ہی ادب برقِ نگہ اور اشارا آداب

مدتوں مشق رخ صافکی مکتب مین رہے ‏ ‏ ‏ میری آنکہوںسی کری تیر انظارا آداب

بلبلو کیون نہ چمن کا ہو چمن قاعدہ دان ‏ ‏ ‏ آتش گل کا ہی بس ایک شرارا آداب

محفلوں میں [illegible] ‏ ‏ ‏ [illegible] شارا آداب

[illegible] ‏ ‏ ‏ [illegible] آداب

[illegible]

برج محفل میں ہی غیرت کا ستارا آداب

[illegible]

پائی صدای شیشۂ [illegible] ‏ ‏ ‏ [illegible] آج [illegible] مغان قریب

بجھ جائی سر [illegible] مہر ہی [illegible] ‏ ‏ ‏ آئی جو [illegible] ناله [illegible] فشان قریب

حالت [illegible] ہی شمع صفت [illegible] ‏ ‏ ‏ پاؤں تک [illegible] سر کا دہواں [illegible]

ادنی سی ایک شعر کو اعلی بنا دیا | کیونکر زمین نہ دور ہو اور آسمان قریب

آتی ہین دور دور کی محبوب مہوش جمال | ایسی ہی قصر دلکے مری آستان قریب

برق غضب جلاتی ابہی باغ دہر کو | ای ہمصفیر ہو جو مرا آشیان قریب

سوجہتی جہل غیر جواب دو ر دور ہین | دیتا ہی ہمکو اپنی صدا پاسبان قریب

قیمت ہماری قامت [illegible] | [illegible] سرو روان قریب

خود بنگیا ہی سنبل ترکا یہ پیچ و تاب | آیا نسیم [illegible] قریب

دنیا مین ہاں وحق کو بناتے [illegible] | [illegible] کو ہی مکان قریب

زاہد تو کبکا کاٹ چکا پردۂ حجاب | کشتی ہی تو دور رہی ور بادبان قریب

سنگ حبیب سے پہر اگئی ہی آنکھ | ای مت ہوا ہی نام خدا یہ نشان قریب

سوسن کیطرح [illegible] | آتشی ہوا ہی [illegible] خزان قریب

انگیا سی کو حبابکا نقشہ بگڑ گیا | یہ جانگا کہ آتا ہی آب روان قریب

ظاہر مین گرچہ سوز ہی باطنین ہی گداز
مضمون ہی مثلِ شمع ہی اپنی زبان قریب

کیا دور محکمہ ہی سماعت ہنو سکے
جھگڑے کی دن بھی آتی ہین ابھی ہاتھ آن قریب

چین جبین مجھے سطر آئے جو دور دور
باندھا ہی اس مین مین خطِ کہکشان قریب

گو دخترِ رز سے بھاگتا ہی دور دور
پیرِ مغان تھا ہیگا یہ نوجوان قریب

بازار شعر مین لِ اختر خرید لی
ہی تھوڑی دور پر تو بہا ہستی کا ن قریب

[redacted]

عکسِ جمالِ صاف سے ہی انجمن حلب
آئینہ خانہ بنگئی ہوتی مرد و زن حلب

غربت مین ہجرِ رخ سے جو چکی ہین اتن
سمجھے ہین وصل مین اونہین اہلِ وطن حلب

یادِ رخِ حبیب سے زیرِ زمین مجھی
تختی کی گل بنگئے میری بھر کفن حلب

کھون ثنا سے اسی اگر زمین کے
[illegible] نظم کا دہن حلب

اخضر دل نصیب مین آب بقا نہین | ظلمات مین جو جاون تو ہو راہزن حلب

قاتل چمک شرار کی تڑپا ہی مثل برق | چمکی او دھر ادھر ہوئی زخم بدن حلب

کیونکر ملیگا عارض نوسی یہ آفتاب | آئینہ کو دکھاتا ہی چرخ کہن حلب

زلفون سی تیرہ بختی سنبل کو جنگ تھی | اب یار و خسی ہو گئی گلہای تن حلب

دیوان ہی گو سیاہ مگر وصف رخ سے ہے | ہر صفحہ کو سمجھتی ہین اہل سخن حلب

بادام چشم پستہ دہان قند ہین یہ لب | رخسار شیشہ لکھی دو در ذقن حلب

آئینہ مین یہ بال ہین یا رخ پہ زلف ہے | اعجاز سی بہم ہوئی آگ رسن حلب

قلب سیہ مین اختر تمکین کی ہی ضیا
کیونکر نہو ستارۂ بخت سخن حلب

[redacted]

بحر جو بی تری فرقت سی بہایا سیلاب | وصل مین کب دریا کو دکھایا سیلاب

آب کو تابِ رخِ روشن جو نظر آئی اوسی
عرقِ شرم مین خود آپ بہایا سیلاب

اصل آتش ہی مگر ہوتی ہی پانی پائے
کس شرارت سی یہ بت آنکھ مین لایا سیلاب

آگ پانی مین لگاتا ہی شرارہ دلکا
شعلۂ آہ سی کیا خوب جلایا سیلاب

اوٹھہ گئی وہ تو یہان اشک سی بہہ آئے
بحرِ خوبی جو نہ آیا تو بلایا سیلاب

سجدی کرتا پھرا ان اشکونمین ہی دیر تلک
بتِ ہندو کو بہا دی جو خدایا سیلاب

لختِ دل آنسوونکی ساتہہ وان جھڑی مین
نقد و اسباب بہا سب جہی مین آیا سیلاب

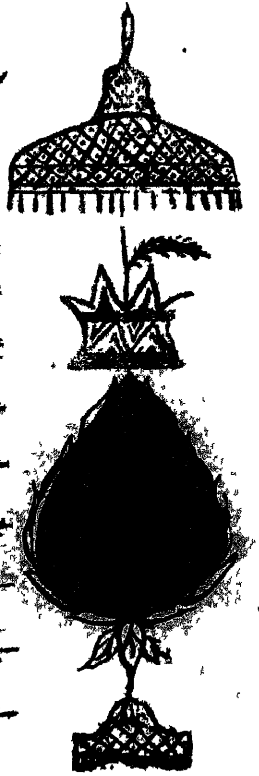
عرقِ چاہِ ذقنِ یار یہ نازک جو ہوا
آسمان چھوڑ دیا سر پہ اوٹھایا سیلاب

بحرِ خوبی کی برابر ہی یہان ہی لیکن اوس
عوض نور نظر آنکھ مین پایا سیلاب

رخِ گلگون نی ملا اور نہ وہ رنگِ حنا
خون دل الکی بہت ہمنی بہایا سیلاب

اسقدر شوقِ ملاقات ... آیا سیلاب

مجھ سی ہی یہان دریائی لطافت کا



اختر اونکی آنکھو نسی بہا یا سیلاب

[redacted]

گل سرسبز اگر ہین تو بلبل از بر آب
زلف مشکین صنم دل ہی تو سنبل از بر آب

ہمہ تن ہو کی زبان ہر بن مو شکر کری
پرورش کرتا ہی سب خلق کی رب الارباب

جتنی احباب ہین سب اپنی ہی مطلب کی ہین دوست
لیکی یہ زیر زمین صبر و تحمل از بر آب

شیشۂ می کیطرح چور کرین ایساقی
میکدہ مین جو سنین نغمۂ قلقل از بر آب

مین نہ اوس زلف کی زنجیر کا چھوڑونگا خیال
قید خانے مین مچاتی ہین عبث غل از بر آب

میرا ساقی نہ کسی کو کوئی ساغر دیگا
گو سناتی ہین سخن تکیے ہین گل از بر آب

جلد کہتا ہی غزل بس یہی کی دیتی ہین اختر
اس لیی کرتی ہین مین معنی ہین قاتل از بر آب

[redacted]

کسی کے مصحف رخسار نی کیا تو اب | کسی کی بوسہ نی سی ہی ہوا تو اب

دواد عاسی [redacted] گا زاہدا تو اب

شرار تو سی یہ پہر جلائیگا کہ ہمن | ہتو نکو چہو کی ہوا ہون جو انجد تو اب

شب فراق سی ای اہدو جو وصل ہوا | ادہر ملاپ کیا و اودہر جدا تو اب

وہ شاہ حسن جو ہی ملک عشق کا زاہد | ہو گا آنکہ کی کاسی سی گدا تو اب

عبث چہڑا کیا کیا شرب مے واہی ہی | کب اکل و شرب سی تی ہین ہا رسا تو اب

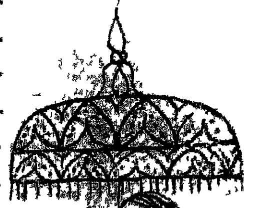
عبث چرا تا ہی ای آسمان کاسہ مے | زمین کی بوریی برکب ہین بریا تو اب

جو ہا تہہ آتا ہی اک شعر سکر کرتا ہون | کہ نان خشک سے ہوتی تہی مرتضا تو اب

شراب تیری ہی زندہ یہ بہانہ کرو | نہو گا ہاں سے ملکی مہ لغا تو اب

وہ ناتواں ہون کہ ہر دم گنا جتا ہی ہا | گناہگار کی مٹی سی ہی ہوا تو اب

جو فرد شعر [redacted] ں سی ہو حسا تو اب





یقین ہی قصرِ عصیان سی ہو سیہ وہ بھی | ...ہی گنہ سی کرہی اگی سامنا تو آب

شعاعِ اخترِ تابندہ کی گھٹی گی ضرور
کہ اپنو ... سی ہوتا ہی لقا تو آب

تا نی نا فہم ک... | ... خطیب

منبرِ دل پر ہی پہلی میرا پیمبر خطیب | دوسرے ... ہی پھر ... خطیب

قصۂ دل کہتا ہون پیرِ مغان کی یاد مین | کیون ... عشق ... انکا ... دفتر خطیب

مجکو بتلا ویگا ناصح بگیان کوی صنم | راہ مسجد کی جو بھولون ہو وہ مین منبر خطیب

ای صنم نقشِ قدم کی کہو کر پڑہ کی کتاب | ... ہو منبر خطیب

پھر دکھاتا ہی شکستہ کی ... ہمین | ... نگہ گر دینہ پھر خنجر خطیب

حسن تجھ پردہ نشین کا کہولتا ہی عشق سے | ... خالق اکبر خطیب

مدح معشوق حقیقی سی بان نہیں ہین	خنجر تازہ و ادا سی ہو گیا بے سر خطیب
مصرع برّانی کا تون اوسکی ہر تقریر کو	جمع کر لی شرح مضمونکا اگر لشکر خطیب

جب ہوئی ہی بیدست و پا پھر لطف سنّی کا کہان

[illegible]

چاہ کی تنگی مین یار دستا ہی غریب
دل کی وہ پھر مین گرا کی تارہی حبیب

عمر بسر ہو گئین کوچہ دلدار مین
سایہ دیوار تو پاتین تہا رہی حبیب

چوک ہی کی سیر کر نکلی تہی سب شہر مین
لائی نہ ارک پھر بہی دلکی ہمارہی حبیب

ہو گئی ساقی رنا فاکی ہیون بجام
شیشہ فاکی مین آہ ہمنی او تارہی حبیب

کو وہ فلک گر پڑا دب گئی زیر زمین
سنگ [illegible] گرایا مری پیاری حبیب

گل [illegible] گلشن [illegible]
ہا [illegible] رہا [illegible] حبیب

راستی قد سی کیا سر کرے دشمنی | ابرو سی خنجر سی یار نی مار رہی حبیب

طعنۂ اغیار کو ہم پہ نہ تولی شتاب | کانٹی پہ دیکھی پاس گو کہ نکار رہی حبیب

آہ دمِ احتضار ہچکیاں لیتی نہیں | کھینچتی ہیں پہلی سی سینے پہ آ رہی حبیب

میں تو گدا پارسا دشمنے لازم نہ تھے | حضرتِ دل واہ واہ آئینہ داری حبیب

بوئی محبت بھلا اوس گل [illegible] | [illegible] رہی حبیب

جنگ مگس سی جو ہوتی ہیں کہا دہارین یار | بعدِ فنا فتح کی ہو وہیں لقا رہی حبیب

چھوڑ دیتی سر زمین نفعِ زراعت نہیں | ملکِ عدم کو کبھو لیویں اجا رہی حبیب

چھٹتی نہ تھی ایکدم سو وہی بعدِ فنا | تیسرے دن قبر پر آئی ہیں بار رہی حبیب

سنبلِ تر مشک ہے عنبر کریں پیچ و تاب | تار سی الجھی اگر زلف سنوار رہی حبیب

ہستی میں دیکھا نہ جو حلقۂ نافِ صنم | سو سی عدم ڈھونڈھ کر ادھکو سدھار رہی حبیب

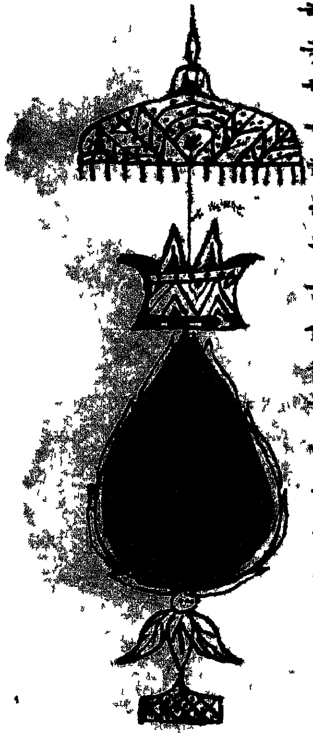
خاکِ درِ یار کو غیر اوڑانی لگا | غصہ نہ دشمن پی خوب آ گئے ابھار رہی حبیب

کیمیا خود سیم تن پا را ہی نقشِ قدم
خاک کی بوٹی ہیتی اسمین ہین یا زرتی حسیب

بوی محبت ندی جو شمین ہی دیگر گن
شمحیان آآکی خوب اپنی بکھار تہی حبیب

قصر سی اختر نی آج گوشی مین حق حق جو کہے
شیر نیستان کی مثل آ کی ڈکار تہی حبیب

[redacted]



ڈوقن ہی بحرِ غم کی گول گرداب
بنائی مردِ حق کشکول گرداب

ڈبوئی آنکھ کا ڈول گرداب
زنخدان سی ہی ڈوان ڈول گرداب

بہائی آنسو نکی غول گرداب
یہ چشم تر ہی عادت غول گرداب

ڈبو دیتی غول صحرائی زنخدان
بہت کرتا ہی عادت غول گرداب

ڈقن مین دست پا گلتی چو آتی
درگِ ندان سی لیتی غول گرداب

نہ گی سی مین سا تی می کا ڈبا
فقیر و نکی بنی لطف غول گرداب

ذقن کی یاد مین دریا بہایا — صدا ہی چشم سی کچھہ بول گرداب

ذقن کی یاد سی رو کر مین بیہوش — پڑا سوتا ہی آنکھین کھول گرداب

اگر قبضہ مین ہو وہ تیغ ابرو — بناوین رو کی استنبول گرداب

کری گر دخت رز سی عقد زاہد — بناوین شیشہ تنبول گرداب

نہ لی نام ذقن اگر وہ ... رو لے — نہ رسوا کر ... گرداب

برابر ہونگی بیشک اشک اختر
مری بحر غزل ... ل گرداب

[redacted]

چھوڑ جا ینگو کیا ہی جہان کا ساتھ — ... سب ہم گنگا کا اسباب

میرا دل عشق مجازی سی جہان سی اٹھا — پوچھہ عشق حقیقی سی رہا کیا اسباب

جسم خاکی کو نہین چاہیی کچھہ اور سفر — گرد مرکب ہی مری عمر رواں کا اسباب

خانۂ دل مین تو لازم نہین پردہ ہمکو
حسرت و یاس ہی ہر پیر و جوان کا اسباب

گردش مال ہما پائی نہ طاؤس عجب
پر عنقا ہی تری موی میان کا اسباب

بی سبب ماہ لقا کرتی ہین کب نالہ گرم
داغ تیرہ ہی فقط سوز نہان کا اسباب

گالیان دیتی ہین وہ سی سی بہی گی وہ ہمین
جیسی ہوتا ہی وضو پہلی اذان کا اسباب

کعبۂ کو ہی صنم خاک نہ کرنا انکو
ہڈیان میری ہین سب پیر بتان کا اسباب

یون سمجھی کی ہی تمہید سمجھہ جاتا ہون
ذہن مین جیسی ہی مضمون بیان کا اسباب

جس گلستان پہ پڑی ہو گئی برباد بہار
خاکسی میری ہی اس باد خزان کا اسباب

تابع کلک ہی [illegible]
[illegible] پیل دمان کا اسباب

داغ دل مٹ گئے دیکہا جو مین ماہ [illegible]
گم ہوا کوچۂ جانان مین مکان کا اسباب

اسقدر راز چہا بولتی نگر چشمۂ حسن
محرم راز ہوا آب روان کا اسباب

زخم گوئی سی عبث پنہان کہی ہین
بی سبب مری دہنتی مین نان کا اسباب

باغبان مجکو نہ زنجیر بہا کر ہو نہال	طوق قمری ہی تری سرو روان کا اسباب
کب سینۂ بلبل پہ چہٹا تیر مژہ	دیکھی ابرو و نسی زاغ کمان کا اسباب

ساقی صاف جو دوست ہی اختر و زر
سب لٹا دیتا کسی پیر مغان کا اسباب

[redacted]



جو تیغ سی ہین گل جہاں تن شاداب	کمال اوس گل ... شاداب
کسیکی تار نظر سی ٹوٹی ہی مسلمانی	ہوا نہ رشتۂ زنار برہمن شاداب
مدام گلشن دیوان ہی تری بلبل	ہمارے مصرع ترسی ہو سخن شاداب
بجہہ آتش گل کا [redacted]	
بہا لی سر سی نہ اوسنے جو کی نسرین	ہوا نہ گل سی ہنسی کی کوکن شاداب
گلو نکا نشو و نما ہی مجہی ہی تا بلبل	سحاب اشک سی کیونکر نہو چمن شاداب

مکانکو کیوں نہ نگین سی شرف ہوئی ابلبل | ہو لنہ عازم غربت سی پھر وطن شاداب

وہ مرغ دل مرا کہ بناز کی سی ہاتھ مین لے | نہ عندلیب سی ہو شاخ یاسمن شاداب

تمہاری عارض نگین سی داغ گل کہائے | کرے جو پر تو یوسف چہ ذقن شاداب

مسی سی اسکو نہ سوسن نمط سیاہ کرو | کبھی تو بانکی سخن سی ہو دہن شاداب

کچی ہی الف [redacted] ن شاداب

گلو نہ زخم بدن ہماری شک کرو | کبھی ہو شجر تیغ تیغزن شاداب

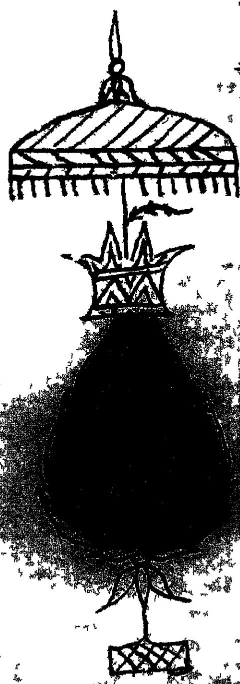
گلو کہین خط ریحان ہی صاف کرواؤ

صلاح خضر نگین سے ہو چمن شاداب

[redacted]

فراق وصل سی ہی مرغ دل مرا سرخاب | الم سے سکو ہی سرنا سی جدا سرخاب

بجز جو سنتی ہین صلت ہی دل دیکہا ہے | سب آتے شام کو جب ملتے ہیں دل اور سرخاب



خیالِ یار مین چلّاتا ہی دلِ نالان
کہ ایک دوسریکو دیتا ہی صدا سرخاب

پھڑکتا ہی قفسِ تن مین مرغِ دل ہر روز
کہ رویا کرتا ہی اُتنکو بارہا سرخاب

چمن مین بلبلو موسم خزانکا آپہونچا
ہر ایک نخل پہ بیٹھی ہین جابجا سرخاب

رقیبو مجکو بہی فرقت سے اضطراب ہے
کیا ایک دوسری سی شکوہ کب بلا سرخاب

فقیر دوست [illegible]
[illegible]ت پہ ہی ہما سرخاب

طبیبو مجکو بہی لذّت تپِ فراق مین ہے
کہ جیسی ہجر کی کرتا نہین دوا سرخاب

ہماری طائرِ دلکو ہی وصل کی تعلیم
فراقِ یار مین پالی ہین بارہا سرخاب

دلِ کشادہ کو اِسی وصل دامِ ہجر مین ہے
کیا اگر قفسِ تنگ سے رہا سرخاب

مزا فراق کا وصل مین یاد لاتا ہے
کہین جدا نہ سی اٹہا ہی یا خدا سرخاب

یہ ارتباط ہی فرقت سے طائرِ دل کو
یہ ناتوان ہی اگر کاہ کہربا سرخاب

وہ کم نصیب ہون ہر روز ہجر اُنکو وصل
جمالِ یار سی ہر صبح کب ہٹا سرخاب

نہ شب کو تھین مری دل نی مجکو دی آواز
خیالِ وصل سی فرقت مین سو گیا سرخاب

تجھی خبر بھی ہی کچھ طائرِ وصالِ صنم
کہ شاعرون نی بنایا ہی ہجر کا سرخاب

مناسب اسکے جو مضمون تھی باندہی اختر نے
کبھی غزل مین بھلا اور دوسرا سرخاب

[redacted]

ریشِ زاہد پہ دکہاتا ہی اگر رنگ خضاب
رخِ معشوق ہوتی ہی یہان ننگ خضاب

کیا جوانی تھی ضعیفی مین جو رنگینی ہے
ریشِ زاہد کی بجا دیتا ہی سر چنگ خضاب

دختِ رز آج تو پھر رنگ حنا دکھلائے
ریشِ زاہد پہ تیقن ہی کہ ہو دنگ خضاب

تیری رنگت نے جلا دی ہی لحیہ حسن
کب لگاتا ہی کوئی مرغ خوش آہنگ خضاب

ریشِ زاہد پہ کشادہ ہی سر دست حنا
رنگ خونِ دل عشاق سی ہی تنگ خضاب

دام مین اہل ہنر کی بلبل نہ پھنسے
عارض سرخ و گل تر سی ہی گل رنگ خضاب

یاد میں ناجوئی غیر ستی تری ریش سفید
کیوں نہ پشیمانی کی گھٹی سی ہو بد رنگ خضاب

سرخی می سی کنان کشتی اٹھی زاہد
سو زنہار کا باعث سیکھتا ڈھنگ خضاب

روز عید ایسا ان کرتا ہی یہ زاہد اختر
کیا لگا لگا کری مرغ شب آہنگ خضاب

چشم مسیحا رکا ہی [illegible]
[illegible] ہی من [illegible] خطاب

کشتی فکر روان بحر غزلین جو ہوے
اشک لگا ہی مگر گریہ اشعار خطاب

سست کھتا ہی زمانہ کو ترا کا یہ جسم
سحر شیخ کا ہی نان خمار خطاب

ہی آسیب بلا کوی پری تک کہ مگر
[illegible] دیوار خطاب

خوف کیا خانہ تن کو جو اڑا دی نسیم
ناتوانی نی رکھا خاک دریا رخطاب

گل ہی آبلی کی باغ جہان مین او سنگ
آسمان مجھ سی کہتا ہی کہ ہی خار خطاب

خوف کر خوف جمال رخ حق سے موے
لن ترانی سے ہوا طالب دیدار خطاب

نکلی جنت سے ہین پرے باغ سے گلچین کم اصل
شاخ اشعار کا کیونکر نہ ہو گلزار خطاب

مشت پر بھی نہ چمن کی ترے اب صیاد
تیر فرگان کا ہوا نالۂ منقار خطاب

بن بسین دل سے ادنی کو بھی علی کردے
[redacted]

ہو گیا گرمک روشن سے اندھیر شتاب
اے صنم گیسوے شب تاب سے منہ پھیر شتاب

آسمان دیکھتا ہے کو نسا مہ وا وس شب
داغ تیرہ سے اگر کرتا ہون اندھیر شتاب

مسے ملکہ گل خور دو جو چلا خجلت سے
گل سوسن نے کیا باغ مین اندھیر شتاب

کوئی خورشید جہانتاب کی دیکھی نہ جھلک
روز روشن کو کرون آہ سے اندھیر شتاب

کیون نہ موباف کی چٹھی پہ ہو جگنو کا گمان
تیری موباف سے سینہ کیا اندھیر شتاب

غیر اگر نہ نظارہ رخِ روشن کا کرین
خالِ تیرہ سی ہو فانوس پر اندھیر شتاب

رشتۂ جان پہ ہی تلوار کی ڈوریگا گمان
قاتلا تیغ مری حلق پہ تو پھیر شتاب

جرم ہی قتل کا کیا پیش چلے گی میری
سخت تشدید سا ہو کر زبر و زیر شتاب

شاعرو نانِ مضامین کی بہت ہو کی
خوانِ نعمت سے قلندر نہوئی سیر شتاب

تیری نازکبدنی نی یہ کیا ہی بیہوش
توڑنی لگتی ہین ہم سیب کے جا بیر شتاب

ہاتھ پاؤن تو نہین پھولتی لازم ہی تھے
باغِ مضمون مین بہت کرتی ہین ہم دیر شتاب

وادی فکر مین گر شعر ہوا بیغا ہو
وہ مین وباصنعت چھوڑے ہین شیر شتاب

یون اکڑتی ہوئی اس کوچی مین اختر نکلو
صفِ اشعار سی ہوجائیگی مڈبھیر شتاب

[redacted]

رخ تک ہوئی ہین گیسوئی لدا دیا بابا
شہرِ حلب مین ہین یہ سیہ بار بار یا

قاتل وہ ناتوان ہون ابرو کی یاد مین | گیا دخل جو بدن پہ ہو تلوار باریاب

مشکل بہت ہی خانۂ دلدار کا خیال | کوچی مین کب ہے سایۂ دیوار باریاب

بجلی گری نرالی ہی گرمی یہ حسن کے | یوسف سی دل ہوا سر بازار باریاب

پھر کیا اوڑائینگی شبنم صفت مجھے | گلزار مین گلو نسی ہین کب خار باریاب

سایہ ملی بدن سی پریرو کی کسطرح | ممکن نہین جو ہو یہ تن زار باریاب

گوش دہن بہلاتی ہر اک سرو رشک سے | گلشن مین ہوئی قامت دلدار باریاب

غیرت سی وہ لپیٹتے جب تک نہ پتیان | ہوتی نہ چشم نرگس بیمار باریاب

اے ترک بی پناہ ہوئی شاعران ہند | قبضہ مین جای تیغ ہین اشعار باریاب

بیہوش ہون جمال جہان تاب مہر سے | ہی خفتگی مین دیدۂ بیدار باریاب

پٹکو نگاہ مین برای ہمان مجھے | سر تک ہوا یہ طرۂ دستار باریاب

صد شکر آج اختر شیدا کی یاد ہے

اى يار كب تلك رہين اغيار با ريا آب

[redacted]

فردوس كى سير آئى نظر جب وه كهلا اب | زاہد مجهى دكهلا چكا حورونكى فضا اب

آتى ہى ہوا صحت جسمى كى طبيبو | بيشك ہے سر درد رسيده كى دوا اب

نازك ہى وه خود غنچۂ گل خانہ ہى اوسكا | جسنكى ترى ہو صبا كون ہوا اب

خواہش ہى اگر خانۂ گل كى تجهى بلبل | كهولى كى ابهى گ كى كنجى سى ہوا اب

ہون تجانہ بدوش آكى ہتكين گى احبا | ہى دار فنا مين مرا بالائى صبا اب

قاتل مرى ہر زخم سى چلاتى ہين احباب | بازار كاكب بند ہوا بهر صدا اب

سچ كہتا ہون مين تار نفس دب كيا اوسمين | اى موت ابهى پهر كهول دى تو بهر خدا اب

تو بادشہ حسن گدا ہين ترى دربان | كہو لا كيا ذرات سر پال ہما اب

آہين ہين مرى لى صد چو لگى كب ہى | وه سينۂ عاشق ہى اگر اوسكا كهلا اب

نازک ہی بہت یار تری پاؤں کا تا [redacted]
مضبوط تو کب بند کمر سی ہی [redacted]

[redacted] ب کری چاندنی مین ماہ لقا باب

خیبر شکنا آ کی مشکل مین مدد کر
اختر کی تو زور و رونسی نہ اوس بتکا گہلا باب

[redacted]

کعبی مین ہی جو زاہد مغرور کی طلب
جنت مین کیا کریگی کسی حور کی طلب

میری روش پھرا ہی تجسس مین باغ بھی
پہالونکو ہی جو خوشۂ انگور کی طلب

فرقت مین تیری رونیسی آنکھین سفید ہین
ساقی نہین ہی ساغر بلور کی طلب

مطرب سے شراب نی بیہوش کر دیا
در پردہ کب ہے شیشۂ و طنبور کی طلب

پاتی نہ زندگیمین کبھی شکل یار کے
انسان ہون کب ہوئے تھی مجھی حور کی طلب

حسن جہان نماسی کنارہ نہ چاہیی
نزدیک کو کبھی نہ ہوئی دور کی طلب

مضراب دلخراش ہی دمساز ہی تار
بزم غنا میں کسکو ہی طنبور کی طلب

نزدیک میں سی چشم مضامین کو ہی گزند
کسکو زمین پہ ہو فلک دور کی طلب

کافور صبح چاہیی وصلت میں غیر کو
فرقت میں ہمکو ہی شب دیجور کی طلب

یاد رخ حبیب سے میّت سفید ہے
غسّال کو نہ چاہیی کافور کی طلب

لکّھا ہی وصف شہد لب گل دوات سے
شبکو کسی ہی خانۂ زنبور کی طلب

سایہ کی طرح چاندنی فرقت میں ہی سیاہ
اے شمع مہ کو ہی رخ پر نور کی طلب

دیوانین مینے وصف بھبھوکی ہین لکھدئے
ہر ہر ورق کو ہی شجر طور کی طلب

راحت ہے بعد [illegible] پس گیا
وہ [illegible] کبھی ہو [illegible] کی طلب

[redacted]

آنکھہ گلشن مین لڑی نرگس بیمار سی جب
چین کسطرح سی ہو روزن دیوار سی جب



آتش افشاں ہوا محبوب کا عارض کہ ہوئی
روزنِ مجمرِ دل روزنِ دیوار سی جیب

موسمِ گل ہی کئی کیوں نہو رندوں کو امید
حلقی زنجیر کی ہوویں ہیں بیدار سی جیب

پھول گیندیکا بھی ہجر میں کھٹتی ہیں رقیب
زرد گل ہو گئی سر تا قدم افکار سی جیب

یاسمن زردِ گل سرخ سی کیونکر نہو ہے
قدر دنیا میں زیادہ نہو زردار سی جیب

زاہدا جانتی ہیں مانعِ دیدارِ خدا
اسمِ بت سنتی ہیں ہم طالبِ دیدار سی جیب

دامنِ دشت میں کیا چاک گریباں میں کروں
دست پاگلکی نزاکت میں ہیں بیکار سی جیب

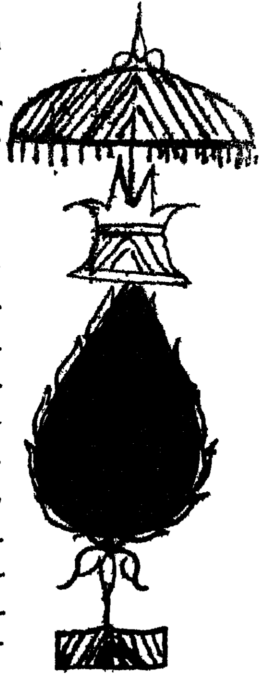
پھر دکھلائیگا کھل کر یہ وہ پہلا مہتاب
دور ایجاد ہوئی کیچلی اِس مار سی جیب

پرتوِ اشک پہناتا ہی گلی میں مالا
نظر آتی ہیں ہمیں تیونکی ہار سی جیب

پنجۂ خور سی ہیں جیبِ سحر پھٹتا ہے
دور رکھی انگلیوں میں دیکھتی ہیں تار سی جیب

آتی آواز کی نوبت کہ کہاں کی تالی
نکلتی گو ہی نظر آتشِ رخسار سی جیب

حلقۂ چشم سی زنجیر پہن گیسو کے



اختر زار او مجھہ دیتی بیداری جب

[redacted]

رنگ گل زرد ہوا اس تن سرخ سی کب
جسم سرسبز ہوا پیرہن شوخ سی کب

پہول کب زرد ہوی تا غمین کب آئی خزان
سبزہ خط ہوا سیب ذقن سرخ سی کب

لالہ رو مجہہ پہ ستم ہو گیا نظارہ گل
یاد گلزار بہلاون بدن سرخ سی کب

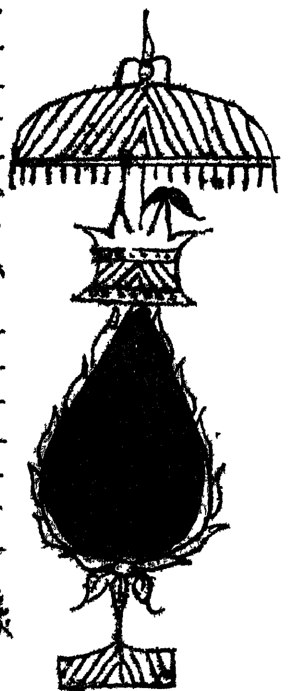
کوی قاتل مین شہیدونکی دکہائی ہی بہار
سبزہ سرسبز رہی اس چمن سرخ سی کب

بوی گل کی کبہی پتون مین سمائی نہ ہوئے
جسم رنگین پہ ڈہپا پیرہن سرخ سی کب

لال ہوتا ہی پہ اک بوسی سی گلزار و یقین
مسی محتاج ہوئی اس دہن سرخ سی کب

میری زخمونکا لہو دیگا گواہی اختر
حشر کو لیگا شہادت کفن سرخ سی کب

[redacted]



ہر صبح قید خانی مین غل ہی ادب ادب | زنجیر زلف ماہ سی کر ایک شب ادب

مضمون زلف [redacted] مین کرتا ہی کب ادب

گیسوی سرو شانۂ شمشاد مین جو ہو | یہ شاخسانی سیکھہ لی رنج و تعب ادب

مضمون ہین حال یار سی اشاد وقت فکر | مجلس مین جیسی صبح فیونکی ہو ادب

چھالا تو رخ سی داغ سیہ زلف ماہ سے | سوداتی کو دکھا چکا شہر حلب ادب

مضمونکو بسکہ فکر ہماری ہی اسطح | کرتی ہین شہ سی جیسی گدائی سبب ادب

باغ سخن خزان ہی خلل اس مین مین تو | کرتا ہی عندلیب سر گلسی اب ادب

جھکتی ہین غول غول بیابانکی دیکھہ کر | دیوانگی دکھاتی ہی صحرا مین جب ادب

وصف دہان سرخسی ہی شرم کلک کو | بوسی سی جیسے کرتی ہین عاشق کی لب ادب

مجموعہ رہرو یکا پریشان نکیجیو | صحاف تیری ہاتھہ پڑی میری سب ادب

مشاطہ وار صبح [redacted] کی ایک شب ادب

اُڑتا نسیم زلف سے تنکی کی طرح سی | کرتی ہین مثل کاہ کا وہ غضب ادب

ممکن نہین کہ شیخ سی ہو برہمن قریب | بت سے کبھی نہ ہوسکی امید قرب ادب

اوٹھی سہی قدونکی تعظیم میری خاک | سیکھا ہی کوئی سرو مین قمریکا ڈہب ادب

لوگونکو منہہ دکھائی کہان منہہ یہ چاند کا | چھالونسی میری کرتا ہی شہر طلب ادب

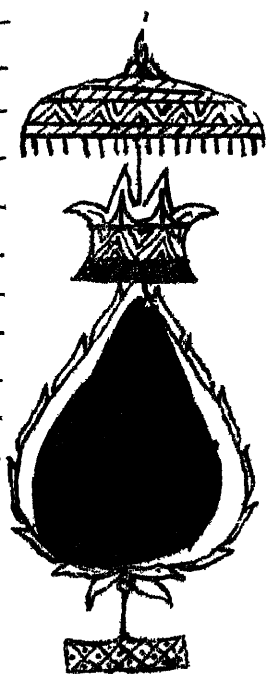
سوجھی گا شبکو غیر کو کیونکر وہان تنگ | کرتا ہی پیش طعنونسی شہد لب ادب

کرنی لگین گی پھر بت بیدین شرارتین

اختر خدا کیواسطی کرنا نہ اب ادب

ف

[redacted]



رخ انور سی نظر آئی سحر آخر شب | چھپ گیا عارض روشن سی قمر آخر شب

چودھوین رات مین ہوتی ہی سحر آخر شب | ماہ رو آج ارادہ ہی کہ ہو آخر شب

نالہ دلسی ہی چاند گہن [illegible] کہ مٹ جائی ضرر آخر شب

ماہِ نو صورتِ ابرو تری انکھیو پہ بنی
نکہہ مہر سی پڑ جا ہی نظر آخر شب

صبح تک خم مین دلِ چشم کی گردش سی بسا
سی ہٹانی نی بدلی ہی نظر آخر شب

رخِ روشن پہ سرِ زلف سی لٹکا لی دو تار
کس پریشانی مین ہے تا ہی سفر آخر شب

مہر پر انکہہ جو ڈالی تو ہوئی شام سی کور
نہوا آج رقیبونکا گذر آخر شب

عاشقِ پردہ نشین کا نہ جنازہ ہو کہلا
ہمدمو ہو مری مرنیکی خبر آخر شب

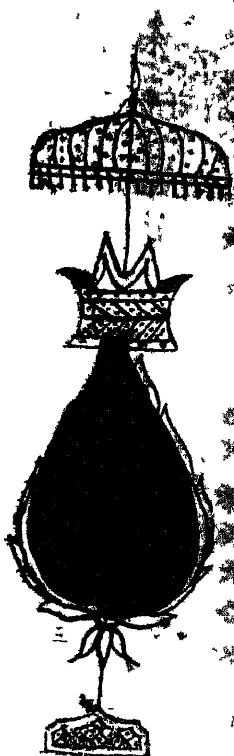
سنبلستان مین سائی تری زلفونکی ہوئے
مار گیسو پہ کہلی گا یہ اثر آخر شب

رنگ پہیکا ہوا ایجان چکورونکا مین
برجِ گیسو مین چہپا آج قمر آخر شب

دلِ صد چاک نہ کہلی سرِ گیسوی صنم
راہ مین ختم ہی ہووی جو سفر آخر شب

شام گیسو مین سرِ صبح کہلی اے اختر
عارضِ صنم پر ہی فدا ہووی قمر آخر شب

[redacted]



کیون ہلالِ ابرو وسے ہو مقابل ماہتاب
ناقصون کی حسن سے ہوتا ہے کامل ماہتاب

سر سلون پر ہی فروغِ رخ کا پھیلا ہی اثر
چرخِ چارم پر ہوا عیسی کا حائل ماہتاب

ترکِ چشمِ یار کی گردش سے پھر لرزان ہوا
قاتلا شمشیرِ ابرو سے ہی بسمل ماہتاب

جب سے اوس مہر کا رو سے منور پھر گیا
چشمِ حق بین سے نظر آتا ہی باطل ماہتاب

میرے نالون سے سرِ گل ہی پڑی ہی چاندنی
باغبان کس طرح ہو صوتِ عنادل ماہتاب

آینہ رو کی صفائی سے بہت حیران ہے
تیرے پائے جبین کا پائی ساحل ماہتاب

گر سوادِ شب مین مجنون کو ترا ناقہ ملی
تو بنے لیلی شمائل بیچ محمل ماہتاب

کاسۂ سر کیون نہ گردش مین ہی اوس کا مدام
دو رہے ذرون کی اتنا ہی غافل ماہتاب

نقصِ حسن مہر کی ابرو سے کل تک تھا نمود
میری اشکون سے ہوا آج کامل ماہتاب

شاہدِ اصلی جمال اپنا دکھا سکتا نہین
جب نظر زنجیر پڑی ہو جائی حائل ماہتاب

سامنا اوسکی رخِ روشن سے کیونکر کر سکون
مین تو اختر ہون مرا بن جائی حائل ماہتاب



[redacted]

پڑیگا آنسوؤں سی آبلہ اب | نہ ٹوٹی موتیوں کا سلسلا اب

زمانی نی صدا اولٹی سنائی | جرس سی پھر جائی قافلا اب

یہ دم یہاں دیگا بجر تن کو دم مین | قدم بھر کا رہا ہی فاصلا اب

گلا کٹواوین کیون کہاں گر ماتن کیون | گلو سی کال مین ہی کیا گلا اب

دلالت کیون نہو وسی حسن کی عشق | دلیلین ہی نکالین وہ دلا اب

ملاقاتی جدا ہوتی ہین مل مل | ملال دل جدا ہمسی ملا اب

کیا ہی سوز دل نی خاک ہمکو | مسیحا ہی جلا مردہ جلا اب

ہنسی مین وہ دیا دلبند ہوتن مین | چمن مین غنچہ گل کو کہلا اب

مٹایا نقش پا جسپر یہ سر تہا | سلاموں کا دیا ہی یہ صلا اب

چمن مین پہول انگارہی ہین ای گل | جو انپر یہ تجسم مرجان ہلا اب

اثر کاہل بجا و تھا سمایا
ہوا ہی رشک در ہر آبلہ آب
بھری ہین گوٹ گرا آنکھو مین موتی
یہ تار اشک کا ہی سلسلاب

بتو یہ گردش افلاک تا کی
خدا اختر سی مہر و کو بلا آب

[redacted]



شمع عریاں کی طرح دل نہ جلاؤ صاحب
اٹھی جامہ سی نہ باہر ہوئی جاؤ صاحب
روئی روشن کو نہ داغوں سی ملاؤ صاحب
مہر کو آتشی شیشہ نہ دکھاؤ صاحب
بدن صاف کی رنگینی دکھاؤ صاحب
قول ہاری ہو تو گل چہلو نکی کہاؤ صاحب
حلقۂ چشم کو پابوسی کی حسرت ہی بہت
آنکھہ مین بھی مع پاپوش سماؤ صاحب
تا دان عاشق شمشاد کو عریان نکرو
طوق قمری کا گریبان ہو منگاؤ صاحب
بیتاب روسی مجہی ولولۂ عشق ہوا
چیدہ اشعار جو دیوان مین ہو لاؤ صاحب

کہین تارِ نظر بدن نزاکت پہ پڑے / بال کی اوٹ مین جاتی ہو تو جاؤ صاحب

تیرِ مژگان سی ہی پہوٹ گئی دیدۂ داغ / باغِ عالم مین کانٹونسی ولاؤ صاحب

طفلِ غنچہ کی تو یون کان مروڑا نکرو / خندہ زن ہو کی گلستان کو ہنساؤ صاحب

خوابِ خرگوش ہی انکو نہ رقیبونکو چہو / چشمِ خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب

سیکڑی مین تنِ لاغر [illegible] / [illegible] کی کا جو بناؤ صاحب

بال اوڑتا ہی چکی اب اسا مسی پتی ہو شراب / کبک کو آگ کا کہانا نہ سکہاؤ صاحب

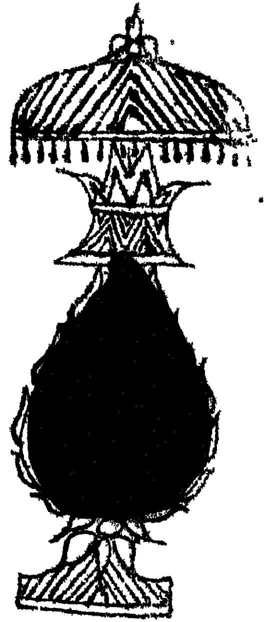
چشم پوشی نہ کرو باغ مین ہو ہمین نظر / آڑ نرگس کی ہی جانا ہو تو جاؤ صاحب

ہمین سیماب بنایا تو چہکاؤ نہ گہو تمین / دلِ بیتاب چلا آتا ہی آؤ صاحب

دل لگا عارضِ روشن سی جو بانکلے / عارضی گہر ہی رعیت نہ بساؤ صاحب

شمعِ محفل کی طرح جسم دکہاتی ہو ہمین / ساقِ سیمین ہی نہ پروانہ بناؤ صاحب

مارو سر پہ چڑہایا نہ کرو اختر کو



آسمان پرستی مین پرتو بلاؤ صاحب

[redacted]

نازکی بحرِ خوبی سی ہی چشمِ تر حباب
دو رمین عزرائیو نکی کیون نہ ہو ساغر حباب

چشمِ گریان مین ہی خرشید ہی خانہ خراب
جای ذرہ اشک کی یم مین ہی خاکِ در حباب

وہ پری گو سنگدل تہا موم دل پگہلا لیی
بحرِ خوبی کی نزاکت سی ہی پتہر حباب

یاد آئی گر نزاکت [illegible]
[illegible] پرتو سی [illegible] حباب

ناتوانی سی شیشۂ دل ہوگیی دریای حسن
میری آہون سی جدا ہوتا نہین دم بہر حباب

اک نفس سی ناتوان کی مرغِ مضمون صید مین
موجِ گل مین بلبلونکا ہوگیا سر پر حباب

قابلا ہی موجِ گیسو کی یہ نازک ناتوان
بحرِ تن کیون نہ ہو آبِ دمِ خنجر حباب

موجِ گیسو مین ہی مارِ زلف کا نازک قتیل
ہی کفِ دریا جنازہ اور ہی چادر حباب

ظاہرا دل تک جو آتی موجِ شمشیرِ سیاہ
کہول دیتا آبرو نکا باطنی جوہر حباب

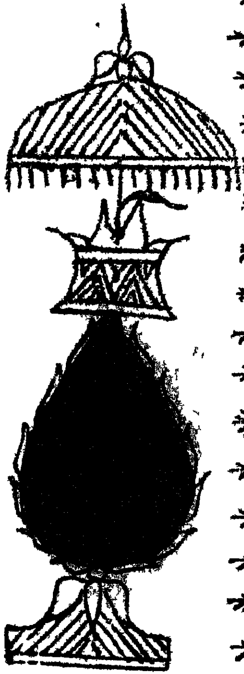
موج زلف یار کی جہونکونسی دل برباد ہے
پہوڑ دیتی ہی مرادم بہر ہین صرصر حباب

اوسکی دریای [redacted] ہمکو سر کوثر حباب

ختم ہی یہ ناز کی بحر پر در دریای حسن
موج گیسو مین بنی ہین کاکلی گوہر حباب

چاندنی کی سیر ہی کر لی شب مہتاب ہی
بدر کا گرداب ہی بنتی ہین سب اختر حباب

[redacted]



کف نہین ہین جنون کا جوش ہی بالائی آب
زہر مار زلف کا روپوش ہی بالائی آب

ناز کی تلوو مین جہی اسقدر ہی بحر حسن
یہ حباب اوٹہی ہی ہلبوش ہی بالائی آب

ہاتہہ پاؤن کہل نہین سکتی حباب بحر کی
کیا کسی کا لب بجا موش ہی بالائی آب

پہر حباب آسا ہی اسینہ مین اشک یم کا جوش
قاتلا یہ سرو بالا دوش ہی بالائی آب

ہوتا ہی نالہ اہل فنا سی یہ حباب
سارے دریا کا ہی اک گوش ہی بالائی آب

میکدہ مین پنبۂ شیشہ سی ساغر پہوٹتے
بادبان کشتئی می نوش ہی بالائی آب

نقش پانکا حباب آسا مٹاتا ناہی عبث
وہ تو اسی می نوش میرا ہوش ہی بالائی آب

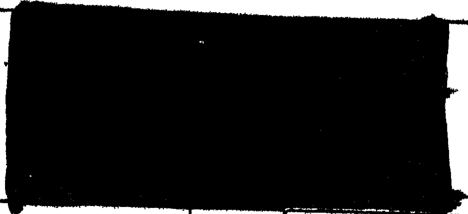
نازکی سی ہی حبابونکی گلی لگتا ہی یار
کسطرح کہہ [illegible] ہی بالائی آب

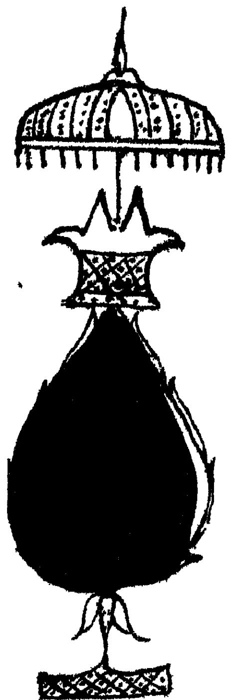
مین حباب آسا کلیسا کو روان مسجد سی ہون
یا خدا کوئی بت رو پوش ہی بالائی آب

چشم حسرت اغنیا کی ہی حبابونسی عیان
خیمۂ اہل زنار و پوش ہی بالائی آب

مست ناحق اینڈتی پہرتی ہین ساغر پہ یہی
وصل می ہی بلبلونکا جوش ہی بالائی آب

روی مہ پر ہی نظر آئی گلی خال سفید
یا کسی اختر کی دلکا جوش ہی بالائی آب





ہوش اڑاتی ہی ہماری رو سی خندانکی کتاب
طفل غنچہ پڑہ چکا بلبل گلستانکی کتاب

بارش ابر مژہ سی حرف کہلتی ہین سوا
خط ریحان مین لکہی ہی جانانکی کتاب

ٹوٹ کر دستِ جنون سی شست مین رہ گئے
ہی گمان تلوؤن کا یا خارِ مغیلان کی طناب

حسرتِ رو ہی کتا بی وصل مین اتنی بڑہ ہے
ہی سینہ تختہ تو تکا سینۂ داغِ ہجران کی طناب

ہو گیا مجمو [illegible] آب ہے
تار شیرازہ ہی اس زلفِ پریشان کی طناب

اس رقیبِ عجب دل طینت کو مسخر کیجیے
اب بنایا چاہیے گردِ بیابان کی طناب

اب تلک جمعیتِ زلفِ پریشان یاد ہے
میری بیدار ہی تی خوابِ پریشان کی طناب

مار اسکو تکا سوادِ چشم کی پھاڑی بیاض
وصل مین جوڑا کرین شبہائی ہجران کی طناب

ہجر کی شب روزِ محشر سی زیادہ بڑہ گئے
ایک حصّی سی کہین ہم نی دو چند ان کی طناب

یہ خطِ رخسار گر مجہسی نکلتا ہی صنم
چاک کرتا جیب تک مین اپنی دامان کی طناب

یہ دلِ پر داغ مائل ہی [illegible]
[illegible] وہ تو یہ سرِ چراغان کی طناب

خضرِ دل ہو رہنما اوسکی دہان تک
چشم کی چشمی بہائین آبِ حیوان کی طناب

یہ وہ جامہ ہی کہ صد ہا سال تک پھٹتا نہین
یا ئی بیجزدان ہمنی جسمِ عریان کی طناب

کعبۂ دل نذر ہی محراب ابرو کی لیئے
پھاڑ ہی اس طاق پر چاک گریبانکی کتاب

گر مٹا دیئی رحمکو صاف ہوجاؤن ابھی
آب رحمت سی نہ مجھکو دیتی ہی عصیانکی کتاب

شرح چاہی لعل [redacted]
[redacted] ی دوست جانکی کتاب

لکھتی لکھتی مرگیا اک حور پشکی یاد مین
نامۂ اعمال سی اختر نی دیوان کی کتاب

[redacted]

سردی جو کم کری کی بڑہیگا سوا عتاب
محشر تلک نہ جائیگا خورشید کا عتاب

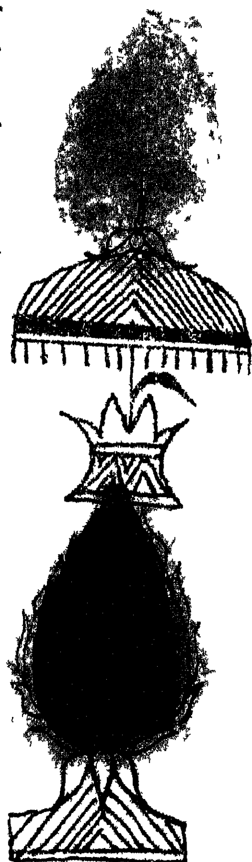
غصی مین بھی صباحت شیرین دہن ہی یاد
پوچھی شفق کی منہہ سی تمہارا مزا عتاب

وہ بی وفا عدو زر سرخ کیون نہ ہو
سیکھا ہی زر درویونسی اکثر وفا عتاب

گلچین تو مثل کاہ جلی کم ہوی بہاے
ہر گلکا باغ دہر مین اتنا بڑھا عتاب

روزن ہر ایک اوسنی چراغان بنادئے
داغ بدنکی طرحسی ہمپر پڑا عتاب

ساقی کا میکدہ مین ہی نذر وصی دور
ہمکو بھی جام مئی کیطرح سی چڑھا عتاب





اس چاندنی مین آکی ملجاے ضرور
اختر کہا ہی گا یہ اہی مہ لقا عتاب

[redacted]

چمن مین منہہ سی اولٹ دی جو گلبدن نقاب
دکہای کیا شحر حسن کی بہار نقاب



وہ ناتوان ہون کہ
ر شہسوار نقاب

چمن مین عارض گل ہو گا رونمای سخن
بناون مصرع شمشاد کی ہزار نقاب

فلک روشنی مہر و مہ سی ظاہر ہی
اولٹ کی بہنہا ہی منہہ سی جو یار نقاب

دکہای شعلہ صفت شمع رو جو عریانی
پتنگ بنکی تری منہہ پہ ہو نثار نقاب

فلک کی پردی جلاتی ہی مہر شعلہ رخ
جلی ہی برق سی کیون ہو نہ بیقرار نقاب

پری ہی تو تو ترا اسپ شک باد صبا
بنای گرد سواری کی راہوار نقاب

یہ چشم تر مری آنسو بہاتی ہی لی ہی برق
بنای رخ پہ مری ابر نوبہار نقاب

جبین کا داغ دکھاتی ہی رشک زاہد پیر / سفید روئی کی ڈالین سیاہ کار نقاب

جو منھہ پہ ساقی کی سایہ کری پری پیکر سے / بنائی چادری کیون نہ بادہ خوار نقاب

وہ چشم تر ہون کہ ہی آبشار صحن چمن / وہ ناتوان ہون یہا بنا کاہی غبار نقاب

ابھی تو روی سیہ مین چھپا تا ہی
کری جو اختر تابان کا انتظار نقاب

[redacted]

پھر اندھیرا ابھی ہوا کرنی لگا مہر و حجاب / عاشق بی ننگ سیتی نکریگا تو حجاب

شمع کا شعلہ بنایا کر نگ شبتاب کو / داغ تابانسی مری اڑتا پھری جگنو حجاب

برگ گل مین ہو [redacted] کراہی می خوشبو حجاب

مینی شیشی کی کھلی ہی آنکھہ ہی ساقی کی سایہ حجاب / میکدہ مین طاق سیتی نکر کری بز حجاب

انکھیان اغیار پر پڑتی ہین یہ تصویر سے / میری بازو سی کری دی دز دیکھا بازو حجاب



دستِ گل کی رخصتِ یابی پہ جو سر کھل گئی
اُس خطِ شمشیرِ قاتل سی کری اتنو حجاب

مارِ زلفِ یار کا سم اسقدر کرتا ہون نوش
نیش مو ہائی بدن سی ہی بجا بچھو حجاب

طالعِ بیدار سوتی تیمین دیکھا چونک اوٹھے
خواب مین سو مرتبہ کرتا ہی مجھسی تو حجاب

میری آنسو یادِ رفتارِ صنم سی ہین روان
دیکھہ پاتا ہی اگر کرتا ہی سروِ جو حجاب

قطرۂ خون بنکی خنجر سی ٹپک جاتی ہی نگہ
چشم پوشی سی مری کرنی لگی آنسو حجاب

مستِ چشمِ ناز اب غولِ بیابان ہو گیا
وادیٔ وحشت مین سایہ سی کرین آہو حجاب

تم اگر ہو مہروش ذریکا رتبہ ہی اوسی
آج اختر سی نہ کرنا ای مری مہ رو حجاب

[redacted]

زلفِ مشکین سی سمجھہ جاتی اگر عنبر حساب
پھر درِ دندان سی لیوی کانکا گوہر حساب

اون درِ مضمون کی قیمت شاعرونسی پوچھیو
اس قلم کا جوہریکو یاد ہی اکثر حساب



صاد ہی چشم صنم کا و نگہ کی مد بہی ہین
دفتر داغ بدن مین دیکہہ لی دلبر حساب

تجکو شبیر نیا دہی بہولا ہو بچپن شاگرد کو
کو بچپن استاد بتلا تیگا کیا پہر حساب

کیا ہوا موسی کمر مین پہیر ہی اوس ناز کا
انگلیون کی پور کی بتلا ینگی چکر حساب

رطب یابس باغ عالم مین گوارا کیجیے
خشکی لب کا بتا دیتی ہی چشم تر حساب

روز وصلت ہی مگر سر پہیر جاتا ہی رقیب
روز لیجاتا ہی میری دستی اژدر حساب

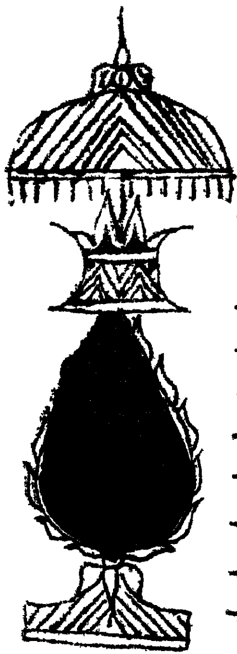
یاد فردا ئی قیامت خط محبوب ہے
مجکو ڈہر کاہی ابہی سی ونگاہین کیونکر حساب

پہیر دی اغونکو تری ناز کی خرامی پر ہی رشک
بال طاوس چمن سی لیگا یہ ابتر حساب

یاد مین زنجیر کی گنتا ہون جہت کی ہر کڑے
مجکو خالی دیکہہ کر لیتا ہی گہر حساب

مصحف رخسین شہ لکہا جائیگا میرا گناہ
بوسہ محبوب کا دفتر سی ہی بر باحساب

ارش مین مین چلتی چلتی پاؤن اختر تہک گیی
دی مری معشوق کی الفت کا نامہ بر حساب



[redacted]

گلشن بہار پر ہی بنا ہی قلم گلاب
تو ڑین مین شعر سی کیونکر نہ ہم گلاب

دیکہا کرون طلسم خرابات دہر کو
گلشن ہی شکل دیر بنا ہی صنم گلاب

گلشن مین ہی طائر رنگ پریدہ ہون
سمجہا ہی خوب اپنا وجود و عدم گلاب

پیری مین قد سی راست جہکیگا جوان کا
گلشن مین شاخ کہنہ پہ ہوتا ہی خم گلاب

پاتا ہون مین بہی عارض گلرو مین پانچ وصف
سرخی سفیدی سبزی زردی بہم گلاب

تشبیہ اوسکی عارض گلگون کی کفر ہی
دیکہا نہ باغ دہر مین سنگ صنم گلاب

غنچہ تو بند ہوتا ہی کیون پہولتا ہی گل
لو ونگا تیری پاتا ہی شاید درم گلاب

آب و آتشین سی گرانی ہی خود مجہی
بہر مریض عشق تو ہوتا ہی سم گلاب

گلشن مین گرانی سی شیشی لنڈہا دی
مجلہ سبک کری اوٹہائی ستم گلاب

نازک ہی تجکو سونگہنا پہولونکا بار ہی
پیتا ہی آپ عارض گلگو سنی غم گلاب

اوس گل کی کوچی صاف مین ہم خار ہو گئے | لیتا ہی آپ سر پہ ہماری قدم گلاب

بیہوش ہو نہین شیشۂ دل میرا بہر گیا | ساقی کی ہاتہہ بہی مین سحاب کرم گلاب

آخر مجہ جا ہی تختے پہ جسطرحسی قلم
پہولی زمین شعر مین اسطرح کم گلاب
[redacted]

لٹکا ہی زین اسپ مین جب نوجوان کا | پوشیدہ ہو ہلال فلک ہو عیان رکاب

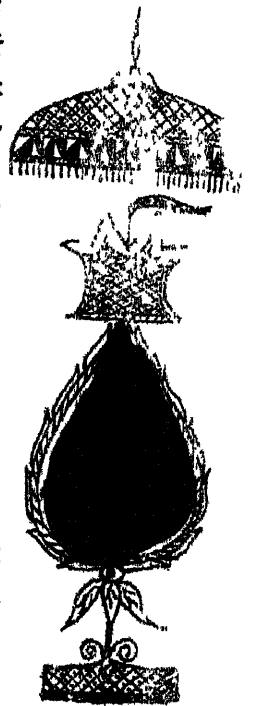
ہاتو لگا وصف یا کسی گہوڑے کی بوجہہ لو | ای شہسوار پاؤن کی ہی قدردان رکاب

ای شہسوار پہر تو [redacted] | [redacted] ل پہ سر باغبان رکاب

گلشن مین کیون نہ اسپ صبا کی بہار ہو | پاؤن مین ہے سر پائی گلعذران رکاب

اقلیم شعر کے جو زمین پر کرو سمند | میری کمیت فکر کی ہو آسمان رکاب

کیونکر نہ ابر وح پہ پہر نازکی جتاؤن | ہر ہر و نکتے کو سمجہا ہو نہین ناتوان رکاب



ورنا

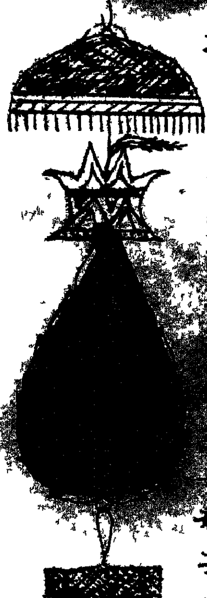
ڈرنا بجا ہی ابروی خدارِ یار سی
ایسا ہو بنائی کوئی ناتوان رکاب

نعلِ سُمِ کمیت صنم سی پڑی جو داغ
سمجھی ہین تپّی سی تن اوسی نکمہ دان رکاب

پہولونکا بار اسپِ صبا سی نہ اوٹھہ سکا
کیا زین مین لگی ہی پی امتحان رکاب

ابروکی ساری وارسی ہی ناتوان تمام
یا تو نسی پھر نہ چھوڑیگا نیم جان رکاب

گم کہان [illegible] لی دی ہان رکاب



کاہیدہ تنکو کردیا وصفِ رکاب نی
اختر بناؤ فکر سی اب ہڈیان رکاب

[redacted]

زلف کے یاد مین گہر ہان ہی جنجال عذاب
کیا شبِ ہجر مین ہی جان پہ گھریال عذاب

کسی ہر کاہیدہ اس مو سی میانکا ای فکر
بال عنقا پہ بہی ہو جاتا ہی یہ بال عذاب

خمِ ابروسی سیہ بختی ہی رفتارِ صنم
کیون نہو اہلِ زمین کی لیی پہونچال عذاب

طوق کیا یار کا سکھا گئی پھر نہ پھری
چشم گردان ہی یہ تری چال غزال

چشم تر بجر ہی اوس کا نگا بالا کر داب
کیون نہ گلشن ہو من سی مچھلیون کا جال غزال

داغ ہر شب اسی ہر روز سیاہی اوسکو
عارضِ شمس و قمر پہ ہی ترا خال غزال

کھل گئی داغِ جنون بند مین گلگی کلیان
ابکی گلشن پہ نظر آتا ہی یہ سال غزال

زور چلتا نہین شاہ ہو شی گدا او نکا مگر
ہمی کمّل سی سوا ہی تو پس شال غزال

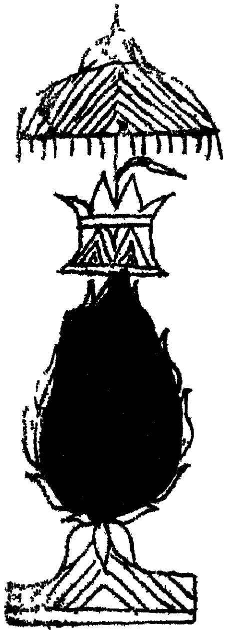
تیری پا زیب سی غل پڑ گیا ای سرو روان
طوق قمریکو ہی یہ حلقۂ خلخال غزال

چشم تر کیون نہ گوارا کری رخ کا نگرا
ابر تر پر ہی مرا ہو گیا رومال غزال

ماہِ نو دیکھ کی ہم غم کی گلی ملتی ہین
کیون نہ ہو جای ہمین غرۂ شوال غزال

کیا ہوا دہوی جو نجم فلکی اختر نی
اسی مین کچھ نہین مردۂ غسّال غزال

غزل من کلام ترب الاقدام الشعراء سلطان عالم مقید



[redacted]

روئے میں آب اشک نہ دکھلائیے جناب
کثرت نہیں شراب کی غم کھائیے جناب

پلکوں سے پھوٹ جائیگی بوتل شراب کے
گردش بھی چشم مست کی دکھلائیے جناب

تسخیر دختِ رز سے پری رند کرچکے
قاضی سے نذر شیشوں کی دلوائیے جناب

شب بھر عروسِ فکر بنائی ہی آپکو
اپنی کئی سے آپ ہی شرمائیے جناب

اِس بحرِ چشم تر میں نہ غوطے لگائیے
تارِ نگہ کی موج تو دکھلائیے جناب

عصمت نہ ایسی چاہیے دریای حُسن میں
چشمِ حباب کُور ہوئی آئیے جناب

سینہ پہ بحرِ حُسن کی یہ نازکی ہی ختم
انگیا کی جا حباب کتروائیے جناب

مٹی خراب ہو گئی تسبیح شیخ سے
بہر خدا شراب بھی پلوائیے جناب

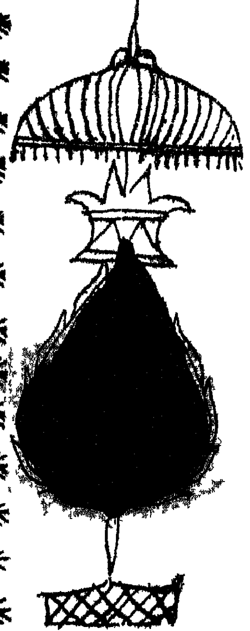
مشہور ہوں کہ عاشق و معشوق ہیں ہم
مجھ ناتواں کی ڈال ہی بنوائیے جناب

منہ اوس طرف ہی پشت ادھر کو ہی شیشے کی
اب آپ منہ نہ مجھکو دکھلائیے جناب

شمشیر ماہ نو ہی کٹورے ہی مہر کے	قبضی کی دستگی کو تو دکھلایئے جناب
زنگ کدورت دل عاشق سی کند ہی	تیغ نگہہ کو سان پہ لگوایئے جناب

چمکی کیطرح اختر تابان بھی ٹک چمکی
پاپوش آفتاب کے بنوایئے جناب

[redacted]



عارض سرخ دکھائی سر بازار شہاب	عوض خون جگر لیوین خریدار شہاب
تنگ ہوتا ہی رگ سنگ مناں سی ہو خوان	کاسۂ چینی مین ہوتا ہی مے خوار شہاب
[illegible]	[illegible] ر شہاب
سرخی عارض قاتل سی جو لڑتی ہی نگاہ	چاٹ جاتی ہی عوض خون کی تلوار شہاب
زرد ہو جاتا ہی ہولیمن رقیبوں رخ سرخ	یون بھرا کرتا ہی پچکاریونمین یار شہاب
نسبت عارض رنگین سے کہاں ہو تو بجا	یہ بھی ہی مستی عوض [illegible] شہاب

صحن گلشن مین پڑا ہی لب رنگین کا عکس
سبزہ پوشیدہ ہوا ہو گیا گلزار شہاب

خط شبرنگ بہی گالونپہ نکل آئی کہین
سبزہ رنگی ہو چہپا کی خط رخسار شہاب

خون دل وی تو ساقی بی کہا اوٹہ بیٹہو
میکدی مین کوئی پیاپی نہ میخوار شہاب

دخت رز زرد ہی عارض سی گرا خون جگر
پہر بہاون طرف خانہ خمار شہاب

یا دلب [redacted] ہی یہ آہ شرربار شہاب

آج [redacted] گلنار
رنگریز وسی کہواب ہی طیار شہاب

[redacted]

وہ گل بنا ہی اگر ساغر گلاب
چمن مین بلبل شیدا کہی تر آب

اودہر ہی جام فلک اور ادہر ہی شیشہ مے
بنا ہی شفق شام آفتاب شراب

وہ رند ہون جو کبہی رنگ خون دل دیکھی
شراب اشک سی بہتی آب آب شراب

خمار انکھڑیونکا جامِ چشمِ مست سے ہے
پئین کی طالعِ بیدار جھر بخوابِ شراب

چھڑا نہ پیرِ مغان موسمِ جوانی ہی
پلا رہا ہی ہمین عالمِ شباب شراب

جو مست بادۂ عصیان ہون دورِ می مین کبہی
تو نازکی سی بھری ساغرِ حباب شراب

پسی ہین میکدہ مین چشمِ مست ساقی سی
دکہا ہی گردشِ گردون کا انقلاب شراب

دہوئین کی مثل اوڑا دیکا چرخ اخترِ شباب
جو پیکی آئیگا وہ رشکِ ماہتاب شراب

دیا تکچہی اس دخترِ رز کو درسِ حجاب
بنا ئیگا مکر صفحۂ کتاب شراب

وہ رند ہون جو کبہی حالِ مغبچہ پوچہون
زبانِ موجسی دیوی ہمین جواب شراب

جو موجِ زلفِ سیہ دیکہہ پائی دور مین
مثالِ سنبلِ تر کہا ہی پیچ و تاب شراب

رہی نہ حشر مین مٹی خراب اختر کی
پلائین ہاتہہ سی بہر بہر کی بوتراب شراب



کرتا ہی اپنی بلبلین یہ مایوس اضطراب
شعلی کو کیت کہاتی ہی فانوس اضطراب

جلوہ ہماری برق کا گلشن مین پڑ گیا
کرنی لگی سحاب سی طاؤس اضطراب

وصلت رقیب سی ہی دہر ہاتہہ ملون مین
کیونکر کرون نہ ہجر مین افسوس اضطراب

کانو مین انگلیان ہی موذن بہی رکہی
اب آہ دل سی کرتا ہی ناقوس اضطراب

گل پیرہن کی باغ کی پرزی اڑا دیے
کیا کیا بدن پہ کرتا ہی ملبوس اضطراب

تیغ سبک اٹہائی کہین یار دوش کا
سر بہی دکہا چکی پی پابوس اضطراب

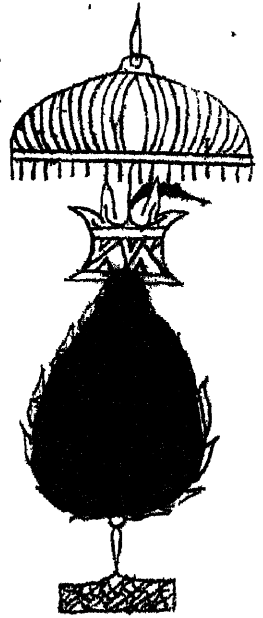
ساقی نی بحر می مین جو الٹا حباب کو
دکہلا رہا ہی ساغر معکوس اضطراب

اس دغا رپر ہی گدائی مین مور چہل
سر پر کیا کری دم طاؤس اضطراب

سائے ہون کو ہی یار کا خانہ خراب ہون
بیدار کو چاہیی دل منحوس اضطراب

اوڑتی ہین جسکی ضرب سی ٹکری پہاڑ کی
کرتی مین اوس سی یہ بت مانوس اضطراب

وحشت نہین سنا ہی فسانہ جو آنکہہ کا
ہر اک ہرن کو ہی پی پابوس اضطراب



روضہ یہ کیا عجب ہے یہ وحشت آثار دے

اختر بجا ہی بھر سے شہ طوس اضطراب

[redacted]

یاد مین موے میاں کی ہی یہ سارا انقلاب ۔ میری پریشانی مین کرجاتا ہی عقدا انقلاب

پاؤنکی ہر آبلہ مین اسقدر ہی روشنی ۔ تیرگی سی کرگیا ہی دست موسی انقلاب

آبلی میں گل لالہ ہی گا عکس سے ۔ عارض رنگین سی ہوجائیگا دریا انقلاب

شہر بانی ہی سیھی [illegible] ۔ [illegible] اونکی قد وبالا انقلاب

پھر ترشر و مجسی کیونکہ نہی شیرین دہن ۔ [illegible] کرگیا جوش صفرا انقلاب

پھر مجھی حیران کریگی نرگس میگون ترے ۔ شیشۂ دل مین کریگا جام صہبا انقلاب

کچھ نہین امید مجھکو اس دولتکے سوا ۔ کرچکا ہی دست اسکندر سی دارا انقلاب

عشق می مین دم خفا ہوتا ہی بہت جائیگا ۔ ضبط گریہ سی مری کرتا ہی مینا انقلاب

سیری تلوونکی چمن مین خوش ہوویگا گل
جلد مین وہ کر کریگا خارِ صحرا انقلاب

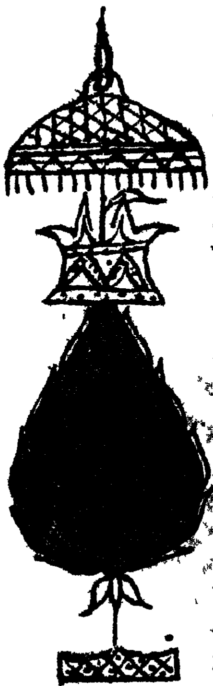
زلف سے دیوانہ مائل ہی خطِ رخسار پر
چہوٹکر زنجیر کو کرتا ہی سودا انقلاب

منقلب ہے گردشِ گردون سے تیری بجا
یک ہی تل کیطرح سب سے یہ کیسا انقلاب

کانسی اوٹتی صدائین عمر بہر ہمنی سنین
آنکہہ جب کہولی زمانی مین تو دیکہا انقلاب

تہام لینا ہاتہہ بہی آخر کا وقتِ انتقال
تو بچالیسا مری لا جو ہوگا انقلاب

[redacted]



اونکہان سینیسی قی کو آج ہو می کباب
شہر بجانی مین لازم ہی جستجوی کباب

تمازتِ رخ سو انسی پہنک گیا دل زار
بنائی قدح مہر سی سبو کباب

جلی ہونکو جلا کر سیاہ کرتی ہو
نگاہِ مہر سی کیون دیکہتی ہو سوی کباب

شکار لب بطِ می کا ضرور ہو ساقی
شراب پیکی ہی نہ دو نکو آرزوی کباب

رقیب پہلو مین اب گرمیان نہین کرتی
ہماری دل لئی اڑائی ہی جان جہپی کباب

شراب یگانہ ساقی جو دل جلائی ہین
ہم اپنی پہلو مین گھونٹا کرین گلوئی کباب

کہان ہی سرو نگر فاختہ یہان نکو
سنگہاؤن نالہ قدِ صنم سی بوئی کباب

تمہارا عارضِ روشن حلب مین ساے عرد
کرینگی زلف مین شامی یہ جستجوئی کباب

پروی سیخ مژہ مین مجہی وہ دیدۂ دل
کرون جو بزم مین ساقی کی گفتگوئی کباب

برشتہ ہوتا ہی ہر داغ چشم سوزانئی
ہماری اشک کی منہہ سی ہی آبروئی کباب

بتونکی دور مین سیخ کباب لازم ہی
خدا جلائی اوسی کو جو ہو عدوئی کباب

گلو سی بلبل شیدا کا دل جلا شاید
چمن مین آتی ہی اختر کو آج بوئی کباب

[redacted]

غیرتِ ذوق چہندہ پرہی آوارہ سحاب
دامن تر ہو گیا ٹروکی بچارہ سحاب



دامن پاریک اوسکا غیرتِ مہتاب ہے | اشکباری مین اگر دیکھی وہ مہ پارہ سحاب

آبِ خجلت موجزن کیونکر نہو افلاک پر | مادہ یہ برق ٹھرا اور فوّارہ سحاب

بالِ طاؤسِ چمن کیطرح ہی اپنی خزان | کوچکا اپنی بجاتا ہی یہ نقّارہ سحاب

مشق گریہ عہدِ پیری مین زیادہ کیون نہو | مدّتون اپنا رہا طفلی مین گہوارہ سحاب

مین وہ گریان ہون اگر رونیسی کچھہ تشبیہ دون | دیکھہ کر رومال تر ہو جائی صد پارہ سحاب

اندنون اخبار مین سُنّی لگا مین کوس رعد | برق وشکی ڈاک مین بنجائی کارہ سحاب

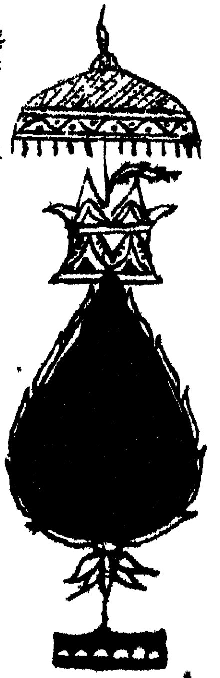
جھوٹ سچ سی برق وشکی ہی عیّارِ جہان | آنسوونکا پشت پر باندھیگا پشتارہ سحاب

خرمنِ ابر پر رونسی برقِ الفت چھو گئی | اشکِ غم دیگا دہقانی کو کفارہ سحاب

چشم تر ہون مین ہی اک طاؤس وشکی یاد مین | میری انکھونسی کرین باغونکا قطّارہ سحاب

برق وشکی یاد مین ہووی جو خضر چشم تر

آسمان پر ہوا ہی ہر ایک سیّارہ سحاب



[redacted]

کو تیرے من کیا کرتی ہین ہمغم یا تراب | حسن اسباب سفر ہی عشق اعظم یا تراب

تھو کرون ستی بت خوش کام کی ہین پامال دل | بزم عشرت مین کیا ہی بھر ماتم یا تراب

جو دہمت چاہیے تو سچی دل ہی دیجے | کر گیا گنج دہن مین آج حاتم یا تراب

پھر عسرق اور دہیان کھاؤ داغ مین | غنچہ گل مین کرہی پھر آکی شبنم یا تراب

غیر بزم یار مین تھا رشک سے آدم گئے | پھر شیطان کو مچا دنیا مین آدم یا تراب

ساقیا ہوتا گدا اونکو جو اس مستی سی میل | تیرے میخانی مین کرتا کاسہ جم یا تراب

کیون ہی پیدا نہین کرتا ہی سفر ای خضر دل | زلف جانا نسی ابہی ہو جاتی برہم یا تراب

وہ پری اپنی نگین پر نام دل کندہ کری | چشم کی حلقی مین کر لون ہم خاتم یا تراب

اس صف مژگان مین جاتا ہی دل ای نیزہ باز | معرکہ مین پہلی کرتا ہی یہ پرچم یا تراب

اپنی تو دیکھین خدا اک سطح دی زاد سفر | خال ہندو طاق ابرو مین ہی تو ادہم یا تراب

جب سنیں گی تیری [illegible] گرینگی زخمِ خرّم مانند آب
میری پہلو سی چلا ہوتا ہی وہ جانِ جہان پہلوی بت مین گر جاتا ہی سیدھ تم مانند آب

بادشاہِ حسن کی سکّی کیا کرتی ہین کوچ
سینۂ اختر پہ کرتی ہین یہ درہم با تراب

[redacted]



چشمِ مستِ ناز کر صوتِ بطِ می کی خراب میکدی کی ساقیا ہو جاسنگے مٹّی خراب
نشاۂ دل کر گراہی خاکِ تسبیح بیرہی زاہد و نسی ہو گئی زندو کی پھر مٹّی خراب
یادِ ساقی مین جو رو دیا منہدم کیونکر ہو دہر مین بنیاد میخانکی بھی ہا تی خراب
مائلِ طوقِ صنوبر حد سا لیمن نہی ہن مثلِ قمری تیرہ بختی سی ہوئی ہستی خراب
ہجر ہی استاد کا مکتب مین طفلِ کلک کو سکھنون چلکی اسی مشقِ وصلی کی خراب
طفلِ نازک کو سکھایا ہجر مین خطِ شکست توڑ کر روی قلم یہہ وسنی وصلی کی خراب

شیشۂ فکری سے میکدے میں گر پڑا
جام اشعار کہن سے ہی مستی کی خراب

آتش رنگ حنا کا کھل گیا سارا فروغ
بنگئی خط شعاعی جب ستارے کی خراب

کیا اثر ہے آتش گل پر ہماری آہ کا
بنگئی منقار بلبل ہمنے جب چاہی خراب

پہولنی پاتا نہیں گل توڑ لیتی ہیں اوسے
گلشن مضمون کرتی ہے ہمیں جلدی خراب

قافیے ہر چند ڈھونڈھے پر نہ بندش ہو سکی
واہ اختر ان قوافی پہ غزل لکھی کیا جواب

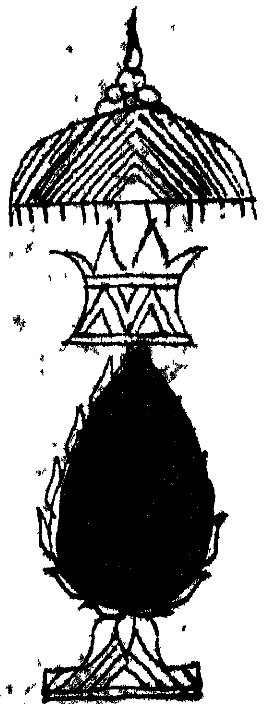
[redacted]

یہ آئی بحر مژہ تک جو ایخدا مکتوب
بنا ہے کشتی کاغذ یہ ناخدا مکتوب

یہ دل تو سبزۂ خط صنم سے ہے برباد
چمن میں باد صبا لائی کوئی کیا مکتوب

یہ خال محضر رخسار کی [illegible] ہے
[illegible] گیا [illegible] ابلا مکتوب

کبھی وہ خال ہے اور گہ بنا ہے سبزہ
چھپاتا پھرتا ہے منہ پر وہ دلربا مکتوب



ہمارا نامۂ اعمال غیر رکھتی ہین
وہ لاشریک ہے کیونکر نہو جدا مکتوب

وہ بادشاہ ہون ملک جنون کا ای قاصد
سوای بوم نہ لی سایۂ ہما مکتوب

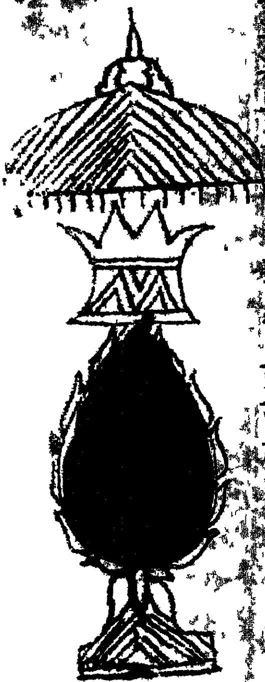
وہ ناتوان ہون کہ تنکا ہی بار ہی قاصد
وہ سنگدل ہی بنی کیون نہ کہربا مکتوب

گلو نگار ہی خط ریحان پہ بس نہین چلتا
لفافہ بندہی کہو لیکی یہ صبا مکتوب

بجای خط صنم سرجو بہیجتا ہون مین
تو کوی یار مین بنتی ہین نقش پا مکتوب

جو بادشاہ کی ہاتہون [illegible]
[illegible] لگ گیا ایسی ہو بوریا مکتوب

جو خوان نعمت [illegible]
[illegible] بوریا مکتوب



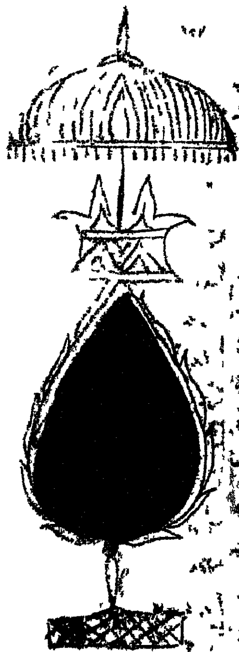
ستو ہین اختر تابان کی قدر رکھتی ہین
خدا کی واسطی قاصد ضرور لا مکتوب

[redacted]

بجا ہی کعبۂ مقصود محبوب
ہمین غالب ہین اور موجود محبوب

بھڑکی کچھ ہم ہوئی جو شعلہ ریز | بجھائی آتش نمرود محبوب
تو سجدہ کیا ہی جب [illegible] | [illegible] معبود محبوب
بنا خود زہر فرقت سے یہ الماس | گئی سودہ بہی ہی بی سود محبوب
لکھوٹا پھر جامے کی بدلے | دکھا پھر آتش بی دود محبوب
وہ حاتم ہوں نہ لونگا اسکا بدلا | جو دُنی الا یہ دل ہی جود محبوب
مقامِ آخرت کا کوچ ہے اب | دکھائی منزلِ مقصود محبوب
بہی دیکھا تو خستی سی ہوئی لال | یہ عاشق شعلہ و زبارود محبوب
بجھا دن اشکباری سی توبھڑکے | دکھا دی نالہ دل دود محبوب
وہ پختہ ہے خیالِ خام وصلت | شب ہجران میں ہی موجود محبوب
ہوئی پھر داغ فرقت جمع یکجا | اڑا دی تودہ بارود محبوب

کسیکو دیر و مسجد کی طلب ہے



گمر اختر کو ہی مقصود محبوب

[redacted]

نہ بعد مرگ جنونکو ہوا کفن مرغوب
نہ ہوگا اس تن عریان کو پیرہن مرغوب

گوارا رشک نہوگا قبول ہی فرقت
رقیب آئین او نہین کو ہو انجمن مرغوب

کرونگا وادی وحشت مین لیسی شکوہ داغ
وہ غول ہو کہ ہو وی آتش دہن مرغوب

اڑائی رشک سی حاسد ہمارا مصرع تر
کبھی نہ زاغ کو ہو بلبل چمن مرغوب

عزیز مین ہی یوسف کو داغ اہی یعقوب
نہ بھائیونکو ہوئی بوی پیرہن مرغوب

عبث ہے آہوی چشم صنم ستائی ہے مین
اسیر دام بلا کو نہین ختن مرغوب

ہوا کو باندھتا ہون حور رشک الفت مین
نسیم خلد کی خوشبو کو ہو سخن مرغوب

مٹا کی صاف کری گی ہزار موج نسیم
بلا کشونکو ہی پر زلف پرشکن مرغوب

بنا ہوا ہی اگر بادشاہ حسن تو کیا
گدائی پیشہ کو ہی سنگ گلبدن مرغوب

وہ ناتوان ہون کہ جز استخوان نہین لیکن
بہت ہی حضرتِ غم کو مرا بدن مرغوب

کسیکو اپنی وطن مین خیالِ غربت ہی
کسیکو عالمِ غربت مین ہی وطن مرغوب

ہم اوسکی سبزۂ خط کو تو جانتی ہین خضر
کیا ہی چشمۂ حیوان چہ ذقن مرغوب

ہر ایک مصرعِ اختر سی دل مین چبھتا ہی
کباب ہوگا نہوگا برہمن مرغوب

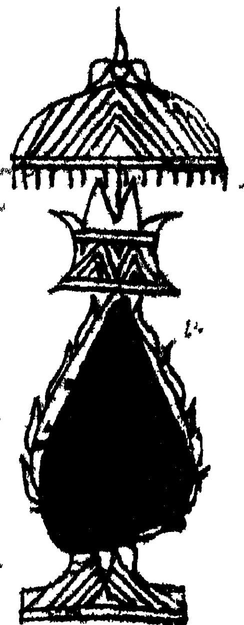
چمن سی پہینک دیا میرا آشیان کیا خوب
یہان بجلی گرائی آکی باغبان کیا خوب

ہمارا یار تو ہی لامکان مکان کیا خوب
خدا کی نام سی افزون ہی نشان کیا خوب

شباب مین کسی معلوم یہ ضعیفی تہی
عجب بہار مین آتی ہی خزان کیا خوب

یہ سُنتیان تہا قاتل کا ہمکو قتل کی وقت
کہ چشمِ زخم کہلی ہی کہان کہان کیا خوب

ابہی سی آنکہ دکہا کر عبث ڈراتی ہو
ہوا ابہی کمر ہی کہی نہان کیا خوب



جبین پہ بنی ہی رخسارِ زرد کی اوسکو ۔ یہ ہمسی ہنستی ہی کہل کہل کی زعفران کیا خوب

کلام گو تو ہی ذرہ مگر کلام ہی کہ ۔ زمینِ شعر دکہاتی ہی آسمان کیا خوب

پڑی ہین داغ رخِ صاف جانِ تن ۔ دریدہ ماہ سی ہوتا نہین کتان کیا خوب

وہ ہی تو تنگ دہان ہی یہ ہم ہی ۔ دہن کی وصف مین کہلتی نہین زبان کیا خوب

کہلا ہی آئینہ مین سبزۂ خطِ رخسار ۔ زبان کلک سمجہتی ہی اپنی آن کیا خوب

ہمین تو چاہیی تہا ہو سکی نہ صرف دہان ۔ یہان کی تنگ دہانی گئی وہان کیا خوب

اسیرِ ناف ہی چاہِ ذقن سی ہو سیراب ۔ گڑہا تو جانتی تہی پر بہلا کنوان کیا خوب

جمالِ سروِ روان کو ہی پاؤن تک لایا ۔ ملی ہی پست مین سیدہی جہان کیا خوب

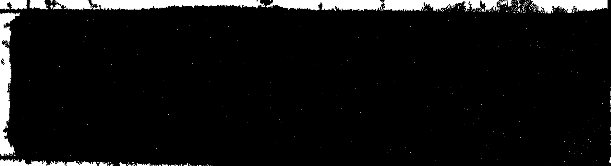
پڑا ہی پہیر ہی محبت نہ درمیان لاؤ ۔ کمر کو پوچہتی ہو ہمسی ای میان کیا خوب

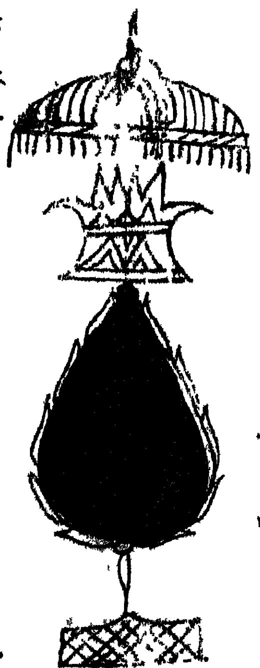
لکہوٹا ہستی پر اوسنی غضب جمایا ہی ۔ اوٹہا ہی آتشِ بیدود سی دہوان کیا خوب

شہیدِ کاکلِ شبگون پہ دہی شبنم ہی ۔ اگا ہی مرثیہ خوان اسکا زعفران کیا خوب

خدا اوٹھائی نہ اس دوستی تیان مین سے | ترستا ہون صنم سنگ آستان کیا خوب

تری غزل پہ ہلالی نثار ہی اختر
اگر پڑہی تو کہی سنکی شعر خوان کیا خوب





چشم مشکیں دیکھہ کر مینوشس کی ساغر مین ڈوب | ناف سی اوس حور وش کی اہل کوثر مین ڈوب

یہ گدا پیشہ ہی سائل شرم کچہ آتی نہین | حرف سکہ کیطرح ایشاہ خوبی زر مین ڈوب

سرعتی گہرا پر نہ دریا [illegible] کھلا | [illegible] کی مانند وسکی دور بین ڈوب

جا کہ یہ بہی ہی گریبانین چہپا پہر روی سرخ | مثل بلبل چشم ای گل پیرہن چادر مین ڈوب

آتش رو ہی صنم سی سر دہری کم ہوتی | پہر زغال سرخ کی مانند تو مجمر مین ڈوب

تجکو شیرین لی نہ پوچہا رایگان محنت ہے | شرم سی لازم ہی تجکو کوہکن پتہر مین ڈوب

گر میان مہ وشکی تو ہین رقیب تیرہ بخت | داغ سودا چاہیی تجکو ہی آخگر مین ڈوب

مائل شوق ہم آغوشی گل وہو اگر
طائر دل چاہیے بلبل کی تہ شہپر مین ڈوب

وادی پرخار مین قدمون لگی ہی دخترز
آبلون کی خم سی ساقی چاہیے ساغر مین ڈوب

کونسی معنی مین کو زاہد حور کی الفت نہین
بندش موی میان سی چاہیے کوہر مین ڈوب

دام تدبیر کہن سی [redacted] م ہی ال پر مین ڈوب

درد کا کیا غم ہی قاتل ہی ہماری چشم
موج اوصاف ہی اختر اسی خنجر مین ڈوب

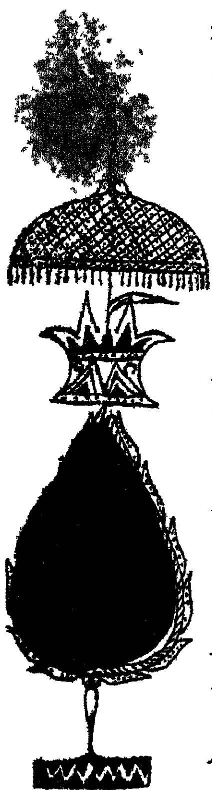
[redacted]

نہین بہشت مین بہی اسکو حور عین مطلوب
ہمیشہ حضرت دل کو ہی مہ جبین مطلوب

کریگا نقش قدم اوسکا دل تسخیر
عجب طرح کا سلیمان کو ہی نگین مطلوب

درو نگوئی سی ڈرتا ہون آسمان نہ پہٹے
ابہی سی کہتی ہو تم ہی نہی مین مطلوب

گلو نسی کام ہی شبنم کو باغ عالم مین
عرق کو رہتی ہی ہر دم تری جبین مطلوب



مین اپنی دیدۂ گریان کو کس سی پوچھونگا — جو ابر تر کو ہوی میری آستین مطلوب

ہمیشہ پاس سی طالب ہی مرے احباب — اگر خیال کرین ہی دور بین مطلوب

وہ مہ ہی عقد ثریا مین داغ چیچک کی — ہماری خرمن دل کو ہی خوشہ چین مطلوب

نظر مین ایک سی بہتر ہی ایک دنیا مین — بڑی کو دیکھہ لین جب ہم تو ہو حسین مطلوب

نہین سی ہاتھہ اوٹھاؤ تو نہین طالب — خدا کی واسطی چھوڑو نہین نہین مطلوب

ہمین ہی آتش دوزخ سی خوف کیا زاہد — نگاہ پاک سی ہی روی آتشین مطلوب

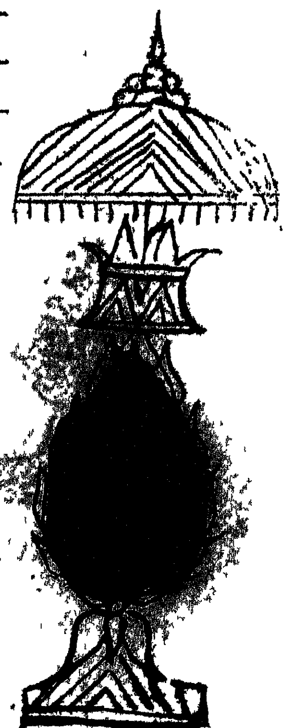
ہمین نوش کرینگی کبھی نمک طینت — وہ نیش دلین ہی ہوگا نہ انگبین مطلوب

ابھی تلک تو نہین عشق کی ہم طالب — ہوا ہی شاہد معنی کہین کہین مطلوب

ہماری تاک ہی طالب [illegible] — [illegible] نکتہ چین مطلوب

ابھی سی آج مربع نشین ہی اپنی اخضر — کہ نقش جب نظر آ چکی کہین مطلوب

[redacted]



بدونسی سیکھتی پھرتی ہین وہ طریق صواب
بہت سمجھتی ہین آسان وہ دقیق صواب

وہ بد ہون نیکیونکا مجھسی دل ہلتا ہے
شبِ وصال مین ہوتا ہو عین رفیق صواب

ہر ایک نیکی کی بدلی برائی کرتا ہے
ابھی تلک تو نہ پایا کوئی شفیق صواب

یقین ہی کشتی افعالِ بد او ترجائے
روان ہی بحرِ فنا مین جو یہ غریق صواب

بدونکو راہ ملی گی نہ نیک صحبت مین
گروہ غیر نکالیگا یہ فریق صواب

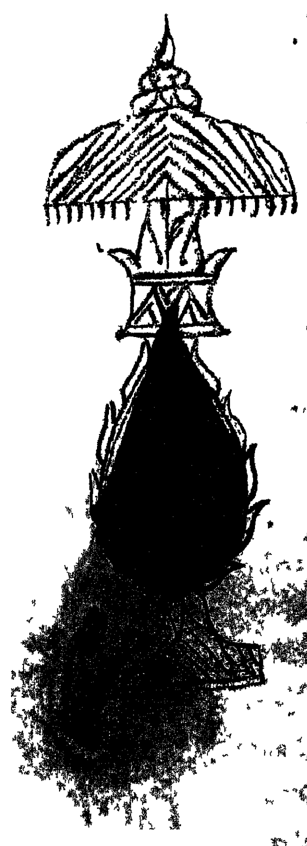
رقیبِ بد نہ جلائیگی آہ کاذب سے
تمہارا عاشقِ صادق تو ہی حقیق صواب

بدی بدی مین اس اختر کا کام ہوتا ہی
بتو خدا کی لیے اب کرو طریق صواب

[redacted]

پسند آگیا اوسی بد وہ خوار کا اسلوب
وہ اوسکی نشاء کی انکھین خمار کا اسلوب

ہچکی آئی تو سمجھا ک [illegible] کا اسلوب



کنارہ کش جو ہوئی خاک ہمکنار ہون مین	خیال گور ہی صنم ہی کنار کا اسلوب
ہر اک گلابی کو اسی عندلیب بھر بھر دے	چمن سی جا ہی خزان ہو بہار کا اسلوب
یقین ہی رنگ شفق روی چرخ سی اڑنا	جو دیکھتی کسی سینہ فگار کا اسلوب
زلال نوش ہون ساقی چھٹا ملی بط سے	کسی کو بہاتی ہو اس آبدار کا اسلوب
ذلیل شاعر کی آنکھہ مین کھٹکتا ہے	گلون مین ہوتا ہی جس طرح خار کا اسلوب
ہمین تو آنکھہ لڑانی سی شرم ہی ای برق	دکھا سحاب دل اشکبار کا اسلوب
ذقن بہی ہی با دام چشم پستہ دہان	وہ سرو ہی شجر میوہ دار کا اسلوب
خیال یار مین بین السطور پہوڑا ہے	ہر ایک بیت مین ہی کجی یار کا اسلوب
ہر ایک غنچہ پستانہ ہاتھہ ملتا ہی	دکھایا سرو نی کیا سنگسار کا اسلوب
شرارتین نگہ کی اسی ہیں جو چند سی ڈر ہو	دکھایا سنگ مین تمنی شرار کا اسلوب
نشانی چاہیے قاصد ضرور مہر کو	دکھا دی مہر دل بیقرار کا اسلوب

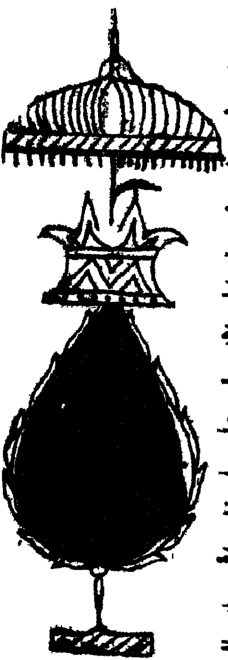
ہزار نرگس شہلا ہی زرد ہوگی
چمن مین پاتی ہی کب چشم یار کا اسلوب

کہلا صدا سی سلاسل سے گل لالہ
گڑہی کو جان دل داغدار کا اسلوب

پڑہین تو پائین گی عاشق مزاج بہی آرام
یہ شعر ہی شجر سایہ دار کا اسلوب

کیا ہی اختر بی پر کو ہہ نی مکر ہی قید
کہین بہی ہوتا ہی ایسا شکار کا اسلوب

[redacted]



رنگ ہی گلعذار کا میرا مقلب القلوب
باغ ہی اس بہار کا میرا مقلب القلوب

گردش بخت کیا غرور چاہئی ڈالا ہی ضرور
گردش چشم یار کا میرا مقلب القلوب

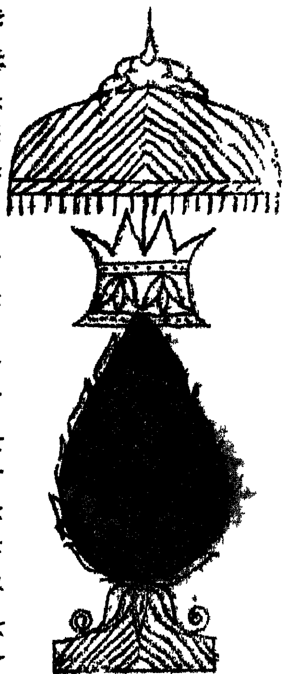
ہوگئی باغکی بہار جیسی کہلا ہی لالہ زار
دل ہی الٹ ہزار کا میرا مقلب القلوب

رنگ چمن بدل گیا تہام لی دل تو نی بجا
بلبل بیقرار کا میرا مقلب القلوب

گردش بخت تہی کل سو وہ پلٹ گیا سال ہی
پہیر دی دل ہی یار کا میرا مقلب القلوب

پھول بنا ہی خار کا داغ ہی لالۂ زار کا — رنگ ہی وہی رکا میرا مقلب القلوب

شوق بڑھا اوسی سی اب اختر زار کیا عجب
دل نہ گھٹائی یار کا میرا مقلب القلوب



[redacted]

پائیگا عزیز و نکو کہاں دین یعقوب — جب گم ہوا یوسف سا جوان دین یعقوب

آجاہی خط شوق جو یوسف کی طرف سے — پاؤنکی عوض ہو وہی دوان دین یعقوب

آجاہی تصوّر مین جو تصویر مدوّر — ہوجاتی ہی فرخ ہی کنعان دین یعقوب

بیطرح رولاتا ہی جلاکر مرا یوسف — دی آتش سوزان سی ہواون مین یعقوب

یہان کثرت نالہ تو وہان شدت گریہ — الفت مین ہی یوسف کی ہان دین یعقوب

ہر زخم لہو رو [redacted] کہان دین یعقوب

چلاتا نہ گوشی مین جو یوسف ہو — ہین تیر مژہ اوسکی کمان دین یعقوب

ہر اشک عصا چاہ مین بیٹی کی دکھایا — کیا معجزہ کرتا ہی نہان دیدۂ یعقوب

قاصد جو جواب خط یوسف کی طلب کی — کرنی لگی کھل کھل کی بیان دیدۂ یعقوب

باف و وقت یار سی ہی شدت گریہ — دکھلاتا ہی ہر ایک کنوان دیدۂ یعقوب

چاہ ذقن یار [illegible] — [illegible]ک کنوان دیدۂ یعقوب

سوتا ہون تو یوسف کی تصور مین ہون گریان — ہر چشم کا بنتا ہی کنوان دیدۂ یعقوب

خالی ہی رخ یوسف دور از لبی ہی دل — گو شکونسی ہوا ہی کنوان دیدۂ یعقوب

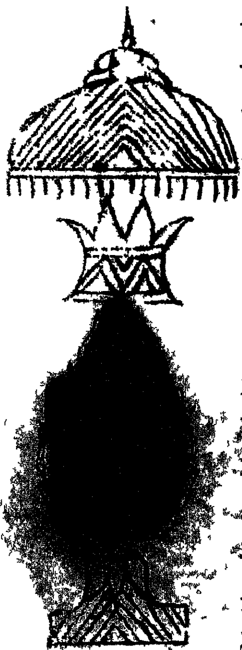
لکوانی اگر تیغ نگہہ سا تو یوسف — ہو جای ابھی [illegible]نان دیدۂ یعقوب

اور جای اگر بوی رخ یوسف گلرو — کیونکر نہ بنی برگ خزان دیدۂ یعقوب

بندش کمر یار کی لب جانتی اختر — باندہا ہی میان تمنی کہان دیدۂ یعقوب

[redacted]

وہ نازک ہی [illegible] — اوٹھا سکتا نہین وہ ناز مجذوب



مسیحا وہ تو سودائی ہے عاشق | جو نکلا منہہ سی سے اعجاز مجذوب

اوڑا مرغِ زبان سی دامِ صیاد | رکی کب طائرِ پرواز مجذوب

سخن سے طائرِ آزاد ہی صید | دہن مین ہی زبان شہباز مجذوب

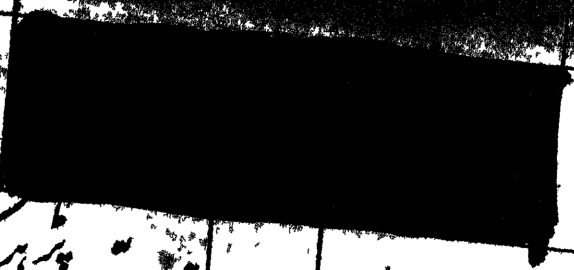
کہا جو منہہ سے نکلا وہی دل مین | چھپائی کس طرح وہ راز مجذوب

نہین کچھہ نسخۂ اکسیر سی کم | ہر اک شعرِ مرکب ساز مجذوب

ترانہ باغ مین گاتی جو بلبل | بنی صحرا مین نالہ ساز مجذوب

ہوا انجامِ سعد وصلِ جانان | نہ چھوٹا ہجر مین آغاز مجذوب

کہان بڑہ مارتا پھرتا ہے اختر



[redacted]

بجا ہی قاصدِ محبوب ایوب | ترہی امت پڑہی مکتوب ایوب



جو اندا ہو گوارا ہی وہ دل کو | بنایا صبر کیا خوب ایوب

دکھا پھر موجِ معشوق حقیقی | روان ہی بحرِ عرفان ڈوب ایوب

کیا ہی ضبطِ نالہ فرطِ گریہ | بنا وہ چشم دل یعقوب ایوب

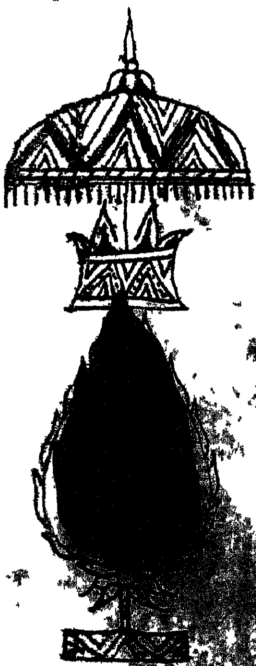
پڑی کیڑے بدن مین صبر کرتو | غذا ہی داغ ہی مرغوب ایوب

کسی کی بیقراری وسکی طالب | ہماری صبر کا مطلوب ایوب

بدنسی دل نکالا مین نہ بولا | دکھایا کیا ہی خوش اسلوب ایوب

وہ صابر ہون عجب کیا اسکا ختم
بنا ہون پھر کوئی محبوب ایوب

[redacted]



رہتا ہی وہ عالم مین کہان کا طالب | دل کثرتِ مردم مین ہی تنہائی کا طالب

پھر گردشِ بیہودہ کا مطلوب ہی سائے | پھر کاسۂ سر ہی کسی سودائی کا طالب

آنکھون نی تجھی دیکھہ کی کیا کچھہ نہ دکھایا — پلکون کی زبانونسی ہون بینائیکا طالب

کیا رشک ہی قابیل نی ہابیل کو مارا — امید نہین بھائی ہو کیا بھائیکا طالب

درویش صفت آنکھہ کا کاسہ ہی ہی در در — دل جسکی ہی اوس کافر ہرجائیکا طالب

کیا ننگ ہی کیا عار ہی ہی عاشق کامل — بدمست ہی کس بیابان مین رسوائیکا طالب

دریا کو کیون فکر ہو گو ار اقت دم غیر — رہتا ہی یہ سر در پہ جبین سائیکا طالب

سینی مین ہی دل ماہی بحری سا تڑپتا — آنکھونسی ہون آہوی صحرائیکا طالب

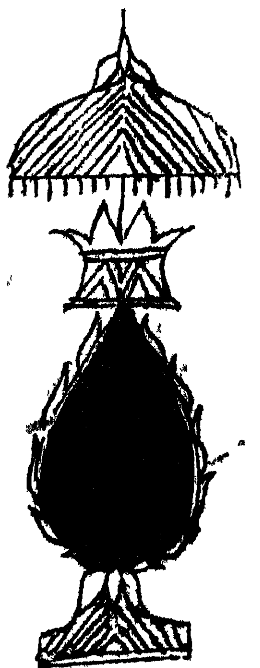
قسمتین گلی کہل گئی یا چہٹ گئے بندوق — ہون گلشن ہستی مین صف آرائیکا طالب

دیوانہ ہی دل اوسکا تجہپہ جسنی ہی دیکھا — ہوتا ہی نظر باز تماشائی کا طالب

اختر یہ خط سبز جسم کا ہے پڑا عکس

دریا مین رخ ماہ جو ہی کائیکا طالب

[redacted]



کیون نہ ہو ہجر مین وہ صف قد بالا سیماب
دل بیتاب سی ہی عالم بالا سیماب

بیقراری مین وہ لائی لگا وہ نور نظر
عوض تار نگہ ہو گیا جالا سیماب

داغ بیتاب مٹا سکتا ہی انکی ہر گیا
سینہ صاف پہ ہی موتیکا مالا سیماب

عارض سرخ پہ بیتاب ہے دل بلبل
رنگ گل اڑگیا اور ہوگیا لالا سیماب

بیقراری سی رخ مہ کی نشانی تہا یہ داغ
تیرہ بختی سی بدن پر ہوا کالا سیماب

خار ہجر ایسی نہ ٹوٹا دل بیتاب مرا
وادی وصل مین ہی پاؤنکا چہالا سیماب

دل اچھلتا ہی جو چاہ ذقن جانان مین
منہہ تلک آنکی ہو جاتا ہی نالا سیماب

کہینچ لیجائی ابہی ساقی دریا دل کو
دل بیتاب سی ہی جای پیالا سیماب

عین بیتابی مین لکہی ہی غزل قسمتین
یکقلم ہو مری اشعار پہ ہالا سیماب

کہینچ لیتا ہے کسی اور ہی مہ باں کو
رتبہ دلسی نہو ویگا دوبالا سیماب

منہہ نہ کہلواؤ رقیبوں مین تکلف وہ
[illegible] دل [illegible] ہے نوالا سیماب

کیمیا اختر مہ پارہ بنائیگا ضرور
بیقراری سی بہت ہی تہ و بالا سیماب

[redacted]

تیرہ بخت کیا پا مین تیرا روی عالمتاب
لکھدی خط عارض مین اپنا موی عالمتاب

فکر زلف و رخ تجکو روز و شب بہلاتی ہے
شمع استخوان سی کر جستجوی عالمتاب

تیرا عارض گلگون کیا چمک دکہاتا ہے
نا کسی نہ سونگہی تہی ہمنی بوی عالمتاب

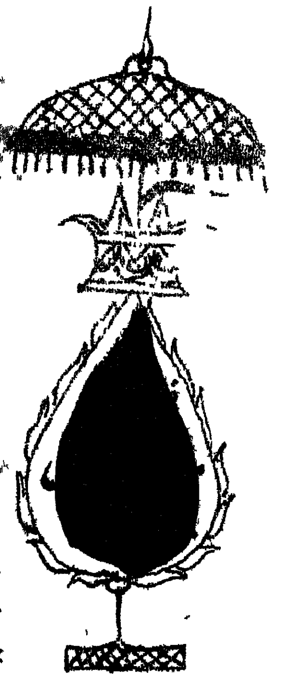
[redacted]

چاندنی ہوئی میلی چاند کی پہنتی ہے
یعنی کہا دہی مہر آج سوی عالمتاب

آمنی کا آئین ہی داغ عقد پروین ہے
پھر تجہی سخن چین ہی آرزوی عالمتاب

شعر میری کب چمکے مثل حضرت آتش
کب تجکو دی پانی مہ سی خوی عالمتاب

فکر سی مرا ہر شعر موتیونکا مالا ہے
کیا عروس مضمون ہی کیا گلوی عالمتاب



دوش مہ سی کا دی وسکی لفکی زنجیر
پھر دکھا دی مشاطہ ہ گلوی عالمتاب

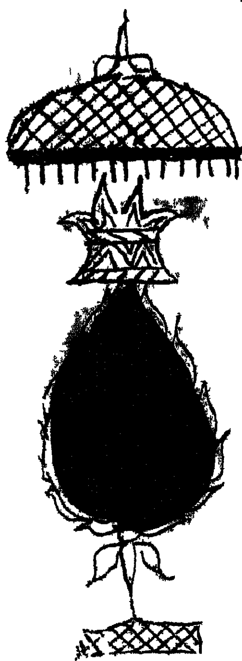
نیلا ڈورا ہیکل کا ہونٹہہ میری سیتا ہے
سر خموشی سے ہے یہ گلوی عالمتاب

ساقیا ہو عا [redacted] کا ہی گلوی عالمتاب

شیشہ مہر تابان ہی یا مہ درخشان ہے
یا سبوی پستان ہی یا گلوی عالمتاب

چھٹ سکی نہ پیاغر چوسنی بہت لب بھر
آئی منہہ تک ای اختر جب گلوی عالمتاب

[redacted]



نجم وکوکب یا ہین
جان پیا ہی حلب مین وہی پر آفتاب

خاکساری سی بنا ہی آسمان پر آفتاب
بچہہ گیا زیر قدم کیون نہ ہو پر آفتاب

میسل خواب وسن تن کو دوپہر کو ہو گیا
اوسکا ہر گلتکیہ ہی سے جیسے ور آفتاب

آسمان تک کیون نہ پہنچی ہم فقیرو نکا دماغ
کاسہ سائل بنا ہر ایک در پر آفتاب

نور عارض تیرا دونا ہو گیا خورشید رو
بجلیان کا نوٹین ہین جیسی ابر آفتاب

بزم میخواری مین اپنا کاسۂ دل چھوڑ ہے
شیشۂ چرخ نیلگون ہی اور ساغر آفتاب

ایکدن نظارۂ رخ اوسکا ہو جائی نصیب
آسمان کو پھاڑ کر نکلا ہی باہر آفتاب

سوزش داغ دل اختر سے کیا نسبت اوسے
چرخ کھاتا ہی عبث مہ رو کی سر پر آفتاب

[redacted]

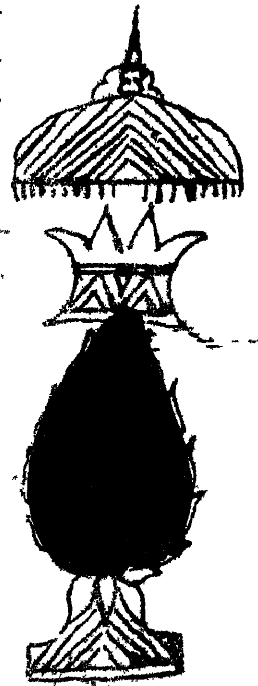
جل گیا گرمی گل سے آشیان عندلیب
مرغ موسیقار نی سنلی فغان عندلیب

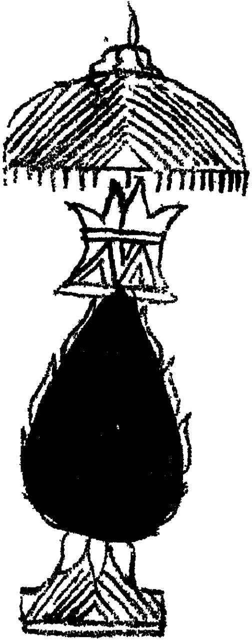
نام گلسے شعرو کی محفلو مین بار ہے
لگ گیی گلگیر مین جاکر زبان عندلیب

قصہ خوان سویا کری طالع بیدار ہین
داستان گل سناتا ہی بیان عندلیب

تاک مین صیاد اوسکی نوچتا ہی گل و بار
کیسی ہڑکی مین ہا کرتی ہی جان عندلیب

بارش ابر مژہ سے ورنہ شاداب ہے
سبز کیسا ہو رہا ہی بوستان عندلیب





خوشا لہجہ بہی ہر گل کی او پرست ہے
آفرین صد آفرین اچھی ش بیان عندلیب

[redacted]

لایا نہ نامہ بر مری تحریر کا جواب
دونگا زبان تیغ سی تقریر کا جواب

پاؤ کی فن سحر سی تاثیر کا جواب
لاؤ و سہی زلف گرہ گیر کا جواب

او نکلی ہوسی ہی مانی و بہزاد کی قلم
پرکار وہم مین نہین تصویر کا جواب

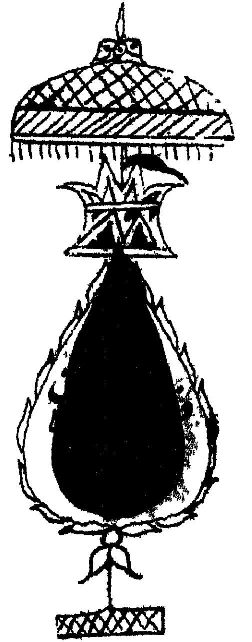
مومن ہی تو نہ تنگ ہو کا فر مزاج سے
اللہ دیگا اوس بت بی پیر کا جواب

کیا قید خانہ پوچھیگا احوال پر گناہ
دونگا زبان طوق سے زنجیر کا جواب

کیونکر نہ تیر آہ او دہر مین روان کرون
دیگا زبان تیغ سی وہ تیر کا جواب

یہ سوز سی طپان تو وہ جلاد بی زبان
نہ شمع کا جواب نہ گلگیر کا جواب

بس تو ہی تو تو گیا اختر خوشا نصیب



آئینی مین ہے حسین تری تصویر کا جواب

[redacted]

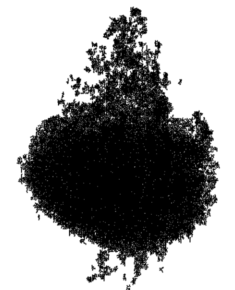
دلربائیمین ہے اطفال تو اوستاد ہین سب
صاف سو ہو دل عشاق کی بنیاد ہین سب

تا کمین مین کے جو پھرتے ہین صیاد ہین سب
عمر عیار ہین مکار ہین استاد ہین سب

عکسی ایک زیادہ نظر آتا ہے حسین
چاند ہین نور کی ٹکڑی ہین پرزادہین سب

نرم دل میرا ہی اغیار تو لوہا سی ہین
سخت ہین سنگ ہین اور تیز ہین فولاد ہین سب

ایک شیرین کی لیی تیشہ [redacted] ہ نعرہ اس عشق مین فرہاد ہین سب



سروسی ٹھہہ چھپا تو نہ پھرا او نہ کہین
باغ مین اسکی دعا لیجیی آزاد ہین سب

کبھی اختر کو بلایا ہے کبھی خود آپ گئی
واہ معلوم ہوا آپ کے ایجاد ہین سب

[redacted]



خفتہ بختونکو نہ آئیگا کبھی بیدار خواب | بام پر کرتی ہین میری طالع بیدار خواب

بیقراری سے یہ تپی [redacted] کہاتا ہی یہ بیمار خواب

جادۂ ملک عدم دکہلائیگی بندیکو | آنکہہ مین بہی ہوگیا موی میان یار خواب

طالع بیدار کو اپنی جگاؤن رات ہے | مین پایا اوسکا ہیر الشنہ دیدار خواب

اختر اوس زلف رسا کا بندہ کیا ہی دلمین ہیان
دیکہتا ہون شبکو سو سو بار مین ہشیار خواب

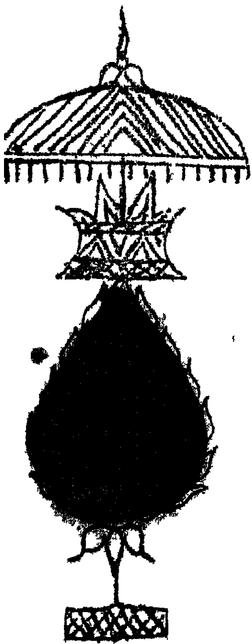
[redacted]

ہوچکا ہم سی آشنا مطلب | لکہہ دیا خط مین وصل کا مطلب

کیا کمر کی صفت کرون صاحب | پہیر ہی اسمین او رہیا مطلب

کم کیا مینے اسکو سو سو بار | شوق سے خط مین بڑہ گیا مطلب

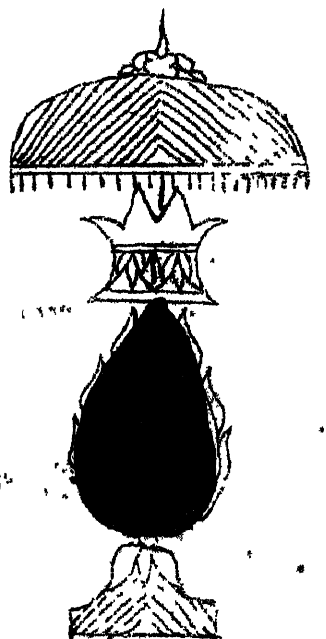
سرد مہری [redacted] چلکے جما مطلب



نہین جی اب نہین نہین نہ کہو	۱	کہہ چکے کہہ چکے کہلا مطلب
چار لفظون مین بات لکہی ہی	۱	حال احوال مدعا مطلب

مہربانی ہو دل سے اختر پر
یہی اسکا ہی مدعا مطلب

[redacted]



بند ہو جاتی ہین شیرینی گفتار کی لب	ہونٹہہ چٹواتی ہین ہر بار مری یار کی لب
پستی ہین میوہ عارض پہ غلامان سر رو	دل کہلواتی ہین بادامونکی دلدار کی لب
رطب یابس ہی زمانمین وہ شیرینی حسن	خرمی جنت کے دکہاتی ہین مری یار کی لب
سر بکف آئی ہین پہلی ہی سی مقتل مین ہم	سر قلم ہو جو ہلین تیر کے ستمگار کی لب
ہونٹہہ سلواتی دم بازونکی پیغام میسے	نہ ملو چٹکیو نسی اپنی گنہگار کی لب
جانتا ہی مجہی سردار شہیدان قاتل	بوسہ لی لینگے مری زخم پہ تلوار کی لب

خونبہا زرد کریگا مجھی گلزار و چمن
پانسی سرخ رہا کرتی ہین خونخوار کی لب

پیتری بدلی چلا میرا کمان ابرو بہی
لب معشوق ہوئی مجتبی جو سوفار کی لب

گل سوسن سے نہ شرماونگا گلزار و چمن
مسی آلودہ کہا دونگا طرحدار کی لب

وصل کی رات گئی منتین کرتی کرتی
کیا دکہائینگی ہمین دیکہئی تکرار کی لب

بعد مدت جو ہوا وصل نصیب اختر کو
منہہ پہ منہہ رکہدیا پائی جو ہین دلدار کی لب

دفتر عالم مین ہی یہ صفحہ رو انتخاب
صفحہ رو مین ہی تیری بینی ابرو انتخاب

تجسی بہتر کون ہی اے بت قسم اللہ کی
ساری اس مجموعہ عالم مین ہی تو انتخاب

سرسی پا تک تیرا خو من اسلوب ہر اک عضو ہی
ہوسکا فونسی نہو گا اک سر مو انتخاب

عاشقو نمین ہی ہمسا اونہ تمسا حسن مین
ساری عالم مین ہمین تم ہو ہمین سو انتخاب

خوش مزا جو پری ہی کہتا ہی شرف تو بد مزاج
نیک خو یونسی کیا ہی تجسا بد خو انتخاب

مہر و مہ کی یکی تیری بازونکی زیب ہے
جیسی یکی منتخب ہین ویسی بازو انتخاب

ایکسی ہے ایک بہتر کسکو ہم بہتر کہین
چاند کی ٹکری ہین تیری دو نو زانو انتخاب

مصرعہ سرو ایک ہی تو دوسرا مصرع قد
مجکو حیرت ہے کرونمین کسکا پہلو انتخاب

سلک دندانکی تصور مین جو اختر رو وگی
سو تیو یونسی بہی سوا ہونگی یہ آنسو انتخاب

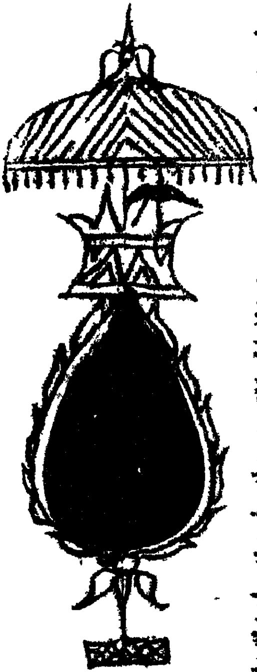
[redacted]

آبلہ کیا دلگا ہی کیا چشم حسرت ہے حباب
خیمہ اہل فنا استادہ ہی بالا ہی آب

خواہش دیدار کب ہوتا ہی وہ خورشید رو
جبتلک آئینہ دکہلانی نہ آتی آفتاب

مجکو حیرت ہی کہ یہ معشوق ہے یا نور ہے
یا شفق یا نار یا گلزار یا ہی عتاب

ای رقیب روسیہ کیا سامنی آنکہ تو
میری دو دلسی ہی اس روی تابان پر نقاب



پوچھتی کیا ہو ہمارا حال بعد مرگ تم	دبلا یا ہون بغل مین عشق جانا کی کتاب

جاسی جب جنت مین اخر یا علی تم ساتھ ہو
ٹہیک ٹہیک اللہ کو تبلاسی یہ اپنا حساب

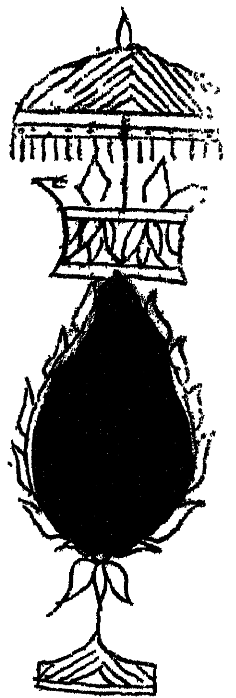
[redacted]

ہلا جو کانکا بالا چمک گیی کوکب	سمجھہ کی عارض مہ تا فلک گیی کوکب
ہوئی ہین خال رخ صاف رشک انجم فلک	جو رشک عارض مہ سی ک گیی کوکب
[redacted]	
ستارہ خونکاسی پا آسمان پر مریخ	سپہر خنجر غم سی تپک گیی کوکب
سیاہی آگیی داغ بدن کی صورت سے	کبہی جو زلف و رخ ماہ تک گیی کوکب
سیاہ بختی نالہ سی تنگ ہے وہ ماہ	زغال داغ بدن سی چٹک گیی کوکب

نہ پائیگی یہ کبھی روشنی داغ بدن

[illegible]

[redacted]



نظارہ بازی بہی کرتی ہین اب قمر سی آپ
اوسی بہی مار ینگا آج اک نظر سی آپ

زمانہ ہو گیا شیرینی سخن سی تلخ
کیا یہ کبہی مسواک نیشکر سی آپ

کبہی تو پہولونسی نیچہ کبہی کلائی ہے
خم آج زلفونکو کہلاتی ہین کمر سی آپ

ہزار بار سنبہالا سنبہل نہین سکتا
یہ بارِ عشق اوتارین ہمارے سر سی آپ

مقابلہ نہ کرین آپ آپ کو دیکہین
پری ہین حور ہین اوچہین نہ اب بشر سی آپ

نہ بات ہی سخن ہی فقط درشتی ہے
چلی ہین سوچ کی کیا آج اپنی گہر سی آپ

ہنسایا کرتی ہین اختر کو روز دو رہین
خوش آب کرتی ہین دل کو چشم تر سی آپ

[redacted]

سبہون نی دیکھی [illegible] — [illegible] سی پیچ بہی مین کالی سانپ

یہ کالا گیسو ہی منہہ پر چہوڑ لی صاحب — کسی غزل مین شاعر کوئی بنا لی سانپ

ہمین ہین جو تری زلفون تلک پہنچتی ہین — نہین ہی ایسا کہ داستہ گو کوئی کہا لی سانپ

اب ان گیسوؤنکی پیچ مین پہنسین تو پہنسین — نہ بچتی مجہی صاحب ہمنی بلا لی سانپ

بجا ہونڈنکی نی کہ وجد مین آئین — خیال زلف سی سینی پہ مینی پالی سانپ

گہن سی خالی نہین یہ حسین بہی نیا ہی — جو چاند چہرہ ہی تو اوسکی گرد ہالی سانپ

گلی لگاون تجہی اپنی بہی لپٹ جاو تن — جو بن مین نکالی ترے موتیونکی مالی سانپ

یہ بازیگر بہی ہوی ہجر مین رقیب مری — مجہی تو کاکلونکی فلک نہی نکالی سانپ

فروغ شعر بہلا کیا تمہاری آگی ہو — کہجوری چوٹی نہین ہی یہ سر کالی سانپ

رقیب کو نہ چھوئیں گی تمہاری محفل میں | کوئی بہی یسا زمانہ میں جو اوٹہالی ستانے

ذرا وہ زلف اوٹہالیں تو میں چہلواں اختر
ابہی نہ اوئگا صاحب یہا جالی ستانے

ردیفِ تا

زلفین بنایتن رخ پہ بکہر کر تمام رات | ملتا ہی چاند آج بچہڑ کر تمام رات

اوس مہ وش کی دانت سی شبنم لی رو گویا | موتی بنی ہین انکہہ سی جہڑ کر تمام رات

یادِ سحر سی دل مرا انکہون مین اگیا | حلقی مین نکب جما تہا اکہڑ کر تمام رات

گلشن مین یاد عدسی سحر بہی نمود ہے | جہک کر ملا نہ سر اکڑ کر تمام رات

چہپا تہا او تارمن داغ کا خورشید ہو طلوع | اوس جنگجو نی کاٹی ہی لڑ کر تمام رات

فانوسِ مہر کی گلی کو نہ تہی تبِ شب
لوہا چہٹاون اوسکو رگڑ کر تمام رات

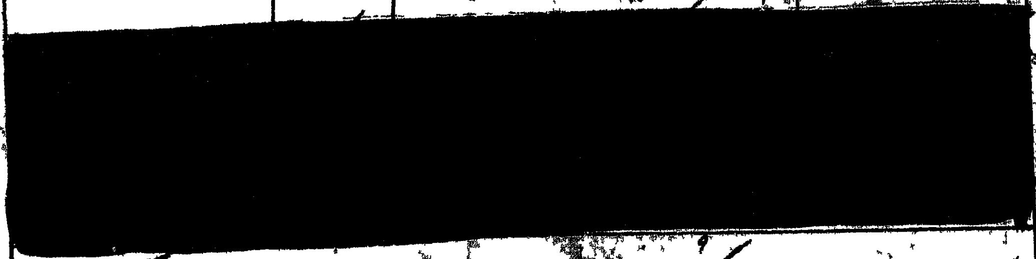
ماری تہی گردشِ رخِ خور کی جہ اے فلک
آنکہو نہین دل بسا نہ اُجڑ کر تمام رات

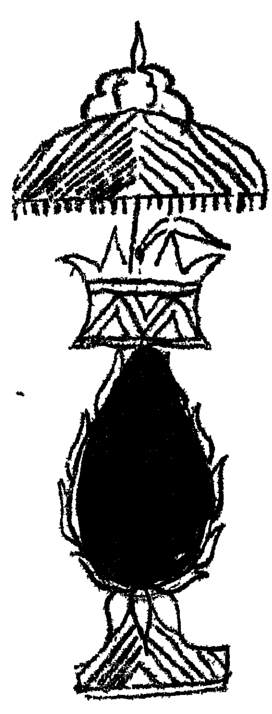
سروِ سہی کو توڑ کی دہرون گا باغبان
اینڈا کیا وہ ہمسی اکڑ کر تمام رات

صبحِ وصال ہی شبِ فرقت مین رنج و غم
ملتی ہین ہمسی یار بچہڑ کر تمام رات

کیونکر پڑین نہ ہاتہہ مین ہر صبح آبلی
گلچین بنی چمن مین پکڑ کر تمام رات

ہم جنگ کی یاد جو تہین بیوفائیان
اختر ملا ہی یار سی لڑ کر تمام رات


[redacted]



کیونکر نہ موم دل ہو مرا سخت سست
وہ سنگدل جو کہتا ہی دینی سخت سست

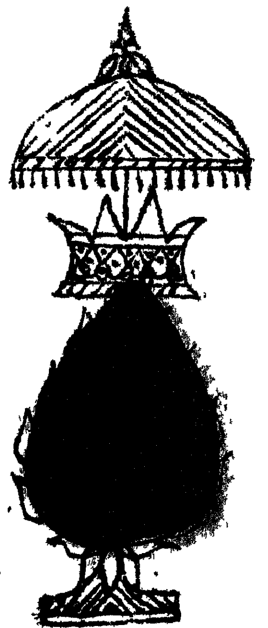
بہاگ جاتی ہی کہین گردشِ چشمِ حبیب
پیرِ فلک جوان نہین ہی یہ سخت سست

ہی ملکِ شعر تیغِ سخن سی لیا
شاہانِ شعر بیٹہی ہین بالائی تخت سست

اوس گل نے قدکشی کی یہی سرو گڑ گیے | گلشن مین اینڈتی ہین مگر ہین درخت سست
سایۂ قدِ پریکا جو گلشن مین پڑگیا | بچیائی کی مثال ہوئی سب درخت سست

یہ عین بیخودی ہی کہ آنکھین تھین بند ہین
اختر شراب خانی مین یکتا ہی سخت سست

[redacted]



تیری کوچی کی فضا کسطور نہی پائی بہشت | بعدِ مردن عاشقونکو خاک خوش آئی بہشت
یار رشکِ حور ہی سب داغ گلہائی بہشت | حور کی مجکو تمنا ہی نہ پروائی بہشت
رند یادِ کوچۂ جانان مین جنت کو گیے | زاہدونکو لیگیا دوزخ مین سودائی بہشت
سیر کوئی یار بیدار ہی [redacted] تماشائی بہشت
آج آیا باغ کی بارہ دری مین حور وش | قصر قصر خلد مین دے ہین درہائی بہشت
پہول پڑجائی جو میری آہ آتش رنگ کا | بس گیا جو خشک کی مانند جل جائی بہشت

ہو رجاسی ویاں اوسکی تو ہون ہم رنگا
سیدہی لیجائیگی دوزخ مین ستانی بہشت

وہ پیمرو جوز کی دلی جو جنت مین ہے
اسقدر پہولون کی مجہ نہانسی جاتی بہشت

داغ دلمین اسقدر وسعت ہے ایکار محسن
بہر گلگشت آتی گراسمین تو نہ جاتی بہشت

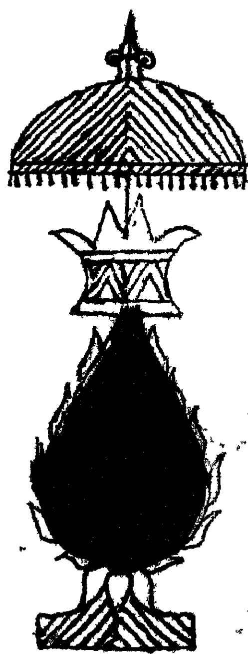
اوس گل عارض کا نظارہ کری گر ایکبار
حور و غلمان سی ہین تصویر کہو جاتی بہشت

تجکو دعا سی خدائی [redacted] کیونکر یہ چہپ جاتی بہشت

کردکہاؤن مین فضا گلہای داغ یار کے
بوی گل کی شکل اڑ جاتی یہ شرماتی بہشت

میرا مالک رکہی دوزخ مین تو جنت ہی ہے
مجکو غرض نہین زنہار پرائی بہشت

[redacted]



سیدہی طرح نہ سرو گلشن کا سخن درست
جب تک نہ بل کری اوس سمن بدن درست

بلبل کا فصل گل مین ہی ہم سخن درست
معشوق کرہی ہین ہمارا وطن درست

[illegible]

عاشق ... مین جو اون گل ... / ... آتی ہین مجکو ... درست

گلچین کو گوشمال ہوئی منہہ بگڑ گیا / گل کی نظر نہ آئی جو گوشِ دہن درست

فرہاد کیون بگاڑتا ہی اس پہاڑ کو / شیرین کی یاد آئی مگر انجمن درست

مضمون نو کی فکر کو مدت سی فکر ہے / کیونکر رہی گا جسم پہ رختِ کہن درست

جب تک کہ بل نہ گیسوی پیچان کا جائیگا / سیدہی ہنو گی شاخ نہ ہوگا پیرہن درست

کہاتی سنگِ صنم تو کہین تن بگڑ نہ جائے / سونگھی سی مارِ زلف کی کب ہی بدن درست

گردان کریگا زیرِ زمین گیسوؤن کا پیچ / سیدہی نہ کہودی قبر مری گورکن درست

مرجہا کی ٹوٹ ٹوٹ پڑی شاخ سی گل / کیا عندلیب آج ہوئی نعرہ زن درست

اختر اپنی سر کو زلفون کی راہ کاٹ
سیدہا چل اب خطا کی طرف ہی ختن درست

[redacted]

خضر گردش مین ہی جو ساری ا | ہمرہی کر کی کیا گزاری رات

بلبلی موجِ گل سے پہوٹ گئے | آبلون پر ہی خار ساری رات

ماہرخ برجِ زلف مین آیا | کیا سیہ ہوگئی ہی ساری رات

وصل کی صبح سی نلی شب ہجر | ہجر کی نذر پہر گزاری رات

نوچ ڈالون تو مہر طالع ہو | داغ کا ہی کہرنڈ ساری رات

تیری کوچی کی دہیان مین لی مہر | کیا اوڑاتا ہون خاک ساری رات

سحرِ وصل کی نشانی ہے | مہ رخو نکی ہی یادگاری رات

یاد ابرو سے سخت جانی ہے | میری دم سی ہوی ہی عاری رات

ای پری دیو شب کو مفتون کر | سایہ سان ساتہہ ہی ساری رات

سحرِ وصل ہوگئی کافور | شمع کرتے ہی آہ وزاری رات

رخِ روشن کی عشق سے مجنون	زلفِ لیلی ہوتی ہی ساری رات

شبِ گیسو مین پہر چھرک افشان

مہ و اختر ذری ہی سنواری رات

[redacted]

تاثیر کرنجا ہی بلبل کو خار الفت | ہی حسن گلرخان تک سار بہار الفت

تیر نگہ سی خمی اس مرغ دل کو کیجی | ایسا نہ پائی گا کوئی شکار الفت

کس کس کی در پہ رکہتی پھرتی ہین اپنا سر | خانہ خراب تیرا ہی روزگار الفت

اوس مہوش کو دل مین اپنی اگر جگہہ دون | مجمر ہو میرا سینہ روشن ہو نار الفت

اوسکا گلی لپٹنا تربت مین یاد آیا | دینی لگی زمین بہی مجکو فشار الفت

رنگ محبت دل عاشق تمہارا لیوی | آئینہ رو نہ لانا دل پر غبار الفت

ہم مین کہہ سے تی کہہ تی باتین کیا نہ کبہی | جاتا ہی اس چلن سی سب اعتبار الفت

رفتار یار پر مین ملتا ہوں ہاتہہ اپنے | سینہ پہ گل کہلی ہین اب ہی بہار الفت

اختر یہ میری ہمدم ہین غمگسار اسکا

الفت نثار مجہپر اور مین نثار الفت





شب گیسو یہ پہیلا ہی اثر آجکی رات | نظر آتا نہین جو نور سحر آجکی رات

قد موزون سی لی سیب ذقن کی بو سے | شجر حسن سی توڑی ہین ثمر آجکی رات

رخ انور سی وہ بی مہر ہوا کل رہزن | تجکو ای خضر مبارک ہو سفر آجکی رات

سلسلہ حلقۂ گیسو کا جو باریک ہوا | شاعرو ڈہونڈہتی ہو تار کمر آجکی رات

سید ہی رفتار کسی سرو کو بہولی قمری | کسکی ٹہہیر ہی نظر آئی ہی نظر آجکی رات

پر لگا وحشت عشق کی قفس مین مجہی کل | بی پر و پر ہوا پریونکا گذر آجکی رات

عید کی شب ہی قبا غنچۂ شجر کی پہٹی ہین | کج کلہ ٹوپیو نہین کہتی ہین زر آجکی رات

گیا رخ صبح صفائی سی دریا مین | آئینہ خانہ ہوا ہی مرا گھر آج کی رات

چشم نازک سی جو دم بھر یہ بہی سیل سرشک | کیا حبابون کی طرح ترتی ہین گھر آج کی رات

ہوگا تریاق دہن صبح کو اعجاز مسیح | مار گیسو سی جو پہنچی گا ضرر آج کی رات

باغ مین کیا کسی بلبل سی اُوڑائی ہین مزے | مجھی عریان نظر آتی ہین شجر آج کی رات

چرخ چارم سی زمین پر کوئی اختر اُترا
مجھی فق فق نظر آتا ہی قمر آج کی رات

[redacted]



سایہ قد سرا کا جو پا جامی قیامت | کٹ کر وہین اوس راہ سی ٹل جای قیامت

رفتار سی پامال ہین جو پای قیامت | سینہ جو اوبھار وہین چھپ جای قیامت

کافر کا قد راست [illegible] قیامت | [illegible] قیامت

کس گل کی گریبان سی بلبل کو ہی خار | کیا آج تلک یاد ہی فردای قیامت

کیا سرو ہوا ہی قد بالا سی ملیگا
زاہد کو عبث ہو گیا سودای قیامت

ہو جاؤن اسیر قد بالا سر بازار
سودا ہی نہین جائیگا سودای قیامت

ای سرو ضعیفی مین کمر اس لیی خم ہی
تہا عہد جوانی مین جو جویای قیامت

آئینی مین پڑ جای تری قد کا جو پرتو
آجای قیامت ابہی بالای قیامت

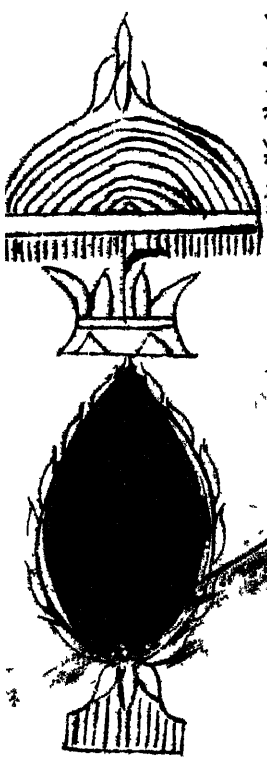
کس سرو کو رفتار سی کرنا ہو منظور ہی
کس باغ مین گل کو ہوا سودای قیامت

ای حور تری قد سی فقط انسان ہی اتنا
شاید رہ جنت ہی کو بتلای قیامت

ایسی تری ہی چال ہی ہی آفت دوران
تو سامنی آجای تو ٹل جای قیامت

امید ہی محشر کی مجہی قبر مین یا رب
اختر کو علی سی کہین ملوای قیامت

[redacted]



استخوان ہی گہل چکی اب میان کو ہی دوست
گر گئی جسان آ کر گان کو ہی دوست

لامکان تک ڈھونڈلی ہیں پتا نہیں کہکشان چرخ پر گذر گمان کو سی دوست

ایسا معشوق [redacted] ہی پرنشان کو سی دوست

کیوں ہو افلاک پر سیار اختر رات دن

سامنی انکھوں کی اب آیا نشان کو سی دوست

[redacted]

دو نون انکھین ہیں رخ پہ چار شاخ نرگس سی لپٹ کر گیی ہیں مار مست

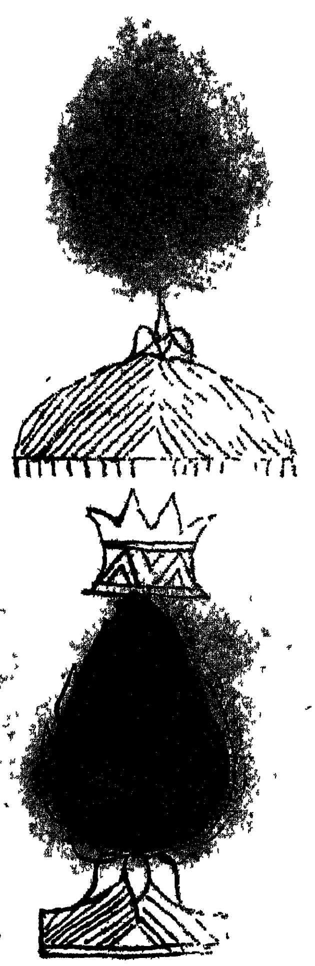
چشم می آلودہ بلبل سی ہوی ہی گلزار مست تیری انکھوں سی ہوی ہم طالب دیدار مست

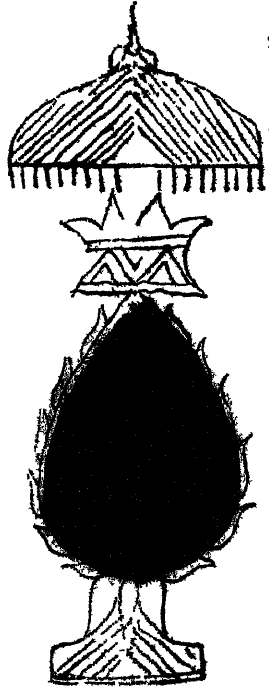
ترک ابرو چشم کی اوپر نمایان ہو گیی نیمچی باندھی ہی پھرتی ہیں وہ خمار مست

بیخبر وہ ہیں جو میخانی میں ہیں مدام شاعر نازک ہوں میرا نام ہی ہشیار مست

ہوش میں لی آ ذرا انکو لگا [illegible] جام رخ سی ہو چکی سب طالب دیدار مست

جام بھی دش میں ہیں اور شیشی بھی سب بے ہوش ہیں





ساقیا ختم ہی اسی پن کہی شعایت

[redacted]

کیون قبا مین مت نہ ہو ماہ کمان کی صورت
خاک مین ملتی ہی ہر پیر و جوان کی صورت

ہین لی ہمکو فلک تابع تقدیر ہین ہم
نہین رہتی ہی کبھی ایک جہان کی صورت

تیر بنی و ق [redacted] ہلا زاغ کمان کی صورت

اپنی قالب سی نکالو لن سی کیونکر یارو
ہی خیال رخ محبوب تو جان کی صورت

بن محبت کی نظر آئیگا مضمون نئی کو
جب تلک جسم ہوگی نہ جان کی صورت

ہمکو معلوم ہی جتنا مین تمہین چاہتا ہون
کسنی دیکھی ہی بہلا راز نہان کی صورت

اور کوئی جو ملیگا تو کریگا وہ قدر
آپ نی دیکھی نہین مرتبہ دان کی صورت

اینڈتی پھرتی ہین کوچی مین وہ تلوار لیئے
ہا ہی نظرون مین کبھی رہتی ہی بانکی صورت

اس لیی نام فلک ہی کہ دعا جز ہی بہت
سرنگون ہی پی تعظیم نشان کی صورت

اری جا بندی خیال بت بیہودہ کو	عشق رخ کر سکا ہی ل کسکا کہائی صورت
اب فقیر یسی تو گہبرا کی بازار وتن مین	چلکی دیکہین گی کسی شاہ جہائی صورت
سخت دل ہی تو کہی موم کی مانند بہی	کسی صورت تو ملی موی میان کی صورت
اری بہزاد عبث فکر سی پچتاتا ہی	کہینچ لی اختر با نام و نشان کی صورت

ردیف تاء ہندی از دیوان اول [redacted]

اخرب مکفوف مقصور من کلام احقر العباد لعالم سلطان العالم
در قلعہ الموسوم بولیم فورٹ کلکتہ در زندان اینچرہ نوشتہ شد

ای کہ ابرو نسی رخ مہر و ماہ کاٹ	پرزی اڑا گلو نکی سر کجکلاہ کاٹ
جوہر مژہ کی کہل گہی تیر [illegible] یار	شمشیر [illegible] غلاف سی تیغ نگاہ کاٹ
وہ تکڑی [illegible]	[illegible]
عزت مین خاک اڑاتی ہین کچہ [illegible]	ہم ہین فقیر شاہ نہ یہ شاہراہ کاٹ



حاصل ہوا شکم بھی مضامین زلف کا | اندھا اگر نہین ہی تو مار سیاہ کاٹ

کسکی گنہ کی فکر تری ابرون کو ہے | جلاد حکم پر ہی سر بیگناہ کاٹ

ہرگز نسیم صبح نہ چھوڑیگی مشت خاک | برباد سی اوبھارتی ہو گھر کی راہ کاٹ

ابرو پہ یہ رقیب بھی قبضہ نکر سکے | ای ترک تیری تیغ کا ہی بی پناہ کاٹ

قاضی پہ تیری شرع کی کروٹ بدل گئے | سچ سچ گواہی تو زبان گواہ کاٹ

ہی کور دل رقیب نہ لی مہر کی ضیا | ای دل پھنسا جو زلف مین شام سیاہ کاٹ

افسوس سی ہای زلف کا دیوانگی ہین | لہرائی خواہ آ گئی تو مجھ پہ خواہ کاٹ

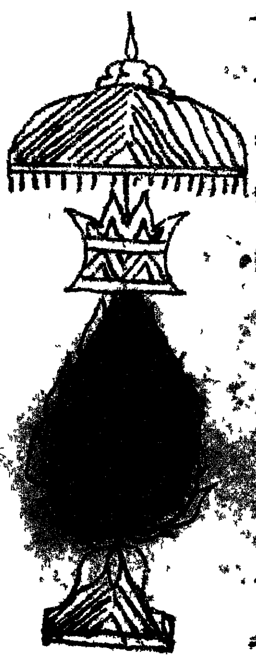
چو رنگ ہو گئی تھے کسی عہد مین رقیب

خنجر [illegible]

مقتدر

[redacted]

ہتی ہر ایک سخن مین جو اوس سی جدا [illegible] | کلام کی ادا [illegible] صاف کاٹ



قطعہ

صفای رخ دل حیران کی کہولدی | حجاب دور ہوا آئینی کا غلاف الٹ

کہلین ہی فال کی معنی فقا من عجب دم مین | جو موج بحر کی مانند اپنی ناف الٹ

وہ ترک لشکر مژگان اگر کری سیدہا | تفنگ آہ سی دل صف مصاف الٹ

ہوا جو زلف کا مجموعہ منہہ پہ پریشان ہے | ورق یہ مصحف رخ کی نہ بر خلاف الٹ

عبث پری ہی یہ دیوانہ نفس امان | یہ دیو چاہتا ہی جا کی کوہ قاف الٹ

ہماری کہال عبث کہینچتا ہی خامہ فکر | اگر کی سوچ مین مجکو نہ مو شگاف الٹ

خبر صحیح نہو وی تو پہیر مخبر کو | ضعیف ہو جو محدث تو اختلاف الٹ

زیادہ گولی کو روکا نہ گرد لاکہہ غم | یہ فال ہوتی ہی معشوق کی جو لاف الٹ

چمن مین گل سی در پردہ اینڈا ہی شمشاد | بنا ہی تجکو ہی سیدہا جو اس سی صاف الٹ

یقین ہی ہوتی ہی جل جائی سنگ سی ریحان | جو منہہ سی موسم سرما مین تو لحاف الٹ

بیت

حرم مین آتا ہی اختر بہلا وی صورت



خدا کی واسطی پھر کعبی کا طواف آلٹ

[redacted]

روکین گی ابروسی پہ شاکِ قمر کی چوٹ
کب ڈہالپر رکیگی پری کی نظر کی چوٹ

قاصد کبھی نہ دینا مجھی ہجر کا پیام
پتھر کیطرح لگتی ہی دلپر خبر کی چوٹ

ممکن نہین وہ جا کی وہانسی پہر آئین گی
ہمسی تو اچھی ہوتی نہ دیکھی جگر کی چوٹ

مالا گلی مین تھا جو سر پر غرور کی
دلمین پہپولی ڈال چکی ہر گہر کی چوٹ

وہ پیتری پہکیتی کی کب کام آگئے
روکون سنبھالون مارون کہانسی ہنر کی چوٹ

اختر تجھی وہ آنکھین ابہی سی دکہاتی ہین
دوہری نہ روکی جائیگی تیر نظر کی چوٹ

[redacted]



وہ زہر ہون کہ کاٹی جو مجھی مار گری ہیت
آئی جو بدن پر مری تلوار گری ہیت

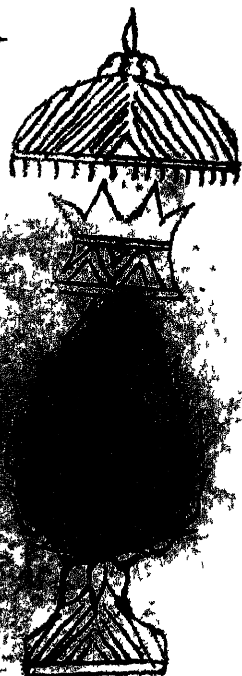
جلوہ جو دکہایا تہا سر کبہی بام کی اوپر ۔ تاب آئی تہی کب دیکہہ کی اغیار کری ہٹ
وہ چال تہی کب ہی جو دیکہی کو انسان ۔ طاؤس تلک باغمین وچار کری ہٹ
دہقانیونمین مایہ الفتکو جلادو ان ۔ خرمن پہ اگر برق شرربار کری ہٹ
زلفین جو تلک آئین تری چہرہ کی اوپر ۔ معلوم ہوا ہمکو کہ دو مار کری ہٹ
دیکہی جو کسی کوچی مین محبوب تجہ آئین ۔ سیدہا نہ چلی میرا دل زار کری ہٹ
قاتل مری تقدیر مین سختی ہی لکہی ہے ۔ آئی جو تری تیغ کی بہی دہار کری ہٹ

اختر جو زمین تیرہی ہو کیا کبہی اوسمین
ہم جانتی ہین اپکی اشعار کری ہٹ

ردیف الثا

[redacted]م سلطان المقید شاہ اودہ

بلبلونکی وہ چمن مین [illegible] ۔ باعث صبا دیکہنی ستی ڈرتی ہین عبث



شعلۂ فرقت تماشا ہی شب تاریک مین
شعبدۂ غول بیابانی یہ کرتی ہین عبث

شعلۂ رخ دیگدان تن مین ایسا جوش ہی
چشم بریان سینک لو نگاہو سی تولتی ہین عبث

اوسکی محرم دیکھہ نامحرم حباب ہوگا دل
گہاٹ مین آب رواکی دل اوترتی ہین عبث

الفت چاہ ذقن مین کیون رلاتی ہین رقیب
انکش چشمو نہی میری ڈول بہرتی ہین عبث

ارتباط روز وصلت کیا شب ہجر مین ہو
گیسوی شبگون رخ خور پر بکہرتی ہین عبث

نام ہر کار مین ہی قاصد خبر دین شاہ حسن
کار بیکاران جو کرتی ہین نکرتی ہین عبث

آئینی مین سبزۂ خط دیکہکر حیران ہوے
آہوان چشم اس ریحان کو چرتی ہین عبث

روز وصلت پٹی سیاہی ہی کاتب نے
یہ بشر دیو شب ہجر اسکی ڈرتی ہین عبث

مار زلف یار کا خم خوب سا سید کرون
تیغ ابرو مار کر وہ مجہ پہ مرتی ہین عبث

چین مشتاق ہم آغوشی کو کیا دی [illegible]
[illegible]

کاٹ ڈالین وہ گلابی کا گلا می نوش مین
ہم [illegible] لیے نام ہم کو [illegible] ہین

توسن جانان کی پیچھی پھر پریشان ہی غبار — ہم بگڑ جاتی ہین وہ بنکر نکھرتی ہین عبث

تیرہ بختی ہی کہتا ہی انکو گیسوی رسا — یہ رقیب روسیہ لعنین کرتی ہین عبث

کوچ کرتی ہی بہار آتی خزان گلزار مین — نکہت گل کی روش بلبل اُبھرتی ہین عبث

مین بہی چلہ کہینچکر پریونکی اک بٹھیک کرون — باریان دو گاہ مین جاکر ٹھہرتی ہین عبث

آہوان وصل کب صحرای فرقت مین رکین — چارۂ غم آگی بیچار یکا چرتی ہین عبث

تیرہ بختی کسکی ہی دہبا لگایا چاند کو
کونسا اختر ہی جسپر آب مرتی مین عبث

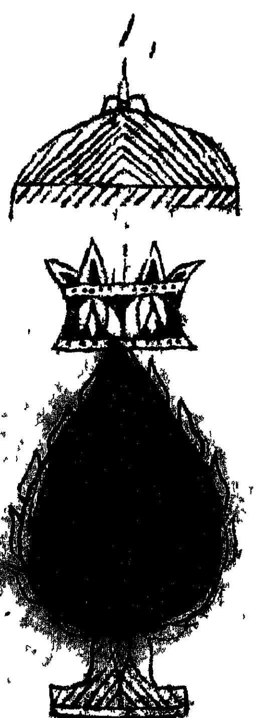
سلطان المقتدر

[redacted]

برق مین ہی شرار کیا باعث — دل ہوا بیقرار کیا باعث

[redacted]

کون جیگا سر دمہر ہین — گل مین آیا جا رکیا باعث



سینۂ طاؤس نے او بہار اہی | ایدل داغ عذر لیا باعث

ہڈیان بہی گلی کی نذر ہوئین | کیا ہوا جسم زار کیا باعث

بے کلی آج دل کو دیگا گل | ہے گلی مین جو ہار کیا باعث

گل تو شہباز فکر پر تہا سوا | آج ہے نیسوار کیا باعث

ہم فقیرونکو روندتا کیون ہے | کیا ہے ای شہسوار کیا باعث

چاک کرتی ہو کیون گریبان کو | ای میان دل فگار کیا باعث

نوک [redacted] تل | تیغ [redacted] کیا باعث

[redacted]

رنج کرتا ہے یار کیا باعث

[redacted]

بحر غم مین بہلیا دل چشم گریان اتیا | جلتی جلتی جان بلب آئی آہ سوزان الغیاث

وصف قد و رخ پہ چھوڑینگی کبھی ہم عمر بھر	عندلیبون نی بکی بھر گلستان الغیاث
کیا ہوا رکہا امانت کیطرح سی خاک مین	حشر کی دن ہم کرینگی پھر ارمان الغیاث
قد بی بار و کیا شمشاد کو گلزار مین	باغبان باغی ہوی سرو خرامان الغیاث
اب تو آنسو روک لو اوپر ترحم کیا	لوگ گھر مین کر رہی ہین طوفان الغیاث
اس سیاہی کی قسم دنیا مجھی تعبیر تک	خواب مین ڈرتا ہون ای زلف پریشان الغیاث
کچھ لحاظ گیسوی شبگون نہین اغیار کو	موذیوسی مین الگ ہون یا ریحان الغیاث
قتل عاشق کونسی ملت مین ہی ای قاتل ضیو	کونسا مذہب ہے یہ گبر و مسلمان الغیاث

دل لگا کر روون ای اختر جو ہجر یار مین
تو زبان موج سی چلای طوفان الغیاث

[redacted]

نہ آیا مری دور پر اب مستغیث	جہان مین رہا کوئی کب مستغیث

سخن کر رہا ہی بہت لطف سی	دکہاتا ہی اپنا ادب مستغیث
اجی سب جیسی بوسی کو جاری گیا	نہ آیا کبہی ایک شب مستغیث
نہین ملتی اب دادِ الفت حضور	گلا کاٹ ڈالی گا اب مستغیث
نہین حکم فریاد ای دوستو	ملا کرتی ہین اپنی لب مستغیث
نچہوڑینگی ای شاہ عادل تجہی	کرینگی بہت اب غضب مستغیث
خدا کی لیی انکی سب ہے داد دو	دکہاتی ہین رنج و تعب مستغیث
نہ لڑسامنی اب عدالت سی تو	ذرا قاضی جی سی بہی دب مستغیث
یہ ماری نہین ای شہِ نازنین	ہوی ہی تری آگی شب مستغیث
کہان دوڑتا ہی سواری مین تو	ذرا دیکہہ ای بی ادب مستغیث
عجب طرز سی سب ہے سواری لگن	وہ سب آگی آگی عقب مستغیث

نہ اختر سا سائل ملیگا تمہین

نہایت ہی خوش اوقت ہیں

ابو المنصور [redacted]

ناصر الدین سکندر جاہ قیصر ملک سلطان عالم محمد واجد علیشاہ و ابو الظفر محمد علیشاہ زید ان

عشق میں اس بحر خوبی کی ہے بیتاب موج
مضطرب ہو کر بنی ہے ماہی بی آب موج

بہہ چلا ہے آب دندان میں عاشق آپ کا
دیکھیں دکھلائیگی اب کونسا گرداب موج

کس حسین نے جھانک کر دکھلا دیا چاہ ذقن
جوش کھا کر مارتا ہے معدن سیماب موج

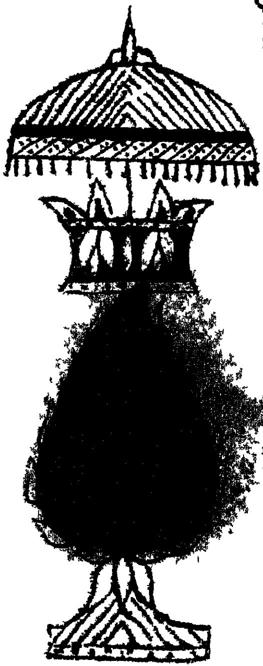
عشق کی دریا میں بہتی ہے گئی ہیں ماہ تابان
اے صنم سرگشتگی سے بن گئی گرداب موج

غسل کو دریا میں اترا ہے جو میرا ماہ رو
ہر بھنور مہتاب ہے وہ ہر خط مہتاب موج

مٹ گئی چین جبین جب دیکھ مجھکو رو چکی
بہا دریا لہو کا ہو گئی نایاب موج

غرق ہوں الفت میں تیری اے دریای حسن
دیکھتا ہوں شب کو تیرے جا بجا خواب موج

[redacted]



[redacted]

وہ گالیاں سلونی کی پوچھوں اگر مزاج
یارب برا کسیکا نہو اسقدر مزاج

دکھلائیں آنکھہ آینی کو اوجہیں کنگھی سی
ہر روز کی مصاحبوں سی اسقدر مزاج

تہوڑیسی حسن پر یہ بہت کیجیی غرور
پاؤن زمین پہ ہے تو ہی عرش پر مزاج

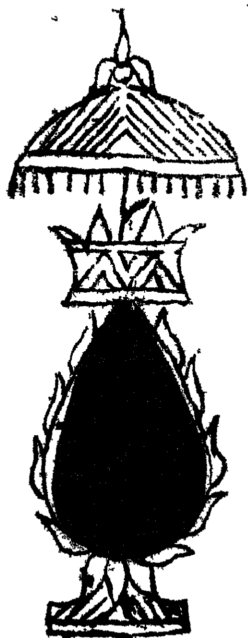
کیونکر ملائیں عاشق دلسوز کا نہ دل
وہ خود پری ہین اگ کا ہی بسر مزاج

شکلیں ہی مختلف ہیں طبائع ہی مختلف
رکہتا نہیں ہی یکسا کوئی بشر مزاج

غصی کی وقت گرم دم مہر سرد ہے
اللہ سی تیرا غیرت شمس و قمر مزاج

اختر کرون جو بات تو جھنجلا کی کاٹ دین
ہی تیغ سی اہی انکا کہین تیز تر مزاج

[redacted]



باندھتا ہی وہ ہمیشہ سرپر اک دستار کج — اور لیے رہتا ہی اپنی ہاتھہ مین تلوار کج

ہجر پر ابرو کی مین گر شاکی [illegible] کبھی — سر تو سیدھا کاٹتی ہی وہ ہی گر تلوار کج

اب بسر کیونکر [illegible] کج — دوستو نسبی بہی رہا کرتی ہین اغیار کج

جی مین یہ آیا معاذ اللہ ہندو ہوجیے — جب نظر آیا گلی مین آپکی زنّار کج

جب کبہی الفت کرینگی بیوفائی ساتہہ ہے — جب چلی گا راہ مین دُم کو کریگا مار کج

پہر بہی ہتی ہی طبیعت اسلیے اوس شوخ کے — فتح پاتی ہین بہت ہوتی ہین جو ہتیار کج

زر درو کو بن گیی ہین نگ تو مٹی کا ہے — ہم قصیر و نسبی ہا کرتی ہین کیون زردار کج

اسطرح سے ہمسے طبیبونکی طبیعت پہر گیے — جیسی بیماری مین ہوتی ہی خوی بیمار کج

سرو سیدھا ہو گیا ہی باغ مین قد دیکہہ کر — ڈالیے اپنی گلی مین آج کل دیوار کج

ٹیڑہی باتین غیر لوگونکو سنایا کیجیے — ہمسو سیدہی آدمی ہین ہمسے ہی بیکار کج

یہ ردیفی قافیہ ہین اختر اب ہشیار ہو



بس ہین تک خوب تہا جو بندگی دو چار کج

ردیف جیم فارسی

[redacted]

دلکو کشش سے روک سر پر غرور کہینچ
پاون بڑہایا ہاتہہ کو اپنی ضرور کہینچ

مومن کو دخت رز سی کنارا ضرور ہے
عصیان ہون بغل مین جو جنت مین حور کہینچ

دیکہی کلام سی ید بیضا ہی کی ضیا
موسی کبہی تو پاون سی بہی نور طور کہینچ

زلفو نمین دل درخسی جو منہہ پر ہو دو دو
یہ صبح بہی سیاہ ہو شب کو جو نور کہینچ

مجنون کی پاس قیس نہی آیا ہی کبہی
زنجیر پا مین غل ہی مجہی ورد دور کہینچ

اتنی کہ قصر تین پڑا راستی سی کج
اس دل ربا قد پہ مجکو نہ تو بی قصور کہینچ

پردیمین ہو گیا دل ناساز تار تار
مطرب پسر بغل مین نہ تو بی سرور کہینچ

فرہاد پاون بڑہ گئی تیشی کو رو کی
تہہر پڑین جنونپہ سنسر پر غرور کہینچ

سوجھی نہیں تقیّی سی مجکو ہی تھا | غلمان سمجھہ بغل مین کبھی تنگ حور کھینچ

ای عشق حسن حسن سی جو گرمی سوا ہوئی | اسنا زمین جلا کی بدن وسکا نور کھینچ

وہ ماہ آج رک گیا تیرے کلام سے
اختر بس اب زبان بھی اپنی ضرور کھینچ

غزل [redacted] کلام سلطان المقیّد شاہ اودہ

غنچہ سان ہم بند مین اوس گلکی تصویرونکی کھینچ | مطلب لب ابیا کی تحریرونکی کھینچ

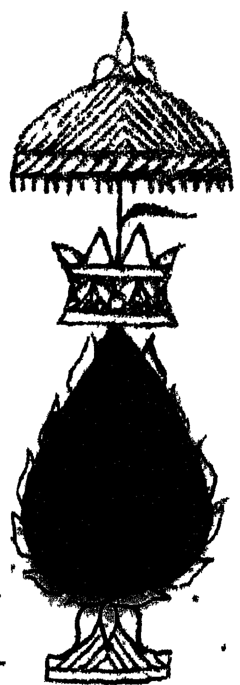
وصل کیونکر ہو مقدّر ہو

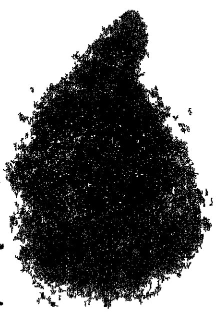
سبکی لب آزاد اوسکی دام گیسو سی ہو | ایک ہم باقی ہی مین پیارے زنجیرونکی کھینچ

گیسوونکی عشق مین زنجیر پہناتا ہی کیون | آپ مین جکڑا ہوا ہون دھری زنجیرونکی کھینچ

ابروونسی قتل کرتا ہی تو کافر قتل کر | اک مسلماں گھر گیا ہی دہری شمشیرونکی کھینچ

کر سکو نہیں کیا تری وہی کتابی کی صفت | شرح ہے اس مصحف ناطق کی تفسیرونکی کھینچ





نرگس چشم یار نی مژگانکو پھر سیدھا کیا
دیکھئی کسطرح جان بچتی ہی اب تیرونکی بیچ

چشم وحدت بین سی جب دیکھا مزہ دیر کا
اسکا اوسیکی شکل ہی ان سارے تصویرونکی بیچ

چپکی بیٹھی ہین ستم سہہ اُف بہی کرسکتی نہین
آہ کی طاقت کہان ہی ہم ستم دیدونکی بیچ

جب تمہی ہاتہی کی نشان کا میں ماشہ ہوا
ستا [illegible] کی بیچ

[illegible]



کلام سلطان المقید

[illegible]
[illegible] ہی نام [illegible] کوچ

دل پہلی ادھر ہی گیا بعد مین چلا
آقا سی پہلی کرتا ہی وسکا غلام کوچ

ای دل نکلکی رخ سی نہ جا زلف کیطرف
لٹ جائیگا حلب سی نکر سوی شام کوچ

جیسی ہوا ہون عاشق زلف و رخ صنم
دن بہی مجھی مقام ہی اور وقت شام کوچ

دل چرخ زن ہی منزل مقصود بی شتابیان — خورشید و مہ کیطرح ہیگا دوام کوچ

حیران ہین کسکو باد بہاری اڑائینگے — کس باغ سی کریگا مرا لالہ فام کوچ

ایسا پڑا ہی گردش دوران مین اختلاف — اپنا سفر مقام ہوا اور مقام کوچ

بیدم ہین میری شعر معانی کی خوف سے — کرتی ہین [illegible] شعر ہی اب ہمکلام کوچ

[illegible]

کرنا حلال کوچ نہ کرنا حرام کوچ



غزل [redacted] کلام السلطان المقید الاوده

آج کل ہستی ہی عدہ دیدار سیچ — جہوتہہ کہین دو چار باتین کہہ گیا اکبار سیچ

راستی پہنچائیگی مومن کو بام عرش تک — روز فردا یار سی ہی عدہ دیدار سیچ

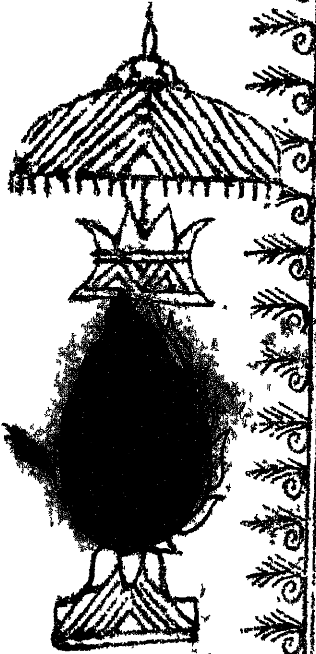
عشق صادق کی اثر نی کذب کو سچا کیا — لب تک آکر جہوتہہ بہی جاتا ہی ہر بار سیچ

پر فریب جہان اب جہوتہہ باتونسی گذر — راست بازیسی کیا کرتا ہون مین تکرار سیچ

سچ ہی پیچ ہجر غم جاناں مین وه مر گیا
زندگی مین بہی رہتا تہا آپ کا بیمار رنج

تاب نظاره نه آئی اوس رخ پر نور کے
جب کیا موسی سی اوسنی عذر دیدار رنج

ایکدن خوش ہو جو اے اختر تو دو دن ملول
ملتا ہی مجہکو وه دو وار چہٹکارا رنج



[redacted]

شب جدائی مین بہا نہین ہی یار کا سوچ
رہا کیا ہی ہمیشه خمار کا سوچ

یه بار اوٹہائیگی عاشق تہارے گیسو کو
جو ڈولی آئی تو لازم ہی تمہن کہار کا سوچ

کب ایک بلبل خوش لہجه کا نہین واں ہون
ابہی بہی تو رہا کرتا ہی ہزار کا سوچ

رقیب کیا تری محفل مین آپ وہان سے
بڑہیگا سوچ سی ہرگز نه اوس خمار کا سوچ

جو کچهه که ہونا تہا وه ہو گیا زمین کی تلے
نه چاہیے اری مردے تجہی فشار کا سوچ

ہٹو ہٹو نکرو یه خیال سودا ہو
نه چاہیے تمہین ہر بار اپنی یار کا سوچ

ہزار صورتین مٹی مین ملتی جاتی ہین
یہہ آہ اگر اہی بیجا نہین کمہار کا سوچ

کبھی ایک سی سیر مین رہی طبیعت کو
مدام ہمکو تو رہتا ہی تین خار کا سوچ

لگا ہی کوئی بندوق اوٹھی بسم اللہ
شکارگاہ مین لازم نہین شکار کا سوچ

کبھی فراق کہا ہیگا ہمکو وصلت سی
رہا ہی تون ہمکو تو ہجر یار کا سوچ

فلک کو یاد کیا گردش خوشی مین ہی
ضرور چاہی تجکو بہی غمگسار کا سوچ

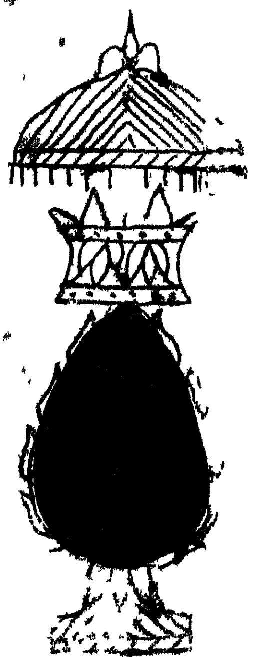
ہمین بہی چاہی اختر کہ کنگہی ہاتہہ مین ہو
ہمین بہی چاہی ہی لفہ راہ مار کا سوچ

ردیف حاء حطی

غزل در [redacted] من کلام سلطان المقتدر شاہ اودہ

اشک سیاہ بخت رکھی آبروی صبح
ذکر شب فراق مین ہی جستجوی صبح

نور رخ حبیب اوڑاتی جو وصل مین
کرتا نہ قصہ خوان ہی کوئی گفتگوی صبح



گیسو سے رخ نکال شہ حسن مثل گل
بلبل کو آئی شام غریباں میں یہ صبح

اے شام ہجر قاصد جاناں بھی کھو دیا
سینہ خراش کر کے روانہ ہوئی ہے صبح

سینے کو پاک کر دل روشن دکھا جمال
نکلی مری بغل سے نہیں ہے یہ خوبی صبح

زاہد حضور قلب سے تیرہ پڑھ نماز
یاد جمال مہر سے ٹوٹا وضو ہے صبح

اے آفتاب جمال تو پرتو فگن ہوا
داغ سینہ میں دل میں نہیں آرزو ہے صبح

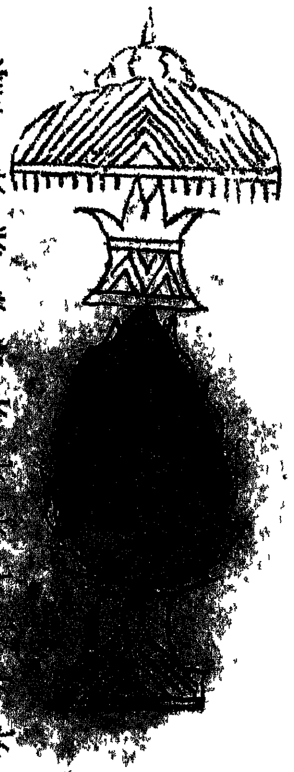
اوس مہروش کے وصل سے رویا ہوں ہجر میں
گھونٹا ہے میں نے خوب سا شب کو گلوئے صبح

میخانۂ فلک پہ تو دو راہے شام کا
ساقی جو مہر ہو تو بنائیں سبوئے صبح

وہ تیرہ بخت زلف سیہ فام سے ہوں
چھپ جا مری سیاہی میں کیونکر نہ ہے صبح

کیا یاد رخ سے چار پہر کا ہے فاصلہ
رکھتا ہوں دل لگا کے آٹھ پہر روبروئے صبح

گیسو سے شب میں یاد رخ ماہ ہو نصیب
اختر ترے نصیب سے کھلتی ہے موسی صبح



غزل [redacted] کلام سلطان

می امید ہے یارب مرا بھر جاے قدح | شربت وصل کا طالب ہے شیدای قدح

دیکھنی والا ہوں اوس ساقی [redacted] کے گر جای قدح

پہنچی اکدم جو لب ساقی دریا دل تک | مہر عکس رخ پر نور سی بن جای قدح

مہربان دیکھی میخانہ مین کب ہو ساقی | ساغر دل کو ہی محفل مین تمنای قدح

توڑ کر شیشی مین بستر کا کرونگا سامان | شب فرقت مین آہی کہین ملجای قدح

بلکھا می ہی دہر حیف خمار غم سی | شہد و شکر لب شیرین سی او دہرابای قدح

لڑکھڑاتا ہی ترا دیکھنی والا ساقی | پہنس گیا در دمین شیشی کی شیدای قدح

کیا عجب سامنا ہو جای اگر کہ دشمن مین | چشم مینوش سی میخانی مین نشہ ہای قدح

کاسہ عارض مینوش سی مین مست ہوا | نفسی کہینچ لیا کرتا ہی سودای قدح

بار اغیار بنی جاتی ہین اس محفل مین | دوستی کرتی ہین میخانی مین اعدای قدح

ہوا گر اختر کو تمنای قدح

غزل [redacted] کلام سلطان المقید

روز کرتی ہین کسی طرۂ طرار کی مدح — روز کرتی ہین امیرانہ کسی یار کی مدح

پہول کہلا گیی پیش رخ تابانی گل — بلبلو نسی نہوی یار کی رخسار کی مدح

دولت حسن سی اس عشق ہین ہو مالا مال — پیش دستی نکرو کہ چہلی سرکار کی مدح

خال بت سی غرض اور نہ مالی کا خیال — وصف ہندو نکرون اور نہ زنار کی مدح

طوق ہر بار گلی ملتا تہا اس منتی کی — بیڑیان کرتی تہین زندانمین گرفتار کی مدح

قدرت حق ہی مری نک کی تعریف نکی — اری صیاد نکر مرغ گرفتار کی مدح

زلف پر پیچ کی تعریف نہ غیرو نسی ہو — موذیون نی بہی کبہی کی ہین ماراس کی مدح

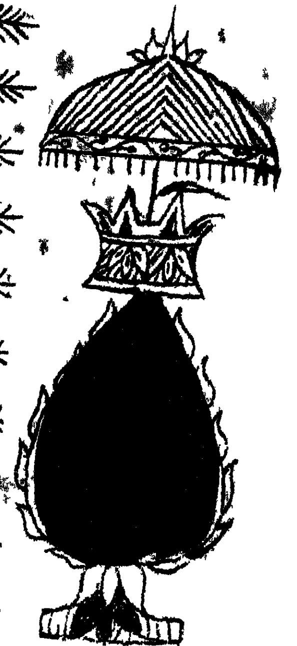
دیکہی بہالی قلم تیز دل اعدا کو — جب کری تیغ زبا نسی تری تلوار کی مدح

حسین ہی وہ سکو بہی اک روز یہان ٹہلا ہین
رہو محفل مین ثنا کرتی ہین دو چار کی طرح

کعبہ دل سی نکلجای بتون کا جلوہ
میرا دل صاف کری حیدر کرار کی طرح

ابہی آپ غزل پڑہ کی کری تعریفین
کب کریگا کوئی اس اختر ناچار کی طرح

[redacted]



ہمارا ہی گیسوی تری پیچ ہین جوہر کیطرح
جبین صاف منقر ہوئی قمر کی طرح

بتون کی یاد نی اللہ کو بہلایا ہی
رہی چلی رہی پتہر سی ہم شرر کیطرح

انہون نی نیزہ مژگان سی دیکہایا ہی
ہماری زخم بدن ہو گئی سپر کیطرح

رخ اپنا گیسوئین آپ کیون چہپاتی ہین
نقاب چہرے پہ بن جائیگی قمر کی طرح

ہزار کہہ داہی وزن ہی لاگہر کی ہین
مجہی سمجہتی ہین لدا راہی در کیطرح

زمین مین تخم کی تاثیر کب بدلتی ہے
بد وہ تین سنبک اثر کرتی ہین اثر کیطرح

بتون کی وسوسی آتی ہین صوم مین ہمکو
امور خیر مین ملتی ہین ہمسی شر کیطرح

یہہ انقلاب نہ ہو بہ ہی آنکہہ سی دیکہا
جہان مین بادیہ پھرنی لگی ہی گہر کیطرح

ہزار غیرون پہ الطاف اور عنایت ہو
نہ بن سکیگا وہ خانہ ہماری گہر کیطرح

وہ رنگ کو سادیکی ماہ سی لڑاتی ہین
وہ بیچ بالونکو سکہلاتی ہین کمر کی طرح

یہ لطف ہی کہ یہ سہرا ہی بات رہ [illegible]
کہ بد بہی کام جو ہو ہوتی ہی ہنر کیطرح

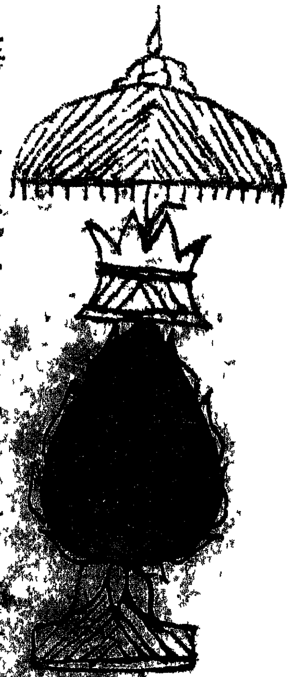
یہ سوکہی نالون سی نفرت ہی مجکو ای بلبل
بہلا کہیگا غزل میری شعر تر کی طرح

کلیجی مین اسی رکہا نہیں ہی میرا
خیال یار رہا کرتا ہی جگر کی طرح

بنا بیٹہیگا جو غیرون کو گہر پڑونگا مین
بگاڑتی ہین مرا عشق اپنی گہر کی طرح

ہزارون تاکتی ہین انکو باغ عالم مین
جہان مین اختر خوش رہ گیی ثمر کی طرح

ردیف خاء معجمہ



کلام السلطان السعید الاوحد [redacted]

غنچی مین ہی شراب مین پرنشست شاخ
بلبل بہی اس گلابی سی ہی پرست شاخ

کم ظرف باغ دہر مین کب فتح یاب ہون
گلشن مین فوج خار سی ہی کب ہو شکست شاخ

ہر برگ یاسمین پہ گمان ہی یہ باغبان
اوٹہا بلائین لیبی کو غنچی کی دست شاخ

صیاد تاک مین ہی نہ غنچو نکی آڑ کر
نازک ہی عندلیب بہت وابست شاخ

پہاندیگا بحر حسن کو یہ عشق کس طرح
دیکہی موج گل مین کبہی ہمنی جست شاخ

ہرا ونکا ہی تنبیہ گل داغ کی قریب
وہ خار ہون بدنپہ ہی جسکی نشست شاخ

ساقینکی ہوش صاف ہین گلشنمین دیکہنا
غنچی کا ہی گمان دیا چشم مست شاخ

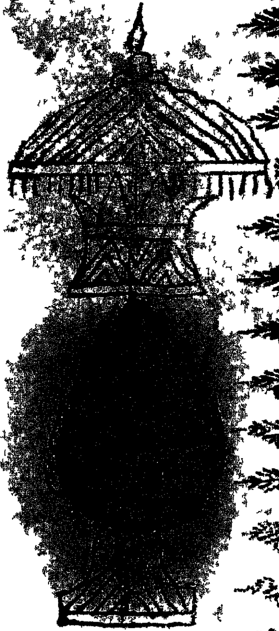
ای طفل غنچہ باد سی یہ برگ کب ہلی
اٹہا طمانچہ مارنیکو تجہپہ دست شاخ

کانٹا ہی موج گل مین لگی عندلیب کو
کسطرح سی زمین لگاتی ہی نشست شاخ

وہ ناتوان ہوا ہون اوس گل خندانکی یاد مین
کافی ہی میری اہلی اکہ ضرب دست شاخ

نازک ہی وسکی بوجہ سی جھک جائیگی | بلبل کی ہاتھ آج دری ہی شکست شاخ

ایسی مین شور مین کسطرح گل کہلین پھ
اختر بہت محال ہی آئین نشست شاخ



[redacted] کلام السلطان الاسیر اودہ

ای سرو ہی ہر ایک نہال چمن کی شاخ | دیکھی نہین مگر تری سیب ذقن کی شاخ

اوس نازنین کی جسم مین اک بال ہی نہین | بیچار ہمنی دیکھی نازک بدنکی شاخ

مین لپٹون یاد ساعد گل پوش یار مین | گلشن مین کیا بہار پہ ہی نسترن کی شاخ

موذی جو ہین وہ باغ جہان مین ہین بی نصیب | خالی ثمر سی کیون نہ رہی کرگدنکی شاخ

محفل مین عاقلون کی گذر کسطرح سی ہو | مجھمین لگی ہی ہمدم دیوانہ پن کی شاخ

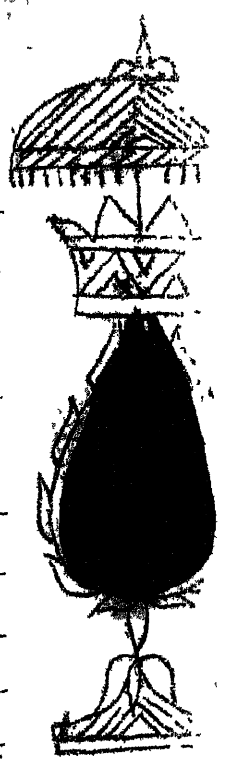
کہتا ہون کہکشان کو یہ حیرت سی دیکھ کی | سیدہی ہی کسطرح سر چرخ کہن کی شاخ

آئین لٹین جو زلفونکی آنکھونکی متصل | مین سمجھا ہی ہر ایک غزال ختن کی شاخ

سہرا اوسنی منہہ پہ کہدیا ڈالا گلیمین ہاتہہ
وہ یاسمن کا پہول ہی یہ یاسمن کی شاخ

سر سبز اب اشک سی کہتا ہون یار کو
رہتی ہی اس لیی تر و تازہ بدن کی شاخ

انکہین لڑاتین اختر تابان کی یاد سے
اسمو سطلی مروڑی ہی یعنی ہرنی شاخ



[redacted] کلام سلطان الاسیلاروه

عاشقون کی لیی ایجان تماشا ہی یہ رخ
ہم سیہ بختون کی حق مین ید بیضا ہی یہ رخ

اٹہی سی گرد کدورت سی مصفا ہی یہ رخ
ہی اگر چین جبین موج تو دریا ہی یہ رخ

ذقن اوس ماہ کا گرداب ہی اے کشتی [redacted]

ہین ہی شکل سے حیران حسینان جہان
مثل آئینہ کی شفاف و مصفا ہی یہ رخ

وحشیو سر پہ گرا چاہتی ہی برق غضب
شعلہ سان باعث اعجاب صحرا ہی یہ رخ

دم مین پاتی ہین شفا دیکہہ کی بیمار مریض
عاشقون کی لیی ایجان مسیحا ہی یہ رخ

گھائل ہوئی زلف رخ کا یہ ہو گا نشان | لکھوا اشتہار سفید و سیاہ و سرخ

پایا نہ رنگ زلف چلیپا سا کہین | دیکھی ہی قسم مار سفید و سیاہ و سرخ

ایگل نہ روبرو ہون تیری وی صاف | گلشن مین ہوئی انار سفید و سیاہ و سرخ

ابرو و روسی اور لب رنگین سی مین جو داغ | کرلو نہین شمار سفید و سیاہ و سرخ

اوسکی بیاض چش [redacted] ر سفید و سیاہ و سرخ

کیا یاد رخ مین آتش نالی سیاہ مین
اختر ہے مین نثار سفید و سیاہ و سرخ

[redacted] لطان الاسیر و الاد المتخلص باختر

ہوا جو ہاتھ سی مجھسی وہ بدزبان گستاخ | برای بوسہ ہوا ساتھ ہی دہان گستاخ

ہم اپنی انکھ چھپاتی مین چھیڑتی کیون ہو | ہٹو ہٹو نکرو ہمکو مہربان گستاخ

پھپھولی آتش گلشن ڈرینگی ہاتھون مین | گلو نسی ہو گیا گلشن مین باغبان گستاخ



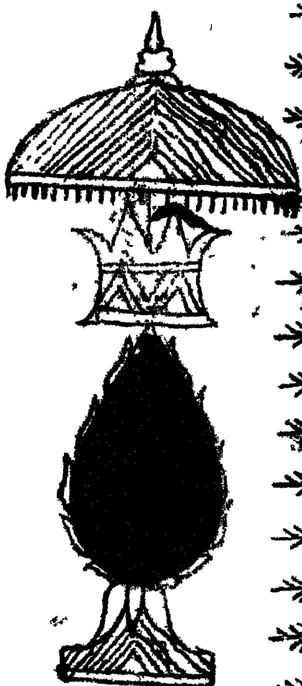
کرو نگار از ہفتہ مین آج سب افشا | کہ پھرون ہوتا ہی خلوتمین راز دان گستاخ

مزار قلیون نی لوٹا جنب ہوا تو ہی | جو خوابسی ہوا سوتیمین ریحان گستاخ

وہ ایک فتنۂ عالم ہی لیہی بہاگی گا

کرینگی یار کو حشر کی گرمیان گستاخ

[redacted]



دیکہی ہی نہین مینی تو یہ گیسوو لب شوخ | کرتا ہی مجہی مارکی کیون اسکا عجب شوخ

صیاد چمن باغمین گل ہو گیا اب شوخ | کیا چلبلہ ہی اتنو ہوا ہی وہ غضب شوخ

انگارے ہوے ہی شک سی سب لعل [redacted]

بہلا نیکو ہرگز نہ کمان دیکہو تر کو | پھر تیر نگہ چہوڑتا ہی وہ غضب شوخ

ہوتا ہی حسینونکی طبیعت مین تلوّن | تقدیر بری ہی مری وہ یار ہی کب شوخ

گل لالہ ہین داغ سیہ لیتا ہی در بر | اوٹہتا ہی اجی پہلوی گلزار سی جب شوخ

کیا خوب نکالی ہین میان پیٹ سے پاؤن
مکتب مین ذرا گھر کی سی آپتا دکی دب شوخ

اوستاد ذرا عشق کی باتین نکیا کر
فعلو نکو تیری دیکھہ کی لڑکی ہوی اب شوخ

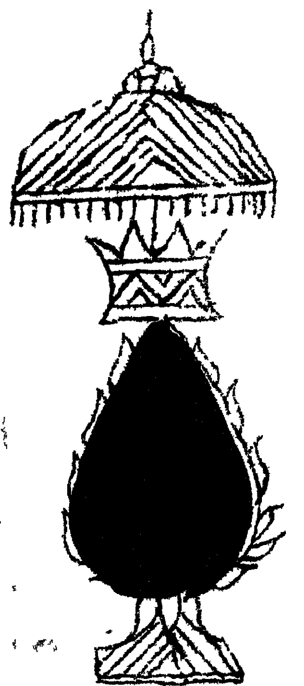
شرمانا کبھی آپکا کم ہوگا نہ صاحب
ہو جاتی ہی بتّد کہین ایک ہی شب شوخ

غربت مین وطن چھوڑ کی جائینگی کرین کیا
دیتی ہین بہت ہمکو یہان رنج و تعب شوخ

ایجان گلوریکا گلا کرتی ہو کس سے
کہاؤ گی اگر پان تو ہو جائینگی لب شوخ

بتھلائی مکتب مین کہ تعلیم بہی پائے
وہ طفل حسین آپکا حضر ہی غضب شوخ

ردیف دال مہملہ



[redacted] کلام سلطان الاسیر الاوده

اڑ جاتی بہی طایر جان ہو جو قفس بند
صیاد سی تن مین نہوا ایک نفس بند

نالی نی بہت قافلی کی راہ بہلائے
دل کون کہی پہلو مین سی نہی جرس بند

گل پیرہنی مجلسی مین ہو نزاکت — پہنی جو قبا گل کی یہ اس طرح سی کس بند

کیا ہوش و حواس آج کہلی بام کی اوپر — مین سینی کی حجری مین کرو کیون نہ ہوس بند

منہہ لگتا ہی آ کی بہت بنت عنب سے — میخانی مین جو رند کی عوض ہو یہ عسس بند

صیاد تری حسن سی ہی عشق کی رو زرے — دس تار قفس توڑ کی نکلی ہین تو دس بند

ہٹ جای جو وہ روح روان آنکہہ کی آگے — اس راہ وری سی ابہی ہو جای نفس بند

گہٹ گہٹ کی یہ دم نکلا ہی اس تن سی تو جانان — کہیری جو غبار اپنا تو ہو جای قفس بند

کہل کہل کی بہت بیش مژہ توش کیتی ہین — بیٹہی لب شیرین پہ تو ہو جای مگس بند

رنگینی و گہائیگا کسی حسن گلو نگاش — صیاد قفس مین کہین ہم کر چکی بس بند

صیاد عبث [illegible] ہی باغ مین — بلبل تو نکل جا کی وہ ہای قفس بند

نکلی گی خدا چاہی تو اب جسد زنو نین
اختر کی بہو سینی مین اب تک ہوس بند

سرخی لب پہ ہووی عشق مین سفید
خفت سی ہو وہی زلف پہ مشک ختن سفید

گو لاکہہ دن وہی پہ بدلتی نہین ہی اصل
سورج کی اب تلک نہین دیکھی کرن سفید

اوس ماہرو کی بزم مین ہی چاندنی کا لطف
پہنی ہوئی لباس ہی سب انجمن سفید

گردون نیلہ گون سی دو رنگی چمن مین ہے
گل نارونکی سرخ گل یاسمن سفید

ای ماہ چاندنیکو ملا نور چار چند
پوشاک تو نی کی ہی جو زیب تن سفید

گلشن مین عکس رخ عارض جانان جو دیکھی ہین
ہو کر خجل ہوئی ہین گل نسترن سفید

تیری اسیر ناز کا چہل چہل گیا گلا
ای جان سرخ ہو گئی آخر رسن سفید

محشر کو مجھ [illegible]
[illegible]

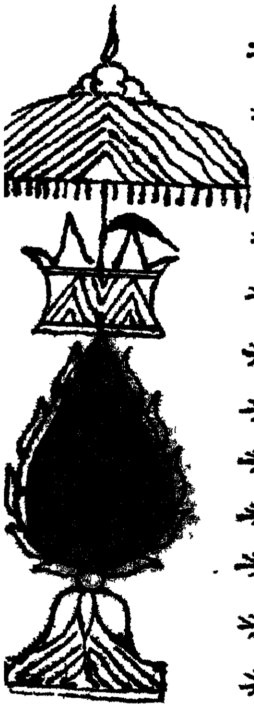
جسکو ہو صباحت جسم صنم پسند
ہو روح کیطرح سی ہوا [illegible] بدن سفید

عکس رخ صبیح گلون پر جو پڑ گیا
ای گلبدن ہوا ہی چمن کا چمن سفید

کب سی خون ناحق انسان چھپا بہی ہے
کیونکر رہی شہید کا تیری کفن سفید

اس چاندنی مین جام بلورین ہو ہاتھہ مین | جامہ بھی چاہیی ترا اسی ستین سفید
ایکبار رشک یار کی رخ پر عجب نہین | گلشن مین شرم کہا گئی جو ہو نسترن سفید
پرتو فگن جو بزم مین ہو عارض حسین | آیینہ خانہ بنکی ہو سب انجمن سفید
قاتل نی قتل کر کی بہایا لہو تو کیا | اوس ماہ رو کی یاد سی ہو گا کفن سفید
زردی ہماری عارض غمگین کی دیکہکر | خورشید کی فلک پہ ہوئی ہی کرن سفید

اختر فروغ حشر کی دن تجھپہ ہی خدا
عشق علی سی ہوگا رخ مرد و زن سفید



کلام سلطان الاسیر الادوہ

ہمارا یار سی ہوی شاد نامراد | زندان مین سید ہی جائینگی آزاد نامراد
اوسکے نگاہ کیون نکرین یاد نامراد | بجلی سی رو رو کرتی ہین فریاد نامراد
کرتی ہین جبکہ کوی صنم یاد نامراد | باغوں مین جا کی کرتی ہین فریاد نامراد

زلف سیاہ کرتی ہین جب یاد نامراد
راتونکو روز کرتی ہین فریاد نامراد

قمریکو عشق سرو رواں بہی نصیب ہے
طوق گلو مین کرتی ہین فریاد نامراد

گذری ہین کوی زلف سی جہونکی نسیم کی
نکہت کیطرح کیون نہو ان باد نامراد

لیتی نہین یہ نام کو سن لی نہ کوئی غیر
دل مین چہپا کی کرتی ہین شب یاد نامراد

کو سب اسیر زلف ہین خانہ خراب ہین
زنجیر در کو کرتی ہین آباد نامراد

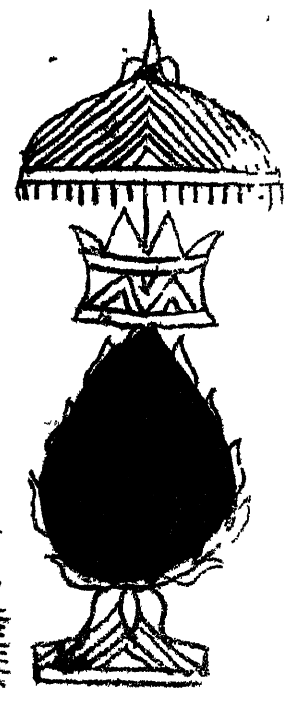
نالہ صدای رعد ہی وینکی واسطے
اشکونکی یون ہین کرتی ہین امداد نامراد

مکتب مین دست سخت اوٹہاتی ہین طفل کی
جلاد بنکی ہوتی ہین استاد نامراد

اختر عجب نہین ہی کہ باغ جہان مین ہون
صورت سی مہ کی مانی و بہزاد نامراد

[redacted] کلام سلطان الاسیر الاوده

ابرو سی عارضون سی ملی اوسکو چاندنہ
خورشید رنگ صدقی ہی شبکو ثنا چاند



کیونکر بناؤن اپنا دل داغدار چاند
چھپ چھپ کی جھانکتا ہی وہ سینی پار چاند

چیچک کی داغ روی منور پہ کھل گئی
کھینچی ہین نقشبند ازل نی ہزار چاند

ابرو و رو جبین و رخ و چشم و گوش و لب
کوکب یہ سات ملک کی ہین اور سیارہ چاند

ہر زخم سینہ چاندنیکا پھول بن گیا
مقتول رخ کو کیون دکھائی بہار چاند

نقش سم سمند سی ای شہسوار حسن
بالائی ارض دیکھہ لیی ہمنی چار چاند

گھوڑیپہ یار نکلا تو نعلون کی نقش سی
پیدا ہوئی زمین کی اوپر ہزار چاند

ہرگز کبھی نہ بھولیگا وہ روی خوش ضیا
دیکھا کرون ہزار فلک پر ہزار چاند

گھری وہ عید مین ہوی عیدگاہ قتل
ایجان عمر بھر یہ رہا یادگار چاند

ای آفتاب و قمر سی روشن جبین
ہر رات تجھپہ سو ہین ہووی نثار چاند

اختر تری غزل کو ہلالی نی جب سنا
ہر بیت پر فدا کیی اوسنی ہزار چاند



[redacted] کلام سلطان الاسیر اوده اختر

زلف رخسار پہ ہتی ہی پریشان تا چند	دیکھی کہنچتا ہی طول شب ہجران تا چند
دیکھی بند رہی اب درِ زندان تا چند	دل رہی خانۂ زنجیر مین نالان تا چند
کب تلک عمر بسر کیجیی صحرا مین یار	پہاڑیی جوشش وحشت مین گریبان تا چند
پنجۂ وحشت دل اسکو ہی دامان تک	سوزن غم سی رفو ہو یہ گریبان تا چند
کبہی گلزار کی ہی سیر آنکہونکو نصیب	داغ تا چند مری دل کا یہ سامان تا چند
خال ہندو سی ہی چہوٹیگا یہ دیدار فراق	قید کافر مین ہیگا یہ مسلمان تا چند

جانیدی جانیدی اب اسکی [illegible]

[illegible]



[redacted] کلام سلطان الاسیر واجد علیشاه اوده

شب فراق سی عاشق کا ہی گریبان زرد	حرارت جگر وںل سی ہی گلستان زرد

ہماری رنگِ عشق سی ہوگیا یرقان	[illegible] گل [illegible]
گُلِ سفید و گُلِ سُرخ شرم سی ہین زرد	دو پٹہ اوڑہتا ہی جب ہمارا جانان زرد
خوشی سی سرخ ہوئی کیون نہ مین گلشنی کے لگون	حسد سی کیون نہ ہو چہرہ رقیبان زرد
فراقِ یار مین یرقان نی گہیرا ہے	کہ رُخ بہی زرد رہا اور چشمِ گریان زرد
ہنسی گی آج تو یہ زعفران کہل کہل کی	کہ رنگ ہی کا بلبل سی شدہ ہی گلستان زرد

محبّتِ می معشوق ترک کر اختر
خدا کی یاد مین کر جسم و روی خندان زرد

بکلام سلطان الاسیر اجان نعام

[redacted]

روشن چہانیگی گلشن مین صبا میری	[illegible]
کیسی بیقدر ہوئی جان قضا میری بعد	خبر تو کا نہین لیکی کا پتا میری بعد

ہون گُبشتہ مین اہن مسند سی لگی یا ہونگا
قبر پر چھائیگی یہ شاخ حنا میری بعد

ایک جائی تو بہا دو تو ہر مین خدمت مین
اور روئیگی ہو تکی کرانہ دعا میری بعد

سر گر گر گئی فواری لہو روتی مین
خاک اوڑیگی باغ مین کیا ہوا میری بعد

چیرونکو داغ ملی لٹ ٹپتی دستار پہ جیتی
لجلکہ توڑ چکی بندِ قبا میری بعد

قتل کرین کر لی ہین دستِ نگارین مجہے
تیز ہوگا نہ کبھی رنگ حنا میری بعد

آ چکی ہمپہ قیامت گئی سب دنیا سے
کر چکا صور سرافیل صدا میری بعد

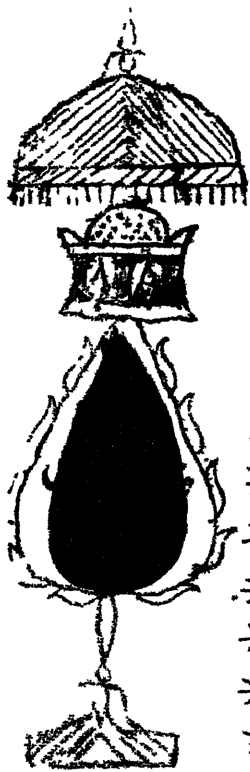
ہوگا غم عام اشہباز بدن مرقع مین
ہڈیان کہا تیگا اب کسکی ہما میری بعد

ایکدن آپکو بہی موجِ محبت ہوگی
یاد آئیگی کبہی لطفِ وفا میری بعد

یاد کر یا مجہی اسی ثنک گل سرو سمن
بوی گل گل سی جسوقت جدا میری بعد

محفل بھر مین کیا کوئی چمک جائیگا
کسی اختر کا لگیگا نہ پتا میری بعد

[redacted]



دل گشاده چو یعسوب انگبین باشند — چه لطف صید که صیاد در کمین باشند

صحیح مذهب حق هم کنند پوشیده — درین زمانه اگر عالمان دین باشند

عجب نمائش افلاک نیلگون دیدم — محال نیست که بر ارض مه جبین باشند

کجا کجا بروم من کجا کجا برسم — بگو که پیش بیایند و هم قرین باشند

هزار شکر خدا را رسید رنج و ملال — چو غیر وقت کرم مردهٔ زمین باشند

دو چند شعر اضافه کنیم بر هر شعر — مثال حبل متین مصرع متین باشند

مثال کاه غم و رنج دل پریشان باد — خدا کند که رقیبان بساخرین باشند

مپرس حال لب لعل وقت خندهٔ نی — مده شراب اگر لعل آتشین باشند

خدا کند که میسر بود همیشه وصال — که در زبان من این نوی نازنین باشند

گلوی مرغ بهاری شود دم طاوس — مژه چو کاکل او مار آستین باشند

میان بسند طبیعت شود اگر بندش | آنچنان بشود بلکه این چنین باشند
کجا گریز مومن کی سخن کنم تاویل | حدیث خوان جو پی صورت آفرین باشند
دلم بصدق خداوند جان پناه گرفت | مرا چه کار ز پاپوش بی یقین باشند

چه تاب غیر در آنوقت روی خود پیچید
اگر به بزم صنم اختر حزین باشند

[redacted]کلام مقیّده بیگم سلطان عالم بادشاه اوده



هزار باغ مین بلبل کی کیا خطا صیّاد | نگر اسی هدف ناوک بلا صیّاد
خزان هی باغ مین تجکو بهار یاد هوی | بتون کا نام نه لی کر خدا خدا صیّاد
نه زلف یار مین سختی نه پیچ سنبل مین | همین [illegible]
خدا اڑاتی ترا هو بر گلستان مین | یه جال دیکهه لیا تیر اسب بلا صیّاد
هزار طوطی اڑاتا هی باغ مین اکاش | همین بهی هجر کی بندوق مارتا صیّاد

چمن مین آتش گل سے آگ جلتی ہین	نہ کھینچ روشنی کو روغن حنا صیاد
نئی روش سے ہزارونکی پر کترتا ہے	نہ بھول ظلم پہ گلشن مین بھی ستم صیاد
چمن مین پردۂ گل تک کہان رسائی ہے	ترانا گاتا جو بلبل تو ناچتا صیاد
ملی گی ہجر کی ہمراہ وصل کی لذت	بہار باغ نہو گی اگر گیا صیاد
ہزار کشمکش دام ہو نصیب کہان	کسی جہان کا کھٹکا ہی خوف کیا صیاد
چمن کی حاضری پھولونکی نذر دلوادین	خدا کا ن [illegible]

فراق وہجر کیا جال مین سے تڑپتے ہین
نہو وصال مین اختر سے بدمزا صیاد

[redacted] منکلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ اوده

لطف چشمت بدلم یاد نہان میدارد	۱	پیش وی تیغ زبان عشق دہان میدارد
ہنگری مرغ ابرو قتی ظاہر شد	۱	قامت پیر جوانداز جوان میدارد

بنجیر دشعرم از ته دل هرزه مگو | که زبان و دل من لطف بیان میدارد

مصرع قامت موزون چه قدر باغی شد | بلبل تازه ز هر گل سخنان میدارد

نرم رو من چه شوم از رخ ابری گهی | سهمگین شد دل من سخت گمان میدارد

چه درم من چه درم گر شود شه پیدا | عاشق تا ز گریبان گمان میدارد

بنما صورت رنج و الم و درد و نگاه | سوز و غم گرهی نظارگیان میدارد

لعنت ای عشق مکن از نهان را پیدا | آنچه پوشیده به دل هست عیان میدارد

گلستان شکر که انداز چمن حاصل شد | پا شکست است و مگر سرو روان میدارد

خوش شدم از غم و شادی فلک آن من مرو | لطف نیرنگ بهم بهر جهان میدارد

ناوکی بهر گلستان چو رسد صید شود | طوطی حسن چشم زاغ کمان میدارد

نغمه‌ها یا پسر مطرب خوش یاد دهی
اختر زار اگر لطف زبان میدارد



ردیف دال ہندی

[redacted] کلام سلطان السیرن اجانعالم شاہ اودہ

پہنین کی حسن پر اے جان تمہاری لاڈ
اوٹھتین گی عشق سی کسطرح پیاری لاڈ

عجب نازکا مجھہ نیم جان پہ ہی انداز
اوٹھاتین میری دل و جان ہی ساری لاڈ

اوٹھاؤ ناز بہلا اب تو سخت جانی ہے
گذر گذر گی بہت عاشقو گذاری لاڈ

ہماری شیشۂ دل کو نہین ہی پہنچہ آسیب
پری کی سر سی بہی انسان نی اوتاری لاڈ

زمین حسن مین تم تخم آشتی بوو
رقیبو ملک محبت مین لو اجاری لاڈ

بنا و کیمیا اس بوٹی کا اثر یہ ہے
عجب نہین جو دل عاشقانکو ماری لاڈ

ہم اپنی داغ سی قائل ہین خود نزاکت کے
اوٹھائیگا گل لالہ بہت ہماری لاڈ

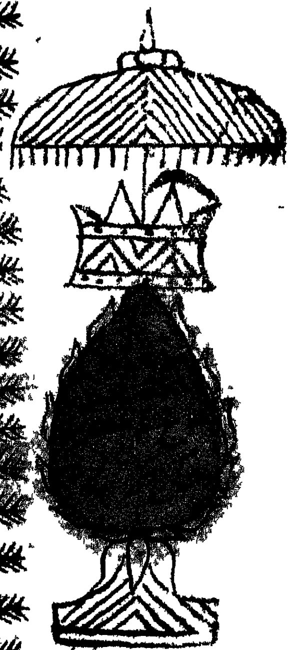
کسیکی نازکی مدہی ہی داغ سینی کے
ہماری داغ سی گلرو تمہاری ناری لاڈ

تمہاری نازکی انداز سی اثر یہ ہوا
خفا ادا سی یہ دل ہو تو خود بگاری لاڈ

جلاوین آتش نالو سنی ہی خدا کیونکر
بتون کی ذات مین ہین آگ کی شراری لاڈ

چمن مین جا کی یہ آتھہ لائیان نکر بلبل	ادای گل ہی نئی عندلیب وار سی لاڈ

اوٹھی فلک سی ہر گروہ نازمہ رو کی
زمین پہ پھرتی ہین اختر کی ماری ماری لاڈ



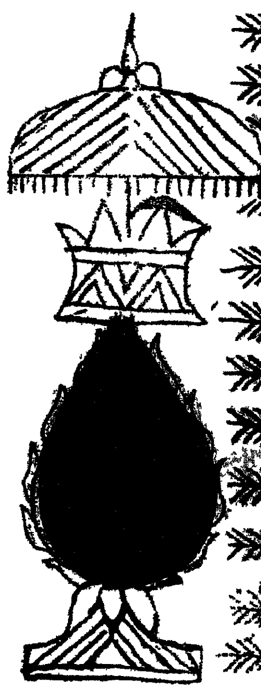
[illegible] ابوالمنصور ناصر الدین [illegible] بادشاہ

کرتی ہین ترک ابروی خمدار پر گھمنڈ	جلاد روز کرتی ہین تلوار پر گھمنڈ
نوک قلم سی باغ معانی کو ہی صاف	ای باغبان نکر ابھی گلزار پر گھمنڈ
مطرب کی قول سی ومساز ہی ستار	مضراب روز کرتی ہی ہر تار پر گھمنڈ
دل پیستی ہین کرتی ہین ٹھوکر سی پائمال	چلنی مین یار کرتی ہین رفتار پر گھمنڈ
اوسکی کمند زلف مین تاتار ہی اسیر	ای دل بجا ہی زلف کی ہر تار پر گھمنڈ
جب دیکھہ لین گی راہ روی ہی نگار کی	کبک دری کرین گی نہ رفتار پر گھمنڈ
مجکو کبھی پوچھی گا مین بد نصیب ہون	زاہد کبھی کریگا نہ میخوار پر گھمنڈ

غمگین ہو بن ملے دل ہو اب نہ بکل کہاں رہا	اب کیا کرے نگاہ میں دل ناچار پر گھمنڈ

ایک آیا ایک اوٹھ گیا ایک بیٹھا اکڑا

اختر او نہیں تو ہو گیا دو چار پہر گھمنڈ



[redacted]

بہشتی پہ جو انو نسی نہ ای پیر مغان اینڈ — لازم نہیں تجکو کہ پی بادہ کشان اینڈ

باغی نہیں ہم ہمسی یہ چالین نہیں اچھی — گلزار میں عاشق سی ای سرو روان اینڈ

بل کرتی ہین بازار میں تجہہ شاخ تر سی — اغیار بہی سیدہی ہوئی صنم اون سی جہان اینڈ

تیروں کی طرح راستی تو سیکھ لے قاتل — جنگاہ میں لڑنی پہ نہ تو مثل کمان اینڈ

خم آئیگا پیری سی قد راست مین تیری — کہتی ہین بہلی بات نہ تو ہمسی جوان اینڈ

سرکش کا کبہی نام نہین فوجسی جہک تو — خم ہو پی تعظیم نہ تو ہمسی نشان اینڈ

اللہ نی جکڑ مین اسی ویسلی رکہا — ای پیر فلک ہم سی نہ تو مثل جوان اینڈ

قاتل ہی اوڑاویگا تجھی ہاتھہ سی آئی
تیرا ہی نشانہ ہی نہ ای زاغ کمان اینڈ

زر والا ہی تو تجھکو تکبر بھی ہی زیبا
دنیا مین تجھی پیتا ہی ای شاہ شہان اینڈ

خم رہی فلک کا ہی ابھی صاف کری تو
ای مہر جو دنیا مین پی پیمبران اینڈ

بیفائدہ ہی اینڈنا دو دنکی ہی دنیا
گر اینڈ تو دنیا مین پی عشق بتان اینڈ

کیا کبر ہی اختر تجھی اللہ نگہبان
بس ہو چکا ہر وقت شہ ای قافیہ دان اینڈ

ردیف ذال معجمہ

[redacted] کلام شاہ بیگنا وجد علی بادشاہ اودہ

چو سانہ شہد لب کو یہ تھا بی مزا
دنیا کو ان طلب [redacted] نا لبی دو اللذیذ

باطن مین تلخ شیر شکر مین ہو ظاہرا
[redacted]

قانع ہون نان داغ ہی اور شوربا خون ی
اس خوان غم پہ کھاتا ہون مین غذا لذیذ





وہ بد دماغ گل ہی گلستاں میں بو مرا
جسکو نہووی نکہت پیک صبا لذیذ

پایا مزا نہ نان غم و رنج سا کہیں
کہائی جوانی پن میں غذا بارہا لذیذ

باراں ہی میری آنکہہ سی کیا حسن برق ہے
شب بھر طعام عشق تیغ کیونکر رہا لذیذ

شیرینی گل کی پاؤں میں باغ دہر میں
نعمت ہزار مجکو کہلائی خدا لذیذ

پہولا نہیں سماتا ہوں گلزار جستن میں
کہائی طعام عشق کی ایسی ہوا لذیذ

زاہد خدا کی یاد میں کرتا ہی کاہلے
دیتی نہیں مریض کو ہرگز دوا لذیذ

چوسی گا تیری تیغ کا روغن دہان زخم
قاتل کی ہی بہت ہی اتنی جفا لذیذ

اختر خدا کا تخم مـ
پہولا جو اس زمین میں گل مدعا لذیذ

کلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل

تن لاغر کو بھی لغت میں بنایا کاغذ
ایسے بھی آنکہہ سی قاصد نی چھپایا کاغذ

کاٹ کر ہجر کا مضمون بنا دیتا وصل | میری قسمت کا مری ہاتھہ آیا کاغذ

سایۂ رشک پری شوق مین تعویذ ہوا | گہولکر مجکو سیاہی نی پلایا کاغذ

اپنا مجموعۂ پریشان ہی ای قاصد یار | عطر مین فتنۂ عالم نی بسایا کاغذ

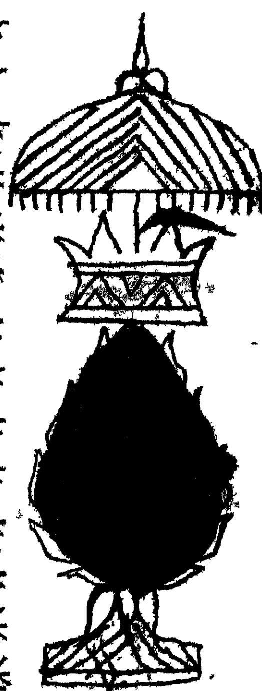
پانی مین تیرین گی مضمون جو ہو ڈالی مین | ناو کی ناو بنی ہمنی بہایا کاغذ

قاصدا کیون نہ ہو اس عشق مین یہ عمر دراز | مژدۂ زندگی خضر ہی لایا کاغذ

دشمن دوست کو پہچانا نہ ای شاہ جہان | یک قلم صاد ہوی جبکہ اوٹہایا کاغذ

ہی لکہتا تہا کہ اختر پہ نیا چال کہلے

[redacted]



خط دلدار پری چہری کو سمجہا تعویذ | مشتری لی مری تقدیر کا لکہا تعویذ

راحت جان ہی کہہ ڈہنڈ ہکانہ تو چہوٹیگا بہی | داغ معشوق پری چہرہ ہی دی لگا تعویذ

آج ہیکل سے تری کو بھی گل آئے
بازو مہتاب ہوئی نور پہ جو باندھا تعویذ

نام سیفی ہوا او ٹہا یہ اثر عاشق پر
گردن یار مین جب حفظ کا ڈالا تعویذ

بڑھ کے لی مین تڑپتی ہی بس ای مایہ ناز
اونچی چوٹی پہ گندھا ہی جو پہلا تعویذ

روح بیکل ہوئی ہیکل کی تصور مین آہ
قبر مین رکھ کی جو اوپر سی بنایا تعویذ

کام کامل کا نہ ملا کا نہ عامل کا ہے
کام آیا نہ کچھ عشق مین گنڈا تعویذ

شاعری پختہ ہی اختر تری قدموں کی قسم
وہ سر دست نہ لکھی گا یہ کچا تعویذ


[redacted]

اغیار کا کھون ٹھیرین این یا
با حسن خال خال ہین اور ہین نگار شاد

اہل دل طلب سی چلا چل سوی ختن
زلفون کی راہ سیدھی ہی راہ مار شاد

ایام شیب آئے گیا وہ شباب لطف
گلشن میں اب خزاں ہی ہوئی ہی بہار شاد

آہیں ہماری دل سی نکلتی ہیں اب تو کم
سنگیں زمیں پر اوڑتا ہی اکثر غبار شاد

اے کہ تو بھروسی پر اغیار کی رہے
مطلب پسند فوج سی ہیں جانثار شاد

نیزہ او کھاڑوں میں وہ کا گلزار دہر میں
دیکھی گل پیادہ بہت اور سوار شاد

شاعر ہزار ملتی ہیں مضمون ہیں بنصیب
کوئی بہت ہیں باغ میں اور ہیں ہزار شاد

کس میں وفا ہی عشق ہی کیا ڈھونڈتی ہو تم
اک آدھ مل ہی جائیگا دو تین چار شاد

الفت کا نام اپنی زبان سی نکالوں کیا
پر غصہ خلق ہو گئی ہیں پر دبار شاد

اختر ہوا زمانی کی بھی کچھ عجیب ہے
باد خزاں بہت ہی نسیم بہار شاد

[redacted] ردیف را مہملہ [redacted]

[redacted] کلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان پر حسینوں

تم بھی کہا ہیگا اک داغ ایسی جبینوں پر
رہیگا اوس کا دھبا حسن کم کا

نہیں یہ خط مسی کی پریرو کی نشانی ہے
کہدا نام سلیمان اوسکی ہاتہونکی نگینون پر

وہان مہتاب لب ہی ہون غمکا یہان دلمین
جلیگا چنبر گردن حسینو ان قرینون پر

رقیب بد سرشتہ لفونکو اوسکی مار سمجھتے ہین
کہون اندہ ہونگی پہتی آج مین ان دو ربینون پر

قوی کب کہینچ سکین گی قافیہ مو ضعیفا سے
ہوی مہر سلیمان اٹہتی ہی دل کی دفینون پر

پسین گی دست نگین پر صنم کی بیحیائی کر
عبث ہی چرخ مجھکو رشک ہی ایسی کمینون پر

عجب کیا دیو شب مجھکو پرستا ئین اوڑلا دے
نہ ٹہرا وصل کا وعدہ پری اتنی مہینون پر

پڑا تا نظر چن وہ نظر ہی مین قیبون مین
بجالیگی نہ کیونکر صاد ہون ہم سکی سفینون پر

سویدا میر ا دلکا چشم کی تل مین لگائی مین
مجھی کس طرح کا رشک آیا نکتہ چینون پر

ٹھی مالی ہین وہ ہر بات مین وکھتا سی بی
طبیعت صاف رہتی ہی ہمارے ...ون پر

زمیندار سی ملک شعر ایعا یل اجاری لے
پڑین تخم مضامین آج کل ایسی زمینون پر

خدا ہو جا ہی ایسی ماہ رویون پر دل اختر

جنی فشان جو ابھی ہاتھ سی ہیں جنون پر

[redacted]



سیاہی شام گیسو کی بلا لائیگی گورون پر
عوض مہندی کی شانہ ہو شہید غم کی گورون پر

کمر کر پا پھری کیونکر کبوتر دل کا پہلو مین
تری انگیا کی چڑیا ای صنم ہوتی جو زورون پر

رقیبون سے یمین گی ہاتھ مشتاق ہم آغوشی سے
نگاہ لطف پھر پڑنی لگی ان بدنصیبون پر

چھلک جاتی ہی خون دل کہین غیرون کی چشمون سے
فراق گل مین رو دیا مین جو نرگس کی کٹورون پر

تری نازک خرامی جو مار زلف لہرائی
ہنسی گلشن مین داغ دل مرے ان الجھا مورون پر

سنائی پاؤن کی آواز خلخال مرصع نے
چھری پھروا دی گی لٹا لگیا ہنسی کبوترون پر

خزانی پر یہ کسکی مہر ہی خاموش کیون تم ہو
گمان ہی صاحب سیلاب کا ہی کی چورون پر

پہنچینگی مگر گر گر پڑینگی پا ہی پیرون پر
ابھی کہلیگا نہ آفت آئیگی دل کی چکورون پر

صبا کیونکر کہلائیگی ہمارا منقبض غنچہ
جو یہ دل تنگ ہو جائیگا اس بلبل کی شورون پر

آتا نظر کسی کو دیکھتے مست گرتا ہے — پر کھلا گان آنکھ ...
الٹا گیا ... شیرین ... — دل اطفال ... ہی بھبا و نگلی کی پر

جوانی یاد آتی ہی جو اختر طفل روتی ہین
ضعیفی مین نہایت رشک ہی ان شیرخوارون پر

[redacted]کلام سلطان العزبا واجد علیشاہ اودھ مقید کلکتہ اختر

چاند بھی عدا ہوگا تیری ماہ تابی پر — گل بھی کپڑی پھاڑیگی جامۂ گلابی پر
سر تڑپ کر اپنا قاتل جب قدم پہ پہنچیگا — بیقرار ہوگا تو میری اضطرابی پر
درد و غم تومین ہوا اور وہ مزی چکھے — دل کباب ہوتا ہی چاند کی رکابی پر
صفحۂ مصلا کو عنبر خط کر جاتین — طفل اشک روئیگا چہرۂ کتابی پر
چشمۂ دہن پر چشم پہنچی غیرو بہکے — تیر آہ چھوٹیگا آج مرغ آبی پر
سینہ کیون ابھار ہی کسکو می پلاؤ گی — دل کا شیشہ ٹوٹیگا ہاتھ کی گلابی پر



بی نقاب وہ مہ و میری گھر مین در آیا / لاکھہ پردی کرتا ہون اوسکی بیحجابی پر

آبلی مری دل کی چشم ترسی نازک ہین / نازکی کہان اتنی شیشۂ حبابی پر

آج اپنی پاؤن مین وہ لگاتی ہین مہندی / ہاتہہ مل کی روتا ہون عشق کی حنائی پر

کور دل رقیبونکی آنکہہ مین سما جاتو / مرغ چشم بریان ہو مہر کی کبابی پر

دور دور مین اونکی سلسلہ نہ ٹوٹیگا / رشک ہوگا رندونکو اوس دل شرابی پر

اس نصیب کی گردش ہی یقین کہ تہم جائی
اختر ابتک سی طالع ہو مین کامیابی پر



[redacted] منکلام اختر شاہ ودہ

رشک بلبل کو آیا گل چین پر / کیون نہ گلچین جلین سخن چین پر

کسکی دہشت سی ہوگئی یہ سفید / رنگ ہلکا ہی روی نسرین پر

حسن سو سطی دو چند ہوا / [illegible] مین پر

در پہ نرگس کی خاک اوڑاوگی | آج بیٹھے ہو خانہ زین پر

صورت ہجر ہو فرشتہ موت | آئی غش ہین طبیب بالین پر

کیمیا سی بنی کتان دل چاک | پان ہوجای روی سیمین پر

ہون جو اولٹی مزاج کا شتہ | روح دم ہوتی میری یاسین پر

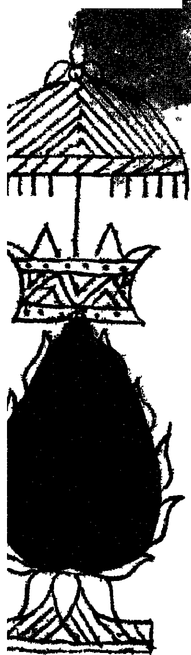
بوریای زمین قبول کیا | رشک آتا ہی شیر قالین پر

بار کرتی ہین ہم قلمدان کا | شیر دل ہین جو شیر قالین پر

سرد مہر ایسے سوز دل نہ بجھا | شعلہ دیتی ہی آگ تسکین پر

آج پس پس کیمی [illegible] | [illegible] گن پر

کعبہ دل گرا دوے اصر
نہ چلوان تبوسے نکلے آیتن پر



[redacted] منکلام سلطان الاسیر شاہ اود

آنکہونسی گرا شیشۂ بلور گلی پر
مین ساغرِ دل کیونکہ کرون چور گلی پر

پتھر کی میسر نہوئی آب جو اوسکو
تلوار کو توڑا بتِ مغرور گلی پر

اِس صاعقہ طور سی غش آئیگا موسی
ہی چاندنی مین عالمِ طور گلی پر

اندہونکو سنایا انکی پاؤنکی آواز
ہاتہونسی چھری پھیر دو اے حور گلی پر

وہ رند ہون نالونسی ہوا تاکمین صیاد
پہٹ جائیگا آوازسی انگور گلی پر

پھرکتا ہی پروانہ تری سوزِ جگر کو
کس شعلی سی پڑجاتا ہی ناسور گلی پر

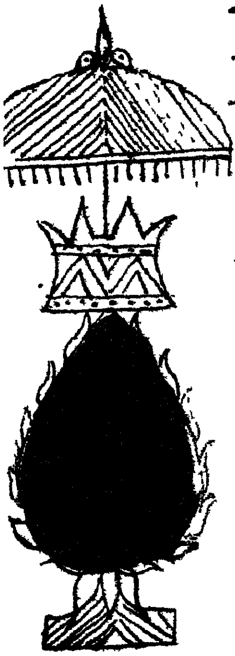
کافر پہ گلا کاٹتا ہی اپنا مسلمان
ہی نحرِ خدا اے بتِ پرنور گلی پر

نالون سی بلا زہر تو ملکو نسی دیلی نیش
ہی چشمِ سیہ صورتِ زنبور گلی پر

یاد آتی جو زنار کی اے طفلِ برہمن
اِس غم سی قلم کی ہوا ناسور گلی پر

لکھا جو قلم نی رخِ روشن پہ سرِ زلف
بہتی ہی سیاہی ہوا ناسور گلی پر

آواز سی دمساز کیا غیر کو تمنی
کس پردی مین مرواتی ہو طنبور گلی پر



بوسہ ترا انکھوں سی قمر لی تو بجا ہے
اختر کی لبوں کا نہین مقدور گلی پر

[redacted] منکلام سلطان عالم واجد علی

سوتا ہون مرا اشک ہی قلزم کی برابر
خاموش ہون لیکن ہی تکلم کی برابر

بلبل ہی وڑی قافلہ گلچین کا خاموش
ہوگا نہ جرس میری تکلم کی برابر

سب اہل جہان آنکھہ مین ہین ہیچ ہی جاے
تشبیہ کہان ہی اسی قلزم کی برابر

جو آبلہ سینی پہ ہی وہ چاند ہی گویا
چنگاریان ہین آہ کی انجم کی برابر

مجروح ہوا ہون نگہ پردہ نشین کا
در پردہ یہ شفقت ہی تلطم کی برابر

شیشی مین مجھی چور کی مینی اٹھا تگا
میخانی مین قلقل ہی یہ قم قم کی برابر

صحرا مین ہی ساقی کی نہین یاد بھٹکتے
ہر آبلہ تلویکا ہے اخم کی برابر

ہر رنگ گلستان حسینم کا ہی پیش نظرون
ہر داغ ہی اس جا لکو گزدم کی برابر

در پردهٔ اس آواز سی دمساز ہو غیر | نالون کی صدا ہو گی ترنم کی برابر

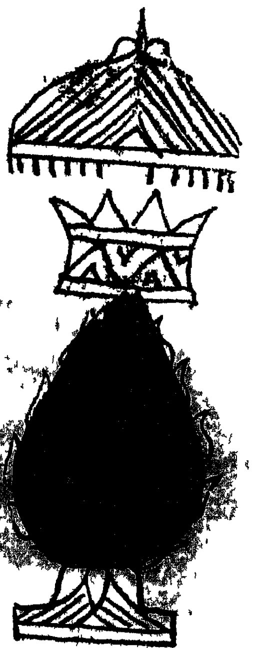
دشنام سی کھل جاتی ہی تنگ دہانی | تو اوسکی مجھی بہاتی ہی اس تم کی برابر

ہر داغ پران پاؤن کی ہی لف کی زنجیر | یہ مارہی اس مور کی اب دُم کی برابر

ہو مرد خدا دوش صبا کو نہین کچھ عیب | کمبل ہی مر اطلس و قاقم کی برابر

کس ماہ سی عوا ہی محبت کا بتاؤ
اختر یہ تخلص ہوا انجم کی برابر

[redacted]



[redacted]کلام باجدار اودهٔ سلطان عالم

منہہ کھول کی رہ جاتی ہین اُس سخن کی | فرہاد مطلع مین ہی شیرین دہنی

ہو جائی مرا یان دل لعل سی فزون | گر لب کا پڑی عکس عقیق یمنی

آنکھون نی اگر نرگس شہلا کو رلایا | [illegible] نی

مانی یہ گمان ہی مجہی انداز گلہ کا
گیسو کا یقین ہوتا ہی مشک ختنی پر

لالی نی جو دستار اچہالی ہی چمن مین
کہاتا ہی عبث داغ وہ گلپیرہنی پر

میدان مین شجاعت سے جری ہو گئی گہائل
گل کہائیگا رستم بہی سی تیغ زنی پر

پہنتی ہی نئی جاملہ کی زر جو رکہی دوست
تہیلی کا یقین صاف ہوا مجکو دنی پر

یہ عشق ہی حسن سے قسمت مین لکہا ہے
افسوس نہین چاہئی ہمکو شدنی پر

بیچین کیا پہلوی جانان مین رقیب
دل توڑ کی دہر دیا ہون عضا شکنی پر

[illegible] ہی یقین ہو گیا مجکو
قاتل [illegible] قبول ہی [illegible] پر

گم گشتہ ہو نجا ڈہونڈتا پہرتا ہی
[illegible] پر

انداز بدل کر اوسی یاد دکہا دے
اختر کو برا ناز ہی اس راہ زنی پر



[redacted] کلام ابوالمنصور ناصر الدین سکندر جاہ

صاف آب آتشین ہو سا تپا بہر کا اگر | درد بہی بہ جائی تو ہین داغ کیچڑ کا اگر

ڈر گیا مذبوح کر کی خم [illegible] | [illegible] گی ہم قاتل [illegible] کا اگر

دل ہی کہلائی [illegible] | [illegible]

اک نفس کافی ہی یہ اینکا ساری خاک مین | کہہ گیا ان پریو کی کہہ لی پاؤ گہر کا اگر

آتشین نالونسی اسی جراح پہو کون بتائین | زخم کی منہہ پر لیا ہی نام گوڈر کا اگر

ہٹ گئی دنیا سی رہ ترن مین رن ہر او نالہ | صاف کب سہ چلی کہتکا ہی بہتر کا اگر

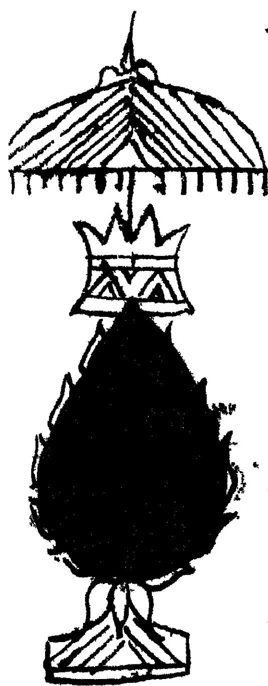
رو دئی شن سی ہنسی داغ دل ہو گی سفید | تیرہ بختی کا ہوتا قبر مین ڈر کا اگر

بو ہوا ان نا آج گلشن ٹوٹی غنچہ کی علم | نشہ سبزی کا تی دہی اک دم [illegible] کا اگر

کب گلستان مین گ و ریشہ خنکو سی ملی | حل کیا گلچین کی ہاتہ ان ہی [illegible] کا اگر

مرغ دل پہلو مین ڈرتا ہی عبث صیاد سی | بال پر بہی تو چلکہ ڈہنگا تو پہر کا اگر

نالۂ دل طبل جنگی استنجوان ہو مثل نی | فوج غم مین کہہ چلی کر کنیت بہی کر کا اگر



ٹہو کرین کہاتی ہو اختر کوی جانان مین عبث
[illegible] شب [illegible] کا اگر

منکلام سلطان العالم [redacted]

آئینہ صاف ہو کی نہ پائی جمال یار
حیران کریگا حسن عدیم المثال یار

اندھو نکو کیون نہ سرمہ کوری ہو خال یار
دکھلائی نیر مطلع روشن جمال یار

ابرو ورو سی ہو کیا وو نا جمال یار
یہ بیت عاشقانہ بھی ہی حسب حال یار

ابرو ورو دکھائی نہ ہر گز زوال یار
ظاہر ہو ماہ نو مین بھی جسکو کمال یار

خفاش جانتا ہی مجھی آفتاب رو
آنکھین کھلی جو رکہتا ہی شب بھر خیال یار

مجھہ ناتوان کو ابروی جانانہ مین دیکھہ لو
ماہ چہاردہ مین ہو معلوم حال یار

یہ داغ نامہ لکھہ کی اوسی زرافشان کرون
آئی کہین کبوتر فرخندہ فال یار

[illegible] کی یاد مین
اندھی ہی چشم داغ تو روشن جمال یار

جوہر کہائی دیتی ہین ابرو کی ماہ رو — شمشیر خانہ ساز ہی یہ یا ہلال ہی

تارسی گئی تصور روی حبیب سے — شب بھر جگایا کرتا ہی ورد وصال ہی

صحرای غم مین چشم صنم ہمسی پھر گئے — آہو نسی بہاگ جاتا ہی اکثر غزال ہی

بی یار سے وہ سرو مگر تو ہی پال دے — ای باغبان نہال ہی کہلال ہی

گم مشربی لکہی ہی جو ابرو کی بیت مین — ہندو بنا کی چہوڑتا ہی مجکو خال ہی

جب تلخکامی یار کی دندان تمش کرے — کیونکر نہ ناگوار ہو دل کو ملال ہی

گردن کشی نہ چاہیی گلزار دہر مین — ای سرو سر سے ہی جو ہو پایمال ہی

موسی کو بہی نہ تاب ہی جسکی حسن صاف کے — کسکی نگاہ پائی جمال و جلال ہی

کیونکر جواب نامہ جانان بیان کرون — ہلتی نہین ہین ہونٹھ مرے بی سوال ہی

قائل ہون اس کمال کا ای چرخ نیلہ گون — ہر روز دوپہر ہی دکہاتا زوال ہی

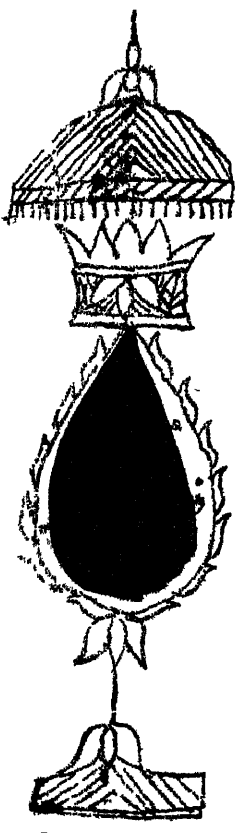
اک نیلہ ڈورا طوق کا قمری کی ہر دیا — گلشن مین سرو پر جو ہوا احتمال ہی

یہ طفل غنچہ کیون نہ گلستان مین کھل گیا ۔ منظور تھا اسی کہ ملی گوشمال یار

ای عشق حسن شاہد معنی کا کھل گیا ۔ کیونکر اوٹھاؤن سر پہ یہ امر محال یار

مین ہون مریض ہجر ہون عناب لب ملین ۔ گرمی کبھی نجائیگی یہ بن وصال یار

اختر کا دل شکستہ جو کرتا ہی ماہ رو ۔ غزلون مین جوڑ لیتا ہی اکثر وہ حال یار



[redacted] مین کلام سلطان عالم شاہ اودھ

بہار باغ ہی ہی دل جنون نہین بہتر ۔ یہ سال حال مین عاقل شگون نہین بہتر

بنی گا رنگ حنا ذرد چشم کا مقتول ۔ شہید ناز کا مقتل مین خون نہین بہتر

یہ طول ہی قد دلدار کا نہ کوتہ ہو ۔ ہمارا نالہ موزون نگون نہین بہتر

نہ رہیت بازون سی خم تیری تیغ کا نکلا ۔ یہ گردش فلک واژگون نہین بہتر

اوٹھائی بار کہین الفت صنم اسکا ۔ ہمارا کعبہ دل بی ستون نہین بہتر

جو مارِ زلفِ صنم روشنی سی لہرائی — چراغ خانہ بجھایہ فسون نہیں بہتر

جلی ہوئی انکو پلا ساقیا شرابِ سرخ — وہ سبزہ رنگ مے لالہ گون نہیں بہتر

بجاہی اب دل ناساز تار تار جو ہو — غنا کی پردے مین یہ ارغنون نہیں بہتر

چمن مین آتشِ گل کو بڑھاتا ہی بلبل — بس آشنا نہ دل بھی فزون نہیں بہتر

پسا ہی ان گردشِ چشم سینا دیا ہی مین — یہ انقلاب تو کرو دون نہیں بہتر

جو سانس کھینچون تو شمع ہائیان پر ہی — یہ مرخ کا عشق ہی سوز دون نہیں بہتر

خدا کی یاد مین اختر جو آئی بخت با — سو انکا عشق توای ذو فنون نہیں بہتر

[redacted] سلطان عالم المتخلص باختر شاہ اودہ



اوسکی پلکین یاد آئین وہی جستجو کرکے — ابر نظر آئی دنیا یہ دیدہ تر دیکھ کر

کیا چراغ گا کوئی اشعار مین سلگ کر — نرم مضمون سینہ دیکھ کی فکر مانگ کر

ہم سے جاتی ہین وہ رنگین مہندی مل چکی | ہاتھ ملتی ہین بہت ہم چور کا گھر دیکھہ کر

اب نہین رندو سے اپنا میل ساقی دور ہو | مہر عالمتاب پایا ہمنی ساغر دیکھہ کر

دور می مین آج ساقی بزم کی روشن ہوا | رشک سی جل جل گیا مہر منور دیکھہ کر

کیا سلیمان اٹھہ گیا دنیا سی ای صیاد حیف | بی پری پریونکی یاد آئی مجہتی دیکھہ کر

یاد رخ پھر باغکی تنگی ہین چہوائیگی | پھر قلم یاد آگیا سرو صنوبر دیکھہ کر

آنکھہ پر بادام کا دہوکا ہوا پستی پہ لب | ہی گمان عنبر کا یہ زلف معنبر دیکھہ کر

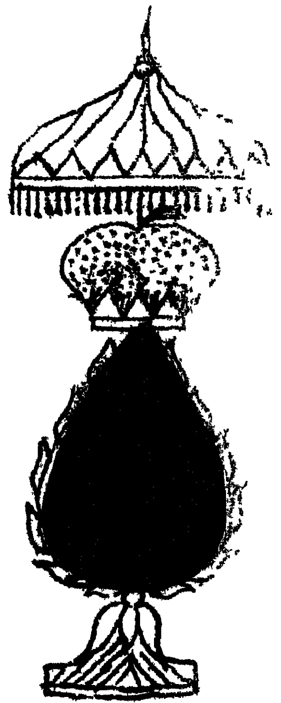
خط شوقیہ کا جب مضمون میں نی پڑہ دیا | سر جہکا کر رہ گیا صاحب کبوتر دیکھہ کر

قد بی بازونی مجکو باغ مین کہلا دیا | قد گل یاد آگیا سرو صنوبر دیکھہ کر

ابرو تا ہی مری جوان ای بحر حسن | [illegible]

گھڑی نہ خیمونکی طلب سی [illegible]

چاند کب دیکھینگی ہم ایجان اختر دیکھہ کر



[redacted] کلام وجد علیشاہ بادشاہ اودہ

شروع لفظون حسن پایا زہی ایجاز جفا کر
کہا نکا قصہ ہی کیا قضایا خدا خدا کر خدا خدا کر

شکستہ ہین بال و پر ہمارے بنا قفس مین کہ ہر سُو اے
ہزار صیاد ہمسری ہاں زہی پھنسا پھنسا کر پھنسا پھنسا کر

ہمین تو مضمون عین سوجھا کیا نہ پاس اپنے ہمارا
ہزار مین کر رہی ہی چرچا چھپا چھپا کر چھپا چھپا کر

کبھی اوتارو نگا مین پھلکا جو ہی تو اوسکی تل کا
کیا مساوات داغ دیکھا دکھا دکھا کر دکھا دکھا کر

نیا وہ کانکالا سامان ہی لگا کیتا درمان
کیا جو غیر و نکو تمنے مہمان بلا بلا کر بلا بلا کر

نہ اوس سے ظن ہوا اے ستمگر تو یون ہی تھا ہی یار ہ پیکر
نہ باندہ تہمت براے اختر جلالم



[redacted] کلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ اودہ

قیامت کا ہمین ہوگا ہوا جانا کی قامت
قیامت قد و بالا ہی قیامت ہی قیامت

جوانان چمن سے ہو گیا گر باغ عالم سے
کف افسوس پر تپا ملیگا میری تربت پر

دباون یا وپن کہتا ہی ین لیتا ہی تو رہی | [illegible] ت پر

سکندر انکا مزا دیتا ہی سہ غیر کا صاحب | ہماری زخم دل جہلا گیی اوسکی ملامت پر

خزا انکا نعط ہمراہ بہاراہی عنبان لکہدے | عبث غرہ کیی ہین باغ مین گل اپنی نزہت پر

ندیماں یہ کتاب انشان عشق اونچا ہے | الم پر ہی الم مجکو ندامت ہی ندامت پر

کرم کرتا ہین یہ دل عبث مغرور رہو صاحب | مکرم ہو گیی اکرام حضرت سی کرامت پر

قدم جسد لسنی اختر عشق کی کوچی مین رکہا ہی
مصیبت پر مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت پر



[illegible] کلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر شاہ اودہ

عشق ہی جسطرح اک کوہ گران بالاسے ہی | [illegible] کہاری [illegible]

جہسا ستم ہی کوئی دنیا مین کہین انصاف سے | پاؤن کی نیچی زمین اوپر آسمان بالاسی

مرد مومن نہ چہوڑونگا کمر کی یاد مین | عشق کی دستار باندہونگا میان بالاسی

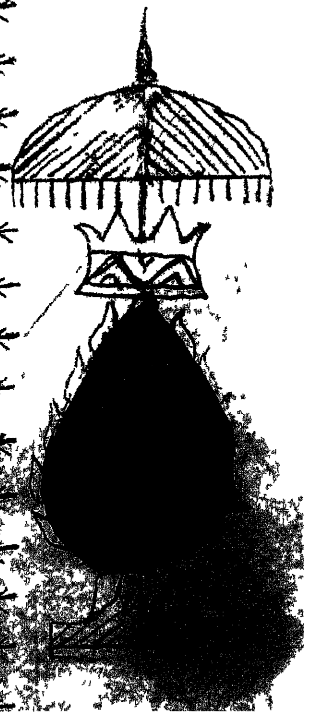
میرا دیوان مجھسی بہتر ہی صف عشاق مین ‌ ‌ ہاتھہ مین میری علم ہی وہ نشان بالا سی

شمع روشن عشق ساعد سی نہین ہین بدن یان ‌ ‌ موی سر کیطرح رہتا ہی ہوا ن بالا سی

ہم سوار کوہ تھی کیا ہو گیا مرنیکی بعد ‌ ‌ سنگریزی بھی نہین اٹھتو ران بالا سی

باغ مین ہی استانکا لطف شوق عندلیب ‌ ‌ تاک کر بیٹھتی ہین آشیان بالا سی

قاتلا پہلی سنا ہی عشق اختر کو ملی
بار غم رکھا جو پیش مردمان بالا سی



[redacted] کلام سلطان الہند شاہ واجد علی

مثل چاک خامہ و گل ہی ہمارا دلفگار ‌ ‌ [illegible]

سینہ چھتر ہی دل ہی خانہ ہی جا سوراخ دار ‌ ‌ [illegible]

کیا کہون چھٹنی سی تیری لکا عالم ہوا ‌ ‌ بیقرار و بیخود و بی آب اور بی اختیار

چھوڑ جائنگی زمانی مین کہی ہم کیتی مین ‌ ‌ یہ کہانی یہ فسانہ اور یہ قصہ یادگار

ساتھ چیزین یار کی دیوانہ کرتی ہین مجھے
کیفیت جوبن سما غمزہ ادا ناز و بہار

اب حواس خمسہ ان چیزون سی ہین منتشر
محتسب ستا غرص ہی می گلستان او نگار

خلعت ششن یار رچہ عاشق کو ہو سرکار سی
سیمتن معشوق گل و گلبدن محبوب یار

عاشق دلسوختہ کی پانچ ہین اسم شتر ایسی
بسمل و مجروح و مذبوح و قتیل و بیقرار

کی تہہ ستا ایک مطلب ہی وہی اک نام ہی طالع
دہر نیرنگ اور زمانہ اور جہان اور روزگار

حامی اختر رہین آئین کہو یہ ہشت و چار ۱۲
روز و شب صبح و مسا اور رات دن لیل و نہار

کلام سلطان الہند ستاجان عالم متخلص باختر



قیامت کا مجھی دکھ ہوا اوس آفت جان پر
بلا و نکا یقین آ گیا گیسوئی پیچان پر

دل پر داغ مائل ہی نہایت لف جانان پر
تعجب ہی کہ ہی یہ مور عاشق مار پیچان پر

بہار لف رخ یہ ہو لی نظر ہی وسکی مژگان پر
رہا کرتا ہی دل اب رات دن تیرونکی پیکان پر

ملی دست نا سفت کیونہ پریان مجلسی النسا پر | گمان ہی تختہ تابوت کا تخت سلیمان پر

یقین شبنم کا ہی گلشن مین اشک چشم گریان پر | گمان ہی خندہ گلکا تمہاری وسی خندان پر

قبا کا دستہ ہمکو قتل کروائیگا اے وحشت | ہوا چین جبین صاف سی اُلٹو گریبان پر

بہا دیتا ہون اکدم مین خس و خاشاک مژگان کو | حسد کرتا ہی ابر تر ہماری چشم گریان پر

وہ لاتے ہین بہت چڑھ جب نام عالمتاب پر اپنے | مسلمان ہو گری ہندو گری ہندو مسلمان پر

یقین ہمکو نہین غیرون نی بوسہ حنکا پایا ہے | معاذ اللہ گمان بد کسی جائز ہی قرآن پر

ہماری انگلی ہین اس تن لاغر پہ یون اوبھری | یہ ہوتی ہین جسطرح کانٹی کہین صحرا بیابان پر

بنی کی کیمیا گرد سواری اپنے خونی | اوڑاتی ہین جلو مین خاک عاشق کوئی جانان پر

خزانی گوشمال اہل بوستان مین اسکو دیکھی | پڑہاؤن طفل غنچہ کو یہ دیوان بھی گلستان پر

نہ زنجیرو نہین اوجہا ہی پریشانی مسلسل ہے | معقد فخر کرتا ہی بہت زلفونکی زندان پر

نہ اوپچی ہوگی آنکھین شرم خفت سی کہین اپنی | یہ گردن بار رفت سی جھکی ہی اونکی احسان پر

جدائی موت کی صورت ہے خانہ قبر کی صورت
گماں ہوتا ہے عزرائیل کا خود اپنی دربان پر

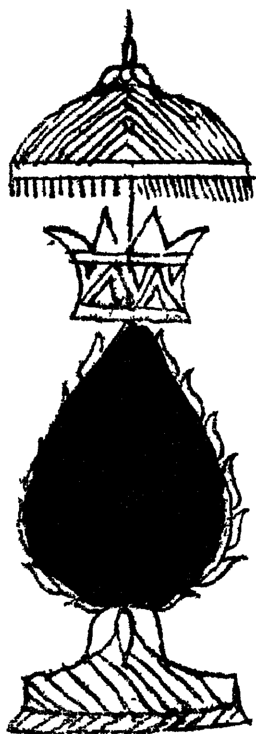
کشادہ بال کیا زردی کی رنگینی میری مضمون میں
رہا کرتا ہے یوں فلک کا سایہ پر سیتان

نشان آہ نام عشق پرچم ہجر ڈنکہ دل
حسد کرتی ہیں بازوین جا سدا اپنی تماشان پر

ہوگا مجھپر ابر ترسی چشمہ فیض کا جاری

عبث مغرور رہو خضر تم اپنی چشم گریان پر

[redacted]



جام مے میں سے بنایا کاسۂ سر توڑ کر
بستہ ساقی بناؤں کیوں نہ ساغر توڑ کر

سر بنایا میں نے اوسکا گنبد در توڑ کر
دل بنایا میں نے اپنا در کا پتھر توڑ کر

خوش خرامی باغ میں اوسکی دو بالا ہو گیے
دہر گھسیٹا قد نے دل سرو صنوبر توڑ کر

سر کشی کرتا ہے جبسی ساقی پیمان شکن
جام بھر ڈالونگا اوسکا کاسۂ سر توڑ کر

بعد مردن ہم مقتولان نہیں ہون پہ گناہ
میری گردن جھک گئی قاتل کا خنجر توڑ کر

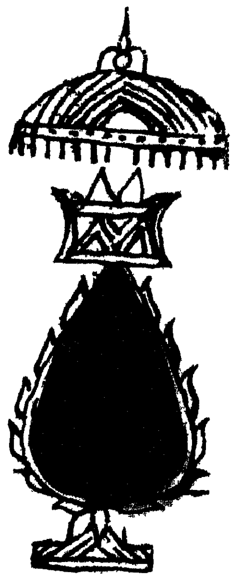
خود نمائی اپنی منہہ دکہلائیگی حیران ہون — میرا آئینہ بنا نام سکندر توڑ کر

الفت مژگان سی تن مین کیا ہی جوش خون — چہوڑ دی ہاں سرک مین اپنی افسانہ نشتر توڑ کر

مہر و مہ کی یکی ہون تو بازؤونکی زیب ہو

کان کا بندہ بناؤن وی اختر توڑ کر

[redacted]



ہاتہہ دہرتی ہین مرہم ہوئی کانونپر — مین سر راہ کہرا رہتا ہون دوکانونپر

آنکہین پہر پڑنی لگین جاکی انجانونپر — تیور ونسی تری یہان بن گیی جانونپر

فرق پایا نہ فقیر ونسی بہی ذیشانونپر — ملک خیر و بد ہی سی بہی ہین شانونپر

قیس ہنستا نہین ہرگز تیری دیوانونپر — طعن لیلی نی کبہی کی نہین دیوانونپر

منہہ پہ آگ گرا دیتا ہی مستانونپر — بجلی پڑ جاتی آنکہی کہین مینانونپر

میرا خورشید دم صبح اگر آنکلا — اوس پہ جائیگی بی شبہہ گلستانونپر

نظر پڑ تری تلووں پہ نہ پہنچے ای یار | ہاتھ اغیار کی ملوائیگا پستانوں پر

جامۂ گل کو پہن سیر گلستان کیجے | تا شتابی نظر جائیگی پستانوں پر

حسن اور عشق کا دشمن ہی دیو شب ہجر | نفس آہ کا سایہ ہی پرستانوں پر

پشت آئینے کی مہتاب کو دکھلاتی ہے | ہاتھ بہولسی جو رکھہ دیتا ہی [illegible] انوں پر

سوختہ [illegible] | [illegible] ہی مری رانوں پر

ساق سیمین کا تو پروانہ بنا ہی مہتاب | شمع فانوس کا دہوکا ہی تری رانوں پر

اپنے حسن غیر نکا دکھا تو رخ و زلف | سایۂ بال ہما پڑتا ہی انسانوں پر

تیر جو کہٹ سی گرتا ہوں میں بازو اپنے | رشک آتا ہی مجھے نام سی بانوں پر

پاؤں پہیلی مین کہین دامن مجنوں کی ہی | دست عشاق نظر آتی گریبانوں پر

دل بہک جائیگا مطرب سی نہو گا دمساز | نالی یاد آئی جرس کی مجھی ان تانوں پر

نالۂ دل کی جرس ایک نشانی سمجھو | سر دہنا کرتا ہی اکثر وہ مری تانوں پر

کیا ترنم ہی انہ تو تہین تک ہے تمام
تار طنبور سی جاتی ہین تا نون پر

عشق گیسو چمن دل مین ہی سبز کئے جا
پہول کنگہی کا بہی عاشق ہی پریشانون پر

حسن کب کم تہا جو آیینی کی کہولی قلعی
ایک حیرانی زیادہ ہوئی حیرانون پر

شمع گل ہو کہین مہتاب چہپی یا اللہ
عین خلوت مین نظر پڑتی ہی عریانون پر

سرو باغی سی کوئی پہول نہ پچہی پایا
ہاتہہ دیتا اسی اللہ اگر شانون پر

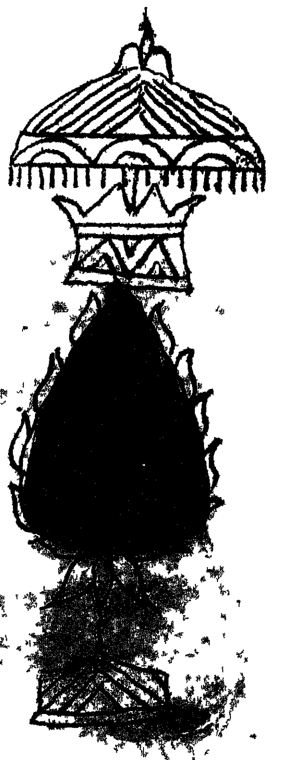
جلد اعضا مین ترے آنا نظر پٹہہ گیا
نظری صاد ہوسی ہین ترے دیوانون پر

ہند مین کیون نہو اختر سی دیوان عجم
شعرگوئی مین اسی فوق ہی سلطانون پر

[redacted]

نہ اوٹہا دل نازک اپنا مچل کر
... اپنا اسکو پری سی دہل کر

بہت لاوبالی کٹی ہے جوانی
ضعیفی مین کچہہ کچہہ تو خیر العمل کر



جسی دیکھا اوسکو خزان ایکدن ہے
پہل پایا کچھہ باغ عالم مین پہل کر

خدا نی یہ تاثیر الفت مین دی ہے
قمر بن گیا ہاتھہ موسی کا جل کر

بہت دست افسوس ملتا ہی عالم
چلی ہین وہ آب عطر فتنہ کو مل کر

پریزاد کا مجھپہ سایا پڑا ہے
وہ رکہدیگا چٹکی مین مجکو مسل کر

ابہی سرو کی راستی مین خم آے
جو تو گیسوونکی طرح اس سی بل کر

ضعیفی مین آنی بہی طاقت نہو گی
جو کرنا ہی ای یار پچونکی بہل کر

وہ جلدی نکر ہاتہہ پاؤن جو پہولین
توقف بہی کر آج کا کام کل کر

علی تو مدد دختر زار کی کر
مشکل ہی علاج [illegible]

[redacted]



صدمہ پہونچی کوئی مری جسم زار پر
آہستہ پہول ڈالنا میری مزار پر

عاشق ہین اوسکا حسن ہوا جب بہار پر | رشک آیا بلبلونکو مری گلعذار پر
لاغر وہ ہون سماتا ہین چشم یار مین | مجنونکو بہی حسد ہی مری جسم زار پر
عقدہ نکلسی کہ تپ ہجر ہی مجہی | کچہہ سر مہری چاہی الارض حار پر
لخت دل بہی دکہائی دیا یہ رنگ | سرخ آنسو ونسی ہو گئین پلکین بہار پر
صیاد مجکو صید کری باغ دہر مین | مجکو تو رشک آتا ہی اوسکی شکار پر
وان بہی یا دہی صف آراہوی نہی | مقتل مین کیا سوار گری تہی سوار پر
یہہ بہی تا زوال دکہاتا ہی حسن و لطف | کیا اعتبار منزل نا پایدار پر
بہی ہند اتار کی کیا غم ہی باغبان | دست عاکا دہوکا ہی شاخ چنار پر
ن ہزار استی بنا ہین بگاڑ کر | طفلی ہی رشک آتا ہی مجکو کمہار پر
ورفتیاب کریگا خدا ہمین | حق بات بولی جائیگی گو ہوین دار پر
جب بہو لونگا مین سال بہر تلک | تو چند مین کہار گری تہی کہار پر

کھٹکا خزان کا باغِ جہان مین لگا رہا
دیکھا کبھی نہ گلشنِ دنیا بہار پر

ہر چند خاک مین تہا مگر تا فلک گیا
دہوکا ہی آسمان کا میری غبار پر

بس اپنی پاس رکھتا ہون اک تیغِ بی نیام
لعنت کا ہاتہہ چہوڑ دونگا دو تین چار پر

مضمون غیر لکھو نہ چن چن کی صنائع جمع
پاجامہ کوئی اور چڑہا لو ازار پر

کیونکر نہ مین عروسِ معانی کو آب دون
دل کندہ کیا ہی آج تو اونکی سنگار پر

مینی بلائین لین جو بجانی لگی وہ بین
یہہ ہاتہہ ڈانڈ بنگیا ہر اک ستار پر

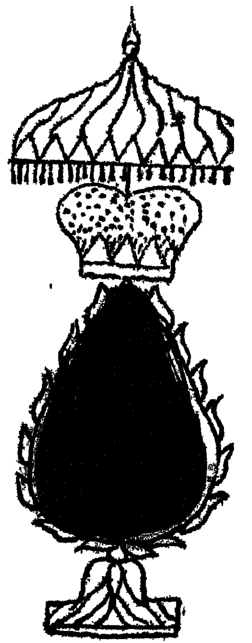
موقع نہین نشست کا اوٹہیے جایئے حضور
میخانی مین چہار گریگا چہار پر

مچہلی سا دل تڑپتا ہی وہ فلس دار ہون
لالی کو بہی ہی رشک لبِ اعذار پر

وحشت سے تیرے اوڑاتی ہین غیر دیو کو
کیا دیر ہی خدا کی لیی اتو مار پر

کیون طول اِس غزل کو دیا مت خفا ہے
اختر خدا کا شکر ہے اِس اختصار پر

[redacted]



رشک آتا ہی شب وصل مین مجھ یارون پر — چاندنی کہیت کیا کرتی ہی رخسارون پر

روز خط لایا کرین متصل خانۂ عشق — یہی جرمانہ پڑی اک کی ہرکارون پر

تم تو دنبال کرو غیرون سی بازارون مین — ہم ادہر لوٹا کرین رشک سی انگارون پر

دارو ی وصل پلا دیجیی تسکین ہو جاے — نظر مہر کیا کیجیے بیمارون پر

شیب آیا تو شبابو نکی مری ہول گیی — زنگ آنی لگا اب فکر کی ہتیارون پر

دیکہیی دست و گریبان کہین ہو جاے نہ تن — محفلون مین نہ ہنسا کیجیی ہم یارون پر

ایک کا یار ہون مطلب نہین دشمن سی مجہے — پہبتیان کہتا ہون بازار مین عیارون پر

نہ چلا تیغ و سنان کو نہ اگر مقتل مین — دم کرون سعی تو یوسف تری ہتیارون پر

کسکی آمد سر بازا [redacted] دارون پر

تیغ کی زنگ سی کٹ مین نہین فرق آتا — دہبا نام دیا لگتا نہین ہیرادارون پر

آپ نی ہمکو جو پلایا نہیں ... ستارون پر

ہستی ہو چہوڑ دیا حسنکو یوسف پر جو
ہمتو بازار لگا دیتی ہین بازارون پر

خاک ہو کر نہ بچہا زیر قدم مین افسوس
رشک آتا ہی مجہی یار کی رفتارون پر

قدح مصر کو پی جاتی ہین یہ دم بہر مین
بجلے پڑ جای الٰہی کہین میخوارون پر

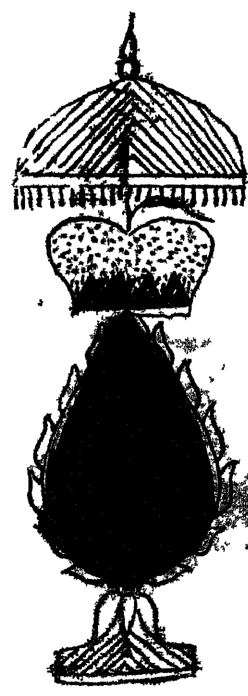
مانتی ہی نہین کتنا ہون نہین سمجہاتا ہون
جان جاتی ہی مری یار کی انکارون پر

گو طبیعت نہین اشعار پہ مایل لیکن
فوق ہی بادہ کشی مین مجہی ہشیارون پر

نہ رگاوٹ نہ بناوٹ نہ رکاوٹ نہ دروغ
جای افسوس ہی اب ہمسی گرفتارون پر

ہمسی کہتی ہین کہ اختر کرو اب ترک وفا
کہہ بہروسا نہین دنیا مین جفاکارون پر

[redacted]



ناز کرنی لگی ہم دل سی پری زادون پر
حیف آتا ہی جہان مین ستم ایجادون پر

چوک جاوین شعر مین تو دینا اصلاح
شک غلط فہمی کا ہوتا ہین استادون پر

انتہا ظلم کی دیکھی ہین آنکھون سے کبھی
کان لگ جاتی ہین عشاق کی فریادون پر

مار بیٹھینگی کبھی کہتی ہین اس مجمع مین
بزم مین کچھہ فوق ہی کہتی ہین ہم اضدادون پر

گور ہا ہوتی ہین دل سے پہ ہنسی رہتی ہین
قید یونکا ہی گمان ہوتا ہی آزادون پر

اسی شیشہ حسن کا وٹ نہ کیا کرہستی
خفگی چاہیی کب شہر کی آزادون پر

قاتلون سے جو خفا ہوتا ہی قاتل میرا
بوجھہ ہتھیارون کا رکھوا تا ہی جلادون پر

ایک ہی صدمی سے بس روح روان ہوتی ہی
صحبت جانکا گمان ہوتا ہی جلادون پر

مانتی ہی ہین یہ قاتل عالم افسوس
اولٹی سیفی کی دعا ہوتی انکو نگا جلادون پر

ہولی مین رنگ اوڑایا خدا خیر کرے
خون بن جاتی آہی کہین جلادون پر

سرو کی سائی مین ہی قد ترا یاد آیا ہے
دار الفت کا گمان ہوتا ہی شمشادون پر

نظرین لی پہ جو پہنچین تو تعجب کیا ہے
قمریان بیٹھتی ہین آن کی شمشادون پر

روحِ عاشق کی لئی جسکی ہوئی ہی تسبیح
فاتحہ باغ کا دلوائیو شمشادون پر

ہی رگِ بس مصرعِ موزون ہرا بیتِ گلشن
چوب سقفی کا گمان ہوتا ہی شمشادون پر

جیٹھہ بیساکہ سی ونکی جہڑ لگتی ہی
چشم گریان کو مری فوق ہو ابہادون پر

انکی جوشن مین اٹھتی ہین صغیر اور کبیر
دم کرون سورۂ یوسف کو پریزادون پر

کاہیکو جان بچی کی سر مقتل اپنی
ابتو جلاد گرڑتی ہین جلّادون پر

جائی جائی اب حسن سی مطلب رکہئی
کیون نظر کیجئی گا عشق کی بربادون پر

دولتِ وصل سی جلنی لگی اغیار جہان
فقر رشک کیا کرتی ہین آبادون پر

کنشتی ہیہی دکہان ابر ہوا وی اصنم
داد چلانی لگی آپ کی بیدادون پر

جان اڑ جاتی ہی مقتل مین تری کس کہانی
رو دیا کرتی ہین جلاد بہی ناشادون پر

جن ذرہ آتا ہی کوٹھی پہ کوئی یا مجنون
توٹی پڑتی ہین پریزاد پریزادون پر

واہ اختر عجب انداز نکالا تمنی

تمغۂ عشق لگا دیتی ہو شہزادون پر

بحر ہزج مثمن سالم

[redacted]

اٹھا و نگاہ پری جنکو نرہی ہاتھی کی مستک پر
کبوتر ہی ہما تیہا ہی شہباز کابک پر

بہت پچہتاوگی اس کمانی پر سمجہہ رکہو
پری جان دو نگاہی ہین آنکی شک پر

ترازو ہین تری ہاتھی سنگ بہی ہمتو کہتکہ ہین
مریجان تول تو الفت کو میری وصلکی تک پر

ہزارون چہپا ن لین تہین مگر یہ راز اٹہی ہے
مری دل کو مزہ ہر ہرکی آتا ہی اچانک پر

نظر باز نہین ہون لاتا ل گا تا گا کی کچھ بتلا
کرون بینا محبت کا تری آنکھون کی عینک پر

انہین ہارون مین الجہی ہین تری یادلی سی ہم
بہا ہی دل ہمارا گو متی تین کی چوتک پر

عجب بدبخت ساقی ہین کہ خود محروم رہتی ہین
نہ توڑو کاسہ سر میکشو جام مبارک پر

لگی گوڑا کہ سینہ ور ہی اپر سنی کمر باندہے
چڑہایا اپنی گہوڑا مری پتلی کی پیچک پر

مبارک ہو سلامی غیر کو اے شاہ معشوقان
دہن جاتا ہی دل گر ہمرا تو پونکی شلک پر

شبہ کا یقین ہی عارض پہ پارہ خوشن پر
گمان ہوتا ہی اپنی آہ کا ارتونکی کالک پر

تجہی کو دیکہہ کی اکسیر کو ہم خاک سہتی ہین
گمان ہوتا ہی چاند ستاری در کی ارک پر

کہسکتا جاتی ہین بالکل لکہنؤسی عین گرمی مین
پریزادونکی ست کہی جلا اس ہم سترک پر

علی سی شاہ نی تم سبکی توڑی ہین کعبی مین
بہو سب اوٹہہ کی تم لعنت کرو مردودنانک پر

کمر تیری ہی جانی و یا ریشم کا لچہا ہے
کبابی ہو گیا دل میرا اس باریک ادرک پر

مری محبوب کی دہن مین ہین غزلون پہ بجانا ہے
منڈہاونکا ہا ال اپنی جسم کی مطربکی ڈہولک پر

یہ الفت روز اک چہرہ نیا دکہلاتی ہی مجکو
مچل جاونگا مین اب آپ اتر پالکی بالک پر

یہ الفت آتش دلکو جلاتی ہی ستاتی ہے
پریزادو مجہی چہٹتی نہین دستک ہی دستک پر

بہت سردی مین تو نکلا نکر سیر گلستانکو
اری گل لوٹتی پہرتی ہین بلبل تیری توشک پر

ہمین کو منع کرتا ہی وہ آنی کی لئی گہر مین
بٹہایا کیجئی دربان ایسی اپنی پہاٹک پر

کہاں کا درد سر ہی کیا رقیبوں کی حمایت ہے
یہ جی مین ہی کہ سر ہی ماریئی وس بت کی پہاٹک پر

بتوں کی خام مغزی اب تلک جاتی نہین تو
ہمارا مغز خالی ہو گیا ناصح کی بک بک پر

جب انکھین پڑ گئین آنکھوں پہ کب اوس جا سی اٹھتی ہین
نہ بیٹھونکی باز واڑ گئی ہین اونکی پہاٹک پر

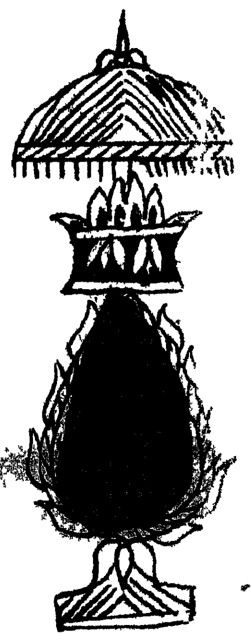
تو ایسا مرجع سلطان عالم شاہ دینا ہے
کیا کرتا تہا کسری ور سجدہ تیری پہاٹک پر

اڑہا لی سب کین کس سی نہین کی سات سُن لو
قیامت آگئی ٹہرا جو مطرب ایک سٹک پر

حرارت سی سیارات کو تبرید قلبی دے
یقین تہا ہی ہٹین بتوں کا سوئی پاتک پر

بس اب اختر نہ ہرگز جس مین رسی مقابل ہو
جڑی ہین رات کی تارے ہی داغ چیچک پر

[redacted]



ردیف رای ہندی

شانی کیطرح شب کو بہی گیسو تیرے پہاڑ
پہر چاک گریباں جو دامان سحر پہاڑ

دہقانیوں کی ہوئی گران موسم باران — تو کشت محبت پہ اگر دیدۂ تر پہاڑ

جوڑین گی رقیب آگے ابھی فتنۂ بہتان — گر واہمہ و فکر سی وہ بندِ کمر پہاڑ

اُڑتی ہی بس تو سنِ جانان سی مری خاک — پہچان مجھی خضر اگر گردِ سفر پہاڑ

ای کی اگر تیر شہابی ہی یہ مژگان — انجم سی مری داغ ہین سینی کی سپر پہاڑ

گر مشق کرون صورت سیاہی کی بنادون — کاغذ کی طرح دل کو بہی اس تک قلم پہاڑ

دل مثل کتان چاک نکرای مہ تابان — دو چار گہڑی جوڑلی پھر آٹھ پہر پہاڑ

مقتل مین دست کٹو عاشقو کیسیر — نقشہ ہوا ابھی مرگ کا کیا تیغ دو سر پہاڑ

وصلی سا سواد شب ہجران سی ملاؤن — پتلی کی طرح پائی جو تو نور نظر پہاڑ

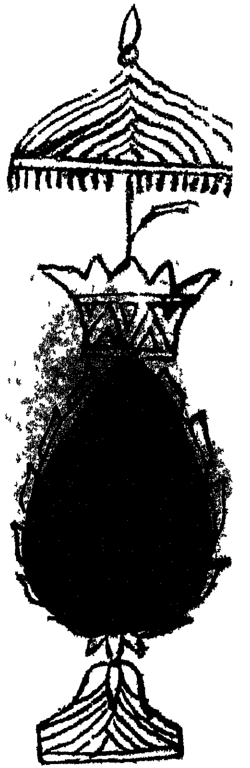
ہنسکر جو [illegible] — [illegible] ملک گہتا نظر پہاڑ

ان آتشی نالو نسی بڑھا ربط یہان تک — اسی بت بہی تو پائی جو آتش کا شرر پہاڑ

پڑ جاسی مہ نو کی طرح سینی پر ابرو

اختر [illegible]

[redacted]



کرتا ہی کیون تو اپنی نمک خوار سی بگاڑ
مینی تو کچھ کیا نہین سرکار سی بگاڑ

اچھا برسی لڑی کی نہین ہوتا فتح یاب
گل کی شکست ہو جو کری خار سی بگاڑ

خورشید سی بگڑ کی نہ ٹھنڈا رہو نگا مین
جل جاؤن گر کرون تری رخسار سی بگاڑ

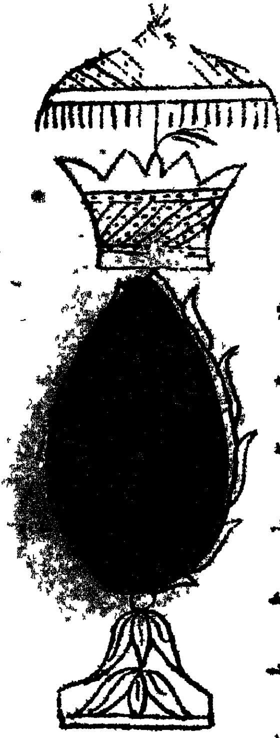
اب کوئی لینی والا ہی اس جنس دل کا ہے
مدت سی ہو گیا ہی خریدار سی بگاڑ

پوشیدہ ہی نگاہ سی جیسی مراسخ
صحت سی وہ ہی دل بیمار سی بگاڑ

الفت مین وس صنم کی کیا زاہد ان کو ترک
کافر سی ملگیا کیا دیندار سی بگاڑ

مل مل کی اوسکی چال انہی بگاڑ [illegible]
[illegible] رفتار سی بگاڑ

قاتل کی ظلم سی کہین اختر ہو نا تنگ
دل دیکی تو نہ کیجیو دلدار سے بگاڑ



[redacted]

مار بیٹھونگا کہی کہتا [illegible] کہا مان نہ چھیڑ

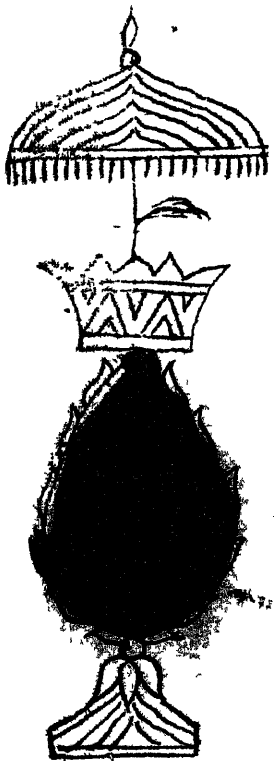
شب وصلت ہین ہنسا کر نہ رلا صبح ہو
یاد آتی ہین مجھی ہجر کی سامان نہ چھیڑ

نہ چھپا اور کڑہا اور نہ رلا ای غم ہجر
دل مفلس کو مری سینی کی مہمان نہ چھیڑ

یار کہتا ہی کہ اغیار کو اوٹھہ لینی دے
ہجر مین وصل کا ہو جائیگا سامان نہ چھیڑ

کہل گیا کہل گیا پوشیدہ نکر تنگ مجھی
چار مین کرچکا احسان میری جان نہ چھیڑ

گدگدی عشق کی کیا کم ہی ای اختر
مرا دلدار مرا یار مری جان نہ چھیڑ



[redacted]

لاکہہ عیبونکو چھپا دیتی ہی اک کہا لی
دیکھی آپ کمر پر بھی ہوی بال کی آڑ

اپنی کاندہی پہ نہ بازار مین دیر کہو تو
اری صیاد دکہایت ہی مجھی جال کی آڑ

گتھونکو مختصر ہوا کو [redacted] سی علحال کی آڑ

طوطیان بند کرین بوٹیان اس گلشن کی
سبزۂ خط کی لئی چاہئی اک لال کی آڑ

منہہ لگا دیتی ہو ہر لی سی ابہی بچی ہو
بیقرینہ نہ ہوا چاہئی مہنال کی آڑ

نہ دکہائی دیا مین سامنی اونکی یارو
نہ نظر آئیگا قارون کہ ہٹال کی آڑ

میری سایہ کی تلی آئی اس گلشن مین
کیا تمازت ہی اجی کیجئی رومال کی آڑ

نہ سپر چاہتی ہمکو نہ پھری ہی درکار
چاہئی ہمکو فقط اپنی پروبال کی آڑ

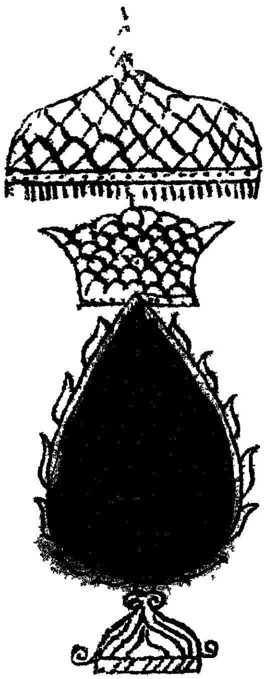
نہ پکہاوج سی طبلی سی نہ ڈہولک سی ہین بند
لاکنہ بول آڑی بنا دیتی ہئی اک تال کی آڑ

مرجھی [redacted] ال کی آڑ

بدلی جاتی ہین عامل تو سبب ہی اسکا
[redacted] بہرنگ وہ لگا رکہتی ہین ایصال کی آڑ

دیکھتی ہین کبہی مجلس مین کبہی صحرا مین
اب لیا کرتی ہین وہ اختر خوش فال کی آڑ

ردیف زای معجمہ



[redacted]

اُجڑ کر کری کون بستے عزیز — ہمین نیستی سی ہی ہستے عزیز

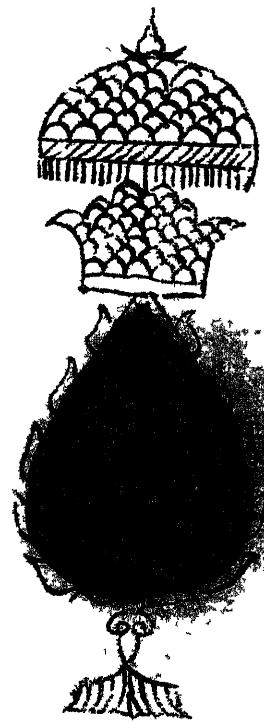
صنم میکدیکی یہ تاثیر ہے — ہوئی کعبۂ دل کو مستے عزیز

گرانمایہ رفعت جو سچا ہی لے — خریدار کر جان سستے عزیز

عجب کیا کری طاق ابرو نشی پھر — یہ قبلہ نمابت پرستے عزیز

زمین پر بنی آسمان ایک اور — بلندیکو ہو گرچہ پستے عزیز

سماتا نہیں بحر مین ما دل — نہ اُستد کرو تنگدستے عزیز



[redacted]

ہوا جو بارشِ مژگان سی گلستان — عجب نہیں کہ نظر سی ہو نخلِ ریحان سبز

برنگِ نخلِ چمن ہی ہر ایک مصرعِ تر — کہ جیسی تی ہو ابھی بارش مین کشتِ دہقان سبز

طبیبِ عشق گلِ سرخ اب نکھائیگا — ہوا جو بارسی صندلکی زردی جانان سبز

تمہاری حسن کی دولت سی دل ہی مالامال
قلم کی فیض سی سب ہوگیا نیستان سبز

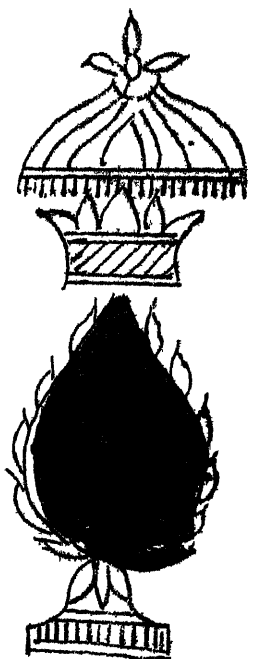
یہ سبزہ رنگو کی الفت مین انقلاب ہوا
ہماری زرد دی عارض سی ہی بیابان سبز

غم حسین سی سنکی ہی سیہ پوشاک
فلک ہی نیلا ہی اور جامۂ گلستان سبز

عجب بہار ہی بلبل بنی ہین سب عاشق
کہ شاخ دست سبو ہی گل نخلدان سبز

یہ باغ مین گل صدبرگ کا محافظ ہی
قدم سی اختر خوشرو کی ہی گلستان سبز





نہ آئیگی غم ہجران مین اس لب پہ ہنسی ہرگز
یقین ہی ہوگی وصل کی اور سکو خوشی ہرگز

نہ مارو تم نہ مارو تم میان ہم آپ مرلی ہین
نہ ہوئیگی نہ ہوئیگی ہماری زندگی ہرگز

سنان و تیغ و تیر و خنجر و نیزہ ہی عاری ہی
اجی مین سخت جان ہون اب نکلیگا نہ یہ جی ہرگز

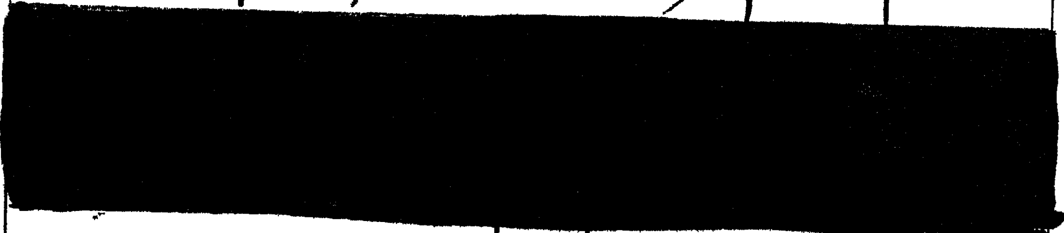
تری لو بھی کبھی پہیلا ہون شمع و مین بزم عالم مین
مثل شمع ہی کبھی بجھتی نہین دل کی لگی ہرگز

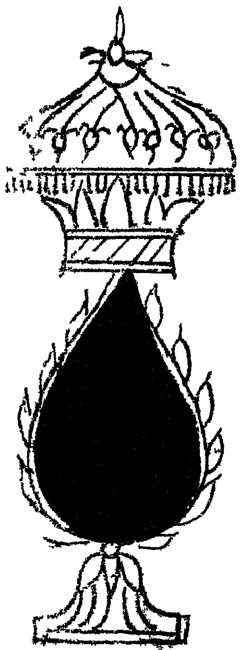
ہزاروں اوٹھہ کھڑی ہوئی ہین یہ بیٹھی ملتفت ہین
ہوگی اب کسی صورت تسلی و تشفی ہرگز

نمایان ہی ان منہ ہی حسن کا ہنس دون نمایاہی
نہوگی نام کو اب بھی آنکھون مین نمی ہرگز

یہ وہی دام گیسو ہین پھلائی ہین زلفین اوتہا ڈالو
مین جی جاونگا جالو مین نہ نکلیگا یہ جی ہرگز

بنا کر شیشۂ تن اپنا سایہ ڈال دون اوسپر
اری اختر نہ اتریگی صراحی مین پری ہرگز


[redacted]



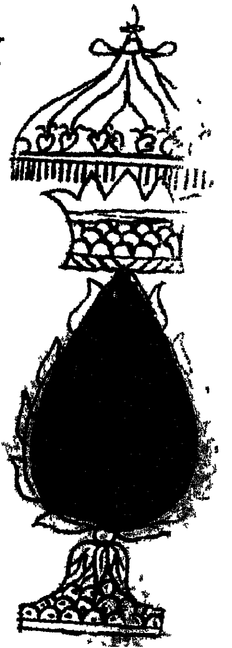
پہولینگی میری سینی مین کیا کیا چمن ہنوز
کیا کیا نہ گل کہلائینگی گل پیرہن ہنوز

جائینگی بعد ہوش مین جب اپنی آئین گی
غربت مین ڈہونڈہتی ہین ہم اپنا وطن ہنوز

اتو ابہی نہوئیگا موقوف جان کا
اوسکی جبین صاف تو ہی پر شکن ہنوز

عشق اوسکا میری جی کا ہو جائیگا عدو
راحت سی دلکی پاونگا رنج و محن ہنوز

اختر شرابخانی مین اب دور رہو
آیا نہین وہ بزم مین ساغر شکن ہنوز



[redacted]

ملی یار مطلب کی ساری عزیز
ہوئی دشمن دل ہماری عزیز

حسین اب ڈہونڈہینگی کنعان میں ہم
کہ یوسف بنی ہیں ہماری عزیز

یہ ہی گردشِ چرخ اسی دور سے
... کبھی پاکی ہاری عزیز

کوئی فاتحہ خوان نہین ہی نصیب
کہان کُنج مرقد مین پیاری عزیز

فلک پر نہ کیونکر ہوا اونکا دماغ
مہ چاردہ وہ تو تاری عزیز

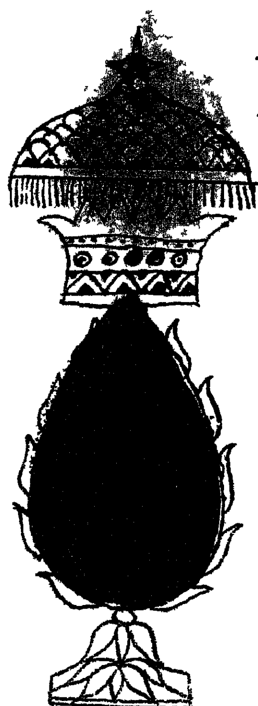
کرینگی کبہی چارہ یوسف مزاج
بنی بہیڑیا سب ہماری عزیز

نہ کیونکر قلم کی زبان چاک ہو
اوٹہی دہر سی پیاری پیاری عزیز

بہت تمکو دنیا مین بہاتی ہین
عزازیل ہین سب تمہاری عزیز

اگر کام آئین تو حاضر کرون
مری جان وتن ہین تمہاری عزیز

ابھی ہم بہی شامل ہوئی غیر مین
نہین آنی دیتی تمہاری عزیز



یه نادانی هی یا [redacted] ین سب تمهاری عزیز

بظاهر تو خنجر سی سب هاین رجوع
خدا جانی هاین کیا هماری عزیز

[redacted]

بدین ایم جمالِ رُخ پری امروز
نیامد سوی بازار مشتری امروز

درست مردمکِ چشم بر نگین بنشست
بخواستم چو پری چشم برتری امروز

دلم کجا و کجا کوچه پریزادان
به پای زیب نشد لطف خودسری امروز

گلوی مرغ بهاری بخانه صیاد
بقسمتم چه نوشت است بی پری امروز

بغصه برنشس ابر و گواره پیمانزد
نگاهِ لطف و کرم کن سوی جری امروز

دلم ز بوسه مژگان بپای افتاد است
نیامد است سوی فوج لشکری امروز

طلوع صبح قیامت شد گریبانم
بلرزه آمد خورشیدِ خاوری امروز

مدام بوسهٔ شیرین لبان شود حاصل
کنی ز بارِ گنه غیر را بری امروز

شرابِ لعل کشی جامن نیاز آری
که آمد سوی شیشهٔ رُخ پری امروز

نظر بتابِ رُخ و زلف پیشوا حول
بچشم یاد دهانم فسونگری امروز

درست شد ز مژه حلقهٔ درِ جانان
رسیده است خیالم بزرگری امروز

خیالِ یار به اختر قرینه یاد دهد
کشیده است دلم آه چنبری امروز

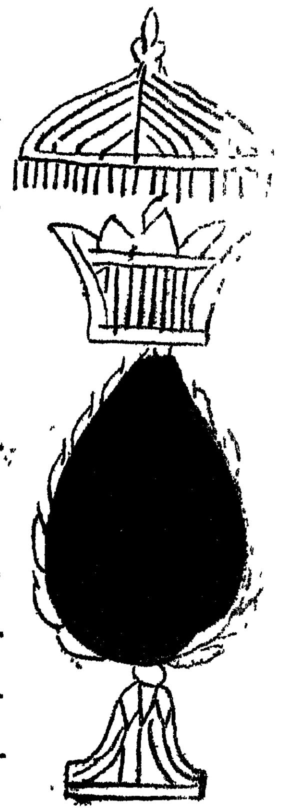
ردیف سین مهمله

[redacted]

ابرو کی چمک سی ہی سُراغ پرِ طاؤس
رخمی سی ملی کانہ دماغ پرِ طاؤس

اِس چال سی ہم گھٹ گئی پامال ہی گلشن
رفتار سی بڑھتا ہی دماغ پرِ طاؤس

پریونسی نہ یہ مرغِ گرفتار اڑی گا
بی پر کو نہیں چاہتی باغ پرِ طاؤس



داغوں کا تجسس ہے تری زلف سیاہ کو
کیا مار لگائی کا سراغ پر طاؤس

سینی کو اوبہارا تو کتر ڈالئی زلفین
اس مار سی اولجہی نہ دماغ پر طاؤس

گر تیر گی آہ ہی ای مرغ عجب کیا
طیّار ہو ہر داغ سی زاغ پر طاؤس

کس کس کو وہان گلشن عقبی کی طلب ہے
کس کس کو یہان چاہیی باغ پر طاؤس

کوچہ ترا گلشن ہے اگر ای گل رعنا
داغوں سی مری گرد ہی باغ پر طاؤس

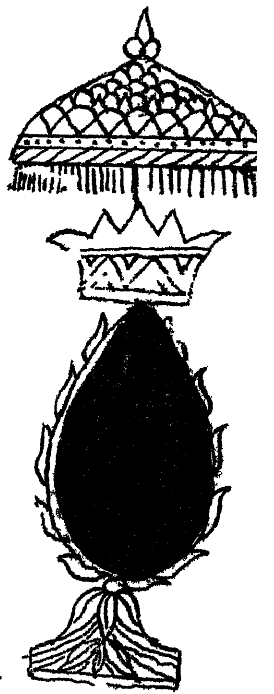
تڑپا کری صحرا مین تری ظلم سی قاتل
زخمی کو نہ خوش آئیگا باغ پر طاؤس

کیفیت می ہی جو بہار آئی خزا مین
بھر بھر کی پئین جام ایاغ پر طاؤس

اوس [illegible] رفتار کا کشتہ ہون زمین مین
[illegible] روشن ہو سر قبر چراغ پر طاؤس

وحشی کو تری چال کا مضمون نہ ملیگا
ڈہونڈہی گا بہت لیکی چراغ پر طاؤس

رنگینی دکھائیگا کسی رقص مین آکر
اختر کی جو سینی پہ ہی داغ پر طاؤس



[redacted]

عشق گیسو سی ہوئی زنجیر و زندانکی ہوس
فرقت گلشن مین ہی خار بیابانکی ہوس

اسمین غواصی کی تیری گوہر دندان ملین
بحر خوبی ہی تری چاہ زنخدان کی ہوس

پہوڑ ڈالین کی کشاکس مچلیہ جا شہر مین
می کشون کو ہی ہماری چشم گریانکی ہوس

رو دیا روی کتابی پر تو شبنم ہو گئی
طفل غنچہ کو نہو وی گی دبستانکی ہوس

ای پری ان سب جوانون پر مری دلکو ہی فوق
اس ضعیفی مین بہی ہی ملک سلیمانکی ہوس

زہر کہاؤنگا تری گیسوی پیچان جہان
اس پریشانی مین کیون ہی سنبلستانکی ہوس

شیر دل جو ہین چہوڑینگی ترائی زینہار
خاکسارونکو نہو گی قصر و ایوانکی ہوس

بستگی اپنی کا وٹ سی کسیکی ہو گئی
گلشن دل مین ہوئی کس کی رو خندانکی ہوس

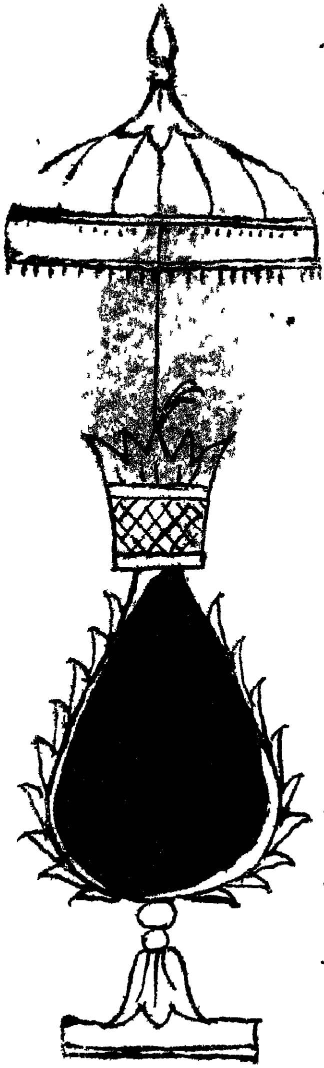
شام کو بجلی گری گی تیری شیدا پر ضرور
اس مسی آلودہ لب پر ہی جو دندانکی ہوس

ٹکڑی ٹکڑی کیون نہ ہو دل ہمارا تلملا
گنج ابرو مین ہوئی گنج شہیدانکی ہوس

مجھسی غنچہ کو جو اوس لب [illegible] ن نہ انسا کی ہوس

اوس رخ انور پہ ہی عقد ثریا بہی شاہ
مجکو اختر اب نہو گی ماہ تابان کی ہوس

[redacted]



دل بحور کہچا جاتا ہی دلدار کی پاس
مال یہ لاتی ہین دلال خریدار کی پاس

سالہا سال تو رہا کرتی ہو اغیار کی پاس
کبھی دو چار گہری بیٹھتی بیمار کی پاس

کبھی اثر در ہوئی دیوارین ہین کی و رخ
موت بھی آتی ہوئی ڈرتی ہی بیمار کی پاس

تصفیہ خون کا عناب لب صاف کرین
شہد لب بھیجتی ان انکہون کی بیمار کی پاس

سرعت نبض ہی جلدی ہوئی اس اعجالو نمین
اب طبیب آ کی نہین بیٹھتی بیمار کی پاس

چھاتیان آپکی ڈبیان ہین معجونکی
کان معجون مہی کی ہی بیمار کی پاس

مثل آئینہ ملی عارضونسی پانی بہی
آب حیوان نہین اس تشنہ دیدار کی پاس

اے سلیمان جہان تخت اوڑا دو گا ترا | پریان اوڑاتی ہین بس مرغ گرفتار کی

عشق سلک در دندان کا ہوا ہی جبسی | گہر گرائی کو لیا جوہری بازار کی پاس

تشنۂ آب دم تیغ تو ہون اے قاتل | وہ بہی دن ہو کہ گلا ہو تری تلوار کی پاس

کسی صورت سی ملاقات ہو اوس سی اختر
یار پاس آئی مری یا مین چلون یار کی پاس

[redacted]

خدا کا فضل ہی دل مین لا میان جو ہوس | کہان ہی عشق کہان حسن [illegible] کہان گفتار

وہ لاکہہ صاف کرین ہم سی ہو نگا صاف | شرمک [illegible]

ترا مریض ہون [illegible] | [illegible]

تمہاری ہاتہ مین اب تہ بری لگتی ہی | ہر ایک مرض سی کرلی ہی [illegible]

نہ ناتوانی یہ جا ہی طبیب نبض تو دیکہ | مریض عشق ہون کرنا نہ امتحان وسواس

یہ دہر کی دیتی ہی ہمکو تری تعلّی حسن
کہ آب کہا رہی ہی فصل بحران و سواس

یہ بال خط مین جو نکلی تو ڈر نہ ہی قاصد
کمر کا پیچ ہی کرنا نہ ایمان و سواس

نہ آئی دو نگا کسی غیر کو مین اُس گہر مین
نہ جائیگا خفقانی کا مہربان و سواس

وہ اور دن تھے جو ہر رات ہتی تہی وہ پیار
وہ چھیڑ چھاڑ کہان ہم کہان کہان وسواس

عجب نہین ہی پریزاد تیری سوخے سے
اگرچہ بلبل و صیّاد انس و جان سواس

[illegible]

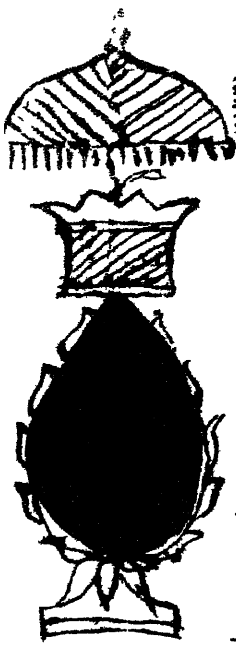
نہ ایسا ہو کہ خدا کو بھی بھول جاتے
ضرر و نفع ہی اختر سی مہربان وسواس

[redacted]

اگر ہی ترک جلّادی کی خواہش
ادہر ہی تیغ فولادی کی خواہش

بہت ہی مہدی ہادی کی خواہش ۔ وہی سمجھیگا فریادی کی خواہش
ہوا ہو جانی [illegible] ۔ کریں کیونکر نہ بربادی کی خواہش
گدا اپنگا ہی کاسہ طوق قمری ۔ کری ہی سرو آزادی کی خواہش
گلا سنگین ہی کیا ہون نزدِ مرلِ بُت ۔ نہیں کچھہ تیغِ فولادی کی خواہش
پہنسی خود خار گل مین تاجِ ہُدہُد ۔ گدا کو ہو جو صیّادی کی خواہش
عروس شب بنا ہی ہجر مین خوب ۔ کریں جب وصل مین شادی کی خواہش
پڑہین روی کتابی طفلِ مکتب ۔ کری جب شیخ استادی کی خواہش
طلب ہی نازسی انصاف مجکو ۔ اداسی دادبیدادی کی خواہش
نکی امداد میری خود فراموش ۔ کریگا یاد فریادی کی خواہش
فقط دل سی ہین اعضای زلیخہ ۔ کری سلطان نہ آزادی کی خواہش

نہ لگ کافر کی منہہ یہ راہ بد ہے



کرای اختر کسی ہاد کی خواہش

[redacted]

گلچین کو کری نکہت باد فراموش
بلبل کو چمن مین کری صیاد فراموش

میری دل ویران پہ پڑی داغ تعشق
روشن ہی مگر خانہ آباد فراموش

رو ونگا اگر یاد مے ناب سی ساقی
ہوجائیگی میخانی کی بنیاد فراموش

فرہاد کا ہی تیشۂ اول سی ہوا کام
شاگرد کو ہو کسطرح استاد فراموش

طفلی سی مجھی مشق تعشق ہوی مجنون
زنجیر مین ہی مکتب استاد فراموش

ایطائر دل ذبح وہ کرتا تو ہی پر ہون
دم پھڑکی جو کردی مجھی صیاد فراموش

انداز و غاسی جو جفا داد طلب ہو
ہوجای مجھی شکوۂ صیاد فراموش

پرتو قد دلدار کا گلشن مین جو پڑ جاے
ہر ذری کو ہو سایۂ شمشاد فراموش

مضمون خیالی کو مری یاد بہت ہے
تیشی کو ہو گا سر فرہاد فراموش

سینی پہ مری سنگدلا داغ پڑی ہین — جوہر ہین بہت کیون نہو فولاد فراموش

وہ بلبل بد بخت ہون جو چاہون اسیری — صیاد بھی کردین مجھی فریاد فراموش

مضمون قد سرو سہی کھینچتا ہی دل — طماع کو کس طرح ہو آزاد فراموش

مہ پارون کی بھی لیتی ہین لعل وہی ابتک

اختر سی بدا کرتی ہین وہ یاد فراموش

[redacted]

کیونکر کرون تہار [redacted] ہی شب جہان تلاش

جو مست اوٹھہ گئی ہین خرابات دہر سے — کرتا ہی وہ جو انون کی پیر مغان تلاش

انصاف دی خدا جو سی بلاغ دہر ترین — بلبل کو فصل گل مین کرے باغبان تلاش

خواہی نخواہی ہستی سی لیجائیگی عدم — تیری کمر کی آئی اگر درمیان تلاش

فصل بہار آئی ہی سودیکا جوش ہی — پریان کرین ہماری لئی بیابان تلاش



سرگشتہ مجھ سا وادی مین سنی جو اوٹھ گیا
کہہ کسکی پہر کریگا تو اے آسمان تلاش

بوئی ہین مین نے تخم مضامین شبانہ روز
میری زمین کی کرے گی آسمان تلاش

پائیگا کون میری مضامین فکر کو
چہوڑا ہی یہ مکان کیا لامکان تلاش

مضمون نو سکہاتی اگر گل کو عندلیب
کرتا ہی داستان کہن قصہ خوان تلاش

کس مہوش کی عشق مین اختر خراب ہو

[redacted]





وہ چہوڑتی نہین ہین گر ہماری گہر کی تلاش
ہمیشہ کرتی ہین دیوار و صحن و در کی تلاش

ہماری تنین چہپی تہی ہو بجائی روح
نہین نچاہتی اے قاتلو سپر کی تلاش

نہ ڈہونڈہونگا در مضمون کہلا ہی ستارہ ہے
کسی عقیل نی بہی کی ہی اپنی گہر کی تلاش

نئی زمین مین مضمون کی فکر زیبا ہے
جو پیڑ سبز ہو چاہتی ثمر کی تلاش

ہم اس سے سمجھے کہ شرف ہے آج بہا ہم سے
خدا کی گھر میں جو ہونے لگی بشر کی تلاش

جمالِ صاف دکھاؤ تو چاندنی میں تم
رہیگی راتوں کو ہمکو رخِ قمر کی تلاش

تمہاری لف دکھاؤ نگاہ میں نہ غیروں کو
رہی فہیم کو دنیا میں کب ضرر کی تلاش

ہمیں تو خاک ہے اکسیر و مال دولت و زر
مدام کو جنہیں رہتی ہے سیم بر کی تلاش

تمہاری عشق میں ہجر و وصال یکساں ہے
نہ ہوگی لڑکی کو دنیا میں خیر و شر کی تلاش

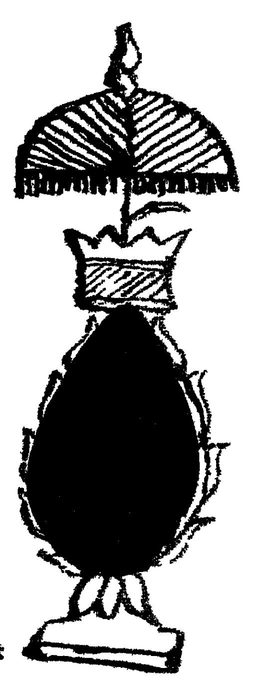
زوالِ حسن ہے ناچار ہیں مگر اے گل
گلوں کو ہوتی نہیں باغ میں سفر کی تلاش

اثر ہر ایک تو صحبت کا خوب ہوتا ہے
قلم بھی کرتا ہے کاغذ پہ شعرِ تر کی تلاش

یہ لکھنؤ ہے یہاں بے صنم پناہ نہیں
چلو چلو کرو اُٹھ کر کسی قمر کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

[redacted]



اسقدر جو ہو گیا ہی دل مبتلای حرص
بہاکی جو اوس سی حرص تو تو وہی قفای حرص

وارفنا مین سیکڑون ارمان دل مین تہی
مرکر بہی ناتمام رہی ہیہ سرای حرص

عاشق کی عشق حسینون بہی سیتی ہی تو
ہرجائی یار دل سی کہین تیری جای حرص

خالی کماکی طرح ہو چلی مین بیٹہہ کر
گوشہ نشین نجاہیتی ہیہ اشتہای حرص

اوس سیمتن سی سیر شکم کسطرح سی ہاین
کیسہ ہمارا دلمی تہی ہو ہی غذای حرص

گر ہو گئی ہین نغمہ بلبل سی گوش گل
در پردہ یہ ترا آیا اڑای صدای حرص

چشم طلب کہلی ہی تری عشق حسن سی
انصاف مین کی سامنی ہو آشنای حرص

ایشاہ حسن آنکہہ کو نظر ہے عشق
یہہ کاسہ گدائی ہنی بیشک سوای حرص

کب ہی دل مریض کو پرہیز
تن پر ہر ایک داغ ہوائی دوای حرص

خانہ خراب آنکہہ سی نکل آنکہہ مین سما
مین خود دراون اوسین اگر مجکو پای حرص

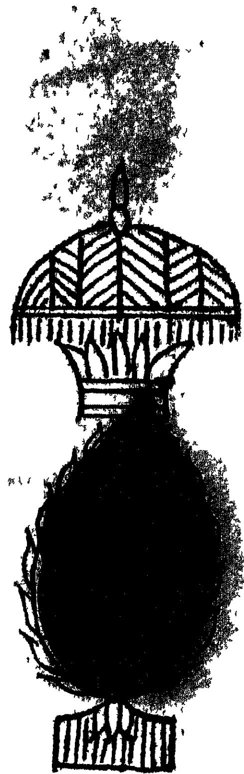
دست طلب اوٹہا کی اگر کاسہ مین
ہر دو جہر کی دولکو لیتی بہرتی ہین پای حرص

شاہی سی یہ گدائی برابر ہی منعمو | بچھا سریر شاہ پہ بھی بوریای حرص
ظاہر ہی اِس گدا کی ہوس ملک و ماہ مین | نقش حصیر داغ ہین تن بوریای حرص
دنیا عجوزہ رہی بہت بیوفا ہی یہ | کیونکر نہ زر در وکری تجکو فدای حرص

[redacted]

اختر سنو تو کانونسی یہ ہی صدای حرص

[redacted]



دل تڑپتا تھا جو کرتا تھا وہ گُل اندام رقص | سحر دکھلاتا تھا وہ رقّاص کا ہر گام رقص
بادہ سی ہمکو بھی شاید شاد ہو گر بزم مین | دل مین ہی جا کرین اوسکی بنام رقص
داغ دل جتنی تھی سب بلبل ہو کر کر گئی | اہ گل رعنا کیا ہی قابل انعام رقص
ہاتھ اوٹھایا جسطرف گنج شہیدان ہوگیا | موت کا دیتا ہی ہم زندونکو یہ پیغام رقص
دیہ دل ناساز پہلی ہی سی جاتا ہی ہاں | جاتا ہی جب بزم مین کرنی بت خودکام رقص

صوفیونکی بزم مین جب رقص کرتا ہی وہ بت
وجد مین کیا کرتی ہین خاص و عام رقص

بزم مینوشی رہی طیار ائی ہر جبین
آج خنجر بھی کریگا وقتِ دورِ جام رقص

[redacted]

برنگِ نقطۂ اخلاص مٹ گیا اخلاص
پڑہا نہ سورۂ اخلاص کیون کیا اخلاص

ملاپ مین جو مزا [redacted] بھلا اخلاص

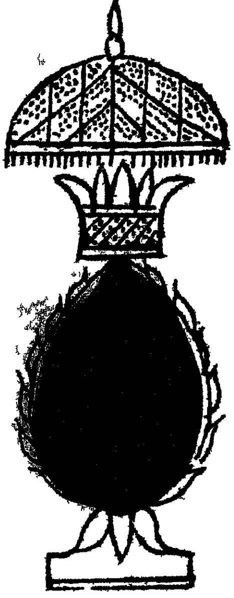
گلی لگانی کو جی چاہتا ہی سو
مگر پسند نہین اوسکو بیجا اخلاص

گلی گلی سرِ بازار کیا گلی کٹتی ہین
کہ خانہ جنگی کا ہی ایک عام اخلاص

ہمین سی اونکو محبت ہی ہمین تم ہو
تمہاری طرح ہو غیرونکا بیوفا اخلاص

خلاص خاص ہوئی خیر خال و خطِ نبا
خلاصہ کرکی یہ مخلص نی لکھدیا اخلاص

تپاک مین مزا پایا پاک بازون نے





لکھا ہی یاروں نے خضر نے بار ہا اخلاص

[redacted]

اوسکی فراق مین نہین مجکو چمن کی حرص
مجکو تو دل سے ہی وسی گل پیرہن کی حرص

مل جاوین خاک مین تو ملی مدعائی دل
نہ آرزوی جامہ نہ مجکو بدن کی حرص

ای سبزۂ خط اکی وسیلی سے قوت کر اثر آب
اللہ کتنی ہی تجہی دیوانہ پن کی حرص

سینہ آرزوی دل کی [illegible] گال
[illegible] کی لعل یمن کی حرص

چلنی سی اونکی خاک مین سب ٹہاٹہہ مل گئی
نہ [illegible] کی آرزو نہ بانکپن کی حرص

مٹی مین ہی ملایا تہ خاک ہی کیا
یارب کبھی ہی جاتنکی چرخ کہن کی حرص

جو ہونا تہا وہ ہو چکا پر کیا تو کیا
عریانیمین نہ چاہتی ہمکو کفن کی حرص

نہ سلسلہ نہ رشتہ مجہی کیون بلاتی ہین
نہ آرزوی طوق نہ مجکو رسن کی حرص

اس قد کی آگی ہوگا نہ سرسبز وہ کبھی
کیا بڑہ گئی ہی باغ مین وسمن کی حرص

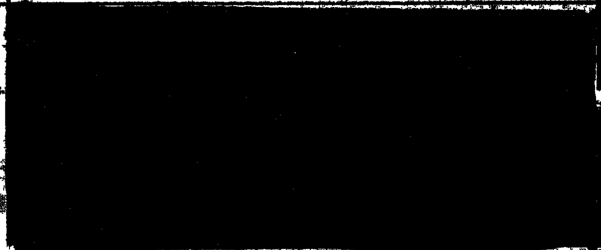
پہولا ہی اسقدر کہ سمائی تلک نہین — دیکہو خزان نہ لائی کہین اس چمن کی حرص

بیڈہب زمین مین ہو گیا مضمون کا خیال — غربت مین جا کی پڑ گئی ہمکو وطن کی حرص

اختر یہ آرزو نہی شہادت بجا ہوئی

بیجا کبہی نہین تہی یہ شاہِ زمن کی حرص

ردیف ضاد معجمه



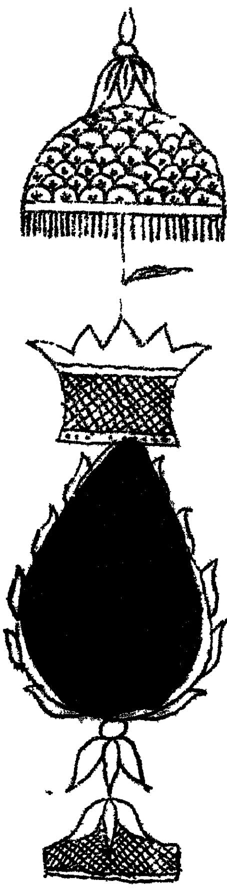
یاد ہی تار نظر آنکہونکی جالونسی غرض — چشم حق سی شاعری کو ہی کہا لونسی غرض

آہ کب برباد جای منتظر ہی آگ کا — مرغ آتش خوار کو ہی کب سی تالونسی غرض

پیچ دیگا اس رخ روشن کو مار زلف یار — گوری گوری عارضونکو ہی جو کالونسی غرض

زخم گہری دیکہ کر آنکہونسی نکلا خون دل — کیاریان سینچین گئین کسکو ہی تہالونسی غرض

نکہتِ گل کی روش ہم تہو کرین ہین صبا — کبک اور طاؤس کو ہو ویسکی چالونسی غرض



پھر مجھی جوشِ جنون ہی پھر کرونگا سرخرو
پھر زبان خار کو ہی چھالونسی غرض

دست و پا پیری مین اٹھین بال ہین لیکن سفید
موسم اب جہڑنے کا ہی کسکو ہی ڈالونسی غرض

توز گلسی یہان تک ہو گیا ہی مالدار
ہی نہال اہ ای باغبان کب ہی نہالونسی غرض

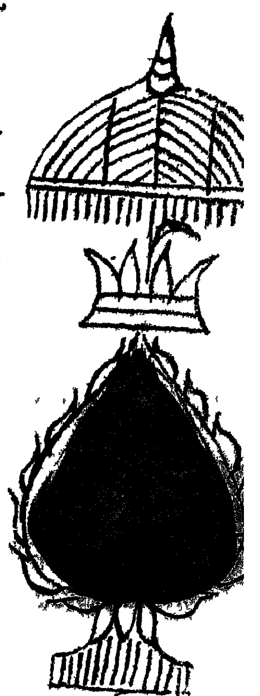
گور گالونپر پڑی برقِ سحابِ زلفِ یار
بجلیان ہین کاشمین کیون پکڑ ہو بالونسی غرض

گیسوونسی آئینہ رخ کا نہ حیران کر سکی
عکس ہی شہر حلب مین مجکو کالونسی غرض

سر دہر کیا رقیبون پر زیادہ ہو گئی
فرقتِ خورشید رو مین ہی جو بالونسی غرض

ترک ہی دنیا دون کنج قناعت ہی قبول
یہ زن قحبہ ہی اختر کیا چھنالونسی غرض

[redacted]



عشق قیسی کام نی کچھ کو ہی جانانسی غرض
گلسی مطلب ہی نکچھ خار بیابانسی غرض

عشق کی سنگ رکو میاق بالکل کرچکی
اب نکچھ زنجیرسی مطلب نہ زندانسی غرض

کسی ہم جھگڑین نہین اپنا کسی ملت مین میل
عشق کی بندیکو کیا گبر و مسلمانسی غرض

عالم وحشت مین عریانیکا جامہ چاہیے
کام ہاتھونکو گریبانسی و دامانسی غرض

ابتو ہنس ہنس کر ڈبوئیگا در اشعار کو
ہمکو اُس مہ لیمین ہی و برق خندانسی غرض

تیری نظرون مین نہ ٹھہریگا نہ رُخ آفتاب
تجکو اے اختر نہو گی ماہ تابانسی غرض

کیا کہون تسکی ہی مجکو کہانکا مرض
دل مرا بہلا و لب ہی خفقان کا مرض

خونکا تصفیہ ہوا پاؤن [illegible] تب
پھر [illegible] دل کو [illegible] عشق بتانکا مرض

ابتو ہو کچھ اعتدال ایسی دوا دے
جاتی ہین [illegible] پیر جوانکا مرض

درد ضعیف و دیکھی جو کرتی دل کو
دفع تو ہو جاتیگا جلد جوانکا مرض

اب مصفا ہی تیغ کا تو لون مزاج
وقت قاتل ہوتی جان کو بانکا مرض

ابتو زمین پر ہی پاؤن گڑتی ہین ہم
دار وئی صحت کہان اُو رکہانکا مرض

صحت جسمی سی مین ابتو نہایت تنگ ہون
میری سینہ خانہ مین آکی نہ جہانکا مرض

روکونگا کسطرحسی وہ تو چلی جاتی ہین
روکنا دشوار ہی روح روانکا مرض

جانیدی اسکو طبیبا سکی نہ تدبیر کر
اسکو تو مدتسی ہی موتی میانکا مرض

فرقت وو یسی ہم رہتی ہین برسون علیل
جب بھلا کوئی تو ہم نی یہ ٹہانکا مرض

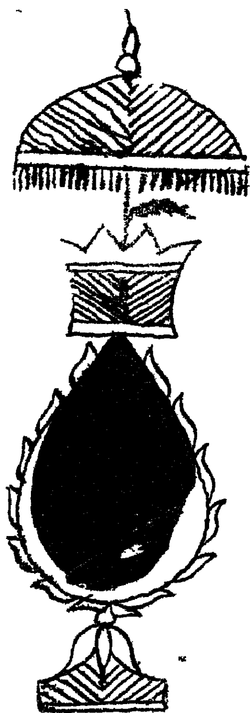
اونکی نہ آنی سی مین ابتو نہایت ہون تنگ
فرقت انکو رہی پیر مغانکا مرض

ابتو وہ بازار مین انیڈتی پہرتی ہین روز
اونکو تو برسون سی ہی نام و نشانکا مرض

اونکی تو عاشق ہین ہم ہمکو علاج ایسی کیا
سن چکی صاحب کہ ہی انکو جہانکا مرض

اختر ناچار کی دل کو ہی بہلاتی
اسکو رہا کرتا ہی اب خفقانکا مرض

ردیف طای مہملہ



[redacted]

ای سلیمانِ جہان داغ سی ہی کام فقط
وہ نگین ہون کہ کہدی جسپہ ترا نام فقط

قاصدو ساتہہ مرا چہوڑ دو منزل مین
راہِ الفت مین چلی یہ دلِ ناکام فقط

کسی آغاز تری ہجر مین ہی مدِّ نظر
سوچ لیتی ہین مگر وصل کا انجام فقط

ہون زبس نرگسی آنکہون کا مین بیمارِ ضعیف
چاہئی صرف غذا روغنِ بادام فقط

صورتِ وصل سی ایسی ترا عشق بڑہا
قاصدون نی جو دیا ہجر کا پیغام فقط

چشم و ابرو مین نہین شاہدِ اصلی کی تمیز
اوسکا ہر باغ مین ہی عارضِ گلفام فقط

بلبلو وصل ہی پہول سی لازم ملزوم
ایک گلچین کو دیا کرتی ہو الزام فقط

منہہ دکہایا شبِ گیسو نی پہر آیا صباح
آج بجہتا ہی چراغ اپنا سرِ شام فقط

تیری کوچی کی تمنّا مین نہین یادِ خدا
بعد مرنیکی مجہی خاک ہوا آرام فقط

بطِ می اوڑگی نہ آئی میری ہاتہہ کبہی
صید کر لون تو پیون ساقیا اک جام فقط

شعلۂ آتش سی حرارت ہی طبیعت جو دیکھو
سرد مہری سی نہین ہی مجھی سام فقط

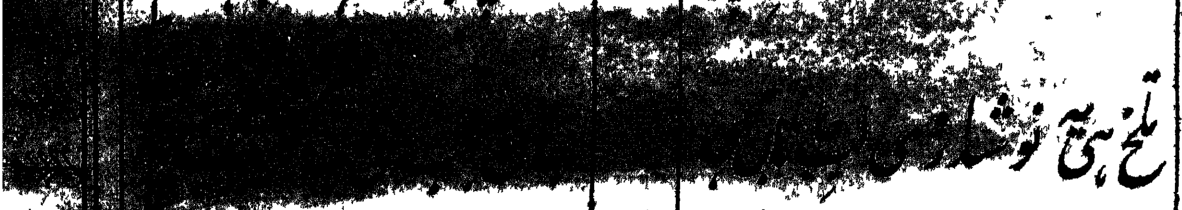
ہون وہ اختر جو کبھی ہجر مین یاد آئینگی
ہالہ ہو جائیگا اوس مہ پہ مرا نام فقط





ہو سکی معشوق سی کسطرح ہوس کا اختلاط
لن ترانی سی عیش آیا تہا یہ کیسا اختلاط

تا بنظارہ کہان تہی اوس رخ پرنور کے
طور پر ہر گز اوٹہا کہتا تہا موسیٰ اختلاط



تلخ ہی ہیچ [illegible]

آہ سوزانسی بگولی کو جلا دی وہ ابہی
روی مجنونسی کری گر وہی صحرا اختلاط

مرغ موسیقار کی منقار ہی حسرت سی وا
آشیان نالونسی اس وحشی کا دیکہا اختلاط

ہر گہڑی زنجیر پا کی چشم بینا ہو گئی
گیسوونکی یاد سی بیجا ہی سالک اختلاط

تسمہ گردن ہوا دست مضامین قلم
طفل مکتب ہو گیا ملا سی کیسا اختلاط

ہتکڑی طوقِ گلو ہی طوق ہی زنجیرِ پا
گیسوؤن مین غل ہی اور زندانیون مین ہی اختلاط

صورتِ عنقا مضامینِ کہنہ نابود ہین
فکرِ نو سی ہو گیا اسدرجہ پیدا اختلاط

ایک ہو منتقل ہر عضو ہی پیشِ نظر
جا بجا آنکھین پڑین بیجا ہی سارا اختلاط

نوح کی فرزند طوفان کیون نہ لا ہی بیشتر مین
موج گیسو کی کتا ہی دریا نا اختلاط

کچھ نہین اختر مجھی عشقِ مجازی سی حصول
ابتو معشوقِ حقیقی سی ہی اپنا اختلاط

[redacted]

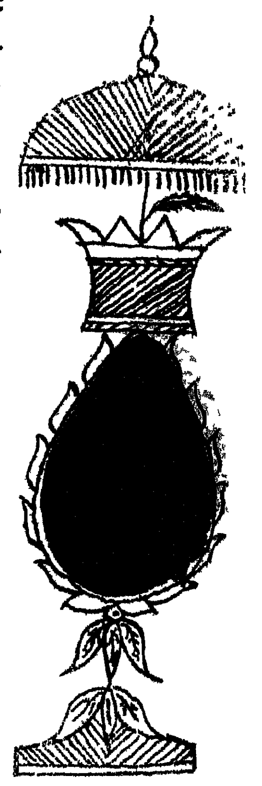
مین او پر فریفتہ ہون اسی صنم غلط
اگر رقیب کھاتی ہین تجھسی قسم غلط

عاشق ہون گلشنی یکا کہدن ہزار بار
کیون کہا اونسکی مصحفِ رُخ کی قسم غلط

تاریکی لحد سی بندہی گا خیالِ زلف
اپنا کسی طرح نہین ہو نیکا غم غلط

بعدِ فنا ہی عقدہ کمر کا نہ وا ہوا
اہلِ فنا کہا کتی اسکو عدم غلط





نامہ لکھنا چاہا کو خترنی شوق مین
بی معنی حرف لکھہ گیا اگر قلم غلط

[redacted]

ابر پر اپنی چشم تر ہی شرط
آہ کی واسطے اثر ہی شرط

عشق مین عقل و ہوش و صبر و قرار
دیئی دیتا ہون جسقدر ہی شرط

خضر ہمراہ ہی بیابان مین
کیا کرون مجہسے ہم سفر ہی شرط

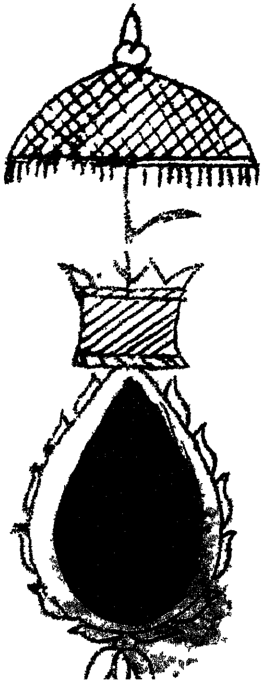
کشت دہقان ہی سبز ہو جائی
آبیاری چشم تر ہی شرط

حسن کی واسطے ہی دل لازم
عشق کی واسطے جگر ہی شرط

سرخ رو وہ سفید ہی مہتاب
کہیلین کی ہمسی تا سحر ہی شرط

آسمان پر چڑہا ہی وہ مجہکو
کسی اختر سی ای قمر ہی شرط

[redacted]



غصہ ہی بہت رکو تو کیا تمکو ہوا خبط — مجنون نہ ہو جانی دوا ہی مشفق ما خبط

بیہودہ بکا کرتی ہین آکی وہ ہر روز — غیرون نی مجھی دیکھا تو سب دفع ہوا خبط

ناصح مجھی سمجھاتا ہی کیون مین تو ہون غافل — مجنونکا جہا نین کبھی تا زیست گیا خبط

کیا مہندی لگاؤن کہ مجھی ہوش نہین ہی — جب خون ہوا دل تو ہی پھر رنگ حنا خبط

وہ اور مرض ہین کہ جنہین فصد ہی درکار — اب جائیگا کیا مجکو محبت کا ہوا خبط

بہلی کی طبیعت مری سیر چمن مین — مجسی خفقانیکا بہی جائیگا بہلا خبط

اک روز بہی عاشق کا مدارا نہین کرتا — ای بت تجہی دو دن تو نہ ہو بھر خدا خبط

اونکو ہوئی تسکین کہ ہشیار نہین ہی — گہر مین وہ چلی آئی تو میرا ہی بتا خبط

بسمل کیا صد ہا کو ہوا کچھ بہی بہروسا — بولو وہی احوال ہی یا اب تو گیا خبط

دیوانہ ہوا ہون پی مضمون دلارام — مردونکو بہی ہوتا ہی بہت بہر نسا خبط

درد و الم و ہجر سہی ہتی ہین ہم آغوش — عشاق کا دنیا مین نہایت ہی بجا خبط

تجسی ہی محبت ہی تیرا ہی رہی دہیان
عورت کی لئی ہو وی نہ خضر کو خدا خبط

ردیف ظای منقوطہ

[redacted]

مدام سنگدلی سی ہین آشنا محظوظ — جو مجکو کہینچ لی ہو جای کہربا محظوظ

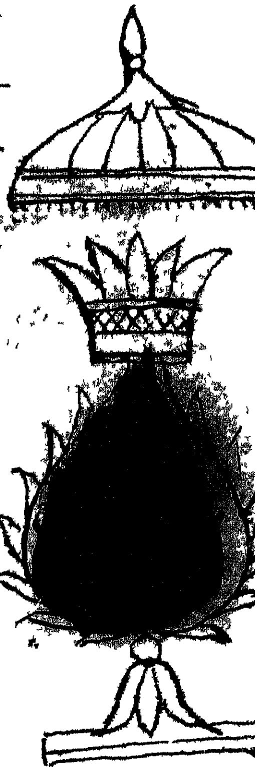
تو اوسکی حسن مین کیا قبح بین ہی ای زاہد — ترے عمل سی نہ ہو گا کبہی خدا محظوظ

بدین تا نہ ہوا کی بہت بہری ہین مرے — یہ مشت خاک اڑائی تو ہو صبا محظوظ

طبیب حسن بیاں گر بہتو [redacted] ا محظوظ

سریر شاہ جہان مین یہ ہاتھ لگا بہلا کہان — جو پای پاک گدا سی ہی بوریا محظوظ

نوای زاغ چمن مین ہوئی صدای رقیب — گلونکو بلبلونکی پہر کری صدا محظوظ



سوال کرتا ہون سوالی سی مستانہ عین
سلا سلا کی بغل مین کیا سو مخطوظ

وصال یار مین ای ہجر کیا کہون کیا تہا
ادہر ملاپ کا خط و ادہر جدا مخطوظ

شراب شیشہ داغ بدنسی مست ہے تو
پلا لی جام مجہی ہی جو ساقیا مخطوظ

یہ ناتوان ملا نیستی ہی مین خود کو
کسیکو ہستی مین پائی ہو تو فنا مخطوظ

نہ اسکی سینی [redacted]

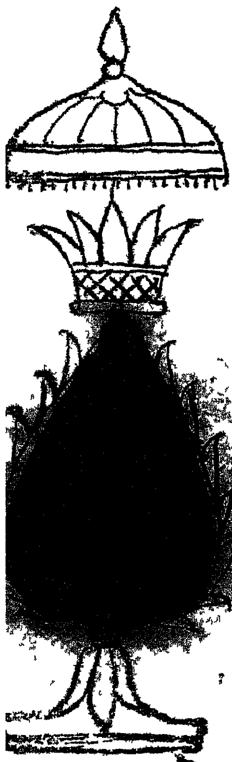
سوال حسن مین کب عشق تو وہی غیرت دار
یہ ایسا کاسہ ہی سب مین سہہ و گدا

یہ شعر گوئی ہی اختر ہو تا سلطان تنگ
نصیر کی ہی بنی ہی یہ قبا مخطوظ

[redacted]

چہپ گیا مہتاب اور کر لی نگاہ مہرو لحا
بی حجابی ہی پس رو اور و بر ولحا

کر لکہون افسانہ خوش چشمی محبوب مین
چوکڑی ان بہول جا بی کرہی آہو لحاظ



اونچی چوٹی اوسنی گوندہی الٹے پڑا سو با ~ اِس وہیلی ٹہہی سی کرا گل شب لحاظ

دست بستہ ہین ہی پیش نظر مضمون لطف ~ مجلس طفلا نین ہی خوندسی ہر سو لحاظ

پہوڑ ڈالی آنکہہ گر اشکونکی صورت دیکہہ لی ~ راز دل افشا ہو کرتی ہین کیا آنسو لحاظ

بیداد یوان سا پژمردہ ہی باغ دہر مین ~ ہین یا سو سرو اور کرتی ہین سب گلرو لحاظ

بی کلی دلکی زیادہ ہوگئی غنچہ دہن ~ ہمسی باغ دہر مین کرتو نہ ای گلرو لحاظ

جام بہر الینا فردا سی قیامت مین ضرور ~ ساقی کوثر سی ای اختر نہ کر یا تو لحاظ

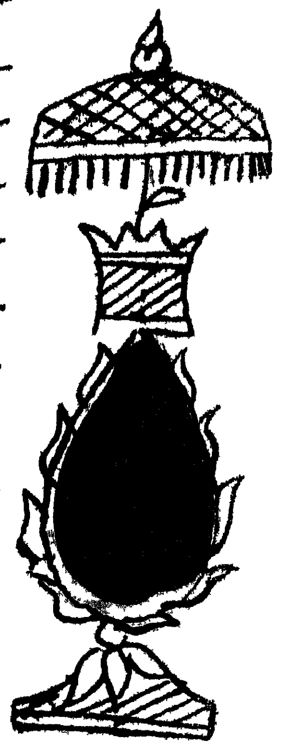
[redacted]

نہ ملو وہیگا ہر گز گل گلاب سی حظ ~ لدم پاتی ہین ہم اوس رخ خوش آب سی حظ

ابہی تو انکہڑیونکی منتظر ہین محفل مین ~ شراب خانی مین پایا نہین شراب سی حظ

وہ دن نہین وہ زمانا نہین وہ لوگ نہین ~ جو شیخ ہوتی تو پاتی مری جواب سی حظ

یہ کچا گوشت ہی نا قابل کبہی نہونگی وہ ~ اونہین تو ملتا ہی سردم ہمین کباب سی حظ



نکلتی ہی مجہی اس عشق نی کیا ہی ضعیف
نہ پائینگی کبہی ہم موسم شباب سی حظ

رہا کسی ہین پردہ نشین یار ہا محجوب
ملا کیا ہی انہین مدتون حجاب سی حظ

مین اپنی ہاتہو نسی گہوبکا تنگ لی ڈالون
تمہاری پانونکو تہی اگر رکاب سی حظ

عجیب شیخ طبیعت تمہاری بہکی ہی
کسی عروس مائل کسی نقاب سی حظ

جو گہر ہوو رجا سی بہرا ہو محفل مین
کلام حق کی سواب نہین کتاب سی حظ

ہم اپنی شعر سی محظوظ ہین نانی مین
ملا کریگا کلاونت کو رباب سی حظ

ہزار ماہ نکو اسپر نثار کرتی ہین
ہماری خاک کو ہی نام بوتراب سی حظ

اِن اپنی چہاتیو نکی قدر کچہہ نہین تمکو
زمانی مین اوٹہا بجر کو حباب سی حظ

ہزار عشق اس اک ہاتہہ سی ملین ہاتہہ لگے
ہوا بہت متصدیکو اس حساب سی حظ

جلا کرینگی فلک پہ بہی اختر مہر
ملیگا مجکو نہ اوس شک آفتاب سی حظ

ردیف عین مہملہ


[redacted]

کور کرتی ہی زلیخا کو تری تلکی شعاع
ماہِ کنعاں ہو گئی ہی چاہِ بابل کی شعاع

اک پلک چہپکی نہ برقِ تیغ ہاتہی کہی
تیر کی انکہو نمین لائی دستِ قاتل کی شعاع

لاکہہ چمکایا کری جو ہر مگر مٹ جائیگی
تیغ کو اندہا کریگی خونِ بسمل کی شعاع

سامنا کرتی ہین ظاہر کو رباطن مین رقیب
آنکہہ مین کیا آتی خورشیدِ مقابلکی شعاع

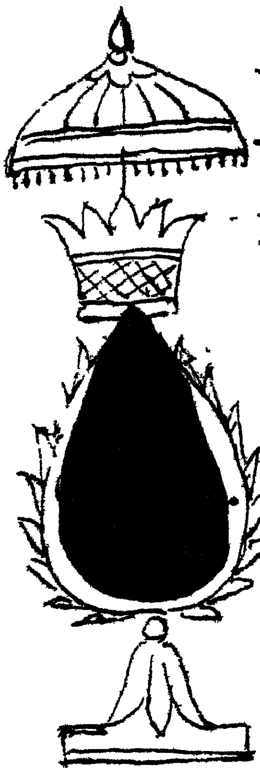
پہول انگاری بنی میری تنِ و غمین
آتشِ گل سی ہی پہر بالِ عنادلکی شعاع

ماہ تابان مین جو وصلت ناقۂ لیلی سی ہو
برجِ غم صحرا مین ہی مجنونکو محمل کی شعاع

داغ سائل کا جو کہوتی زر سی ای زردار تو
پہوڑ ڈالی سیکڑون انکہین تری دل کی شعاع

کانٹ جاتا ہی سیاہی سی سیاہ آفات ہی
ای پریرو یہ بنی آدم کی ہی کاکلکی شعاع

بامِ عالم تابِ پر ہو مہرِ تابان ہو طلوع
خاک کر دی ہی تری کو قصر و منزلکی شعاع



منعمو نبر جمع کر کر حسن پر مغرور ہو | چاند کو ہبا لگاتی داغ سائل کی شعاع

[redacted]

انکھہ جھپکاتی فروغ نیر اعظم سی پھر
کارگر ہی اختر تابان اِس تل کی شعاع

[redacted]

آہونکی بھی آواز ہی نو طرز مرصع | نالی کا بھی کیا ساز ہی نو طرز مرصع

یہ نام ترا دل کی نگین پر مین جماؤن | گو حسن کی پرواز ہی نو طرز مرصع

اندہونکو نہ خلخال کی آواز سناؤ | ہی ناز کا انداز بھی نو طرز مرصع

نالی مین اثر ہی دل اغیار کیطرح گی | الماس کا یہ ساز ہی نو طرز مرصع

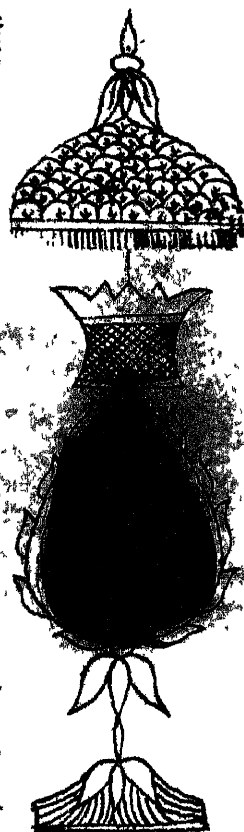
پھر سلک در اشک نکل آئی صدا سی | اعجاز کی آواز ہی نو طرز مرصع

سلک در مضمون سی ترا ناز ہی بیجا | ای جوہری انداز ہی نو طرز مرصع

اختر ... زورِ طبیعت ہی دکھاتا

شاعر کا انداز ہی نوطرزِ مرصّع

[redacted]



چہرۂ تابان کی آگی ہوگئی بی نورِ شمع

جلگئی فورًا بزم سی ہوجائیگی کافورِ شمع

جب ہوا دیوان مین روشن مصرعِ سروِ صبا

بہاگی اک پاؤن سی مارہی م کی تا دورِ شمع

سوزشِ حسنِ بتان سی مل گئی پروانگی

دلپہ داغِ عشق کا رکھتی ہی اک ناسورِ شمع

رخ کی مضمون بھی ہی سیاہی مین نہین روشن ہوئے

جلسی روشن کرتی ہی امی شبِ دیجورِ شمع

فکرِ عارض سی گھلا ہی اِسقدر یہ روز و شب

قدِ عاشق سوزِ غم سی ہوگیا مشہورِ شمع

حالِ پروانہ سی ہمکو بھی خبر دیتی ضرور

نطق سی افسوس ہی کیون ہوگئی معذورِ شمع

کون چمکا ہی سی شبہای عالمتاب مین

کیون ضیای اخترِ تابان پہ ہی مغرورِ شمع



[redacted]

ملتی نہیں جو انکی نگر پر فغان منع
جو ہی شدنی بات وہ ہوئی کہان منع

اِس عشق کی [illegible]
[illegible] سنگ گران منع

موسم یہ تیری پاس کہان دل پسند ہی
آئی کو مجھی کر لی ہی یہ باد خزان منع

گو سجدی کرو یا نکرو بخشیگا اللہ
پیش جہلا کرتی ہی ہین آیسی بیان منع

اپنو نکو بہت منہہ نہ لگاؤ کہ کرین شر
اتنی ہی رعایت ہی میان ہمسرگان منع

کیونکر بھری محفل مین ترا ذکر کرون مین
پوشیدگی ہی چاہئی ہی سر عیان منع

اعلان جہان تک ہو مناسب نہین وہ یارو
ماتم شہ مظلوم کا کرنا ہی نہان منع

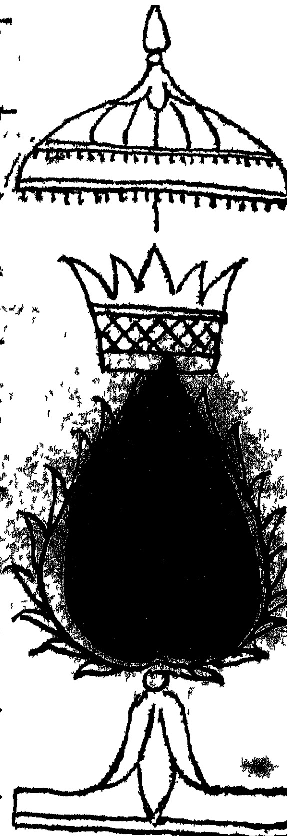
اچھی ہی امامونکی لئی آہ و بکا ہے
ماتم مین پریزادونکی ہی آہ و فغان منع

زندانہ طبیعت ہو تو ہو عاشقی وہ
خوش گوئی تو لکہی ہی پی بادہ کشان منع

اِس محفل اغیار مین ہو سو نسی ہو کہین
ہی ٹالنا بار بار و تمہن سائل کا کہان منع

کس طرح لگاوٹ کرون دین جاتا ہی میرا	پٹہر کا توہی پوجتا ہی شکِ بتان منع

آہِگا تو شیشونکو لگائیگا وہ ٹہیسین
جانین کر دیکھیو اختر کو میان منع



ردیفِ غین معجمہ

[redacted]

گلچین سی ٹوٹ گیا ہی جو گل ناز کا دماغ	کیونکر نہ ٹہی چمن مین ہر خار کا دماغ
تیری ادا سی گل رعنا ہی ناز	صیاد پر ہی مرغ گرفتار کا دماغ
اے جان [redacted]	قدر تری بیمار کا دماغ
اچھی بری سی ملکی نہ دل کو لگائی وو	اغیار سی ملا نہ کبھی یار کا دماغ
عصیان تو اسکی یاد مین اہد ندی جنان	دوزخ تلک تو جا ہی گنہگار کا دماغ

پستی بلندی اپنی نگہوار کی ہی یاد | ہی اندنون عروج پہ سکار کا دماغ

پایا نہ دل نی پایۂ کرسی مہ جبین | ملتا ہی عرش پاکسی فتار کا دماغ

آلودہ خون ناحقِ عاشق سی کیا ہو | اتنا کہان ہی ترک کی تلوار کا دماغ

کیا تیرہ بخت پیچ بل کر کی ٹینگی | ہی استی پہ گیسوی خمدار کا دماغ

کیا [redacted] پار کا دماغ

بلبل [redacted] ستار کا دماغ

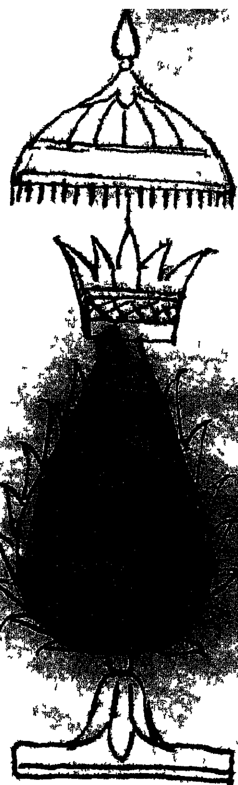
مضمونِ حسنِ ماہِ محرم مین بھر گئی

خالی ہی اپنو حتر ناچار کا دماغ

[redacted]

سارا چرخ بی شعون ہی ایک سی دل کا داغ | کون ماہ ہیگا غزل این ب مہ کامل کا داغ

ظلم تیغِ ابروی جانان ان کو ہی عزیز | زخم مرقد مین لئی جاتی این اوس قاتل کا داغ



نام روشن ماہ کامل سی اگرچہ ہو سوا
منعمو دنیا سی کہو دل سائل کا داغ

کافرونکی عشق مین دہبا لگا ہی ابدا
مصحف رخسار جانان ہی ہیں تل کا داغ

اوسکی سینی تک رسائی میری ہاتہونکی کہان
چاہ بابل سی کوئی پوچہی کامل کا داغ

جسطرح جاتی نہین مضمون بحر شعر سی
اب بجائیگا ہمارے اس دل مائل کا داغ

سر بکف اختر بہی اس مقتل مین حاضر ہوگیا
زخمیونکی دل سی پوچہی کوئی اوس قاتل کا داغ

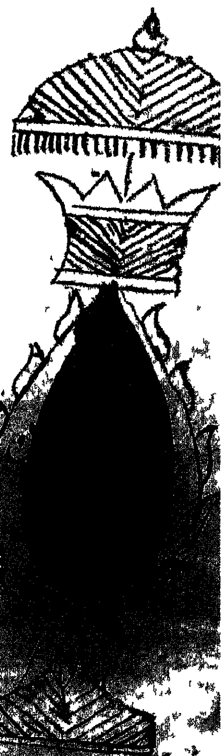
[redacted]

شمع سر [illegible]
[illegible]

روح کی باعث ہی [illegible]
[illegible] چراغ

غم کہان معشوق کو ہو سکتی عشاق کا
جلتی ہین پروانونکی کب تا ہی شیون چراغ

باغ مین شب کو اگر مستی ملی وہ گلبدن
آئینہ مہتاب تہی اور گل سوسن چراغ



اسقدر پہلونکی گل کہائی عنایتِ یار مین
جلتی جلتی ہوگیا میرا سراپا تن چراغ

بعد مردن بہی سینہ جو اپنی ساتہہ ہے بختے
زاغ سی رہنی نہین پاتا سرِ مدفن چراغ

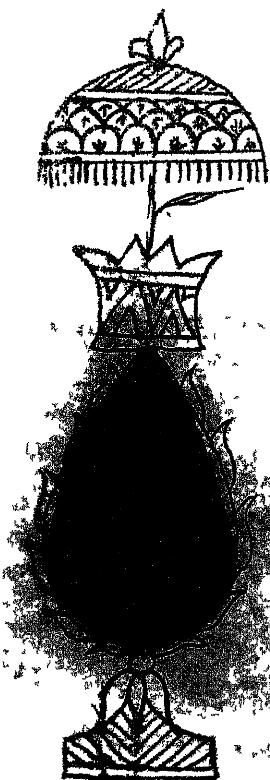
سرخ رنگ جسم کی دیتی ہی دہوکا سقدر
جانتا ہون اوسکو گویا زیر پیراہن چراغ

بعدِ مردن بہی نہین مرقد کہی اوپر روشنی
روز اوڑاتی ہین نشانی کیطرح دشمن چراغ

اتفاق آپس مین ہوکر بیچ سی اوٹہی نفاق
کرکی روشن کہہ دی اے دوست مین دشمن چراغ

ماہِ زہرا کی عزاخانی مین اختر کیا عجب
تہی [illegible] کا ہو کر قندیل مین روشن چراغ

[redacted]



قدر [illegible]
[illegible] روشنی ہی دو میان ستم کا فروغ

ہزار جگنو کی [illegible]
[illegible] فراق مین باقی نہین الم کا فروغ

کہتا ہی داغ مہ صاف تیری صورت سے
بڑہا ہی نام خدا اتنو رنج وغم کا فروغ

یہ روشنی تری پھیلی ہی سنبلستان مین
ہوا محیطِ زمانہ تری کرم کا فروغ

چراغِ حسن قیامت تلک نہ گل ہوگا
نجائیگا کبھی محشر تلک الم کا فروغ

ہزار کاسی بنائی ہزار توڑی ہین
ز[illegible] سی جم کی جامِ جم کا فروغ

بجھی دلونکو جو روشن گیا ہی زر دیکے
چمکتا ہی دلِ سائل سی اس درم کا فروغ

میان مین ہند لی شمشیر سی چلاؤن کام
ولایتی کو نہ پوچھون جو ہو عجم کا فروغ

ہلاکت اوس سی بھی اسکے بھی جانثلی لالی
جہان مین ایسے صوت سے ہی سم کا فروغ

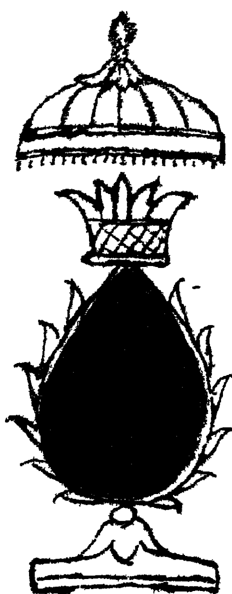
ہزار نم سی بنائی ہزار بگڑی ہین
بتو جہانمین کافی ہی اپنی دم کا فروغ

اخیر اسلئے سب کے ہے اگرچہ بہا ہو
خدا نجاہی کہ ہو ماندیکو ورم کا فروغ

لہ گا یہ ڈالتی ہی کبھی زمانی مین
یہی ہی آپکے حکیم قصا شیم کا فروغ

نہونگی ہم تو بسائیگا کیا خداوندا
ہمین نحیفون سی گلشن ارم کا فروغ

اگر یہ روشنی ہی کب اندھیر آجاگی



جہان مین کافی ہی اختر تمہاری دکم فروغ

ردیف فا

[redacted]

رازِ نہفتہ آج ہوا سب مین منکشف
غنچہ جو بند تہا وہ کہلا سب مین منکشف

منصور ہی ہون جب سے انا الحق چہپا گیئے
روزِ جزا کرینگی صدا سب مین منکشف

یہ شاعری ہی نسخۂ اکسیر سی فزون
اب مین چہپاؤن خاک ہوا سب مین منکشف

آتش کا لب کلام جہپی مصحفی کی بعد
بعد از امام امام ہوا سب مین منکشف

رنگینی میری فکر کی ہر گل پہ کہل گئی
گلچین کرین نہ میرا گلا سب مین منکشف

صورت پہ تیری قطع ہوئی خو قبای ناز
انداز کج کلہ جو ہوا سب مین منکشف

شانی سی تیری زلفِ رسا پر شکن نہین
اب موجِ گل کا راز ہوا سب مین منکشف

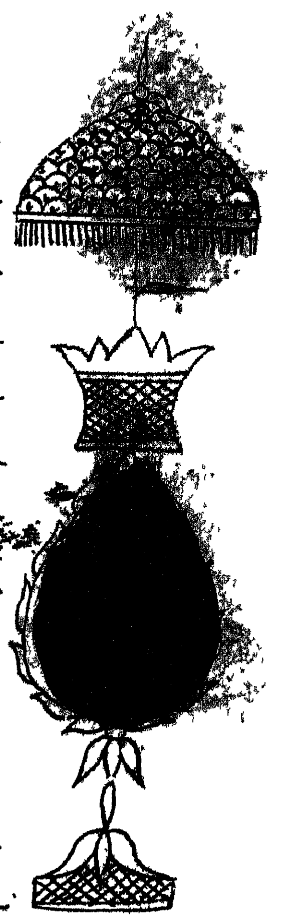
اندام و قدِ یار سی رفتار کہل گئی
چہپ کر کبہی چلی تو ہوا سب مین منکشف

شیرین کا دل تھا تیشۂ فرہاد تک درست
نقشہ بگڑ گیا جو ہوا سب مین منکشف

شانہ الجھہ کی گیسوی پیچان مین رہ گیا
پوشیدہ سر پہ لی یہ بلا سب مین منکشف

چھپ چھپ کی مونہہ گلاب کا نشتر کی مونہہ لگا
کانٹو لگا آج اپنا گلا سب مین منکشف

[redacted]



خاک اوڑہی پہٹ گئی سبکی گریبان
کربلا ہو بنین تھی جب مرثیہ خوان ہر طرف

جوش وحشت نی دکہایا ہی مجھی کو جنون
پھر نظر آنی لگی خار بیابان ہر طرف

اشک دل نی کر دیا دنیا مین اک طوفان نوح
پانی دریا ہو گئی بہتی ہین نالان ہر طرف

بزم دامادی مین مہندی کی ادبستی نا رہین
پا بہ گل ہو ہو گئی سرو چراغان ہر طرف

قاصد امین وہ سلیمان جہان ہون ہجر مین
نامہ لی کی اوڑین عاشق کی پریان ہر طرف

جسم طاہر پر پڑی ہین داغ کب اے لالہ رو
گر پڑین جہاکی باہر دل کی کلیان ہر طرف

او سکی ہم جنسی نی اوسکی رُخکو روشن کردیا	
ڈھونڈہتا پھرتا ہی اختر ماہ تابان ہر طرف	
[redacted]	

خدا کی ذات ہی بندہ کی حال [redacted] رنج والم اور ملال سی واقف

ہمیشہ خشک [redacted] ال سی واقف

بشوق قتل کری او ستمپیشہ بےگناہ ہین — چھری نہو کی حرام وحلال سی واقف

قلم کی کہاں کہچی وصف زلف کر سر ہو — یہ موشگاف تو ہی بال بال سی واقف

الٰہی خیر ہو مضمون تیغ سی شاعر کی — کمال بدر نہو وہی زوال سی واقف

چمن نہال رہی باغبان ہی زر دار — خزان نہو کبھی اس نو نہال سی واقف

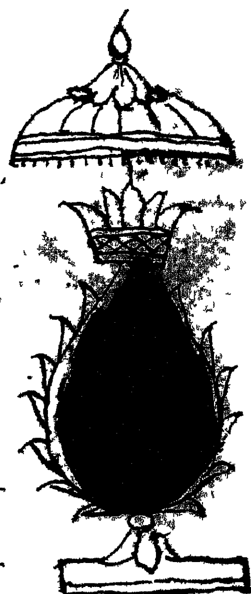
تمہاری وصف سے شاعر ہی منشی ہو — تمہارا چہرہ ہی ہو خط و خال سی واقف

یہ ہولی زرد ہوا اور عاشق نگاہ ہوئی تنگ — کبھی وہ ہو جو ابیر اور گلال سی واقف

جبین کی خال نی دیندار کردیا مجکو | ہوئی یہ آنکھہ جناب بلال سی واقف

کہی نہ چہوڑا مضمون نو یہ غزلون مین
جو ہوتا اختر غمگین وصال سی واقف

[redacted]



تمہاری ہاتہہ ہا میرا مہربان انصاف | ذرا تو کیجئی الفت مین میریجان انصاف

جو ڈوبتا مجہی دیکہی تمہاری فرقت مین | زبان موج ہی کرنی لگی وہان انصاف

اسی مین ہی یہ مزا اور اسی مین ہی یہ بہار | ہوا زمانی مین گلزار بی خزان انصاف

جو مدعی ہی وہ خود مدعا سی غافل ہی | کہی یہ چہپ گیا بس اینہ شہان انصاف

پتا نہ لگتا زمانی مین شہ [illegible] | [illegible] ان انصاف

وہ اور جہگڑی مین جو اس مرافعہ سی ہین دور | اوٹہا نہ رکہہ ابہی کرلی تو بدگمان انصاف

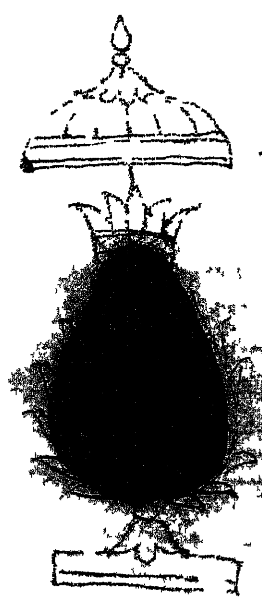
اسی تو ہوں سخن کہا کر جلایا کیجئی آپ | بچا ہی یہ پی عمر ناتوان انصاف

نگاہ یار کی تیرونپہ تو بھی مائل ہی	تجھی بھی سوجھا ہی کہ زاغ بیکمان انصاف
الگ الگ نہ سہی لگ ذرا تو سستونکی منھہ	شراب خانی مین لازم ہی ایجوان انصاف
کیا نہ پاس زمانی مین اپنی لڑکون کا	ہمارا لکھنؤ مین ہو گیا عیان انصاف
فقط یہ حکم [redacted]	
اما سونکو بھی نہین اختری سی باز رکھا	سمجھہ ہی لیتی ہین اپنی تو رتبہ دان انصاف

ہر ایک پہ دیسی چھپ چھپ کی یہ نکالتا ہی
چھپا ہی اختر خوش گو سی کب یہان انصاف

ردیف قاف

[redacted]



تیری غصی سی رخ چھپ پڑ جای شفق	سرخی رنگ سے کسطرح نہ شرملی شفق
دیکھہ لی حسن سی وہ عارض گلرنگ تیرا	باغ عالم مین جو ہو عشق سی جی پای شفق

دستِ رنگین جو رُخِ چرخ پہ تہپڑ مارے
نیلگوں چرخ کی دو رنگی ہو مین کہلای شفق

ناتوان داغِ جگر سی جو او تار بہی ہا ہا
زرد ہی رُخ پہ عجب کیا ہو مین جہا جای شفق

کیا عجب تو جو سرِ شام پلا جام شراب
ساقیا ہاتہہ کی شیشی مین سما جای شفق

کیون چمن مین نہ گہٹا آتی تری گیسو سی
برق وش پہر رُخِ رنگین دکہا جای شفق

ہجر مین زرد تہا یہ لالہ رخون کا عاشق
شادیٔ وصل سی کیا رخ ہی شیدای شفق

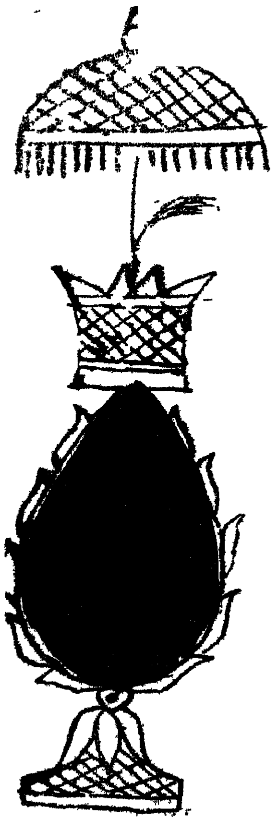
مدعی سونگہتی ہین اوس گلِ رنگین کا لباس
بد دماغی سی بہر سر مین جو سودای شفق

تیری رخسارۂ رنگین سی چہلا ہی سینہ
تو نکل آئی تو اینگل ہو مین چہپ جای شفق

سرخیِ عارضِ گلرنگ پہ شیشی رو لے
جام مین آگ کی کس طرح نہ بہر جای شفق

وہین بالونکی سیاہی کی اڑا دی اسکو
لبِ رنگین کی جو عاشق کو نظر آئی شفق

اشکِ خونی سی ہوا پیرہنِ اختر لال
ہی بجا سامنی گر آنکی سر ما ہی شفق



[redacted]

گھٹا مین وہ بڑا وسکی جو بیقرار ہو برق
سمند تیز صبا کا وہین شکار ہو برق

تڑپ جو دل کی نظر آئی بیقرار ہو برق
جو چشم تر مری دیکھی تو شکبار ہو برق

جو سوختہ ہو ترا مہر وش چمن مین شہید
اڑا دی آتش گل خاک اور مزار ہو برق

بجای شانہ دل چاک میرا لٹکا ہی
گھٹا مین زلف کی کیونکر نہ تار تار ہو برق

چمن مین مستی لگا کر تماشا دکھلاؤ
گھٹا ہو گر گل سوسن تو پھر ہزار ہو برق

تمہاری تیغ کی جوہر ابہی تو کھل جاوین
کمیت ابر رواں پر اگر سوار ہو برق

یہ سوختہ کرہ نار مین جو جا پہنچی
بجا ہے دل سی فلک بہی بیقرار ہو برق

کبھی جو سیر کو نکلون سحاب چشم پہ مین
تفنگ آہ سی میری وہین شکار ہو برق

وہ آگ ہون کہ سمندر بہی جہہ مین جل جاوے
وہ سوختہ ہون کہ مرنی پہ بہی غبار ہو برق

تمہاری تجلیوں سی ماہ و خور کو داغ ملا
جو دیکھی کان کی چھلی تو بیقرار ہو برق

فلک سے آنکی ہوئی ہلال جبکہ رکاب	سمند تیز پہ کیونکر نہ پہر نثار ہو برق

یقین ہے دم مین مسیحا کو پہری آگے



[redacted]



درد و رنج و ہم و غم و حسن ہین مہمان عشق	سامنے اونکی چنے ہے نعمت الوان عشق
خوبرویونکی سبب ہے گرمی بازار حسن	عاشقونکی دم سے ہے دنیا مین عز و شان عشق
حشر تک رہتی ہے محبوس الم عاشق کی روح	مر کی بہی چہتتا نہین قید سے زندان عشق
سایۂ ابرو سے کیا خطر ہے زاہدو	بہر حفظ حسن معشوقان پڑہو قرآن عشق
جتنے ادیان و ملل ہین سب کا ان مین ہے میل	سب ہی ... ہین ایمان عشق
حکم گل سے سرکشی کرنے لگا سرو سمن	مثل لالہ داغ کہائی گا و نافرمان عشق
خوان نعمت سے تری جہسا قلندر سیر ہے	حسن کی دولت سے مالامال ہے مہمان عشق



مجکو حیرت ہی کہ حسن مہ رخان کیونکر ملا
اختر تابندہ کیونکر ہو گیا سلطان عشق

[redacted]

ہزار جستجو ونسی [redacted] دیا ہی قلق

کسیکا شکوہ نہین کرتی شام ہجر آہین
تجہی سی ہمکو برب الفلق ملا ہی قلق

کبہو تو گنتی کی پور ونکو توڑ کر لاؤن
نہ چہوسی اِسی صاحب بدمزا ہی قلق

مدام رنج و غم ہجر سی ہون ہمپا آ
چہپا نہین ہتی صاحب مرا کہلا ہی قلق

مرا انیس مرا غمگسار میرا یار
رجوع میری طرف اب بہت ہوا ہی قلق

مجہی ندویہ تسلی کہ روز آؤن گا
کسی مریض کا بیماری مین گیا ہی قلق

چمن مین ہو گیا مین عشق پیچہ پہندی پر
کہ پیچ و تاب سی اندر مرا ہوا ہی قلق

الہی خیر ہو کچہہ آج رنگ بیدطب ہی
شروع موسم گل مین مجہی ہوا ہی قلق

نہ کہا پنجرے مین مرغ خوشی کو صد افسوس
عجب طرح کا ہی صیاد پایا ہی قلق

جو تم نہ تہی تو مجہی پیچ و تاب افزون تہا
تمہاری آنی سی صاحب مرا بٹا ہی قلق

خوشی کی شادی مین ہرگز نہ پہلا نہ پہنا
عجیب طرح کا یارو یہ چلبلا ہی قلق

یہ دیکہتا ہی ہر اک دم صفیر گلشن مین
بتاؤن کیا کہ دو رنگی کا آشنا ہی قلق

بس اتنو جانی دو لاحول بہیجو شیطانکو
تمہاری شعر وسنی اختر مجہی ہوا ہی قلق

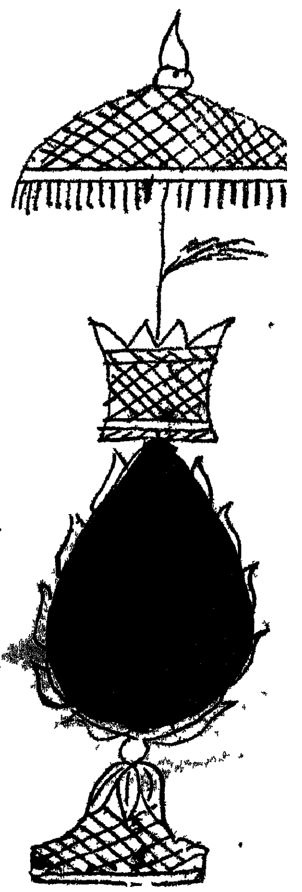
ردیف کاف

[redacted]

چشم تر میری ... اشکباری تک
برق ہی ... بیقراری تک

موت آئی جو تیرے کوچی مین
حد ہوئی قطع خاکساری تک

منتظر کو قت ...
... ظاری تک



دود نالہ ہو چشم پر نالہ | سوزش دل ہی آہ و زاری تک

ساقیا جام دل ہی توڑونگا | بیخودی ہی جو ہوشیاری تک

بی نقابی سی ہم برہنہ پا | شرم تھی اوسکے شرمساری تک

کھل گیا تیرے رخ سی غنچۂ دل | منقبض تھا امیدواری تک

خط ہمارا تو گل کو دی آئی | تھی یہ بادِ صبا سواری تک

ہم غلاکت مین ہین شہ خوبان | یہ متانت ہے بردباری تک

ٹوٹ جائیگا جبکہ تارِ نفس | بھول جاؤن گا دم شماری تک

میرا دیوان [illegible] ہے | تیرے دل کی ہی دستگاری تک

خاک سی انس ہو گیا اختر

ساری عزت ہے خاکساری تک

[redacted]

پڑتی ہی اپنی تن پہ علی الاتصال خاک
ہر خاک کی ہی پتلی کا آخر مآل خاک

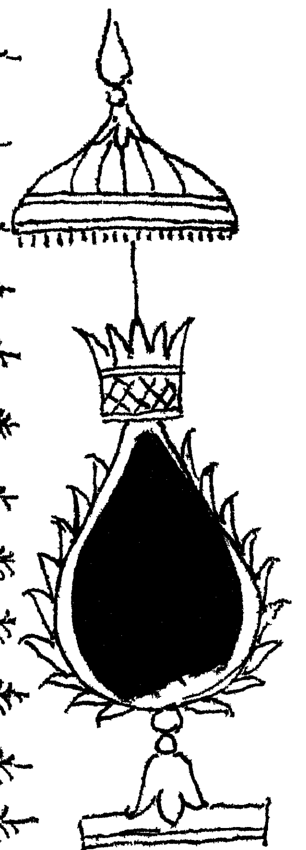
کب ہی شفق صبا نی فلک پر کیا بلند
تیری شہید کی ہی ای شوخ لال خاک

ذرّی چمکا کرتی ہین خورشید کی طرح
صد ہا ہوئی ہین صاحب حسن و جمال خاک

آئینہ سان جلی ہین مکدّر جہان سی
چمکائیگی غریبون کا حسن و جمال خاک

نیرنگی زمانہ کا اخترؔ نہ پوچھہ حال
ہر گل فنا ہی ہوگا ہر اک نونہال خاک

[redacted]



کیا چھٹ گئی صبح کی بھی شلّنگ
پہیلی شب ہجر کی جو کالک

زلفون مین تو مرغ دل پھنسا ہے
جھٹ جائیگی بس کمر کی لچک

دیوان مین نہین صدا ی مضمون
راگون مین بھری ہوئی ہی ڈہولک

ابرو سی ہوئی یہ تیغ عاری
بیزو ئسی ہوا یہ دل مشبّک

دل سوزیٔ آہ مین روان ہے — اس راہ مین مہر کو ہی ٹھنڈک

گر تار نگاہ اون پہ پڑ جای — چہری پہ رقیبونکی ہو چہلک

بی فایدہ درد و رنج و غم ہے — آئی گا نہ میرا یار مجھہ تک

افزون ہوئی داغ میرے تن پر — داغون سی لڑی کی انکھہ مشبک

چلّہ کھینچین رقیب گھر مین — پریونکی کرون یہان مین بیٹھک

چُنتی ہین جو وہ حسن پر افشان — چہری پہ یہان ہی غم کی ابرک

ہو جای کہین شکار ساقی — یہ مے بط دل تجھی مبارک

مطرب کی صدا سی تھین و آہین — اب کسکی خیال مین ہی چہک

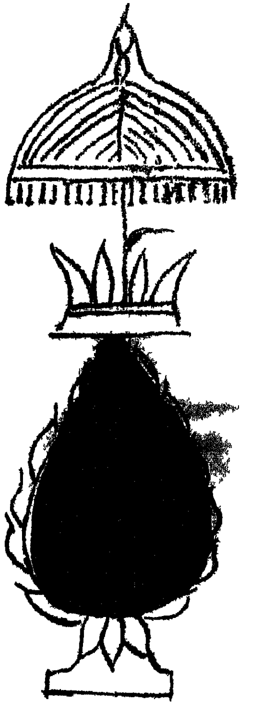
لٹکا و ہمارا دل پرے رو — ہووی شب زلف مین یہ کرمک

بجری پہ سوار ہو جو وہ بت — گنگا مین بہی ہماری چومک

پختہ ہون خیال خام مین مین — ناصح نہ کری گا مجھسی بک بک

اختر اس بحر کو تو دیکھو پڑ
معنی مین پڑے کہین نہ گنجلک





مثال کاہ ہوئین اپنی یار کی نزدیک — وہ کون حسن ہوا ہی ہزار کی نزدیک

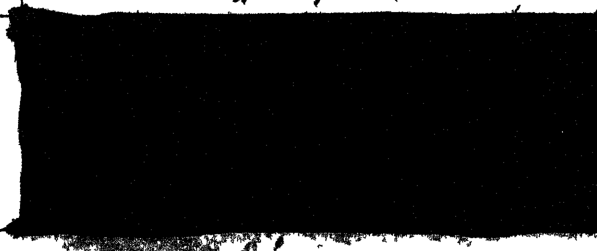
رقیب آنکی گلچین بنی ہین محفل مین — نہ پاوین پہنچین گی رخسار یار کی نزدیک

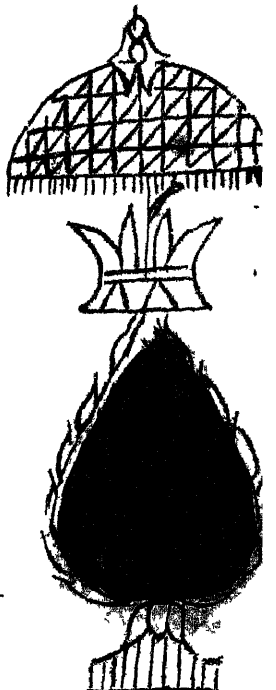
الٰہی آج تو عنقا ہی فکر و صد ہو — نہ پہنچیگا یہ کبوتر نگار کی نزدیک

اوڑی نہ باد صبا سی یہ خاک کو چمن — پہنچ سکی یہ ہوا ہی غبار کی نزدیک

یقین ہی کہ لپٹ جاے اوس سی بعد فنا — جو آئی توسن جانان غبار کی نزدیک

دعائین دیتی ہین اختر کو ماہ و مہر فلک
ہمیشہ خوش رہی تو اپنی یار کی نزدیک





شروعِ موسمِ گل ہی جنون ہی برِ مسکو تک
چمن مین بلبلین آتی نہین اس بیدِ مجنون تک

برا ہی رقص استادہ ہی گلبن باغ تو دینی
بڑہا ہی مصرعِ شمشاد اوسکی قدِ موزون تک

خزان آجائی رنگِ گل [redacted] گلگون تک

سواے زلف جب تک چشم میگون نہ دکھلاے
اثر اس مستِ سنبل کو نکرتا زہر افیون تک

عبث لیلی پہ تہمت دہر رہی ہی قیس دیوانہ
نہ پہنچی قامتِ شمشاد ہرگز بیدِ مجنون تک

ترے یادِ میان سی جسقدر لاغر سمایا ہے
رسائی اسقدر پائی کہان لیلی نی مجنون تک

ہر اک شب جلوہ تو ماہ کا کیونکر نکہت جانے دے
نہ پہنچا عشق غارتگر تو حسنِ روز افزون تک

جو موقع ہی وہ غالب کعبے تک پہونچت جا رہے اوپر
خرابی مین نکلا منہہ سی بھر مارِ افسون تک

نکالین گوہرِ اشک آنکھہ سی کسطرح غوطہ زن
نہ پہنچا مردمِ آبی کبھی چشمونکی جیحون تک

گلو بندین اداے شمع باغِ دہر باقی ہی
کہ رنگِ زیست پایا بحرِ تن مین ہمنی اس خون تک

بہلا ای حسن [redacted] تی اب پہنچا فلاطون تک

زمینِ شعر مین عالی نژاد جو منہہ نہ کہلواؤ
نکل جائی دلِ پنہان ہمارا گنجِ قارون تک

مضامین ہون جو سفل اونکو مین عالی بناونگا
زمین سی مین پہنچ جاونگا اس سقفِ گردون تک

وہ قائل ہمکو کر مانیگا توبھی سچ ادائی سے
چہوونگا نہ پہولونکی چہڑی بازوی گلگون تک

بنایا تیرہ بختون نی جمالِ مہر تابان سے
خیالِ روی زنخ اکثر پہرا ہی زلفِ مشکون تک

دکہاؤن تجکو خوبی آبروی فکر کی تجکو
ثنا کی ذرا جو ہر بدن پہنچی درِ مضمون تک

چکہا ای سیتی لبِ شیرینی شہدِ لبِ نازک
پلاتی ہین اگر انکہونکی دوری جامِ افیون تک

اسیرِ حلقۂ چشمِ صنم یہ سامری بہی ہو
مری جادو نگاہی سحر سی پہنچی ہی افسون تک

زمین تک گردشِ چشمِ فلک انکہون نی دکہلائی
سپہرِ گنبدِ مینا ہی اس جامِ افیون تک

نگر آہوی رم خوردہ بیچارہ سی وحشت
نہ پہنچی گردشِ جادو تہاری چشمِ گلگون تک

نہ وہ رنگِ حنا دیکہا نہ وہ زلفِ سیہ پائی
چمن مین مارتا ہون انکو وہ ڈہونڈہنی کی سنجو تک

عجب قسمت سی قسمت گہٹ گئی میری
کشیدہ نالہ ہای دل نہ پہنچی سحر موزون تک

زمین و آسمان ٹپکی اگر تیر نگہہ چھوٹی
اوڑائے طائر تیر نگہہ قصر فریدون تک

جوانی شب کی جراکر لیگئی خالی ہوا خانہ
نہین درج دہن مین اب تو سلک دُر دندان تک

گلو کی قوت نامیتہ سی کیونکر نمو ہووے
نمی کا نام کچہہ پایا نہ دیکہا نکہہ مین خون تک

سر محراب ابرو خال ہندو کی مقابل ہو
وہ کعبہ دل ہی سجدیکو جہکا ہی طاق گردون تک

نہ سمجہی کچہہ بہی ای اختر کہ کیا دور فلک تہا
نہ پہنچا زائچہ اپنا کبہی خال ہمایون تک

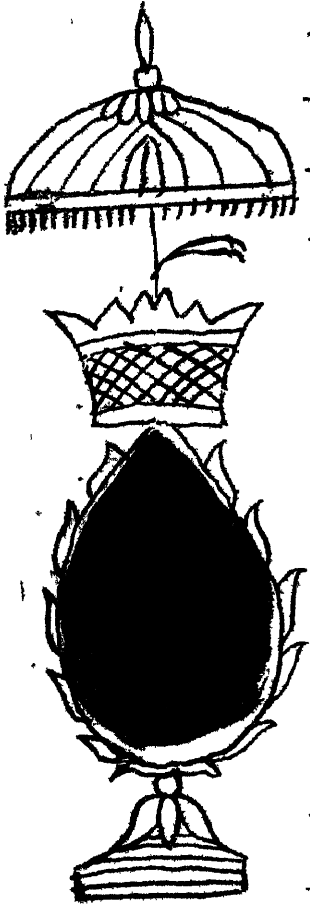
ردیفِ کاف فارسی

[redacted]

مژگان کی ساتہہ کرتی ہین ابرو نیاز جنگ
رہتی ہی نفرت خ مین بہی لیل و نہار جنگ

دروازہ میکدیکا کہلیگا اگر آج
قاضی سی کرنی جاونگا مین بادہ خوار جنگ

کیونکر اسیر زلف لڑی ترک سخت سے
صیاد سی نہ کرسکی ہرگز شکار جنگ



همراہ اوسکی لشکر نازو ادا ہی ہی
کرنی چلا ہی آج جو وہ شہسوار جنگ

اک جام می کو کہینچ کی کرتی ہین سرکشی
کم ظرف ہین جوانکی ہی بی اعتبار جنگ

قبضی مین ون نہ آسی تو مانگون پناہ مین
آتی جو ہاتہہ ون تو کرون مین ہزار جنگ

تلوار باندہنی کا نہین حکم شہر مین
اختر نہ جانہ جنگ کرین زینہار جنگ

[redacted]

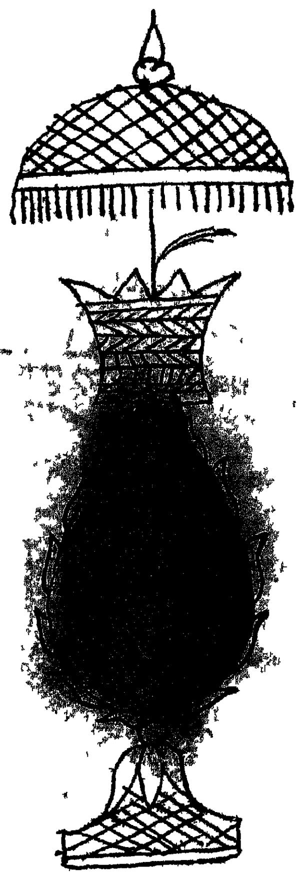
رہتا ہی کب تلک سر دستار سی الگ
او ڈل جا ہی سایہ دیوار سی الگ

باغ جہان مین کون ہی بلبل کا ہمصفیر
گلچین بہی ٹوٹکر ہوئی گلزار سی الگ

شیرین دہن کا ہی کہ اس مریض پاس
پرہیز دور دور ہی بیمار سی الگ

وہ مشق ہجر کی ہی جو صیاد بند کر
ہو وی قفس بہی مرغ گرفتار سی الگ

دیوانگی سی عالم وحشت مین بیٹھہی
کبک دری سی بہی پھرتی ہین قتار سی الگ



جرّاحِ زخمِ دل مرا قائل ہی تا نمک دے — ڈورا ابھی گلی کا ہی تلوار سی الگ

خم آگیا تو قد لیٔ وہین ہمسی کھینچ کی — سیدہی چلی تو ابروی خمدار سی الگ

شکوہ نہ ہجر و وصل مین نئی دشتِ ہجر مین — ماہی کیطرح دل تو رہا خار سی الگ

موتی سی قدر زلف سا کی ہی گھٹ گئی — چھالا ہماری دل کا رہا مار سی الگ

خوذ نالہ کش ہون سوختہ ہون یا بھر مین — ہمسر بھر ہون شعلۂ رخسار سی الگ

مثل [redacted] ناز سی الگ

دربان بھی سو گیا ہی یہ نیرت بہند ہے — دیکھول میری ہین بیدار سی الگ

پہر پہر کی بیٹھتی ہین بہت دخترِ رز کی ساتھ — دم کھینچتی تو آنکہی میخوار سی الگ

نظارہ بت کا کرکی خدا سی دعا کرون — تارِ نظر ہو رشتۂ زنّار سی الگ

مجھہ بن ملا تو انکی صورت تن اس پری سی ہے — سایہ جو ہو گیا ہی دلِ زار سی الگ

پہیکا نہ تیر ترک نی بوسی کی شرک سی — رکھون دہانِ زخم کو سوفار سی الگ

قفس بہ ہم مین فقط بال و پر کا ہے — نالہ شبیہ یک ہی منقار سی الگ

پتلی کیطرح آنکھ میں جو ہون کیا ہی دو رہن
اغیار پاس آئینہ جو ہون یار سی الگ

بی طرح اسکار ند کی ملت مین میل ہی
زاہد کبھی نہوگا گنہگار سی الگ

بلبل بھی ہو کباب یہی گر شراب نا
پہوتی نمک جو گل کی ہو سرکار سی الگ

شیعہ ہوں اور مقلد حب علی ہوں
اک شعر میرا ہوتا ہی دو چار سی الگ

دیو شب فراق نی رشک پری کیا
کیونکر ہوں اسکی ساتہ دیوار سی الگ

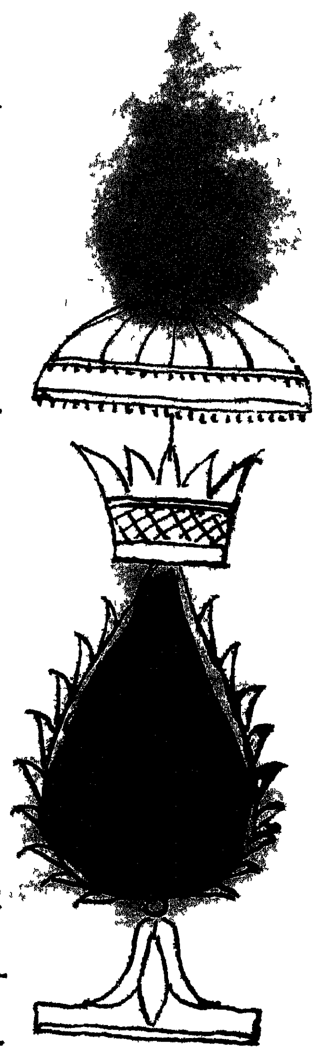
بی رخ ک [redacted] الگ

دیوانگی دکھائیگی اوس مہ کو بیخودی
ہشیار ہوگا خنجر میخوار سی الگ

[redacted]

ہوا ہی داغ بدن سی گلستان ت
ہماری پنجۂ وحشت سے ہی گریبان تنگ

ہوا ہی طول شب ہجر سی بیابان تنگ
ہماری وسعت وحشت سے ہی ستان تنگ



خدا خدا کرو مقتل مین ہاتھہ کو رو کو
جفا و قتل سی ہی اب دل شہیدان تنگ

کہ پائمال ستم بعد قتل بھی ہونگی
ہو سرو رسی پیراہن شہیدان تنگ

عطا ہو عمر خضر طول عمر ہو صاحب
تمہاری ہو تھہ نہین پھر آب حیوان تنگ

زمین کی سات طبق تک بہا ہی پہنچی
ہماری داغ سی ہی تختہ گلستان تنگ

لو ای حسین من حتیر کی دل کا تمنا ہو
سپاہ فلک سی ہو تا نہین سلطان تنگ

[redacted]

فندق پای نگارین سی ہی پاپوشمین آگ
کانو مین بجلیان ہین لگ گئی باکو شمین آگ

کیون نہو گرم زر زاد و نگا ہیچ حد سی زیاد
خور ہی لای فلک جیسی کی سر پوشمین آگ

سرمہ [redacted] ی دل بیہوشمین آگ

مرغ نقش ہی ٹہہا رابطہ ہمسی اپنا
کیا عجب جو نکل آئی اسی جوشمین آگ

ای پریزاد وغضب جسکی تیز ہی واہ
جب کہا سر تو وہین لگ گئی آغوشمین آگ

دل لگی ہمسی کرنا کہیں اے دریا دل | جامِ مے ہی کہ بھری بادۂ جوشن میں آگ

خفقانی ہوں مجھے سیرِ چمن دکھلاؤ تو | اب رہا کرتی ہی اکثر مری دشمن میں آگ

بھٹی پر آج نظر آتا ہی اک گل لالہ | کیا لگا دی ہی کسی ساقیٔ خوش جوشن میں آگ

سیمِ زر سی جو وہ ہار سی تو تنی چال چلی | اب لگا کرتی ہیں وہ یاد فراموش میں آگ

بو بلیں بند رہے کے بھٹی پہ چڑھاؤں چل کر | کیا مزا ہو کہ لگی ساقیٔ گلپوش میں آگ

میری بندوق کا پتھر بھی حفاظت میں رہے | یہ نہ ہو کہ لگی آتش سی ہمدوشمن میں آگ

شبِ شنبہ تک بجلیاں لیتا ہے بڑی تیزی سے | کہیں لگ جاتی ہی ساقی رخِ ہیتو شمن میں آگ

کیا بجھی گے یہ مسیحا زبان سے صاحب | عشق کی بھٹی سے اب اختر مینوش میں آگ

[redacted]

گل کو سفید کرتی ہیں سروان سبزہ رنگ | دہو کی کی ٹٹی رکھتی ہیں دام کشان سبزہ رنگ

درد ضعیفی بھر گیا آہ ہمارا سر گیا | صندلی رنگ کر گیا ایک جہان سبزہ رنگ



تیرِ شہاب سی اڑ گئی زردی چشم ہر گھڑی
قوسِ قزح نظر پڑی ہمکو کمانِ سبزہ رنگ

چینی کی تو مجال کیا کرسکا مقابلا
چاند کو زرد کرتی ہین مہروشانِ سبزہ رنگ

بو نہ گئی دماغ مین نشّا تھا یہ ایاغ مین
پھر نہ ملیگا باغ مین یار و نشانِ سبزہ رنگ

جوش ہی لا قرابہ بھر ایکطرف جلا گیا
فرشِ گلاب قطع کر بھرِ مکانِ سبزہ رنگ

لا کہہ گلونکی درمیان ہنستی ہی کھل کی زعفران
زر و درم رہتی ہین عاشقِ جانِ سبزہ رنگ

شمعِ خوشی بجھاتا ہی ورکِ غم لگاتا ہے
تودۂ دل اڑاتا ہی سخت کمانِ سبزہ رنگ

پہولونسی ہمسری سہی اب وہ کرین برابرے
قامتِ سرو سی ملی قیمتِ جانِ سبزہ رنگ

ہونٹھہ مین سرخ پانسی منہہ جو لگا زبانسے
پوچھی میری جانسی لطفِ بتانِ سبزہ رنگ

نارِ غضب حضور کی بند نگا دل جلا گئی
تا آتشِ مہر بجھی ہی بھر جہانِ سبزہ رنگ

سینی تو دل ملو لگے بات ہی یہ اصول
ٹوپی ہو سرخ پہول کی ہجرانِ سبزہ رنگ

موسی سیہ دکہاتی ہین تیغ مین ہمکو لاتی ہین

اختر خوش بلاتی ہین ماہ رخان سبز رنگ

ردیف لام

[redacted]



طیش نین جیون اگر خوش جمال ہوئی لال
کیون نہ ہشک خون نین ستی گال ہوئی لال

باغ دہر مین اگر تجھ سی وہ نگینی
گر ترا تصور ہو تو خیال ہوئی لال

[redacted]

گو سفید [redacted] بال بال ہوئی لال

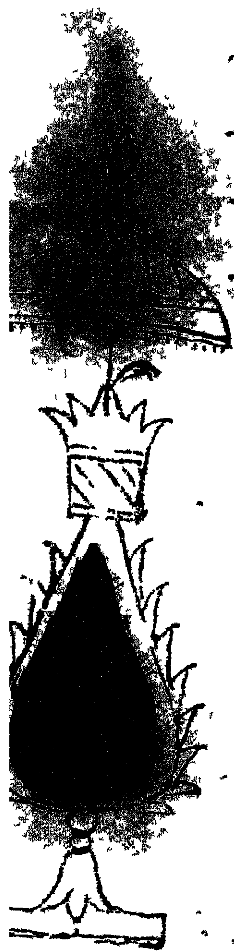
تیری تیغ خون آشام دیکھ پاگر اتری
کیا عجب فلک پر بھی یہ ہلال ہوئی لال

ریش پر نہین اہد یہ خضاب کی سرخی
خون کیا ہی شیطان کا کیون نہ بال ہوئی لال

عیش سب پلٹ جاتین آج ہوئے ہین نو روز
ہج ول آتش ہی اب کا سال ہوئی لال

پھر عتاب کرا ہی گل زرد ہو یہ ہولی
اس گلابی عارض سی گلال ہوئی لال

انکہہ مین نہین آتا کیا سیاہ بختی ہے
دلمین گر جگہہ دون مین ترا خال ہوئی لال



وحشیونسی کیا چارہ ترک سامنا کرتو | پہر مژہ کی تیر وحشی غزال ہوئی لال

کیون سیاہ پوشی ہی ہجر یار مین بلبل | زرد رو وہ گل ہی جو بی وصال ہوئی لال

تیری [redacted] لال

تہ جو سبزہ خط کی پوچھی وہ گل اختر سی

تو سیاہی کاغذ پر مثال ہوئی لال

[redacted]

ترا انداز مجھہ پر ہو گیا ہی مین مشکل | نہین آسان تماشا ہی یہ داغ مہ جبین مشکل

ہمیشہ شاہ بھی سائل ہی مضمون عالی کے | نہ اسکو سہل سمجھو ہی یہی تاج و نگین مشکل

تصور رکھتا ہی اسکا خط بھی تو ائی لیجا | سمجھتا ہی گل مضمونکو مرغ کاغذین مشکل

مگس طینت نہ لینگی بوسہ لبہا ی شیرین کو | اگرچہ کیا نوش اسکو ہتی نیش انگبین مشکل

وہ گم مشرب ہین ہم آسان نہین یکطرف کا پانا | ہمارا کاسہ چینی سمجھہ خاقان چین مشکل

مرنی نالی جلا دیتی ہین اکثر شیر قالین کو | سمجھہ لی گوسفند دلکو گرگ آستین مشکل

وہ گم گشتہ آئین سانی سمجھہ کر کر کرو گندہ | ہمارا نام بہی ہوجای بالی لای نگین مشکل

صفائی چین گیسوی صنم کی ہمکہ آسان ہی | مٹی اغیار سی کسطرح ہی چین جبین مشکل

حقارتسی نظر کرنا نہین آسان گداون پر | پسند شاہ خیبر ہی سمجھنا نان جوین مشکل

ہمین ارمان ہا نظارہ ملک خموشان کا | تماشا اونکی محفل کا ہی انجلوت نشین مشکل

ہماری رین ہی بندبادہ خوار ایسا ساقی | دکہادی سر مہر کوہی بہ آب آتشین مشکل

گل مضمون میں شعر رین کسطرح سی بہو لی | کہین آسان ہی فن شاعری مجکو کہین مشکل

طبیعت آزمائی ہی مجہی آسان ہی ای اختر

[illegible] مشکل

[redacted]

گلشن مین نہ ہاتہو پیہ کیا کیا نہ کہا ہی گل | کیا کیا ہوای عشق نی تن پر کہلای گل

آئی خزان بہار گئی حسن یار کے
داغ جگر نہ باغ مین کہلیگا مٹائی گل

مین وہ شہید ناز تہا یوسف کے بو ملی
جب باغبان نی قبر پر آ کر چڑہای گل

جب مرقد حسین پہ پہنچینگی زائرین
لخت جگر چڑہائینگے ہر جا بجای گل

گلشن مین عاشقون سی اب آ کی بیٹہی
شرمندہ داغ جسم کریگی صفائی گل

ای سرو تن چمن مین تو پوشاک زیب ہو
غنچہ ہو کجکلاہ اگر ہو قبای گل

اوس حور وش کی عشق مین زاہد عجب نہین
جہونکی چلای خلد کی ہمراہی گل

اختر ہزار شکر کہ گلزار ہو گئے
اوس گلبدن کی ہاتہہ تہ کیا کیا لکہای گل

[redacted]

جہولا گلشن مین بہی لٹکا ڈالی بلبل
آم کی جہانٹ لی گلزار مین ڈالی بلبل

تاک مین ہی بہت پہرتی ہین صیاد جہان
ابہی آتا ہون ذرا باغ سی جالی بلبل

وہ معنی ہو کجا جاوےگا مین لف کی تاب
یہ ترانہ ہی نیا باغ مین گالی بلبل

داستان خوب سنائی کہ جگر داغ ہوا
لالی کو باغ مین جینی کی ہین لالی بلبل

کبہہ کہرا دن کا جو پتونکو تو اوڑجاناتو
دام لاتی ہین سی جاہنی والی بلبل

ہر روش فوج ہی گلشن مین صف آرا ہی
سر کی باغ مین استادہ ہین بہالی بلبل

رحم کر پر نکتر اسکی ابہی ای صیاد
آب و دانہ تو قفس مین ابہی کہالی بلبل

فاختہ بنکی ابہی طوق غلامی پہنی
دیکہی او سرو کی کانونین جو بالی بلبل

نالہ سوختگان باغ مین ہوتا ہی بلند
مشت پر آہ کی آتش سی بچالی بلبل

[redacted]

نالی اسطرح کئی کوچہ جاناں سی نکل
جیسی بلبل کری فریاد گلستان سی نکل

باغ کی جا کہی بچہی نہ پڑتی گل چین | بس چمن صاف ہوا ہے تو گلستانسی نکل

عشق حسن رخ تابان ہی ملا زلفو مین | سحر وصل ملی اب شب ہجرانسی نکل

طفل مکتب ہی مری عشقمین مجنون ہشیار | آیا اوستاد فرا اپنی بیابانسی نکل

سلسلی سی تری ای طوق یہان پہنچا ہون | پیشوا اپنکو مری آج تو زندانسی نکل

پیچ پر پیچ نہ کہا ای دل نالان ہشیار | عشق رخ ہو گیا اب کاکل پیچانسی نکل

فرش آنکہون کا بچہا گہر مین صنم آتا ہی
اختر اب آج نہ تو خاطر مہمانسی نکل

[redacted]

آئینی سی نہ صاف [redacted] بہار دل

صیاد تا کا کر [redacted] دل

اس عشقسی ہوا یہ مری دلکو رابطہ | دل او سینہ نثار ہوا او نثار دل

شاعر ہون بارکش ہون ملی مجکو اُسکا بوجہہ — فکرِ رُخِ حبیب سے اوٹھانہ بارِ دل

ہین پائمال رقص سی ہر خصال کی — ٹہوکر کی ساتہہ جاتا ہی صبر و قرارِ دل

تیر اور کمان صید مین درکار ہی کسے — کرتی ہی ایک جنبش مژگان شکارِ دل

داغون کی [illegible]

قابل ہی سیر حُسن کی یہ لالہ زارِ دل

[redacted]

سنی قصو نین ہوئی ہمکو فسانا شبِ وصل — ہجر مین موت کا ہوتی نہی بہانا شبِ وصل

میری معشوق نی کہنا جو نمانا شبِ وصل — واہ کیا ہاتہہ لگا میری بہانا شبِ وصل

وہ ہمین ہین جو تڑپتی ہین پڑی راتکو — چین سی سوتا ہی دنیا مین زمانا شبِ وصل

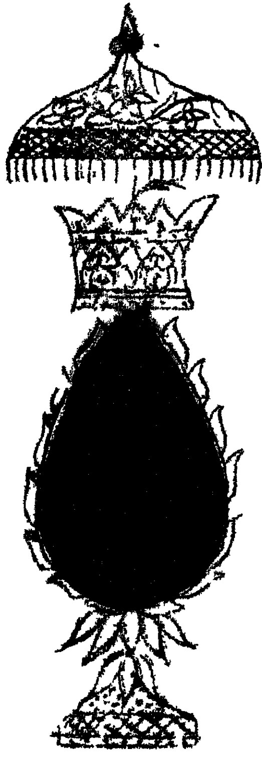
دل دکہانا نہ کسی عاشقِ خود رفتہ کا — مانا میری نصیحت نہ ستانا شبِ وصل

پیچہی سی ہودج و مرکب سی کچہہ یاد آیا — دل ہوا بزم مین پہلی سی انا شبِ وصل



گر گئی رشک سی اغیار تری کوچی مین
ہاتہہ آیا مجہی قار و نکا خزانا شب وصل

یار اختر سی یہ کہتا ہی کہ زک پائیگا
بڑی تاکید سی کہتا ہی نہ آنا شب وصل



[redacted]

پہنی ہین ہی یار نی کانونمین کرن پہول
اسی صبا دِ آج لٹی لا کہون ہی من پہول

آنکہونمین پتی ہا [illegible] سبز کوئی چمن پہول

مین وُہ نازک ہون کسی سرو ِرواکا
ہور وز نسوم خود مری سینہ پہ کفن پہول

کیونکہ نہ خزان ہو چمن ہستی اغیار
گلزار رخ سرخ ہی و رسیب ذقن پہول

گلزار ہین شہر مرد بدن دفن ہوئی ہین
بی شبہہ و شک ہوگی شہیدونکی کفن پہول

کب باد صبا جاکہو گلزار پہ بہار
نازک کی تعشق مین ہی دیکہا بدن پہول

زندانمین اگر قید کری مجکو وہ گلرو
پہل پہل کی گلا سرخ ہو ہو جائے مجہی سن پہول

ہلاتی ہین ہم بید سی مجنون ہو لیلی
چنوینگا تنکو نکیطرح عشق چمن پہول

صیاد کو اب بلبل شیدا کی ہوئی تاک
آراستہ باغ کری بیت پہول

پہولا شجر حسن ترا ای شہ خوبی
دکھلائی دیا سبزۂ خط مین دہن پہول

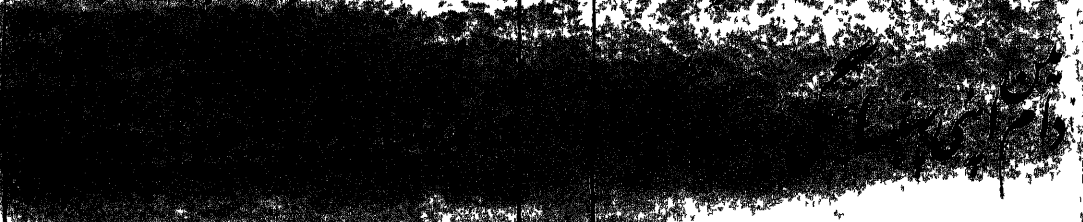
کہوتا تھا کہرا ہو گیا اک داغ سی لالہ
سکّی کا شہ حسن کی سیکھا ہی چلن پہول

اختر کو نہ بہولینگی علی باغ جنان مین
گلزار محمد کی ہین وہ سرو و سمن پہول


[redacted]

نام میرا تو نہ لی نام خدا لی بلبل
مشت پر آگ سی دوزخ کی بچالی بلبل

لی مری جانیگی تو سیر گر گلشن مین
سیر گلزار نظر آئیگی بہالی بلبل


[redacted]

یاد دیتی اس گل تر کی جو چلون قالین پر
کیا عجب ہی جو بنین رونگی گالی بلبل

منع کرتی ہی مجھی سنگی میری بہی رقیب
لن ترانی کا ترا باہی تو گالی بلبل

وہ نہین ہون مین کہ لڑکونکی طرح سی بہلون ۔ دیکہتی مجکو ہما میری بلا لی بلبل

مین وہ نہین کہتا ہون سمجہہ کر سی اتار دینا ۔ جان والی سی کہو اپنی سنبہالی بلبل

ڈالی پر چونچ تو گہس لی کہ ترا دہن ہی کنہا ۔ نیشتر مار نہ تو زخم ہین آلی بلبل

شہر گہر ہکر و باغمین ل بہنتا ہی ۔ پتونکی اوڑہ کی بیٹہی ہین دوشالی بلبل

وہ نہین ہی کہ کبہی بوجہہ سی نکی جہان گلشن لی ۔ ایک پتی تو کبہی سر پہ اوٹہالی بلبل

سچی ہاتہ مین سنبل سی چہوٹتان لا کہون بو ۔ بند کر چونچ قسم عشق کی کہالی بلبل

جان دیتی ہی تری شاخ بی پہ رو رو کریہ ۔ باغ مین کیون نہ گلستا نکا مزا لی بلبل

مین ہی اختر خوش لہجہ ہون سن کی اسکو ۔ سامنی میری ذرا اپنی ہٹالی بلبل

[redacted]

بہ تنہا [illegible] ارم ۔ بجمال خویش زارم

نہ من آنم نہ اینم ۔ مگر سینہ فگارم

بحکمت تاج لقمان
بمحفل نے سوارم

سمندش پاے بگذار
که من مشت غبارم

مرا نسبت بخاکست
نه من نورم نه نارم

بگیر این خاک یکمشت
غبار رهگذارم

سیاهی هم ز من هست
به تار زلف تارم

اگرچه ماه و مهر
بتو اختر نثارم

اوس سے بھی سمجھتی ہین پارۂ حسن کو ہم
ہے سلیمان تشبیہ کیا دین جنکو ہم

اوسکی وحدت باعین ہر نفس بھی علی
کیون نہ سمجھو جو بھی سمجھا کرین ممکن کو ہم

طی ہوئینگی کمر کی راہ تار وزرعرا
کیا کرینگی چہین کر پھر خضر سی اس سنکو ہم

عود کرتی ہی جوانی بھی ہماری اوسکی ساتھہ
دیکھہ پاتی ہین جو پیریمین کسی کم سنکو ہم

اک برس ہر سال اپنی عمر مین ہوتا ہی کم
غم گرہ مین باندہ کر لیتی ہین اس سنکو ہم

قد کشی کرتا ہی وہ گل باغمین ہر سرو سے
دشمنونمین کھینچ گیا سمجھائین کیا محسنکو ہم

تختہ سینہ ہی زرد رخ اور اشک سرخ
گل کھلی ہر رنگ کی گلشن مین اب گن کنکو ہم

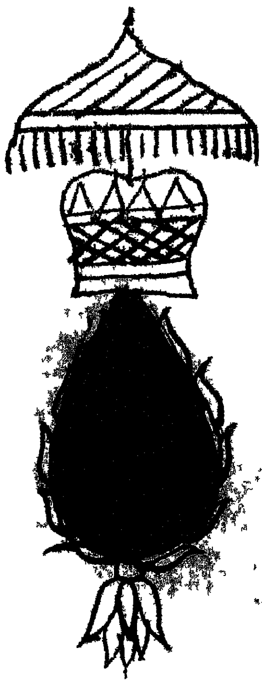
جب خیال غیر اسکو آیا یہ آگہہ ہوا
کیا زیادہ دلسی پھر تشبیہ دین کا ہنکو ہم

مالک فردوس رخ اسکو رکھتا ہی عزیز
حور و غلمانسی سمجھتی ہین سوا مومن کو ہم

درد و غم مین ہجاں کی الفتسی کرین کیا دشمنی
خانہ دلسی نکالین کسطرح محسن کو ہم

ہو جو خورشید قیامت رخ تابان طلوع
تیرہ بختی سی شب ہجراں کہین گی دنکو ہم

ایسی منہہ زوری کی اس دلکو رکھا چاہیے
فانیونمین بڑہ چلی اختر گھٹائین رانکو ہم



[redacted]

بدلتا ہی سحر ہوتی ہی ساماں گل و شبنم
چلا خورشید رکیون بھی نقصان گل و شبنم

عرق گلکا ملی اور خوں ہو وی داغ لالہ کا
ہماری اشک تیری لب مین پنہاں گل و شبنم

خزانمین باغبان ہاتھونسی سر پیٹ لیویگا
بہار باغ ہو ویگی نہ ساماں گل و شبنم

مرا خورشید رو آجائیگا گر سیر گلشن کو | نکل جائیگی اوسکو دیکھہ کر جانِ گل و شبنم

کرین جی کہولکر نظارہ دنکو باغِ عالم کا | یہی رمان ہا نکلا نہ ارمانِ گل و شبنم

یہ تیرے صدقے ہوتی ہین مین انکی صدقے ہوتا ہون | تری قربان گل و شبنم مین قربانِ گل و شبنم

نہ ہنسا ہنسی الاہٹی ہمسا رونی والا ہے | ہمین تم باغِ عالم مین تو ہین جانِ گل و شبنم

گلو ہی عاشق و بلبل ہے کیون ہی چہرتی گلچین | اوٹہی کیا کیا ہمنشی دستارانِ گل و شبنم

قباہی گل نے لیتی آتی مین نہ گو شبنم | چمن مین باغبان کیون ہی نگہبانِ گل و شبنم

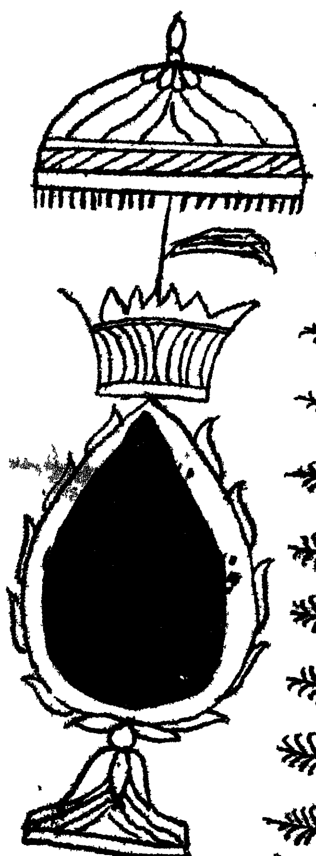
جہان گل ہی وہان شبنم جہان شبنم وہان گل ہے | ہمیشہ سی یہی ہی عہد و پیمانِ گل و شبنم

کسی دن سامنی ناصح کی گلشن مین تماشا ہو | چمن مین دیکھین عاشق کت و شانِ گل و شبنم

سبب برخاستگی کیا ہمسی این گلچین و بلبل کو | نہ رخوا ہی گل و شبنم نہ خواہانِ گل و شبنم

مرا احسان ہی سر تا پا گلزارِ عالم پر | بھری ہین گریہ و خندہ سی دامانِ گل و شبنم

گل کاغذ پہ یہ سرِ قلم کیا کیا بہتکتا ہے | لکھی مضمون سیاہی سی ہی شانِ گل و شبنم



کہلاؤں آب خجلتی سے ہو سنبل کا مین مضمون مین
رخ و گیسو مین ہی حال پریشان گل و شبنم

ہے حسن تیسی مین ان کہان فکر مضامین مین
دکھاتی ہیں لب کنگھی نی جو دندان گل و شبنم

تمہاری عکس عارض سی بجا پژمردگی آئے عاشق
مری مسی گلستانمین ہی جان گل و شبنم

خدا کا نام ہی دنیا مین اوٹھ جائیگی بانو نسے
صدا جاری ہی گلشن مین فرمان گل و شبنم

رقیبون پر پڑی وسواس اپنا دل بھی گھبرایا
ہوئی شبکو جو وہ گلشن مین مہمان گل و شبنم

جو اختر ہاتھ پر گل کہاتا ہی فرقت مین روتا ہی
حسد کرتی ہین کیا کیا نقش بندان گل و شبنم

[redacted]

وصل ہو اغیار کو ہجرت مین جان دین سی ہم
کیا ہی امید رکھتی تھی تمہاری دم سی ہم

روکتی ہین لیکے تیغ ابروی قاتل کی ادا
رکھتی ہین جرأت زیادہ جرأت رستم سی ہم

چہرۂ انور ترا دیکھا ہی یہ ممکن نہین
آنکھ جھپکاتی ہین فروغ نیر اعظم سی ہم

انجمن مین بھی ہمین تھی اور ہمین خلوت مین تھی
یا وہی ہم ہین کہ اب تر ہین نامحرم سی ہم

ساتھ غیرونکی نہانیکو نجا اے بحر حسن
دیکھ طوفان لائینگی اس چشم پرنم سی ہم

کونسی ساقی کی چشم مست کا دھیان آگیا
بزم مے میں ہوگئی بیزار جام جم سے ہم

روح کو بھی سلسلہ اس قید کا باقی رہا
مرکے بھی چھوٹی نہ دام گیسوئے پرخم سے ہم

کوئے جاناں میں لگی رہتی ہے شکوونکی جھڑی
خاک جی بہلائینگے سیر گل و شبنم سے ہم

دھیمے دم میں ہمنے بیدم کردیا دلدار کو
لائے وہ سدم یار کو کھینچے کس کس دم سے ہم

ابروئے دلدار کا مارا کبھی بچتا نہیں
اختر [illegible] بچ جا[illegible] شا[illegible] قاتل عالم سے ہم

[redacted]

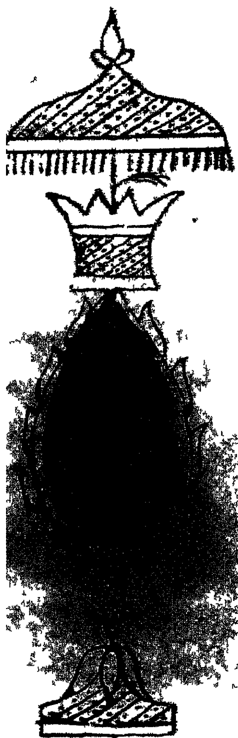
اس دور [illegible] بھی [illegible] بہاراں تمام
جبتک [illegible] ہم [illegible] بہان تمام

قاصد بہت [illegible] نامہ [illegible] عشق کا
دن [illegible] میں کیجیو [illegible] بیان تمام

جبتک کہے نہ افسانہ ہی عشق کا
ہے داستان لیلی و مجنون کیا تمام

زیر زمین بھی چین نہ لینے دیا ہمیں
تیری سلوک یاد ہیں اے آسمان تمام

اکی برس بڑھ گیا دست جنون زور
داماں و جیب پھٹکے ہوئے دھجیاں تمام



مشکل سی میں اونکو منایا تہا اوٹہ گئے
افسوس محنت اپنی ہوئی رایگان تمام

کہو آیتی فسانہ نہ الفت کا رات کو
تا صبح حشر ہو گی نہ یہ داستان تمام

لکہا جو وصف گیسوی خمدار یار کا
خامی کی چاک چاک ہوئی ہی بان تمام

جو چیز ہی فنا اوسی اکدن ضرور ہے
باقی خدا ہے اور یہ سارا جہان تمام

اختر کی زندگانی فقط اوسکی دم سی ہے
بن دیکہی اوسکی ہوویگا یہ نیم جان تمام

[redacted]

غنچۂ دل [illegible] تم
[illegible] صبا ہو تم

بی مروت ہو بیوفا ہو تم
اپنی مطلب کی آشنا ہو تم

کون ہو کیا ہو کیا تمہیں لکہیں
آدمی ہو پری ہو کیا ہو تم

ٹیڑہی ٹیڑہی ہے راست بازو سی
کیون جی کیون آج کج ادا ہو تم

پستۂ لب سی ہمکو قوت دو
دل بیمار کے دوا ہو تم

صفِ عشاق قتل کرتے ہو | اِس جماعت کے پیشوا ہو تم

ہمکو حاصل کسی کی الفت سے | مطلبِ دل ہو مدعا ہو تم

یہی عاشق کا پاس کرتی ہین | کیون جی کیون درپئے جفا ہو تم

رنج دیتے ہو عینِ راحت مین | اجی معشوق بد مزا ہو تم

اسی اختر کی تم ہوئی معشوق

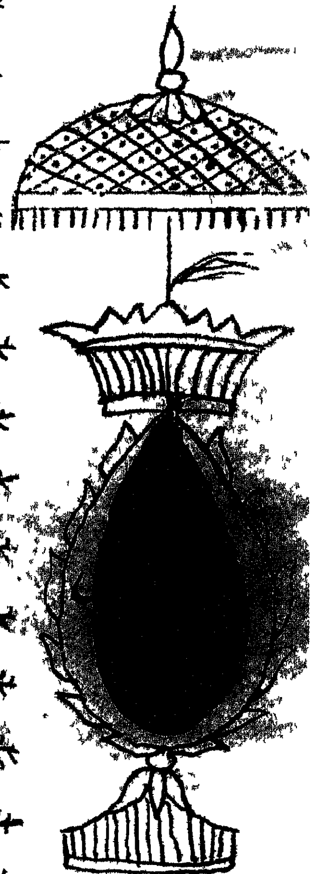
[redacted]

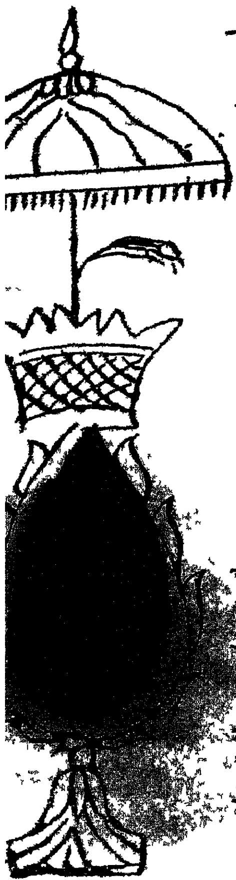
سردارونکی سردار [illegible] محبوبۂ عالم | کیا [illegible] مین محبوبۂ عالم

سرپیچ کی جا رکھتی ہین طرّے کی برابر | سردارونکی دستار ہین محبوبۂ عالم

سلطانِ جہان قدر نہ کسطرح برا مانین | الفت مین گرفتار ہین محبوبۂ عالم

کسطرح چمک جائی نہ یہ گلشنِ دنیا | نورِ رخِ گلزار ہین محبوبۂ عالم





ہون کیون نہ سلیمان ماں تابع فرمان
عالم سی وفادار ہین محبوبۂ عالم

کیا پیچ ہی کیا تاب ہی کیا آب ہی کیا بل
کیا طرّہ طرار ہین محبوبۂ عالم

فرمان پہ کسطرح نہ بالا رہی فرمان
مختار کی مختار ہین محبوبۂ عالم

موتی سی عدو نکی بہی گہر بہر دین واہ واہ
کیا دولت بیدار ہین محبوبۂ عالم

دیوینگی بہت سیم و زر و مال گدا کو
[illegible] عالم

[illegible]

[illegible] ہین صبح [illegible] کر جائینگی ہم
[illegible] پانی مین سوا کرینگی ہم

الفت نی سر سی عشق کی ٹوپی اوتار دی
کسکی قبا حسن سی پرا کرینگی ہم

بیمار ہین حذاقت دل کام آگئی
ملجائی تو مسیح کو اچہا کرینگی ہم

ہردم بلائین لیکی سر موی یار کی
شانی کی طرح زلف مین لٹکا کرینگی ہم

ابھی صبح پردہ فاش نکرنا مرا ابھی | ایساہی ہی تو راتونکو آیا کرینگی ہم
یہ راہ خضر دل کو نہ معلوم ہوی گے | اوسکی کمر کی یاد مین بہٹکا کرینگی ہم
گر ہجر ہو چکا ہو تو وصلت کا لطف ہے | انگور بن گیا ہو تو اچّہا کرینگی ہم
ہمکو بہی دل جاتا ہی کیا خود مریض ہے | ابتو علاج درد مسیحا کرینگی ہم
شب بہر بقدر عشق تصدق ہوا کرے | اس دل کو تیری چہری پہ ہالہ کرینگی ہم
گالونکو رشک آئینۂ خود بینا بین گے | داغونکو اپنی عقد ثریّا کرینگی ہم
تسکین نہ ہوئیگی دل خانہ خراب کو | دل کی طرح زمانی مین اوچہلا کرینگی ہم
اغیار ٹہوکرونین کہین پائمال ہون | وہ کہہ رہی ہین یارونین ناچا کرینگی ہم
توڑیگا کون صبح کو سیب ذقن کی پہل | پاسی کی طرح راتونکو جاگا کرینگی ہم
تیری دعا ٹہائیگی راتونکو غیر کو | صاحب نماز صبح کو اوٹہا کرینگی ہم
شیطان کا کام ہی جو کہلی جعل کو چہپائے | لاحول ایسی باتون کا پڑا کرینگی ہم

لیجاوے پھر کو اگر یار کی قرین
ای صبح تیرا شام سی تباہ کرینگی ہم

شیرین دہن کی خط کو اگر میری پاس لائے
پیغام بر کی منہہ کو بھی میٹھا کرینگی ہم

وہ کہہ رہی ہین غیروں سی رغبت ہے اسقدر
صحبت مین غیر جنس کی بیٹھا کرینگی ہم

ای گل نہ چاہئے تجھی پرخاش باغبین
راتونکو غیر آئی تو کھٹکا کرینگی ہم

موتی کی قدر کھوئینگی نوچینگی جب نہین
داغونکو اپنی لعل کا مالا کرینگی ہم

صیاد سی نہ جائیگی پرخاش عمر بھر
بلبل کی طرح باغمین دھڑکا کرینگی ہم

ہنسی ہنسی لیگا کہ سہینگی تمہاری جور
غیرون کی ساتھ لپٹو گی دیکھا کرینگی ہم

تیری چلن سی ہم نہ کبھی باز آئین گی
کھوٹون سی تاؤ کھا کی نہ صفرا کرینگی ہم

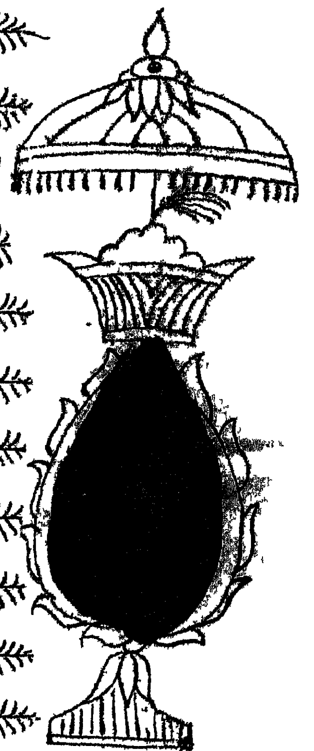
بار نزاکت رخ محبوب لیوین گی
سرو سہی سی باغمین لچکا کرینگی ہم

بھٹکائی راہ قافلۂ دل ہزار کی
ہشیار ہو جرس ابھی نالا کرینگی ہم

کیا دربدر پھرایا ہے پردیسین ساز کے
اس دہن مین اپنی دیس مین گایا کرینگی ہم

وہ کہتی ہین کہ چاندسی ہی ہم زیادہ ہین

اختر کو کیا زمانی مین رسوا کرینگی ہم



[redacted] من کلام

سلطان المقید بادشاہ اودہ

ہمارا سر خوشی مین اب گیا صنم — جو قاتلانہ مار تو تو پا صنم

جلا جگر سبھی کہ وہ ملا دلا — کبھی کبھی ملی کرون گلا صنم

ہزار غم جگر مین ہین پہ کیا کہون — تمہاری غم سی دل گیا بھلا صنم

میری خدا بتون کو کیا [illegible] — [illegible] گلا صنم

اگر قمر کا داغ تھا تو دل پسا — مگر وہین [illegible] بھی کھلا صنم

اگر خطا ہوئے تو درگذر بھی کر — یہ کہہ رہا ہی دل مراد کہا صنم

اری خدا کی واسطی یہان بھی آ — ہزار بار دم دیا بہلا صنم

میان ہماری دل سی اگو بسی / کہان تلک کہون مین اب بہلا صنم

الم پہ مین الم مجہی کہون سو کیا / جفت یہ دل خرابی ہی تو صنم

ملاپ مین مزا نہین ... / ... دل گیا صنم

غریب ہم تو مین پری کرم بہی / طپش درون دل مین ہی بلا صنم

کرو نہ اختر پری مشاعرہ

مباحثہ مناظرہ گیا صنم



ردیف نون

غزل [redacted] کلام سلطان المقید واجد علیشاہ

ڈہل گئی سانچی مین ... / ... گوری ہاتہہ پاون

چوکڑی مین گو تمہارے چالسی ملتی ہین / لاکہون کہو کر چکاری گوری ہاتہہ پاون

ہم نشینو گن کا تجہہ پر نازہی ای شیر خدا / کس ادا سی نی ماری گوری ہاتہہ پاون

قدرت حق ہارہ وہی شک خور گل ہی
چاند سورج مین اُتاری گوری رہی ہاتہہ پاؤن

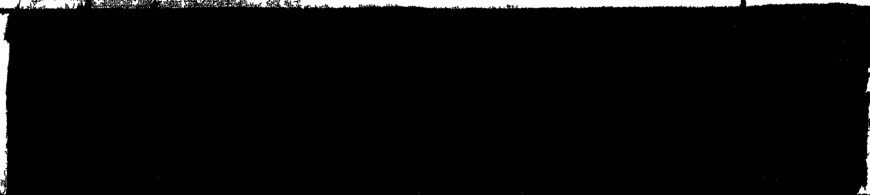
میری مٹی گر بگاڑو تو اہی کردی سیاہ
تیرگی خاک ساری گوری رہی ہاتہہ پاؤن

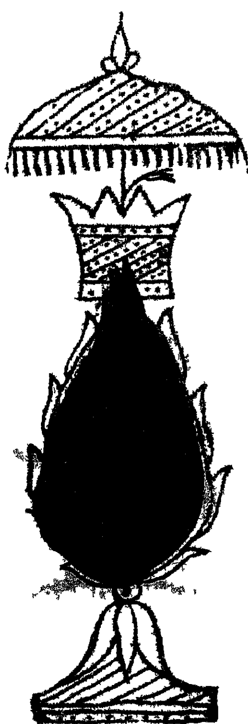
موتیا سی کیون نہ نسبت دین تیری سینی کو ہم
شاخ گل ہین پیاری پیاری گوری رہی ہاتہہ پاؤن

شاخ تر مین تختگی آنی لگی پہولی گا گل
ہو چلی اونکی کراری گوری رہی ہاتہہ پاؤن

نیمچہ بہی ہاتہہ مین تہا تیری بدلی بہت
چڑہ گئی مُنہہ پر ہماری گوری رہی ہاتہہ پاؤن

جہو شوبنکا ناز کچہہ بیجا نہین انداز پر
ہین یہ ای اختر ستاری گوری رہی ہاتہہ پاؤن


[redacted]



ہنو نکی ذات سی کیا کیا شرارتین پاتین
کہ پانی پانی ہے سنگین عمارتین پاتین

ہماری سینی کی درگاہ پر ہے گل داغ
ہتون نی روضۂ دل کی زیارتین پاتین

سما چلی تہی جو ساقی کی آنکہہ مین نظر
شراب خانی مین کیا کیا حقارتین پاتین

خیال یار میسر ہوا تصوّر مین | شروع خواب مین دلنی بشارتین پائین

جمال یار کو سارا بدن ترستا ہے | ہر ایک داغ نی تن پر بصارتین پائین

کریگا مشق گدائیکی شاہ حُسن یہ طفل | بہت بزرگون نی اسکی وزارتین پائین

بھرا ہی کوٹ کی اس عشق مین بہی محسن صنم | ہر ایک عضو مین دل کی اشارتین پائین

بہت تلازمہ سنبل کا باندہتا ہی وہ گل | خطو مین ہمنی نہ خالی عبارتین پائین

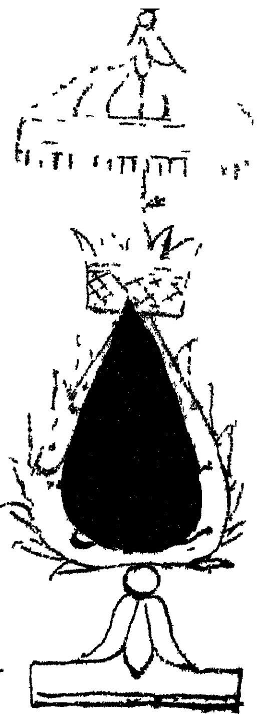
دہرا ہی محمل لیلی کو ہمنی صحرا مین | ہماری شہر مین مجنون عمارتین پائین

ملا کبہی مرض مجہہ مین سر دہری کا | بہت طبیبون نی تن مین حرارتین پائین

ندیکہا عشق سی کیا حسن نی وہ نشین | ہزار دین دل نی بصارتین پائین

چمک چمک کی رلاتی ہین برق وش محبوب | جو آیا موسم باران شرارتین پائین

تری نصیب کی گردش حقیر کرتی ہی
جو مہ کی ہاتہہ سی اختر حقارتین پائین



[redacted]

ہی نگین تیرا کھون کا سہر جو رہوتی ہین
رخِ ساقی سیتی مینوش سب مخمور ہوتی ہین

جمالِ شمع وسی لمین گر با سو ہوتی ہین
مضامین تجلّی مرہم کافور ہوتی ہین

بزرگی سب اجلّی پاس سی کہتی [illegible]
[illegible] جاتا ہی جب ہم دور ہوتی ہین

کرین گلگشت کیونکر حسنِ عالم سو سی زعاشق
زبانونکی عوض شعلی دہن مین طور ہوتی ہین

عجب نقشہ ہی کو یا سی رجانی رشکِ جنت ہے
مری معشوق کی نقشِ قدم بہی حور ہوتی ہین

وُ خورشیدِ قیامت ہے تو ہر عاشق افیل ہین
نکل سکتی نہین بالی جو منہہ مین صور ہوتی ہین

رخِ تابان کو بی زلفِ سیہ دیکھا نہین جاتا
عجب ہے صبح جو یا ہی شبِ دیجور ہوتی ہین

ندی شیرین لبی ای سنگدل عمرِ دو روزہ کو
عجب فرہاد کی مانند ہم مزدور ہوتی ہین

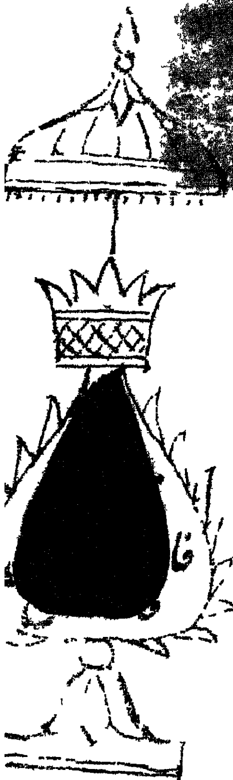
وُ ساقی کھینچ لیتا ہی شرابِ ناب فرقت مین
ہماری زخمِ دل بندبند کی جب انگور ہوتی ہین

لٹا دیتی ہی سارا شہد شبکو یہ سیہ بختی
مری داغ سیہ جب خانۂ زنبور ہوتی ہین

شرابی آنکھیان [illegible] مثلِ نرگسِ مخمور ہوتی مین

عجب کیا بلبلائی بلبلِ شیراز ای اختر
بُتِ ہندی تری اشعار سی مسرور ہوتی مین

[redacted]



رہتی قد ملی سرو کی رفتار مین
دل کی کجی صاف ہی بردۂ خمدار مین

سرخیِ عارض کجا بادۂ گلنار مین
پیچشِ سنبل کہان داغ سی گلزار مین

عشق تو ہی ایک ساکافر و دیندار مین
فرق نہین کچھ ہمین سبحۂ و زنار مین

کوئی پریروسی مین جتنا ہوا ناتوان
نازکی اتنی کہان سایۂ دیوار مین

راہ ہی دیکھی نہ وہ یوسفِ کنعان ملا
بھیک ہی مانگا کرین مصر کی بازار مین

سنگدلی سی بڑھے ہے قیمتِ مالِ مزید
جنسِ جگر کیا چڑھی چشمِ خریدار مین

رنگ مری داغ کا کیونکر بدل جائے پھر
ماہ کی ہی روشنی خسرو کی رخسار مین

حسن سے اس عشق کی زردی عارض ہوئے / سرخی الفت بہی ہی سبزۂ رخسار مین

وقف ہی صیاد یہ عاشق سروِ روان / نقش ہی آزادیکا مرغِ گرفتار مین

مدحتِ زہرہ جبین ہی ہی ہر شعر مین / نقش ہی تسخیر کا ٹانکی دستار مین

عشق کا اک بیچہ مین سر پہ لپٹی پہرون / لالی کا ہر داغ ہی حسن کی دستار مین

وصل کی شیرینی کیا ہوگئی عالم فریب / تلخی ہجران ہی ہی شربتِ دیدار مین

دوشِ صبا پر کبہی بار نہو گا مرا / خاک بچہاؤنگا مین اپنی رہِ یار مین

پاون نہ آگے بڑہی دایرۂ حسن سے / عشق کی صورت بنی ہاتہ کی پرکار مین

سانحہ اس بحر مین شک کا لکہون جو مین / کشتی دل غرق ہو گریۂ اشعار مین

آنکہہ مین جو نشہ ہی ساغر مے مین نہین / زلف مین جو زہر ہی وہ نہ ملا مار مین

راحتِ چشمی نہ اپنی بخت نہ بولسی ملے / خواب کی صورت نہین دیدۂ بیدار مین

مجکو ملا کر فلک خوب سا گریان ہوا / آبلی کی شکل سے لگ جو گیا خار مین

میری سخنکی رتیت کیون نہوے من کر بہلا
کب ہوا بوجہل کو جو صلا اقرار مین

جہانک کی اوسنی یہان دیکہا تہا شاید کہے
آنکہہ کی صورت جو ہی رخنۂ دیوار مین

تابِ نظارہ کہان عاشقِ بیتاب کو
روشنی طور ہے یار کی دیدار مین

یادِ مژہ سی تری صید کرین دام کش
تیر کو باندہا کرین بلبلین منقار مین

ناوکِ مژگان سی مین باغِ جہان مین نمون خار
باقی ہی اب تک کہٹک میری تنِ زار مین

رستی قد بہلا کیون نہوے پہر واریار
دار کی صورت بنی ہی قدِ دلدار مین

علتی جو ہین اونہین کیون نہو غفلت عزیز
باعثِ صحت یہ ہی مردمِ بیمار مین

ہاتہہ حمائل کرون گردنِ گلرو مین کیون
سو گہتا ہی داغ تن ہیکلونکی وہار مین

حالِ قلم کیا کرون مین ہن وزر لطف کا
اتنی رسائی کہان ہی لبِ اظہار مین

قاتلِ بیرحم کی ظلم کا دیتا جواب
کیون نہ زبان بہی ہوئی سلب اسوفار مین

سنگدلی سی ہی کٹ گئی مضمون تمام
دہوم ہی فرہاد کی آج تو کہسار مین

روانی آنسوؤنکی دیکھہ لیگا جب ساقی | عوض شرابکی بھر دیگا آب شیشی مین

نمود ہی خط باریک روی روشن پر | رہیگی کشتی کاغذ حباب شیشی مین

کرو نہ چور تم ان موتیونکو آنکہون مین | شراب اشک رہیگی خراب شیشی مین

یہ دود آہ بھرا ہی مرا دیا ساقی | شراب پینی کو اتری سحاب شیشی مین

وہ رند ہون جو پہپہولی کا عکس پڑ جائی | یقین ہوا ورہی جام شراب شیشی مین

جو اشتیاق گزک نشا مین ہوا ہی ساقی | تو تیری ہاتہہ ہون جلکر کباب شیشی مین

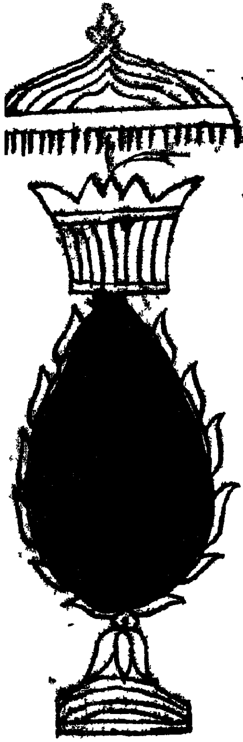
پڑا ہی عکس رخ سرخ کیفیت ہی یہی | عوض شراب کی رکہتی شہاب شیشی مین

کریگی ہہ عرق گل کی یاد دل کو قوی | طبیبو رہتا ہی اگر گلاب شیشی مین

فراق ہی رخ ساقی مہوش کا مجہی | گذر رہا ہون شب ماہتاب شیشی مین

پھری نہ طالع بیدار ستارکی | عجب ہی چین سی آتا نہ ہی خواب شیشی مین

جو دیکھہ پائی ہی ساقی کی کاکل مشکین | تو موج می کو بہی ہی پیچ و تاب شیشی مین



جو دیکھی نشۂ اشعار گرم ای اختر
شراب شرم سی ہو آب آب شیشی مین

[redacted]

ہم نمازی ہین جو بی اکہڑ رہی ہین — سامنی چشم کی وسواس کہڑی رہتی ہین

اوس شہ حسن کا اس نام سی ملتا ہی نشان — با ادب صاحب افلاس کہڑی رہتی ہین

یاد گیسو سی ہوا نامۂ اعمال سیاہ — یہ نکیرین جو ہر پاس کہڑی رہتی ہین

درِ دندان پہ لٹکتی نہین ہر گیسو سی — سر نگون کشتۂ الماس کہڑی رہتی ہین

فکر ہی جامۂ آخر کی ہمین اوّل — سرِ دکان پی کرپاس کہڑی رہتی ہین

سوقی مین ہی بٹہا ہی ہمین تشنۂ عشق — ہم جو حسن پہ بن پیاس کہڑی رہتی ہین

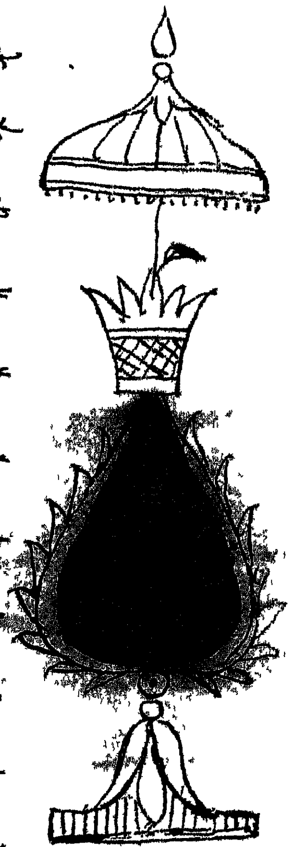
ہوس حسرت وارمان کو بٹہا دیتی ہین — رنج و غم لیکی بصد یاس کہڑی رہتی ہین

باغ عالم مین طلب ہی وسی گلگل حق — کس لئی دستِ انناس کہڑی رہتی ہین

دیئے شہر سی نرگس ہمین بیگل لیکن | ہم بہی نکہہ کی بوباس کہڑی ہتی ہین
آفتابہ مری مہرو کا ہی کا خورشید | مُنہہ دُہلانیکو لگی طاس کہڑی ہتی ہین
ہمتو دم ساز ہین کیونکر نہ بجا لی وہ ستار | طعن دُہری پڑہی اب آس کہڑی ہتی ہین
یادِ معشوقِ حقیقی سی جو آتا ہی اشک | پیشوالینی کو الیاس کہڑی ہتی ہین

ہو سین قاتلِ بیرحم کو دین مقتل مین
اختر زار بصد یاس کہڑی ہتی ہین

[redacted]



سوزش ہی [redacted] آفتاب مین
کیا شبکو [redacted] ہتاب مین
اہی گل [redacted]
ساقی بغیر لطف [redacted] سولہی کباب مین

وہ رشکِ آفتاب جو گھوڑے پہ ہو سوار | خورشید نیزہ لیکے رواں ہو رکاب مین

بحرِ فنا مین ڈوبی تری انت دیکھکر | ہم غرق ہوگئی درِ دندان کی آب مین

گو لیکے خط گئی ہی صبا یار کیطرف | نامی کی پرزے لیکے پہری گی جواب مین

اوس شکلِ مشتریکو مسخر کرونگا مین | تعویذ لکھونگا شرف آفتاب مین

کیا اعتبار زندگی کا بحرِ دہر مین | نقشہ کہنچا ہی عمرِ روان کا حباب مین

شرمندہ آفتاب ہی داغِ دل سے ہی | سو شکل کیا ہی داغ دل ماہتاب مین

جنت ہی [redacted]

سنبل سمجھ کے ہم ہین [illegible]

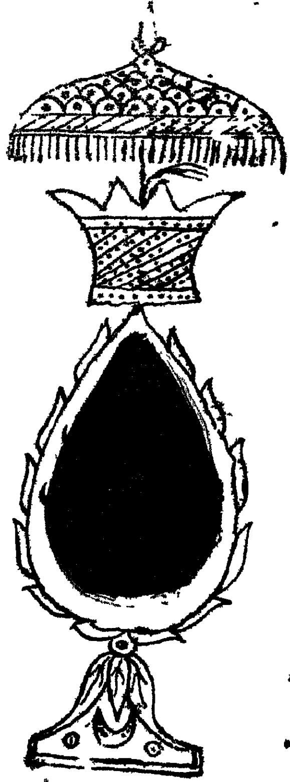
کہا نا نہ پیچ زلف کی پیچ و تاب مین

[redacted]

کہان کہان پایا ہی [illegible] | [illegible] چشم پر آب مین



نہاتی وقت بہاتی گلاب دریا میں	زیادہ فرط خوشی سے ہوئی آب دریا میں
بہیں ہیں شعلۂ رخ لخت دل بہی اشک کے ساتھ	تنور بہرنی بہونی کباب دریا میں
بنا ہوں مردم آبی جو غوطہ کہاتے	نہ لین کی مچھلیان جیسی حباب دریا میں
بسی ہیں دیتی ترین بہت حسین محبوب	ہزار وضع ترین ہیں انتخاب دریا میں
گزک کا شوق جو مجہہ ند کو ہو غسل کی وقت	ہر ایک ماہی ہو جل کر کباب دریا میں
جو دو پہر کو نہائی گا پیر ماہ جبین	بچہی گا زیر قدم آفتاب دریا میں
کرونگا موج مئی ناب یاد غسل کی وقت	بہی گی آب کی بدلی شراب دریا میں
عبث ڈراتی ہیں کافر صنم مسلمان کو	ہنود کرتی ہیں مٹی خراب دریا میں
جو عکس سرخ رخ گلگا سیہ پر جاتا	غرض لال کی بہتا شہاب دریا میں
سوال حسن کا مانی سی چھوٹ کرتی ہیں	نو دیکہہ لیتی ہیں اپنا جواب دریا میں
سفید بال ہوتی بحر حسن الفت میں	نہایا کرتی ہیں بعد از خضاب دریا میں



بتاؤ مہر کو کیا منہہ دکھاؤگی اختر
گذر گئی ہی شب ماہتاب دریا مین

[redacted]

مرصع ہی عروسِ شب مین زیور سی تجلی مین
وہ مشاطہ ہون مین میری سبب سی تجلی مین

ہماری بارشِ عصیانسی عضوِ تن بہی سیلی مین
پئی بخشش مگر دہوہائی عقبی مین وسیلی مین

شبِ مہ مین ہمین وہ دیکھکر کیا رشک کرتی ہین
رقیبونکی سیہ بختی سی کیسی رنگ نیلی مین

یہ گم گشتہ ہو ہی میانمین کیون نہ تہک جائی
کمر ہی چست انکی اسکی مضمون ڈہیلی ڈہیلی مین

لگا دیتا وہ اک ایک سی اک ایک کی روزی
حقیقت مین یہ سب رزّاق کی دینی کی حیلی مین

چمک ہی برق دندانکی سحابِ زلف پر اسجا
یہان خشکی لب ہی آنسو سی گیلی گیلی مین

پر پرو سی کسی گل کو نہین آسیب اے بلبل
کہ گلزار جہانمین مینی ساری رگ کیلی مین

چلا کرتی ہین کیسی تند دلکی آندہیان اسمین
مؤذن کی اذان دینی کی داغ دل ہی تیلی مین

مبارک ہو تجھی ابر مژدہ وہ برق آ پہنچا — سلا ارعد کی کیا لوگن نی نالی بہی سیلی ہین

شب مہتاب مین ہیچ سفر کوری ہی بہرا چشم — بہیلن وس طفل کی ہاتہو مین ڈوبتی سیلی ہین

شب ہجر انمین وہ آسیب دیتے ہین ستاتی ہین — درد دیو برہنکی واسطی جا جا کی کیلی ہین

قوافی شاعران سلف سی بہی نئی ہوین
غزل گوئی جو کرتی ہو تو حضرت بیچ جیلی ہین

[redacted]

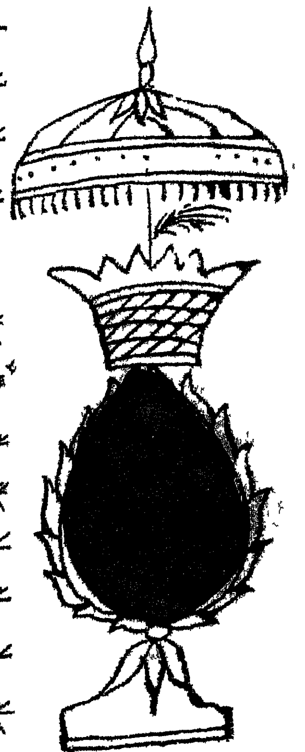
حسن صبیح ہین کوہ مین گلعذار ٹہہراون — عالم جوانی مین یہ بہار ٹہہراون

شوق وصل زندان مین ہجر سی بڑہا اتنا — ہر کڑی کو آہن کی چشم یار ٹہہراون

میکدہ مین عالم کی عیش [illegible] — [illegible] خمار ٹہہراون

ہو گئی گل کا غذ خار خار ای صبا — مرغ [illegible] کر مین شکار ٹہہراون

پہل ٹہری جہای ہی گلچین باغ مین اہستا — اڑ چلی ہوائی سی مین نزار ٹہراون



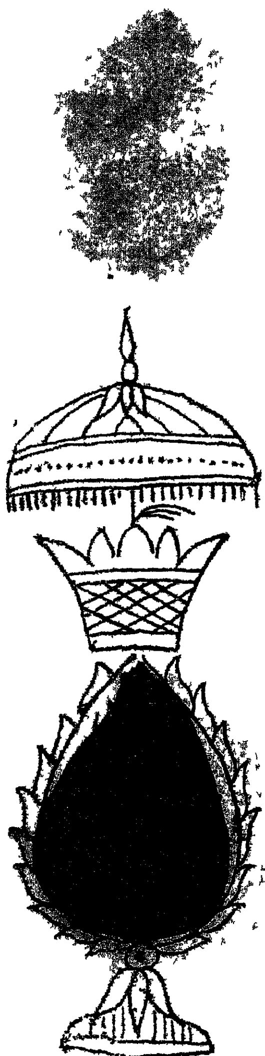
بیقراری سی ہی خوی دپر لگا ہی اوڑکر	توسن صبا کو کیا بیقرار ٹھہراون
آہ آتشین کو کیا ز کون خاک کوچہ سے	غول دشت فرقت ہے کیا غبار ٹھہراون
روی پر دیا سی گل اشک سرخ بہتی ہین	ہی خزان جوانی مین کیا بہار ٹھہراون
میکدہ مین آنکھین ہی حسن ہنکی رہتی ہین	عشق چشم جانان ہی بادہ خوار ٹھہراون
تیغ ابروی جانان آنکھ مین لگی کارے	ہون وہ دست دشمن کو اپنا یار ٹھہراون
طفل غنچہ بازی [illegible]	[illegible] نیلو ٹھہراون

اوسکی پلکون کو اپنی دلمین مین جگہہ دیدون

تیر تک کر ختر دار پار ٹھہراون

[redacted]

باغ عالم مین گل مضمون [illegible]	سر بہکا [illegible] مین خاموش اندلون
فصل گل ہی موسم خار جنون کا جوش سے	پاؤ ہنسی ہی نہین درکار پاپوش اندلون



داغِ سودا کجکلاہونکا نمونہ ہوگیا
آبلونکی پاؤنمین پہنی ہی پاپوش اندنون

سر مرا خالی کیا ہی بلبلو چہکار کی
ہمسرِ بادِ بہار ہی مرا دوش اندنون

کیا سلوی تاج دیگا یہ گدای نامہ
چاہیی ہدہد کی بار و کار دوش اندنون

کونسا نازک بدن سر مین سمایا ہی پری
مجکو اپنی جسم پر بہاری ہوئی دوش اندنون

کاتبِ اعمال پر ہی قصدِ جانانکا بیان
اُس کی چپت نگرنہ مین دیکہا کرون دوش اندنون

صورتِ معشوقِ حقیقی کا چمن مشتاق ہی
ہر گلستان نی بہلائی پہولکی گوش اندنون

عین ہشیاری ہی ساقی چشمِ مستِ نازکی
آنڈتی پہرتی ہین میخانی مین مینوش اندنون

پھر گلستان ہی مقابل دی گلروسی ہوا
صورتِ بلبل پہر اٹہا ہی ہی ہوش اندنون

کس کی پہلو نی میرا دل پہر آ ہی ہمنشین
کیون ہو خالی خیالِ گلسی آغوش اندنون

حسرتِ شوقِ ہم آغوشی سی ہی ہمدمی
پہر مری داغِ جنون ہوتی ہین پرجوش اندنون

تنگ کلاہ سر چڑہایا کیون نہ ہو نازک مزاج
سر گرانی نی کیا ہی سبکدوش اندنون

میری مٹی دیکھی صورت پلٹ لی ہی کبھی
پھر دیکھی مجھی گرد سواری اندنون

پھر کری صید نگاہ ناز اسکو شاہ باز
طائر دلکو ہی شوق زخم کاری اندنون

زخم کی تہالی سی کب ہنستی ہی ہمدم خون جوی
موج تیغ یار کا چشمہ ہی جاری اندنون

سو رقیبوں کی کیا تسخیر نا ہمدمی ہوا
میری بیٹھک مین ہوئی ہی یونکی باری اندنون

حسیر مین مقتول کسی مین ہنسی بہشت
ہر موج ہرتی ہی کیسی ری ہاری اندنون

وہ تو ایک تاہ ہی اسیر ہی مبتلا
کرن خضر کی کری اب غمگساری اندنون


[redacted]



لکھی ہی جہدی ہین ہیں ملکی پانون
سر کی جگہہ اٹھی پھر کوہکن کی پانون

اس ناتوانی جسم ہی یہ رہ دگئی ہین
ہین شوق راہ یار سی سارے ہی تنکی پانون

کیونکر نہ ہوتی زمین پہ ناتوان چلے
دیکھی نہین کبھی سر چرخ کہن کی پانون

ابرو کی وار پر جو پڑی ناوکِ مژہ
ہر تیر بنگیا ہی مری زخمِ تن کی پانون

آیا شراب خانی مین ڈر کر نہ محتسب
کاسی سی آج توڑتی پیمان شکن کی پانون

غنچہ تو کج کلہ ہی کلاہ ہی برگِ گل
گلزار مین گلاب ہین گل پیرہن کی پانون

بیدست و پا نشیب و فرازِ جہان سی ہین
دیکہو ہین صاف مین اہلِ سخن کی پانون

وہ خار ہون گلون نی بہی کہینچین ہین اپنی ہاتھ
جسطرح باندہتی ہین شاعر چمن کی پانون

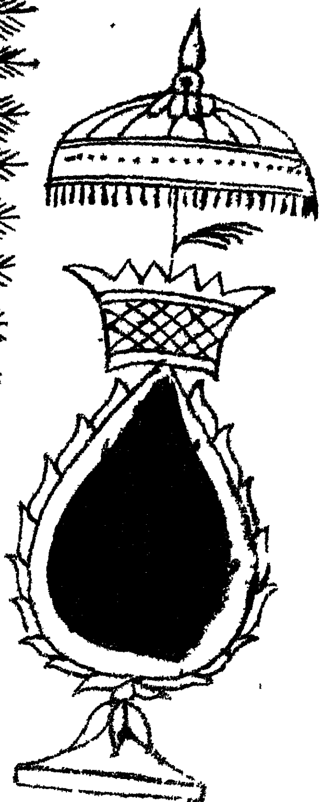
صحرای غم مین وحشتِ دل کام آ چکی
ہاتہون سی ٹوٹ ٹوٹ چکی ہین ہرن کی پانون

ٹہوکر سجا مین یار کی اشعار ناتوان
یہ پیترتی ہی ہکتی کی ڈوبا نکپن کی پانون

اسفل کو جو عروج ہی عالی نسب نہین
ہو تو نکی بدلی چو شیشی ڈہن ہنکی پانون

آخر غزل اسیر کی خاطر سی کہہ چکی
ہو اسطرح گلی مین پڑی تہی سخن کی پانون

[redacted]



آج محراب در یار کا کچھ نام کرین — راہ کی خاک کبھی جامۂ احرام کرین

ابرو رخسار چمن ہو گیا بی مہر سے — شعلۂ آہ کو ہم عارض گلفام کرین

نوچ ڈالین تو رخ مہر سی اُٹھ جای نقاب — داغ پہ پہاہا پڑہا مین تو ہمین شام کرین

سبزۂ عارض رنگین پہ بہت مائل ہے — باغبان کو چمن دہر مین حجام کرین

کھل گئی عارض گلگون سی گلابی گل کے — غنچہ بند کو گلشن مین جلو جام کرین

اوسکی کوچی مین جگاتی ہین ہمین گہڑیالے — بجلتی تین پہر خاک اب آرام کرین

بت پرستی مین ہمین ہوئی ہی مشہور اگر — گاؤکش کو بہی حلال اب اپنی اسلام کرین

سبزۂ عارض روشن سی چہپا روی سحر — خط شبرنگ سی ہی روز ہمین شام کرین

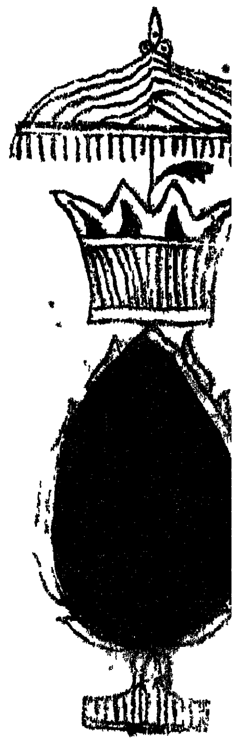
ہجر مین وصل کی صورت ہی خواہان ہو لی — ملک الموت سی ہم موت کا پیغام کرین

ناتوانی سی قوت رہی ای چشم صنم — صرف نازک بدنی روغن بادام کرین

ہنسلی بس تنگ ہان سی یہ لوسی پائے — مصحف رخسار کو بدنام کرین

چند اشعار سے اختر نے کہی خاطر سے
فکر مین جی نہ لگا پڑہ کی ہی بدنام کرن

[redacted]



وہ مکان تک بلا ہی کاش ہمین ۔ لامکان تک کی ہی تلاش ہمین

سر ہی کہیلین گی اب تو بازی پہ ۔ جانتا ہی وہ بد قماش ہمین

ایسی نازک ہین بعدِ مردن سے ۔ عطر دان ہی گلاب پاش ہمین

نام کی شکل دل ہی جم جائی ۔ گر ملی کوئی خوش تراش ہمین

خوانِ غم پر جو ہم ہوئی قانع ۔ کیون سمجھتا ہی بد معاش ہمین

کوئی نازک بدن بنایا ہی ۔ کیون نہ بہاری ہی اپنی لاش ہمین

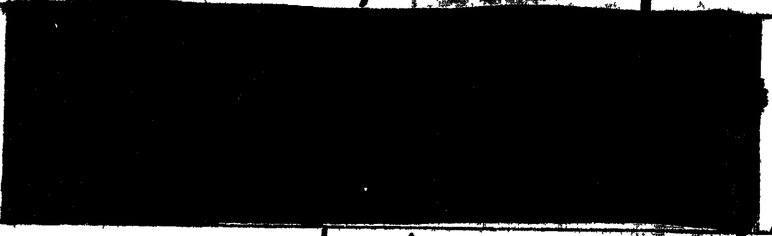
ناخنِ تیغ کہولی عقدۂ دل ۔ تیر مژگان ہی دل خراش ہمین

کیا مزا آتا تلا نمکدان مین ۔ زخم کردیگی پاش پاش ہمین

خار ہین باغ دہر مین لیکن | پہلوئی گل ہی بود و باش ہمین
ایسی گم گشتۂ راہ عشق مین ہے | نہ کری خضر بہی تلاش ہمین



صورت گل دکھاو کاش ہمین





پردہ نشین سمائی دل ناشناس مین | آتی نہین ہے بات ہماری قیاس مین
موسی اگرچہ طور کا شعلہ نظر پڑا | اُٹھہ جائینگی قدم تری خوف و ہراس مین
خمسہ کسی کا دیکھنے کی بہولین ہین جو کرے | طاقت نہین غزل کی دل بیحواس مین
امید شب ہے صبح سی ہی ہاتہہ مین ستار | مضراب دل خراش ہی تارونکی اس مین
ہندوستان مین آئی کوئی ہوش فرنگ | کہوڑا ہماری دل کا ہوبگی کی راس مین
عاشق ہے جو ابروی خمدار ترک کا | کیونکر نہ آب تیغ ملی مجکو پیاس مین

کوئی شہیدِ ناز کوئی کشتۂ ادا
مین قافلا بچا ہون مگر سو چپاس مین

انگور سا بھرا ہون ٹپکتی ہی تجبہ رال
ائی دختِ رز مزا ہئین گر مساس مین

اہلِ فرنگ شک سی جل جل گئی کباب
اس آبِ آتشین کو بھرونگا گلاس مین

چوکھٹ کی یاد مین ہی طبیبو جو دردِ سر
ممزوج گردِ کوچۂ جانان ہو ناس مین

ہشیار ہون پچھاڑیگا کسطرح می کشی
بیہوش ہون نہ شیخ ذرا آ حواس مین

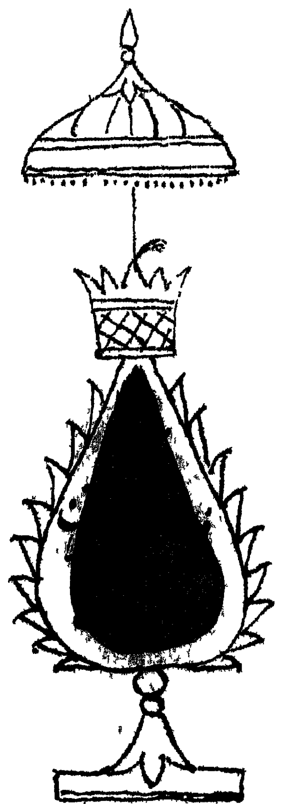
وہ ماہ رو نہ آیا ہوئی صبح ہی نمود
اختر یہ سارے رات کٹی ہمکو یاس مین

[redacted]

شعلۂ حسنِ دل سوزان ہی پنالاگ مین
کب بجھ ہو سکتا ہی جل جائی سمندر آگ مین

تیز رفتاری تمہاری مرد و پہنچا لہی
تسمہ گردن سمندِ تیغ کی ہو باگ مین

کاٹ ڈالونگا گلا اپنا گلابی توڑ [illegible]
[illegible] ہمارا ساقیا اس کاگ مین



ہی کشاکش سانس کی یا سینہ پہ آرے چلے
ساز ہی بروکا یہ پردہ ہماری راگ مین

مارِ زلف اوسکا لگامِ عاشقِ جانکاہ ہے
فرق کیونکر ہوسکی پہر مار کی مین اور ناگ مین

رنگ بدلوگی جو ہو لیمین اوڑا اونگا عبیر
ای بتو غصہ کرنا لطف ہی اُس پہاگ مین

آتشین نالی سی دیپک ہی گر کم ہنین
قول مطرب ہی یہ دیپک گاونگا اس راگ مین

کس نی پہونکا ہی ڈالا ہمراہ عضوِ تن
سوزشِ دل سی جلا ہون آج خود مین آگ مین

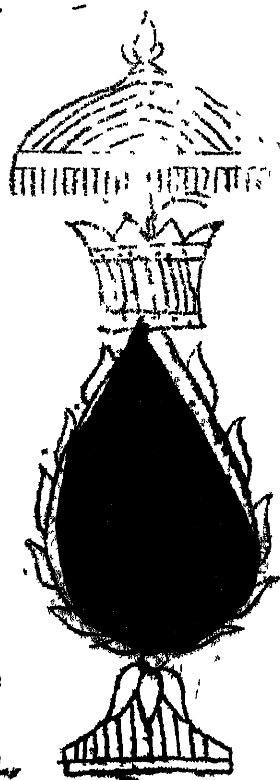
روئی وحشت سی سرگیسو ہی جم کر رہ گیا
سن نظر آتا ہی مجکو آج اپنی ناگ مین

تان نعمت سی بہی پختہ ہی کہین اپنا کلام
کچہہ مزا ای منعمو پایا ہماری ساگ مین

چشمِ افسون ساز نی [illegible]
پہر [illegible] ہوتی ہو میری لاگ مین

رقص مین آئیگی زہرہ مجکو آجائیگا حال
پہر سناؤگی تم ای اختر غزل اس راگ مین

[redacted]



صورتِ داغِ جنون گلہای قالی مین نہین
مرغِ دل مرا لبِ پامالی مین نہین

صاف کرواتی ہو ناحق کوچہ گلگو صنم
[illegible] لی مین نہین

مانی و بہزاد کا کسطرح ہو سینہ کباب
حُسنِ عاشق سوز تصویرِ نہالی مین نہین

کہنچی پرکارِ مژہ سی کسطرح بارِ یک بین
اِس کمر کا خاکہ تصویرِ خیالی مین نہین

بہگیا اوس کی نگین پر حنا مین ملگیا
خونِ دل کیا ہی جو چشمونکی حوالی مین نہین

ابروی عشق کہو کر مجکو لواتی ہو کیون
گوہرِ دل دن مگر سرکارِ عالی مین نہین

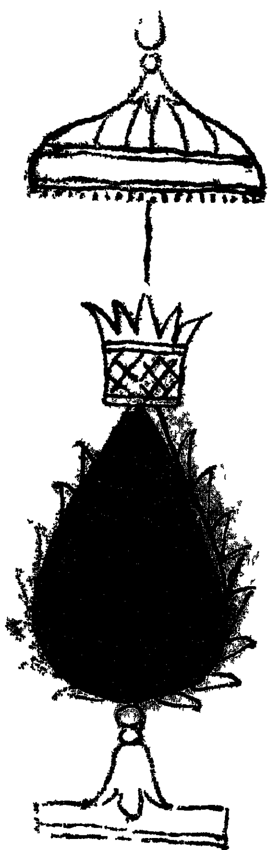
یاد دندانمین جو رو رو لٹ گیا تارِ نظر
آب جو اشکو نمین ہی سلکِ لآلی مین نہین

دامنِ ساغر مین اپنا منہہ چہپاتا ہی عبث
بی حجابی آج رندِ لاابالی مین نہین

اشک خوبان کیونکر عارضِ غم زرد ہون
فرد ہین نظمِ ہی اچہر بحالی مین نہین

روزنِ دیوار مین پہیلا ہی کیا تارِ نظر
جال مین مجکو پہنسایا آنکہہ ہی جالی مین نہین

روشنی اختر کی ہی اوسکی زیادہ ہو گئی



ہی بہولا دل کا موتی تیری بالی مین نہین

[redacted]

لپٹی ہی اوسکی کاکل خمدار پاؤن مین — رفتار سید ہی کرتا ہی ہتر پاؤن مین

نازک مزاج نی مجہی مجنون بنا دیا — سختی پا سی ٹوٹ تی ہین خار پاؤن مین

آنکہون سی تیری اہ مین چلتی ہین صنم — سر کی جگہہ لیٹی ہی دستار پاؤن مین

خوش چشمی اس مین ہین جدول طلب ہوئی — باندہونگا اپنی پلکونکی پرکار پاؤن مین

وہان نقش ہین جبی تو یہان بہی کشیدہ ہی — پڑتا ہی نقش کوچہ دلدار پاؤن مین

گل رنگ اسکا دیکہہ کی بدرنگ ہو گیا — مہندیکا رنگ اب نہین درکار پاؤن مین

عشق بلند پست نکر قصر یار کو — کم ہمتی سی ہی سر دیوار پاؤن مین

رہروسی خفتگان جہان پائمال ہین — دیکہو تو ہین دین بیدار پاؤن مین

اسیر تیری عشق کی سید ہی اسیر ہین — پیچین ہون نہ گیسوی خمدار پاؤن مین

سر پر تری ستار کی تارِ نظر پڑا
خطِ شعاع بنگیا ہر تار پاؤں میں

مجھ رند کی قدم سی لگی ہی شرابِ ناب
کیونکر لگین نہ دیئن خمار پاؤں میں

وو پاسی شوق چلتی ہین وو اپنی پاؤں سین
ہم سب پہ فوق لیگئی اِن چار پاؤں دشمن

اختر اکڑ کی کیوں نہ چلو تم پہ زیب ہی
آئی تجھی ہی یار کے رفتار پاؤں میں

اِس روح جاہی سنی جو نازک ہی دل جان و ہم کا ہو مہمان
کچھ وہ حلقہ قالب جدا ہوا کا نہیں ہی وصل کا سامان

تو مجھ سی غنچہ آج نکہ سیب زنخدان ای یوسفِ دوران
کس چاہ پہ اس دل نی گرا کیا زنخدان ای یوسف پریشان

تار کیچی گیسو سی رخ صبح ہی میلا مجنون ہوئی لیلا
زنجیر جو زلفوں کی نہیں چاہ زنخدان رات ہو نالان

اِس جسم سینا شبِ گیسو کی بلا ہی تو مہر لقا ہے
یا چاند پہ لگتا ہی گہن سی امتحان تا ہو پریشان

گر وشتی مجھ جسمی نی لیپہ کلف ہی داغ عشق ہے
تجھ ماہ و ہفتہ سی ہوا وصل کا سامان ایمان

گلزار مین صبا دستی نئی کلی پر تش پیر ہی گرگاش
اب طائرِ دل ہم قفسِ تنہین ہی نالا چہستی کا سامان ہی

عشق کا مالو سی تو مر جائیگی بلبل ہو لا جو لی گل آ گیا
اڑ جائینگی ہوا سکو لیے چہپاتے دما صیاد ہی حیران

دیکھی دلی تجھی چشم سی جو احول ہی ہی قمر ہی بیکل
وحدت کاری سی قد آما ہی نظر سان ما ہی سر دہی حیران

بہر کا نیسی گلگیری کیا مرتبہ پا کچہ ہاتہہ آیا
پروانی چلی جاتی ہین اے شمعِ شبستان اسیر ہی گریان

گر حسن سی دن ہی تو تری کف ہی آبیشہ کرامات
اس عشق کی قصہ کا سنا ہی پاتن کہین باکیا عقل ہی حیران

گردش سی تری چشم کی پس جاتی ہین ہم طاقت نہین مین
اس گنبد گردان سی کیا چرخ سی حیران گردش سی ہین گردان

دلدار کی قد سی ہوئی تہی و بالا ہی طوق کا لا
آہن کا سنی ہی کہ دل ہی جا اسی سرو خرامان بار ناز

اونچی ہوئی فلک سی بہی کوچہ ترا دیکھا بالائی مین تہا
اختر سی کرائی ہر جبین وصل کا سامان وہ ہی مہتابان

مشہور ہی حسن شہرہ اخبارون مین
نہین بیکار نہین نام ہی ہر کارون مین ہی

نرگسی انکھیوں کی ہوش ربا ہی سبہی
یا مجہی چشم نمائی ہوئی بیمار نین

پر نہ کترو جو کیا جال سی طاؤس اسیر
تیز رفتار تہا پر اب ہی گرفتار نین

بختِ خوابیدہ نہ باندہی شبِ فرقت کو لئی
وصل تو سوتا ہی پر ہجر میں بیدار نین

کوئی زاہد ہی کہی طفلِ برہمن کو امام
تارِ تسبیح جو سب باندہی ہین زنار نین

مشق تہی اوس سی الجہنی کی تو میں کیونکر ہو
کیا نگر سی ہی تنگ آئی ہین انگار نین

تن عاشق پہ ناوک لبِ معشوق کی ہوئی
لب گویا ہین تیرونکی سوفار نین

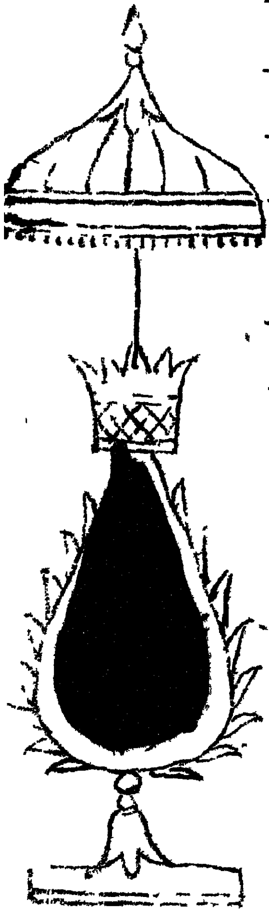
چاندنی ماہ کی ہرگز نہیں پا لاتی زمین
عرش پر بیٹہتا ہی چہپ کے دیوار نین

آتشین نالونکی زنجیر ہی چہٹی ہین رقیب
میری وحشت سے برا غل ہوا انگار نین

ہمصفیرانِ چمن ن ہین خزان کی ہشیار
آنکہہ بلبل کی بہی ہمدوش ہی گلزار نین

منقلب ہو گئی کیا گردشِ گردون فرہاد
شیر ہی جو تیری طرح سی کہسار نین

سارا ال برونکا منہہ پہ نظر آتا ہی
نیم جان آج تو بچتا نہیں تلوار نین



گل کا عاشق ہوں کبوتر نگری مجھسی غرور | بلبلیں لائینگی نامہ مرا منقاروں میں

خالِ ہندو سی گوارا کر طاقِ ابرو | کافرو آج تو مشہور ہو دینداروں میں

غل ہوا زنگ کا ناقی میں تری ہی اتی لیلا | قیس مجنوں ہوا زنجیر کی جھنکاروں میں

وہ تو مہ پارۂ زہرا سی ہی امداد طلب
خنتر زار کھڑا ہو نہ گنہگاروں میں

[redacted]

وصفِ خطِ میں زلف کا مضموں رقم کرتی نہیں | سبزۂ مینا سیاہی سی بہم کرتی نہیں

اٹھی ہی نالوں کی آتش گو زیادہ ہو گئی | عشق غارتگر سی تیرا حسن کم کرتی نہیں

کیا دل بیتاب نارِ چشم سی ٹھنڈا نہ ہو | مرغ و ماہی ایک چشمی پر بہم کرتی نہیں

کیا اثر سی بخیر گیسو کی نزاکت کھل گئی | میں سبک ہوتا ہوں یہ پاؤں ورم کرتی نہیں

حسنِ معشوقِ حقیقی سی چلیں ہیں آریان | ذکر اللہ یادِ ابرو سی بہم کرتی نہیں

پانچ حسنو مین تن دو صیاد بھی تھک جائیگا
جو گڑ سی آہوان چشم رم کرتی نہین

اس مین صادق کیا لعل اگلی فکر نی
ہی جواہر لی بہا مضمون رقم کرتی نہین

آرزو مین سیران چمن ہین دم کی ساتھ
باغبان کیون باغ حسن تکو قلم کرتی نہین

اتنی تو قاف کے صوت سی سر کٹ جائیگا
سم ہی سبکی و سطی خوف قسم کرتی نہین

اس مین گو کہ رفتار صنم بہو نجال ہی
چرخ گردان قامت موزون بہم کرتی نہین

اپنی اپنی طور پر شاعر بھی بندش کر گئی
اس کمر کی راہ تو خوف عدم کرتی نہین

مہر و الفت کیا ہوئی اتنی صدق ہی مہر
مہ رخونکو آج اختر سی بہم کرتی نہین

اے عشق تری حسن سی ہے حور بغل مین
معذور بہت ہی مغرور بغل مین

پھر موج مئے ناب سی ٹکراؤ پیالی
پھر شیشۂ دل عشق بتی ہو چور بغل مین

کیا سروِ محبت کا مرض ہی شبِ ہجران / شعلہ بہی ہوا شمع کا کافور بغل مین

زردی سحرِ وصل مین پہلو سی ہوئی صاف / گندنکی جہلک ہوگئی کافور بغل مین

اک نشہ بہری آنکہہ ہی پہلو مین سر آمد / گردن کا بہی ڈورا ہوا مشہور بغل مین

صورت کا جو نقشہ دلِ مومن مین سمائے / تصویرِ خیالی بہی بنی حور بغل مین

کہل کہلکی جو عصیان کئی جنت مین بہی زاہد / چہپتا ہون جو آبیٹہتی ہی حور بغل مین

پہلو جو رقیبونکے بہت گرم کروگی / جل جائیگا میرا دلِ محرور بغل مین

کیا کام ہی آوازِ غنا دل ہوئی دمساز / پردیس لئی جاتی ہین طنبور بغل مین

بعد از مرِ مرنیکی کفن جائے گل ہو / پہلی سی دبا لایا ہون کافور بغل مین

بیمار کی صورت سی قضا بہاگ گئی ڈر / دل ہی ملک الموت سی رنجور بغل مین

فرہاد ہٹی گا نہ کبہی کوہ کنی سی / شیرین تو بہت دور ہی مزدور بغل مین

جبتک نہ خدا جلد مین اُس بت سی ملائی



اختر ہی تنہائی نہ تھے جو رِ بغل مین

[redacted]

نکلی نہ خطِ سبز کی تحریر گلی مین / تقریر سی تحریر تہی تقریر گلی مین

کیا زلفِ مسلسل سی کرڑ ہو گئین آہین / اک آہ ہی کہنچ آتی ہی زنجیر گلی مین

پیری مین جو اینکی ہی طاقت نہ رہی گی / کیون طفل کی اٹھا نگری شیر گلی مین

ای بخت فقیری مین مجہی خاک شفا ہو / کہا دن تو اٹک جائیگی اکسیر گلی مین

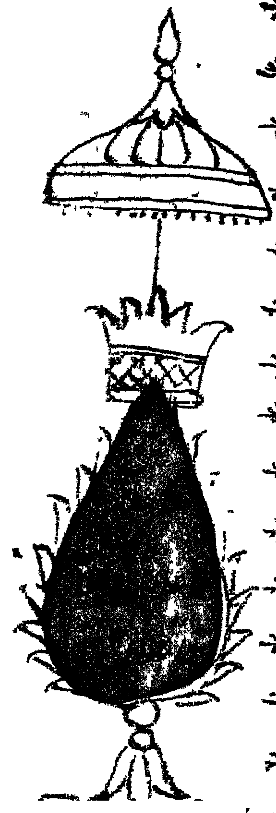
تقدیر کا عقدہ نہ کبہی عقل نی کہولا / کرتا ہی خلش ناخنِ تدبیر گلی مین

مضمون تری زلف کا کیا تار رہی اٹکا / گردن کا ہی ڈورا ہوا زنجیر گلی مین

آئینہ پہ ہو کا ہی خطِ یار کا مجکو / ہی جلوہ نما صورتِ تحریر گلی مین

گو سلسلۂ اشک سی گردن ہی مے کٹتے / کٹ جائیگی پرنالون سی زنجیر گلی مین

مین آبِ دمِ تیغ کا مشتاق تہا لیکن / پیاسی ہی مری خون کی شمشیر گلی مین



گویا ہوئی بت حسن سی ای عشق کیا | بولی ہی می یار کی تصویر گلی مین
مضمون خیالی ہی اگر حسن مصوّر | پر چشم تصوّر سی ہی تصویر گلی مین

ای ماہ شب زلف مین قصہ جو کہیگا
اختر کی او لجھ جائیگی تقریر گلی مین



فصل گل ہی بیخودی ہی شعر خوانو ان دنون | بلبلین جل جل گئین آتش زبانو ان دنون
پہر گل حسن صنم سی اشک آنکہو مین بہری | کیاریان سینچین گئین پہر باغبانو ان دنون
بہر کشت اینشاء و قطرہ ندیگا آسمان | تم زمین شعر کو ہرچند چہانو ان دنون
شوق آرائش مین چہالی آتش گل سی پڑی | گل کو ای گلچین نہ چہیڑو کہنا [illegible] ان دنون
اکہاڑی اندر رقیب رو سیہ چلا مین | گوشۂ ابرو جو چرخ ہو کی تانو ان دنون
لو لگی ہی شمع کی گلگیر سی خاموش ہو | ای پتنگو بی سبب سر کجانو ان دنون

عشق پھر مور ضعیفان کو سلیمان سے ہوا — زور کیونکر گھٹ گئی ناتوانون

کچھ حدی خوانی سے صد مضمونکی ہر گز کم نہین — زنگ اس ناقی مین الوسار بانوانون

بایقین کو بی یقین کس طرح سمجھین عقل سے — کیا خیال و وہم ہی بدگمانوانون

گیسو کی کیا عشق مین مجرم کی یہ تعزیر ہے — چوٹ لپر پڑ گئی ای تازیانوانون

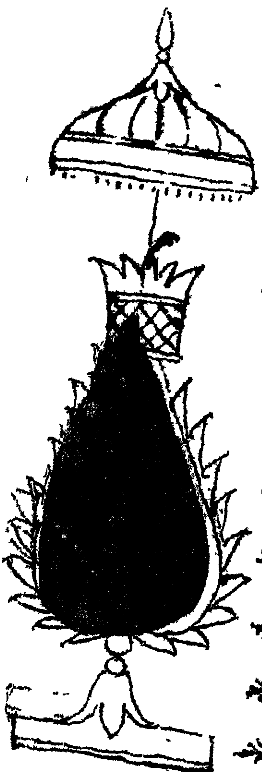
اس ضعیفی مین نہین بوجھ اپنی پشت خم — ڈہونڈہتی ہین قبر کو ہم ایجوانون

اپنی اپنی پڑ گئی اختر کسی سمجھائین ہم
حق ہی حق باطل ہی باطل قدر دانون

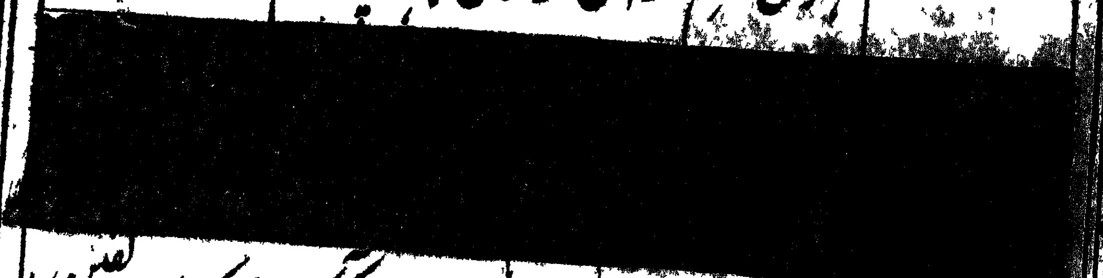
بہار اوسکی چمن مین ہی تو ہزار ہوئین — جو ہو وہ بلبل شیدا تو پھر بہار ہوئین

نہ حسن و عشق سے آئینے مین دوچار ہوئین — مگر وصال سے ای ہجر شرمسار ہوئین

زمین نچوڑ و گی شیرین لبونکی فرقت سے — تراشی تیشۂ فرہاد کوہسار ہوئین



چالیس پامال ہی ہاتھہ سی اختر پست ہی
ہوگئی نام خدا اسکی گراری ہاتھہ پاؤن



[redacted]

عبث ہین رخِ پر نور سی جدا زلفین
حلب مین انکی کرتی ہین کیا خطا زلفین

کسیکی پنجۂ شل سی کھلا ہی یہ عقدہ
جو بستگی سی ہین شانی تلک رسا زلفین

گھٹی گا مار سی یہ موردِ دشمنی کی جگہہ
بڑہین اگر پرِ طاؤس سی سوا زلفین

جو ہمین پیچ نشانی ہی اک ضعیفی کی
ابہی سی خم ہی ہمین پیچ سی دوتا زلفین

ہماری شانۂ دلمین وہ بستگی ہی صنم
مجال کیا جو پریشان کری صبا زلفین

وہ ابر کی ہلوسی ابہی پریشان ہو
چمن مین سونگہنی آئی اگر صبا زلفین

وہ نازکی ہی کہ لہرائین موجِ گل سی ابہی
چمن مین ہون جو رخِ صاف سی جدا زلفین

وہ مشک ہی ختن کا ہی جسپہ دہوکا
وہ مار ہین کہ کہا جنکو بارہا زلفین

وہ ہی غریز خدایہ کمند دیناہی
پڑی ہین چاہ پہ یوسف کے بار ہا زلفین

گرنہ دانۂ الفت کی پیچ مین آتی
پہنسین گی صید بہت جال مین اوٹہا زلفین

یہ باز کی سی یقین ہی ہوا ہی چل نہ سکے
جو اپنی پنجۂ نازک سی تو دبا زلفین

وہی زمانہ تہا اختر نہ ہاتہہ آئیگا
کہ ایک چاند مین دیکھی ہزار ہا زلفین

کیا ثمر طوبی کی ہین ایکہو رپیاری چہاتیان
ہاتہہ ملواتی ہین جنت مین تمہاری چہاتیان

گو نزاکت سی چلی سینہ و بہار لاکہہ بار آئے
پر کہانسی لائیگی باد بہاری چہاتیان

باحجاب ہونیسی سوا ہی بیحجابی شہسوار
کیون نہ پوشیدہ کری گرد سواری چہاتیان

یہ گلا تیرا صراحی دار ہی ساغر طلب
گرنہ دیتی کیونکر یاد بادہ خواری چہاتیان

کہاتی ہی آب رو انکی پا رہی کنجشک دل
سینہ زوری سی پہرینگی ماری ماری چہاتیان

بسترِ غم پر کرینگی مینہ کو بی سی افزون ، حالتِ بیطاقتی بی اختیار رہی چہپاتیان
ہاتہہ ہا ملکر جو مشتاقِ ہم آغوشی ہین کہٹا ، پہر بڑہا ئین کیون نہ شوقِ ہمکنار رہی چہپاتیان
پہول جہڑتی ہین قلم سی گلِ گل کی وصف مین ، کیا بتا دیتی ہین شوقِ دستکار رہی چہپاتیان
سروِ بالا سی ، ثمر کسطرح اوٹہی نازنین ، قدِ نازک پر تری کیونہو نہ بہار رہی چہپاتیان
دبلو ہی کی بیچ مین کیونکر نہ لچکی پہر کمر ، بارِ کاکل دوش پہ سینہ پہ بہار رہی چہپاتیان
فصلِ گل ہی کسطرح ہون ان شگفتہ باغ مین ، غنچہ دل بند کہتی ہین تمہار رہی چہپاتیان
حسن ہی صورت نما اس سینہ شفاف سی ، کر رہین ہین عشق کی آئینہ دار رہی چہپاتیان
کیا جب آسا مری آنکہین ترین اس گہاٹ مین ، محرمِ آبِ رواں مین ہین تمہار رہی چہپاتیان
تیغِ خانہ ساز اس تہہر پہ کرتا ہی وہ تیز ، کیون نہ ہون اوس ترک کی ابرو سی عار رہی چہپاتیان

لی گئین تاب و توان صبر و قرار اختر کا وہ
دی گئین ہین اسکو شوق ہمکنار رہی چہپاتیان



[redacted]

میری نالوں کی صدا ہی صور اسرافیل مین | ہجر کی صورت ملتی ہی عزرائیل مین

ہی درِ مضمون کا پایا عرش و کرسی سی بلند | کیون نہ شاہانِ جہان ٹانگین اسی اکلیل مین

دشتِ دل نی دکھایا ہی مجھی یہ عیش باغ | سلسلہ ہی تنک کی سوتی کا موتی جھیل مین

جب حکایت حسن کی کہتا ہی کوئی قصہ خوان | بولتا ہی سیری دل کو عشق کی تمثیل مین

دشمنی سی لنی مجکو مار ڈالا کیا عجب | دوستی کیونکر رہی ہابیل و قابیل مین

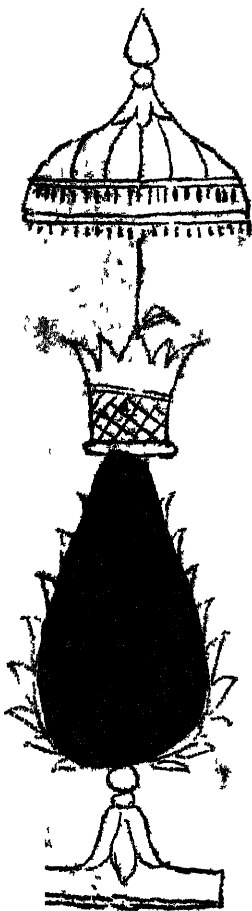
تیز پروازی تصور کی اُڑا سی عرش پر | فرق کیا ہی مرغِ دل مین اور پرِ جبریل مین

کیا ابوذر کو ملی تہی رنج رحلت کی جگہہ | آبروِ مردِ خدا کی کیون نہو تذلیل مین

چوٹ کہائی جب ترا سکہ ہی سینی پر لیا | سیم و زر کی صورت عزت ہی اس تذلیل مین

ہر زمین مین رنگ مضمون کا پیا پہولا کری | ایک جا می سی یاد لطف ہی تبدیل مین

مہر وش کو نذر ہی فرزند کی ہی پیش دست | شمسہ سمجہ نہین کیا شمس کی تحویل مین



ای فرنگی زاد تیری عشق کا قائل ہوں [illegible] ت دیکھ لی انجیل مین

اختر او سکی پان زہرا کی غم مین کیا عجب
روشنی ہو تیری چربی کی فقط قندیل مین

[redacted]

آگ کی صورت بنی آہ و فغان سی دہر مین
کہ خبر میری آشنا لون کو پوچھین شہر مین

نرخ جنس حسن کا معشوق دکان مین نکر
ایک بازار شکستہ دل بہی ہی اس شہر مین

عشق معشوق حقیقی کا ہوا اتنا اثر
زلزلہ آتا ہی اک کروٹ ستی ہی شہر مین

تجکو موج گل سی خطرہ مین وہ نازک ناتوان
بحر کا کل سنبلی ہی [illegible] ڈوبا لہر مین

موج دریای خکی پھینکدیتی ہی مجھی
کیون نہنگ [illegible] لب دریا کی لہر مین

تہی بس وحشت دلہن کی جنگا عاشق بنا
درہم داغ جنون بند ہوا اس شہر مین

گر جنب ہی جسم نم آبد آبسی کیا پاک
غسل کرنا چاہتی دریا ہی جی کی لہر مین

زاہدا ذکرِ خفی مخفی ہی یہ اخفاسی یار
بدگمان ہون مین نماز ظہر پڑہ لی جہر مین

سحر موسی جس طرح سی ہو گیا دریا شگاف
چاک دل الٹا کرون مین آنسوونکی لہر مین

قاضیو کیا کیا بنائیگی ابہی دنیا تمہین
زندگانی باندہتی ہو بیسوا کی مہر مین

گہانس کاٹے مدتون صحرا مین ای خضر مگر
اب تو گل پہولا کریگا شعر کا بہی شہر مین

دل بہ چلا ہی اپنا اشکونکی بہر بہر مین
کشتی بچی ہی کسکی سدِ سکندر مین

جاری ہین اشکِ ستم تیغ دو سر جو دیکھے
مجرا کرون گا جہک کر ہمت نہین حجر مین

سینے مین ای بتو وہ معشوق ٹہرہ چلا ہے
کعبہ بہی گہٹ گیا ہی دل کی ابتر مین

چہکارتی ہی طوطی سیر چمن مین اکثر
منقار توتی شاید عارض کی ہمسر مین

صیاد ہی سلیمان مین مرغ ایسا نازک
شانونپہ پر لگاؤن یو منکی بی پر مین

چڑھتی ہین گلفروشوں سر اک لحد پر گہرا
داغونکا ہار گوندہ ہین پہولونکی ٹوکری مین

ہر شعر بے بہا ہی گر وصف لعل لب ہو
موتی مگر لگی کب ایجان جوہری مین

یاد کمر سی اتنا نازک ہون ناتوان مین
مشکل ہی بال چہپنا اس تنکی لاغری مین

اس حسن پہ ہی غرّہ کب ہو کلام قابل
تشا ہی عشق موسی لاف پیمبری مین

گالونپہ طعن بینی تہی چشمۂ دہن پر
آئینے کون لایا سدّ سکندری مین

یہ لخت دل ہی گل ہی سکہی کا باغبان وہ
اسکو چہپا کی لیچل پہولونکی ٹوکری مین

قابل ہی ماہ رو کی گردش سے دیکھ پائی
اختر مین جو چمک ہے کب ہے وہ مشتری مین

جسقدر لکھہ گیا قسمت مین کم و بیش نہین
شاہ کا نام و نشان ملتا ہی درویش نہین

اسانس چہینہ ہوئی خانۂ زین تن بہی ہوا
توسن عمر روان تہی پس و پیش نہین

دو بدینی سی ہی نگہ کو [illegible] جو رقیب
خنجر کا کام [illegible] نیش نہیں

بڑھ گئی حسن سی اس عشق کی آخر خلوت
گھٹ گئی ہمسی رقیب آج تو وہ بیش نہیں

بوسۂ نمک ہاں آج نہ پائینگی رقیب
کیا نمکدان کا مزا ہوی جگر ریش نہیں

دل بہکتا ہی بہت آج خدا خیر کرے
راہ پر لاؤں وہ ایسا بت بے کیش نہیں

شہد لب اوسکا مگس طینت سی ہی شیرین
نوش ہی جائی رقیبوں کو یہ دل نیش نہیں

نوش کرتا ہوں بس وصلین مین خار فراق
رونگٹا جائی ابھی جلد یہ نیش نہیں

جرم ہی یہ روز بسر کرکی گھٹائیگا مجھے
سخت تشنہ ید ساہوں اسلیی مین پیش نہیں

شکر کیونکر نہ کروں سیر ہوا فرقت مین
خوان غم ہی جو معشوق وہ کم و بیش نہیں

لیلی و دل ہوئی آخر گیا مجنوں پیچھے
آگے پیچھے کی جدائی سی پس و پیش نہیں

کیا ہوا مانگی جو اختر نی خدا سی مضمون
کاسہ بھروا ہی جو ساقی سی وہ درویش نہیں



[redacted]

حیرانی داغ دل سی ہین بی سبب نہین
عارض ہمارے ماہ کی اینٹی کب نہین

طالب کے تیری حسن سے پہر آہ بڑہ گئی
مطلوب راہ عشق مین کب بے طلب نہین

ٹھنڈے محبتو ںسی جگر برف ہو گیا
تم ین طبیبو دیکہو تو عاشق کی تپ نہین

یاد کمر سی قاقہوا خاک دل بڑہی
سائی سی قصر یار کی کوچہ مین ڈب نہین

کالونکو بل نہ چاہی گوروں سی ماہ سر و
افعی زلف یار سا مین بی ادب نہین

بی راہ راہ عشق مین خضر تو نکر
سابق مین سم ور آرہ یاد تہی اب نہین

جلتی ہین عرش پر قد وبالا کی یاد مین
بالا ہی دست شوق سی پا ی طلب نہین

ای سرو خوشخرامی پر اپنی گہمنڈ ہے
اسفل کو ہی جوع یہ عالی نسب نہین

ای پای شوق صبر ہی صبح تیری ہاتہہ
وہ رات کون سی ہی جو رنج و تعب نہین

پیراہن اِن یہ عریان نہ ڈہپ سکے
دس گز ہی قطع ہو تو مجہی دو وجب نہین

رشکِ مسیح تنگ دہانی یہ عکس ہے | اعجاز لب سی کون بہا جان بلب نہین

ای آسمان ردیف بڑی قافیہ بڑا
اختر کو اس مین مین کہنی کا ڈہب نہین

میری اس خوابِ پریشان کی بہی تعبیر نہین | زلفِ پرپیچ مین لکہا خطِ تقدیر نہین

رخِ پرنور سی اس ماہ مین تنویر نہین | چشم و ابرو نہین پلکین نہین تحریر نہین

برجِ خاکی مین در آیا ہی یہ خورشیدِ فلک | گل یمن سی مری یار کی تصویر نہین

شرح لکہتی ہین تری مصحفِ رخ کی شاعر | کوئی سیپارہ نہین ہی کوئی تفسیر نہین

سلسلہ ٹوٹ گیا عشق کا اس ندا نہین | اب سلاسل مری اون ہونکی زنجیر نہین

یہی ہوگا ہی جو غفلت کی پڑی ہین پردے | شاہدِ پاک کی دنیا مین جو تصویر نہین

مجھ مجنون سی بہلا سلسلہ الفت کیا | وحشت منصب نہین سینہ دامن جاگیر نہین

منتی لاکہ کوئی اوسپہ نہی پوچھی تکوی
وہ زمانہ نہین الفت نہین تاثیر نہین

پوچھین ہمکو جو حسینان جہان الفت مین
ایسی صورت نہین قسمت نہین تقدیر نہین

وصل کس طرح ہو دلدار سی عاشق کو نصیب
تن نہین جان نہین دل نہین تقدیر نہین

دلِ اختر کو کبھی حسن سی وحشت نہ ہوے
یہ تو استاد نہین عشق تو کچھہ پیر نہین

باغِ جہان مین مجسا کوئی بیخبر نہین
آئی خزان بہار گئی کچھہ اثر نہین

مہندی لگا کی ایسی وہ بیہوش ہو گئی
چہلا اوتارا دردِ حنا کی خبر نہین

دولت تری حسن کی گلشن نہال ہے
کس طفلِ غنچہ کی یہان مٹھی مین زر نہین

مہمان ہون جہان مین مثلِ چراغِ شام
امیدِ شام ہی تو امیدِ سحر نہین

باریک بین ہون شاعرِ نازک خیال ہون
کس روز میری حلقی مین ذکرِ کمر نہین

پتّھر مین سی بڑہ ڈھیلی اوس انکھہ کی
جسکو جمال یار کا مدِ نظر نہین

گھٹتی ہی شام وصل تو بڑھتا ہی روز ہجر
ایسا یہ طول ہی کہ کبھی مختصر نہین

یہ طرفہ وصف مصحفِ رخسارِ یار ہی
نقطہ تو خال کا ہی زیر و زبر نہین

لاکھون کی ڈھیر کو نہین دیکھی گا آنکھہ سی
دولت وہ حسن کی ہی پڑا ہی زر نہین

اِسکو سمجھہ کی چوسیو تو ای شبِ فراق
عاشق کی ہڈیان ہین کچھہ نیشکر نہین

مضمون تیز سی مری کٹ گئی رقیب
تیغِ زبان مین سیفی سی کچھہ کم اثر نہین

وہ ہی ماہِ حسن تو مین بھی ستارہ ہون
اختر کب اوسکی پہلو مین اپنا گذر نہین

[redacted]

صدمہ فرقت سہا جاتا نہین
مجکو میرا دل بھی سمجھاتا نہین

پنجہ مہتاب مین ہی آفتاب
جامِ می وہ دور مین لاتا نہین



ساقیا مست مئ الفت ہوا
سالہا سال آپ مین آتا نہین

کیا ہوا منہہ سی جو تو اولٹی نقاب
چاند پرسی ابر ہٹ جاتا نہین

شام گیسو ہو چکے ہمکو نصیب
صبح عارض اب بہی دکہلاتا نہین

خیرگی کرتی ہین آنکہین فکر کی
ذہن مین مضمون رخ آتا نہین

مرگی بہتی ہڈیان ہین جال مین
مجہسی صیاد اب بہی بار آتا نہین

خوان نعمت سی قلندر سیر ہین
میوۂ الفت مجہی بہاتا نہین

زر دہی رخ چشم تر آہ جگر
حال دل منہہ سی کہا جاتا نہین

یہ ہما کیونکر نہ ہوجائی رفیق
ہڈیونکا درد اب جاتا نہین

قوت دل پس گئی بادام سے
پستہ [illegible]قن بہاتا نہین

پاؤن پر خنجر کی گرا ای خانہ جنگ
بانکپن اتنا اوسے بہاتا نہین

وعدے پہ شکل آیا دلبر دہیان لگا ہی اور کہین
مہر ہمارے دلمین آتی طالع نو ضیا ہی اور کہین

مجکو بلبل تنگ نہ کرنا وقت گلین ہی مجہی نہ ہوے نوا
بار الم صیاد نہ ہر دل پہ پہنسا ہی اور کہین

میری نبض طبیب نے دیکہی لکہا نسخہ اوسنی شفا کی
مجہی ارمان وصل صنم ہی مرض کی دوا ہی اور کہین

کبہی سہی اونکہ بنا و صنم کبہی سیلکی بحر پہ ہو وہی ستم
ترے رہ پہ لگی رہی چشم الم دہیان لگا ہی اور کہین

انکہو مین کب اندہیر ہوا سو یمین لفکی کو ن پہنسا
مجہی چین آرام ملا صاحب یہ بلا ہی اور کہین

طیش و غضب و غصہ ستمگاری جفا مجہ پر گذرے
غمزہ عشوہ اٹہکہیلیان شوخی سو ناز و ادا ہی اور کہین

نہ سنتا ہی بت مجہے پی کرون شکر کی سجدہ مین تا
ہو موجود وہی جو وہ ہی نہ سمجہیو خدا ہی اور کہین

فن سحر مین تو بہی ہو کامل اک بوسہ مانگتا ہی سائل
ہو قید زلف ہی تو کیا حاصل مرا دل تو پہنسا ہی اور کہین

مرنی سی بہی اوسکو رحمت ہے مجہی عشق و سی الفت ہے
مری سینی مین نخل محبت ہے پہ پہول کہلا ہی اور کہین

مری جان جو لوگ ہین اہل وفا کبہی اونسی وفا مین نہوگی خطا

نہ سمجھیو کہ اختر زار ترا مرا ہوگی فنا ہی او ہین

ای نسیم سحری ہمتو ہوا ہوتی ہین
دم جو گھٹتا ہی محبت مین خفا ہوتی ہین

ہم فقیرانہ غزل کہتی ہین رہ جہان ایشان
خیر ہو خیر ہو مصروف دعا ہوتی ہین

بہیڑ ہی بہیڑ ہی الفتمن تری اشیر حسین
صاحب مال و زر و جاہ گدا ہوتی ہین

ہاتھہ ملوا وینگی وہ فتنۂ عالم افسوس
عطر کی بو کیطرح تمسی جدا ہوتی ہین

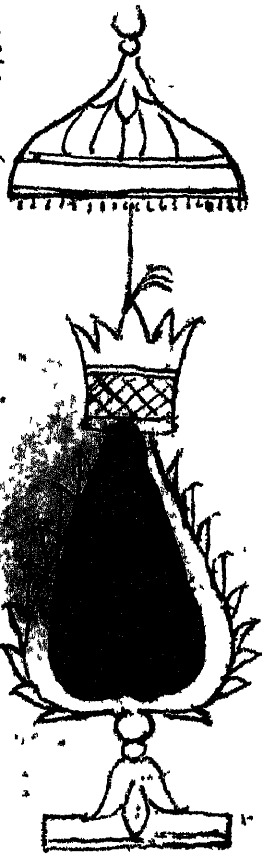
تیری الفت سی نمائش ہی تری حسن کی یار
روز بازار وہین گشت نما ہوتی ہین

بحر عالم مین نہان ہین مانند حباب
دم مین مٹتی ہین یہ دم بھر مین فنا ہوتی ہین

کو سون اوڑ جاتی ہین مہتاب و خور شعلہ و نور
بام دلبر جو کبہی جلوہ نما ہوتی ہین

ہم غریبون کو نہ اس بزم سی اوٹھوانی بات
صحبت عام مین خاصان خدا ہوتی ہین

ہم مین اور ان مین بڑا رابطہ اختر اتنا



ہمیشہ صدقے ہین ہم اونپہ خدا ہوتی ہین

[redacted]

ملا ہی ایک عاشق وسن پیر کو ہزار و نمین
سمجھتا ہی مرا سایہ بہی وہ خدمتگار و نمین

ابھی بس اب تابِ رہ کو ہو چکی کثرت
تڑپتی ہین شہیدِ ناز قاتل مزار و نمین

غلام حسن سی جہکی جہتی جاتی ہین بازیمین
وہ یکتا ہی ز میدانِ شجاعت ہی سوار و نمین

عبث اے باغبان تابہ لالہ روئی پر
خدا انکا نام لیکر تڑپتا ہون بہار و نمین

بہار آئی ہی قیدی سی گیسوی پیچ کی موجی
سنا زنجیر کا ساغل جو ہمنی آبشار و نمین

غزلمین جو ٹسپج کا کیون نہ پشتارہ بنا و نمین
عمر عیار ہی مشہور ہی بی عیار و نمین

صفِ عشاق مین مقتل مین اپنی بار کب آئی
وہ قاتل کب سمجھتا ہی شہیدونکی قطار و نمین

ہمارا چرخ جام ہی شہ عشق جا پہنچا
تگا بنگیا سورج مری داغونکی شرار و نمین

بچھ ہین پی ... علمتاب دیکھا



فلک پر مشتری ہی عزت اختر ستارونمین

[redacted]

اپنی صیاد کو گلزار مین لاتا ہون
تجہی سی بلبل خوش لہجہ اوڑاتا ہون

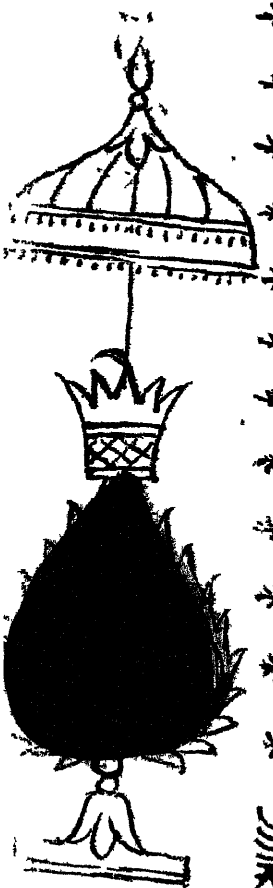
آج آئینہ مہتاب دکہاتا ہون
خود تجہی حسن کا دیوانہ بناتا ہون

لب جان بخش کا ذرّونکو ملا ہی رتبہ
جان آتی ہی جو اوس کوچی مین جاتا ہون

دیدۂ دل سی لی ابروی خمدار تک
صید کو آج چہری سی بہی لڑاتا ہون

الفتین سیر زمین یاد کرونگا تیری
آسمان ہجر کا پہر سر پہ اوٹہاتا ہون

غم نکہا ہجر مین تو ایدل نالان فراق
تجہی لی چلتا ہون پا یار کو لاتا ہون



عیش ملتا نہین شاعر کو بجز غم اختر
جو معین ہی مری وسطی پاتا ہون مین

[redacted]

سنا برسات میں وہ بھی گلستاں میں لٹتی ہیں
عجب صبا دہیں مرغ خوش الحانوں میں لٹتی ہیں

محبت سیکڑوں داغ عزیزاں میں لٹتی ہیں
لٹایا گنج زر گنج شہیداں میں لٹتی ہیں

ارے نادان وہی کنج لحد ہی شاہوں کا خانہ
عبث مغرور دنیا قصر ایواں میں لٹتی ہیں

ہمارا مصرع تر ہد ہد و یمن پر لگاتا ہے
ہر اک مضمون سے ہم تخت سلیماں میں لٹتی ہیں

ہمیں کچھ ڈر نہیں اب خانہ جنگی مضامیں سے
سر بازار ہم شمشیر عریاں میں لٹتی ہیں

کلام شاعران ماسلف منسوخ کر ڈالا
جنہیں کچھ عقل ہے آتش کا دیواں میں لٹتی ہیں

جو انہیں ہو اختر سامنا دیو مضامیں کا
لڑکپن میں بھی ہم مٹی کی پریاں میں لٹتی ہیں

مقتل میں شرم آگئی جلاد سے ہمیں
کیا پھل ملا یہ خنجر فولاد سے ہمیں

امداد غیر کی ہوئی بیداد و داد سے
حاصل ہوا نہ کچھ بھی تری یاد سے ہمیں

رخصتی قفس کی سیر گلستان دکھا گئی
پہنچی ہی آستان صیاد سی ہمین

روز جزا ہی یہ گنہگار تجکو یاد
امید عفو ہی تری امداد سی ہمین

ای دل نکر یہ کوہ کنی دشت فکر مین
پتھر ملین گی مرد مین فرہاد سی ہمین

باغ جہان مین عاشق قد سر بلند ہی
سیدھی ہی بن آئی بات یہ شمشاد سی ہمین

راحت سی رنج عشق سی غم حسن سی الم
جز درد کیا ملا دل ناشاد سی ہمین

اختر ہم اپنی یار کی رخ پر نثار ہین
مطلب نہین ہی حسن پریزاد سی ہمین

مرغ دل بام معانی پر اڑا کرتی ہین
جو نہ کرنا تھا ہمین فکر رسا کرتی ہین

دشمنو نسی نہین ملتی وہ برا کرتی ہین
ابھی سب نیک ہین اور خوف خدا کرتی ہین

جبسی تم دور ہوئی کیا کہون کیا عالم ہی
روتی ہین پیٹتی ہین دم کو خفا کرتی ہین

یاد آجاتا ہی اوسی قد کا جلوہ شاید — دیکھکر ابر جو طاؤس مزا کرتی ہین

کوچہ یار مین باد نکر مشت غبار — رنتین تجہسی ہم ای باد صبا کرتی ہین

کسی دلدادہ کو کیا قتل کرینگی صاحب — غمزہ و ناز و ادا آپ سوا کرتی ہین

اختر اوس گل کی سوا خار ہین کانٹی سب ہین

بوی گل سو گلی ہین سب ہا کرتی ہین

[redacted]



کہو تصویر بہی اب یاد کرون یا نکرون — کونسی دل کا ہی بجا یاد کرون یا نکرون

کسی [illegible] یاد کرون یا نکرون — [illegible] یاد کرون یا نکرون

یاد مین خانۂ صیاد کرون یا نکرون — وہ قفس باغ مین یاد کرون یا نکرون

منہدم شہر کی بنیاد کرون یا نکرون — نالہ و زاری و فریاد کرون یا نکرون

قاتلا سر بہی کٹا پر نہ ہلی اپنی زبان — دہن زخم سی فریاد کرون یا نکرون

یار کہتا ہی کروں میں نظر دی قمرین | چہرۂ عشق پہ میں صاد کروں یا نکروں
مجھی تشویش ہی گلشن میں گرا سرو سمن | یہ غلام اوسکا ہی آزاد کروں یا نکروں
ہمسی اغیار ہی سرکش ہوئی اللہ اللہ | تجھسی شکوۂ ستم ایجاد کروں یا نکروں
آتش رشک سی جل جل گئی تیغ زبان | شیخ صاحب کو اب استاد کروں یا نکروں
تو گرفتار قفس ہون مجھی کردی آگاہ | غلغلہ دام میں صیاد کروں یا نکروں

[illegible] فریاد کروں یا نکروں

[redacted]



مطلع مری غزل کا ملا آفتاب میں | مقطع جو [illegible] ملی ماہتاب میں
دیوانگی جو جلد بندہی یہ یقین ہوا | میری عروس فکر ہوئی انتخاب میں
ہمسی ہوا لحاظ وہ گھبرا کی اوٹھ گئی | وہ اپنا کام کرگئی شرم حجاب میں

سینے پہ چھاتیوں نے یہ عالم دکھا دیا ‏ ‏ دو پھول جیسے کہ ہیں شاخ گلاب میں

کُنج دہن میں ہنسے کہ مجکو غم نہیں ‏ ‏ پھولوں کا قرص فکر کو ہے آفتاب میں

ہنس کر کہا کہ شرم سے وہ پانی پانی ہے ‏ ‏ دیکھا جو آب حسن کا اُسکے آب میں

تنخواہِ بوسہ غیروں کو تقسیم ہو گئے ‏ ‏ کیا بڑھ گیا تھا نام ہمارا حساب میں

ہمسے تو دیوِ شب کی بیدار ہے نصیب ‏ ‏ تم ڈر گئے جو رات کو ہم آئے خواب میں

مضمون اُسکی موے میان کا اوچٹ گیا ‏ ‏ دیکھا نہ آنکھ سے نہ سنا ہمنے خواب میں

آئینہ بنکے نکلا نہ مشرق سے آفتاب ‏ ‏ جبتک رہا کیا مرا خورشید خواب میں

زلفوں کی دھن میں رات کو غزلیں کہا کیا ‏ ‏ اب سلسلہ نہ ٹوٹیگا اس پیچ و تاب میں

وہ میرزا منش ہیں عجب اسکا کچھ نہیں ‏ ‏ اونکا نمک تو چور ہوا ہے شراب میں

دنیا میں انتہا نہ ملی وصفِ یار کے ‏ ‏ مقطع ہمارے دل میں ہے مطلع کتاب میں

اے شہسوار گھوڑے پہ ہو باغ میں سوار ‏ ‏ اک پاسے دوڑے سیرِ صنوبر رکاب میں

روشن ہنی بزم جام و صراحی ہی سرنگون
اختر الہی آوی شب ماہتاب مین



ایسی بجید ہین صاحب جانسی بیزار ہین | اپنو مضمون سیاہ لف بہی دشوار ہین
یارب کیچ کیچ گئی ہنبضو نمین سرعت ہوگئی | ای طبیب جان نازک اب بری آثار ہین
فوج غمنی پیش دستی کی نشان عشق پر | بیخبر وی آب و بیتاب اور ناچار ہین
اب بجور ہی ضرر اینین کہی کہتا ہو نین | درج لب مین انت بہی مثل در شہوار ہین
داغ دی کی کیا سکو نہال آئی لالہ رو | سینہ ہای خستہ جانان غیرت گلزار ہین
پہول کہلتی ہین مگر بو بی وفا دیتی نہین | جنکو گل سمجہی تہی گلشنین وہی سب خار ہین
کاٹ ہو وہی تیغ مین ہر شی جو کچہہ حاصل ہنمین | جو ہنر والی جو پہچانین وہی سردار ہین

چشم فسون ساز کا دیوانہ اختر ہو گیا

او سپنه کیا موقوف کیتنی طالب دیدا ہین

[redacted]

گر میان شعر خیان کس شانسی ہم دیکھتی ہین
کیا ہی وانیا نادانسی ہم دیکھتی ہین

دیکھیں وہ یار ہی اب ہمسی ملی یا نہ ملی
خال رخسار کی قرانسی ہم دیکھتی ہین

غیر سی سنہ لی او رہمین دشنام مین
منہہ لئی اپنا پشیمانسی ہم دیکھتی ہین

فرق کرتا ہی بدنسی مرادل نیکی مین
کفر کو دور مسلمانسی ہم دیکھتی ہین

پرچم حسن نشان غمزہ و بیباکی کا
چشم بد دور اوسی شانسی ہم دیکھتی ہین

فصل گل آ کی جنون خیز نہین صد افسوس
دور ہاتہہ اپنی گریبانسی ہم دیکھتی ہین

آج کس شوخ کی گلشن مین حنا بندی ہی
سر رقصان ہین گلستانسی ہم دیکھتی ہین

اختر زار ہی ہو مصحف رخ پر شیدا

فال یہ نیک ہی قسمت سی آئی ہم دیکھتی ہین

[redacted]

خدا کری کہ ہماری ... ن — ... ہون ... نیک طینت ہون

یہ انقلاب ہی کہلا دی ہمکو ای گردون — ہماری یار بھی دیوانۂ محبت ہون

بدی کی تاب نہین مجکو پر معاصی ہون — الٰہی میری نکیرین نیک صورت ہون

ہماری بخیۂ وحشت ہو گریبان سی چاک — رقیب آج گرفتار طوق لعنت ہون

و نہین سی مجکو ہی امید دوستی ذرات — خدا بچا ہی کہ وہ برسر عداوت ہون

کبھو نہ نوح کی دکھلاون انکی صورت — تمہاری گال جو ای مہر تا بطلعت ہون

یہ انقلاب زمانہ ہی کیا عجب انکا — کہ ہم سی الٹی صنم طالب محبت ہون

پتا لگی گا نہ افواج عاشقانکا وہان — جو جمع لشکر کبر و غرور و نخوت ہون

کرامت ... او سنکے ہی ... مشہور — ہمین جلا کی صنم صاحب کرامت ہون

ہزار بچے اٹھی ہین اونکی بدلی خوب
جو طفل ہوئین تو صاحب سعادت ہوئین

ہمین نصیب ہی عیش و خرمی نرادت
جلین ہمیشہ وہ جو مبتلاے اہانت ہوئین

جو لکھی اختر نازک دماغ حال جنون
یقین ہی کہ وہ سب فتر شکایت ہوئین

[redacted]

اونہین جفا کی بہت ہم تباہ ہوتی ہین
نکالی جاتی ہین جو خیر خواہ ہوتی ہین

دبی ہوئے ونکو [redacted] ہوتی ہین

ہمین تو تاب نظارہ کہان [redacted] مہر و ماہ ہوتی ہین

کبھی تو رنج کبھی شکوہ بیوفائی کا
جو خوش بھی ہوتی ہین تو گاہ گاہ ہوتی ہین

گذر گئی تری الفت مین ایسی عمر زمان
جہانمین ایسی بھی پیدا تباہ ہوتی ہین

بچاو تیر شمشیر حسن سی یارو
اب انکی قبضے مین ہم بی پناہ ہوتی ہین

تمہاری غیر سبھی اور ہماری دُور سبھی
تم اپنی راہ پہ ہم اپنی راہ ہوئی ہین

جو بوجھ اوٹھائی تو ہمت سے پادشاہ کا ہو
وزیر بھی تو پئے حُبِّ جاہ ہوئی ہین

پرانی راہ دکھاو نہ سیدھے یارونکو
نئی نئی وہ ابھی کج کلاہ ہوئی ہین

جہانین ظلِ [redacted] پناہ ہوئی ہین

دوا سے وہم [redacted] اشتباہ ہوئی ہین

اب ایسا [illegible] کبھی وہ رشکِ ماہ ہوئی ہین

[redacted]

داغ چیچک کی رخِ مہ پہ نہین یا تاری ہین
وہ تو خود عقدِ ثریا ہین ستاری ہین

داغ روشن سے مرِ سینی کی ہر اک تاری ہین
جانتا ہون کسی بمبھر کی رخساری ہین

رونگٹی اوس تنِ صاف پہ سنہرے تارے ہین
شرر آہ سے دندان مری سب تارے ہین

انگلیاں خطِ شعاعی میں وہ مضراب تو ہے — ہاتھ میں تارِ ستار کی ہر اک تاری ہیں

نظرِ مہر سے چمکا ہیں مرے داغِ سپید — دستۂ موئے مژہ ماہ کی سیاری ہیں

دشتِ فرقت میں چلاتا ہی بہت گرم نالہ — دیدۂ غول ہیں آنکھیں نہیں انگاری ہیں

کیوں نہ پھسلی قلمِ کاہکشاں فکر کی وقت — مطلعِ صاف میں بھی مہر کی رخساری ہیں

بحرِ الفت میں چھپی مادہ کیا ای ملاح — پلکیں پنجہ پری ہیں آنکھیں مری نعواری ہیں

رہا دم بھر بھی نہ قسمت میں سیر دشتِ جنون — آبلی پاؤں کی کیا کوچ کی نقاری ہیں

زلف رخ سی جو دو رنگی ہی ان او نبھا ہے — جلوہ مہر ہے اور ماہ کی رخسارے ہیں

بلبلو نسی ہنسی صیاد کو پرخاش ابھی ہے — وہی گلگشت چمن ہی ہی نظاری ہیں

باغباں بحث نکر حسن و نزاکت میں ابھی ہے — ہار پھولوں کی بہت باغ میں وہ ہارے ہیں

آتشِ جام اوگلتی ہی اسی باعث سے — مرغ آبی بطِ مے کی جو بہت پیاسی ہیں

دو کرلی ہی جوانی مری الطفل حسن — پھولی پھولی تری رخسار بہت پیارے ہیں

رخچہ ہی خال وہاں اور یہاں داغ سیاہ | بدن صاف پہ ہر ایک یہ مہ پارے ہین

پنجۂ مہر بنا زلف رسا کا شانہ | خال جو گیسوئے شبرنگ مین ہین تارے ہین

کیا زوالونکی ترقی یہ دکہاتی ہی کمال | نیم جان ہمتو ہوئی عارض مہ سارے ہین

کونسا اسپۂ فسون دم ہو کہ ہو وی یہ ہوش | جہوٹ سچ پشت پہ عیار کی پشتارے ہین

غرق ہین الفت چاہ ذقن قاتل مین | زخم گہرے جو لگی سینے پر انگارے ہین

خط شوقیہ کی ہین ڈاک مین اُٹھتی | آج کل اپنی مصاحب تو یہ ہرکارے ہین

آنکہہ دکہلاؤ نہ وصلت مین نہ پہنداؤ گلو مین | آہوی دشت غم ہجر تو بیچارے ہین

چہو گیا مصحف رخ پیسی لب تل کی طرح | بوسۂ خال زنخدان کی یہ کفارے ہین

ذکر ارّہ نکرو صوفیو حال آتا ہی | یہ کشاکش ہی سی سانس کی یا آرے ہین

وار سی سیف بر بانکی تو دہان قاصر ہی | موتی بحرین کی جہ آتر بہت ڈہارے ہین

گردش بخت مجہی ہو مۂ خور گو نہ ستا | ای فلک عقد مصیبت کی یہ آوارے ہین

چوکڑی بھول گئی دشت بلا مین ہمتو
آہوی چشم ستمگر کو للکاری ہین

پھوڑ ڈالا ہی صدائی دل عاشق نی بہت
تیری آنکھین نہین یہ حسن کی نقاری ہین

اب نوبت ہی کہ شہنشاہی ہما اٹھی
کہکشان جو ہی اور چرخ کی نقاری ہین

سینہ کوبی کو یہان ہمنی جو یہان کیا
نیک ہی فال ہان شادی کی نقاری ہین

فتح کا کوس بجا تو کہ ہوئی ہمتو بشیر
ستم توسن کی مری سینی پہ نقاری ہین

بحر غم مین پیا تہا سو ان ہی ہتا ہے
ہر دن یا ستی ثابت ہی کہ فواری ہین

ناز کی ختم ہی مہ پارۂ زہرا پہ یہ سب
مہ و اختر کی اوسی طفل کی گہواری ہین

کس سی کہین ہمارے جی کی لگی نہین
وہ دل ہی نہ وہ طاقت نہین اور وہ جی نہین

منہ لیکی اپنا رہ گئی ہم چار غیر مین
مانگا جو ہمنی بوسہ تو بولی ابھی نہین

ابھی

کیا منہہ مقابلہ جو کری تیری منہہ سی چاند + وہ بہون نہین آنکھہ نہین ناز کی نہین

یہ شمع حسن دل کو جلاتی ہی کسقدر + خاموش کیون ہو لو مری دل کی بجھی نہین

دیو نفس کو روک لیا ہمنی قاف مین وہ کونسی پری ہی جو ہمسی کھچی نہین

کسکو بڑہائیگا بتا دست حضور تجھے + قدر فقیر شاہو نکی آگی گھٹی نہین

پیر مغان کی ساتھہ ہوا دخت رز کا عقد مندیل اب بہی قاضی کی سر پر سجی نہین

سیدھا چلا ہون باغ مین اوس قد کی یاد سے ابرو کی راہ مین تو ابہی تک کجی نہین

بل اپنی آگی آیگا لٹ جائیگا ختن ، خمدار کاکلو نمین ابہی راستی نہین

تشبیہ کونسی ہی مین حیران ہون شاعرو ، چشم سیہ ہرن کی بہی کچھہ شربتی نہین

عنقا بتا سہی تو ملجای کچھہ پتا تجکو میان کمر تو ابہی تک ملی نہین

نقارچی ہی ہجر مین میری تربت عیش نوبت دو پہر کی ابہی تک بجی نہین

مسجد مین بڈّھونکو مری جمع کیون کیا ، ناقوس ہمین نہین کچھہ بانسلی نہین
حیران ہوں کیا مثال مین ان سی دو منہہ یار کے ، کالو نپہ ماچادرہ کی کہال بہی نہین
یہ کیا زمین ہی مین وٹہا لونگا آسمان ، میری کمر پہاڑ کی نیچی لچی نہین
سرکا دہوان جو پہنچی تو پاؤن کو اکڑ دے ، مشعل بناؤ ٹوپی کی کچھہ ملگچی نہین
پہچانو دل کی بات جو ہو قدردان مرے ، پہلاو نگانہ ہاتہونکو کچھہ لالچی نہین
اوٹھہ جانیسی رقیب ہوئی آج شاد ، سمجھی تہی یار غار کہ یہ لغتی نہین
کیا قول آج ہاری ہو گلزار دہر مین ، پہلی کا تو نشان ہی مہندی رچی نہین
اک بوسہ پر ہزار طرح چشم پوشی کے ، کنجوس دل ہی آپکا ہرگز سخی نہین
زلفونکو آج دہوکی سلجہائی حضور ، بالونمین کنگہی کبہی کچھہ سر کہپی نہین
اقرار عشق جو نکری بیخبر ہی وہ ، منکر ہی جو امام کا وہ جنتی نہین
کیونکر دکہاؤن اپنی دل داغدار کو ، وہ کون دل ہی جسمین کہ اک پہانس بہی نہین

توام چلی ہین غشی الم ارغانی مین
دنیا مین ن دی ہی جو بہشتی کو شا نہین

نرگس کی اک سیاہی سی تشبیہ چشم ہے
میگون ہین شیلی نہین شربتی نہین

یہ رنگ خون ہجر ہی قاتل نہ جان لو چھپو
لاکھی نہین اموہ نہین کشمشی نہین

پر یو نپر اوسکو دیتی ہین تشبیہ شعر مین
مٹی کی ہمنی دیکھی ہی صورت پٹتی نہین

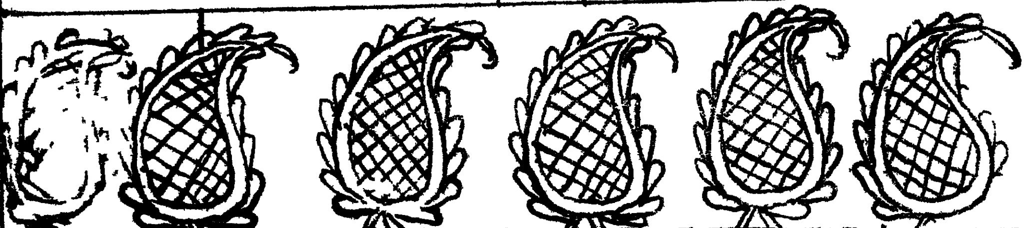
دعوی ہمسری ابر کا اوسی کیا ہی دستو
دیکھو جبین ماہ پر اک خال بہی نہین

میخانی مین بہی کی ہی بہت نام آوری
کچھہ لاؤ بالی عمر ہماری کٹی نہین

چکھی ہی ایک اونگلی ہی بھر چاشنی کے
راتب ہی نوش کیجی کچھہ باکی نہین

چیرہ ہی اعدا ہی بنیاد ہی رنج
دستار لٹو دار ہی کچھہ لٹتی نہین

تو ہی وسی ہی مانگ کہ ملجای مدعا
اختر علی سی کون ہی جو ملتجی نہین





تمام چاہت کا برہوتا ہی انسانو نین
قاف تک تزلزلہ آتا ہی پرستانو نین

جیسی اوس لعبت چینی نی دکہایا ہی بدن
تہلکہ پڑ گیا زہاد کی ایمانو نین

جانعالم کا جو ایجان گذر ہوتا ہی
جان سی آتی ہی ایجان جہان جانو نین

ابر پر ابر ہی او ساقی مہ وکا ہی ساتہہ
آج کل جوش ہی ادو ہوم ہی میخانو نین

پہونکتا او جلاتا ہی بہت اسمان
واہ کیا تیزی ہی بجلیان ہین کانو نین

نی سوار ہی نہ بہی چال سمجہہ کر چلتی
آپ گنواتی ہین کیون اپکو نادانو نین

ہنو تہہ چتواتی ہی شیرین دہنی تیری یار
نور لب ہا نی لگی مجکو تو سب کہانو نین

ایلو اب گردن اغیار مین ہاتہہ پڑے
ریشمی ڈورا نہ دیکہا تہا کبہی بالو نین

وار پلکو نکا نہ اوٹہی کا کبہی عاشق سی
جان بچتی نہین دیکہی کبہی بانو نین

ہی مسیحا یہہ خدا داد چمن ہی تیرا
کیا عجب طوطی چہکنی لگی تیخانو نین

اسکی حرمت رہی مینو شو نکا پردہ نہ جانی
شیشی کو کوٹ کی بہر دیجیی پیمانو نین

نیچی نظرون سی بناتی ہین گلوری ہمکو | موتی کا چونا لگا دیتی ہین وہ پانون مین

مجھسی بہتر نہین غیرون کو کہلاؤ نہ ابار | جتنی دانی ہی ایک ہی لڈّون مین

جبتلک غیر نہو ان یار کا کچھ لطف نہین | آبرو مرد کی رہ جاتی ہی ہیندوانون مین

اک رتی چاہئی اختر اگر انسان ہو کوئی
چھوٹی مسجد تو بسر کیجئی [illegible]انون مین

گرمیان آتی ہین کہتی تو یہ سامان کرین | اب ننگی ہون ادہر مجکو بہی عریان کرین

روکتی ہین ہمین محفل مین تمہاری نفری | کوئی تمغہ ہی لگا دین کوئی پہچان کرین

ای فلک گھڑی ہمکو تہا دی ہی بیک | ملکی بیٹھین تو مزا عشق کا ایجان کرین

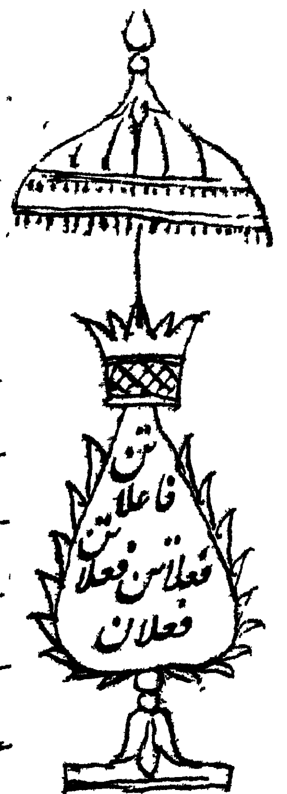
بیخبر یار رو بسی ململ کی بہت بیٹھے ہو | کہین ایسا نہو اشکون سی وہ طوفان کرین

مشق نیزہ نہین ہو جان ہمین دل ہلی | نہین کھڑی بہی کو دائین نہین چوگان کرین

ٹوک کر بات کیا کرتی ہین سو ہو گئی	کام جو کرنا ہو دنیا مین وہ انجان کرین
آشیانہ ہو ہما کا مرا جوڑان جای	خانۂ غم کو مری آج پرستان کرین
روکنا پنجۂ شانہ سے نہ بکھرین منہہ پر	کہین ایسا نہو زلفون کو پریشان کرین
طعن و تشنیع کی باتین نہ سہی جاتی ہین	پہلی دنیا مین وہ اپنی کو تو انسان کرین
بی ادب ہو گئی کچھہ دل لگی اب ورد کرو	پڑھ چکی پڑھ چکی اب ختم یہ قرآن کرین
جھٹکی زنجیرون کی ہون اور قبا پرزے ہوئی	فصل گل آئی ہی پھر چاک گریبان کرین
جانی دین تیز زبان غصہ نکرین کچھہ ہو	آئین ملجائین وہ اب ڈلین نکچھہ دھیان کرین

نہ چھپائین کبھی اختر سے کہلی کامون کو
ہمین منظور رہی وہ نون کا اعلان کرین

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ



جبہہ سا در پہ تری شمس و قمر ہوتی ہین	حسرت دیدین ہر حلقۂ در رہتی ہین

آنکھہ لڑتی کو لڑی دل کا ہی مالک اللہ / لاکھون وسواس ہین اور لاکھون ہی ڈر رہتی ہین

ای صنم تیز نویسی ہمکو تو کچہہ کام نہین / کیسی آپین ملی سنگ و شرر رہتی ہین

کلیان پہ چٹکی ہین صیاد خدا حافظ ہے / دیکھہ فصل بہار یہ پہ پر رہتی ہین

انکار ہنا ہی جلانیسی سو جانی دو / دہچکی دیتی ہین پر نیزا د اگر رہتی ہین

لب دندان تو دکھائی نہین ای مایۂ ناز / منتظر موتیون کی سوراخ گہر رہتی ہین

گونجین آہ کی لیونکی کہ نکا جگر چہید گئی / بیشتر کانون مین اب اونکی گہر رہتی ہین

کشت امید ہری رہتی ہین سن ای گل تر / قد پر نور کی سایی مین شجر رہتی ہین

نم تلک آنکھہ مین باقی نہین اندہیر ہوا / نام کو حلقی مین یہ دیدۂ تر رہتی ہین

اک گہڑی بہر تو دکہا دین مجہی انداز و ادا / برسون گم رہتی ہین اپنی ہی گہر رہتی ہین

حکم نظارہ تو دی اونکو مسیحا زبان / دیکھہ تو کتنی ترہی چی مین رہتی ہین

روح ہین جان ہین قالب ہین بزاد ہین وہ / آپ تو اغیار سی ہم شیر و شکر رہتی ہین

زلف و رخ کا ہمین سودا ہی گلستانون مین | منتظر دید کی ہم شام و سحر رہتی ہین

ایسی ہم کب ہین کہ مضمون ہین ہمسینی باہر | بیٹھ یار رہتی ہین او پیش نظر رہتی ہین

میری آنسو نہ نکلواؤ کہ دم گھٹتا ہی | مری آنکھون سی یہ لخت جگر رہتی ہین

پر لگا کر اہی جا پہونچونگا خط سی کیا کام | قاصدا اپنا بتا دی وہ کدہر رہتی ہین

مری مضمون کی سینی مین نہین ہتی ہین | آسمعیرہ مین گیسو و زہر رہتی ہین

ہاہی حسن مری چال مین نہین تیکی جا | گو متی مین یہ پریزاد مگر رہتی ہین

سیر گلزار مین انبار رہو اسونی کا | کف گل مین یہی یہان کیسہ زر رہتی ہین

دہیان مین میری رہا اس رخ ہیو کا خیال | اسی بہاین تری موی کمر رہتی ہین

بازی عشق کہلا کرتی ہی دن رات بہا ملن | جیتا وہ کرتی ہین ہم تو ہر رہتی ہین

تپش و طیش لپٹ غصہ و غم بڑہتا ہی
اختر زار پریزادون مین گر رہتی ہین

آتش افروز رہی نگر سینۂ بی کینہ میں | لطف ملتا نہیں کچھ قصۂ پارینہ میں

نہ صباحت نہ لطافت نہ نزاکت نہ چمک | یہ ملاحت ملی کی ترے آئینہ میں

کون مضمون کمر لکھی رہی فکر میں گون | تاب طاقت نہ رہی بیش اس سینہ میں

دو نگا گلستان کا سبق بلبلوں کو دی میں | چٹکیاں اُٹھ کو نکو دیتا نہیں آدینہ میں

دار الفت کو لگا دیویگا تو پیسو ملی | ہر ملی ملاک عشر ہی تری تخمینہ میں

ہوئے ہمیشہ پاس دن میری سیاہ کام | کیسی جلوہ ... ہی التفات دیرینہ میں

خط نکل آیا ترے چہرے پر افسوس ہوا | گیر آ لگی لگا اید وست پشمینہ میں

دیکھتا ہوں تجھے ہر صبح و مسا ابھرے | میں کھسا رہتا ہوں اکثر دل آئینہ میں

سنز مصریسی تری بر فسی نا نوش گئے | داغ شالی مجھی ٹھنی لگی سالینہ میں

نخل بندِ چمنِ مانی و بہزاد ہوئین — کودک و پیر جوان کہتی ہین اُستاد ہوئین

آپکو بھی ہو محبّت تو بسین شہر مین — یہ نہو گا کہ [illegible] آباد ہوئین

[illegible]

لب بلب خیر رہی مجکو زمین تک نہ ملے — واہ تحسین فلک بس پئی بیداد ہوئین

مجسی خلوت جو نہین کرتی ہو کیا ڈر کا ہے — ہوشین آپ تو تم کیا کوئی جلّاد ہوئین

اِس لئی ڈرتی ہین نازک بدن و بلبل خو — شاعر و مرغِ معانی کا جو صیّاد ہوئین

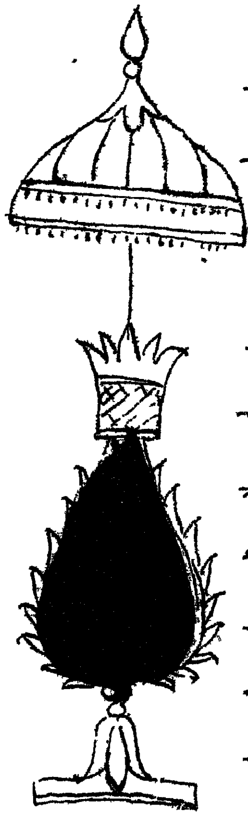
خلوتِ چمن مین ہی کام کیا کرتا تھا — کبھی اسوقت بھر نئی م مین بھی یاد ہوئین

آپ لیلی ہین اگر مجکو بنائین مجنون — تیشہ ہی میرا قلم عشق مین فرہاد ہوئین

ڈہال رکہتا نہین تلوار ہین شاعر ہو — چال بھی میری نہ قیصر نہ ہی آزاد ہوئین

سرکشی مجسی نکرنا کہ [illegible] دُنگا — [illegible] باغ مین ابی [illegible] شمشاد ہوئین

رونگی وقت [illegible] — [illegible] م مین کبھی شاد ہوئین



نظر مہر کرو اختر خوش لہجہ پر
یا علیؑ آپ ہی اب طالب امداد ہوئین

[redacted]

دل لگی کرتی ہین چہاتی سی کہیلی ہین / ڈنڈ کرتی نہین دنیا مین ہمین پیلتی ہین

غیر کی عشق کا لگتا نہین کچہہ تہل بڑا / وہ ہمین ہین کہ یہ ہجر صنم جہیلتی ہین

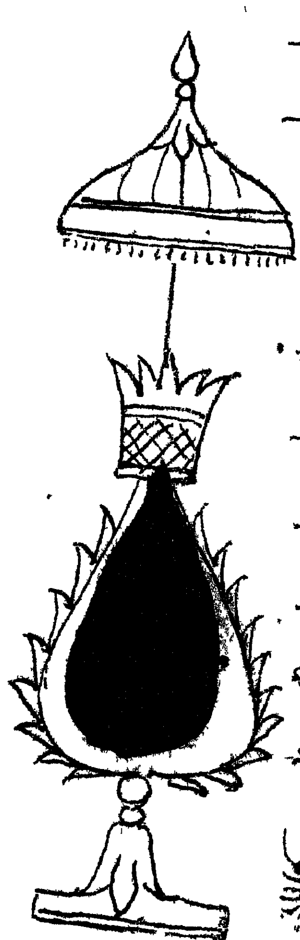
ہونٹہون پر نام ترا ہوتا ہی جب آتا ہون / یا علیؑ کہتی ہین دروازیکو جب ٹیلتی ہین

بچونکو منہہ نہ لگائین کہ بہرم جاتا ہے / لڑکون کیطرح بہری محفلونمین کہیلتی ہین

یاد آتا ہی مزا اندیشکر شیرین کا / وہ زبان اپنی مری دانتونمین جب ٹہیلتی ہین

جسکا جی چاہی نہین شعر وہین ڈہونڈہی اونکو
اختر زار یہی قافیہ ایسی کہیلتی ہین

[redacted]



حیلی کرتی ہین گنہگار وہ کب کرتی ہین | نام غیر وہ تنہا ہی اور اب سب کرتی ہین
ہی نشانو کو نشان عشق کا بتلاتی ہین | ہی سبب آن وہ محفل ہین بکرتی ہین
کیا بتائین کہ شب ہجر مین کیا حال ہوا | درد و غم ہم و الم رنج و تعب کرتی ہین
برسا کرتی ہین مری دیدۂ تر آٹھہ پہر | مستعد صبح سی ہوتی ہین تو شب کرتی ہین
تب ہجر انکی دوا آپ ہی سیکھے ہی نئی | روز بازار وہ ہین پہ چھپکی سے طلب کرتی ہین
روز وصلت کو مری آہ سیہ کرتی ہی | رخ انور سی وہ راتو نکو حلب کرتی ہین
کیا نئی بات ہے کیا عشق نیا ہمنی کیا | ہم ہی وہ کرتی ہین دنیا مین عجب کرتی ہین
ایسی رسوائیان یا زارو نمین کبتک صاحب | تو کہتی ہین بہری محفلمین غضب کرتی ہین
عشق کی ہو کہین کٹ جاتی ہی شام و سحر | کہ وہ اب کرتی ہین اب کرتی ہین اب کرتی ہین
ہو نہ سلوائی دمساز و نکی پیغامی سے | غیبتین یار و نکی آپ کی لب کرتی ہین
ای بتو دن ہی قیامت کا ذرا یاد رہے | جلتی اب کا سیر اصنام طلب کرتی ہین

جهہیڑ ے ایسی سہی گالیان تک وه دیتی لین | ہمین اغیار کی ہاتہون سی طلب کرتی ہین
اب نه پایئنگی کبھی بوسه لب تلخ مزاج | منه سیلوی کو محبت و انسی طلب کرتی ہین
تیغ سی اونکی عجب کچهه نہین ہین تیز مزاج | مار کر ہمکو وه پهر موت طلب کرتی ہین

آسمان سی نه اوترا آئی گا مہر کوئی
کبھی اختر که کسی آپ طلب کرتے ہین

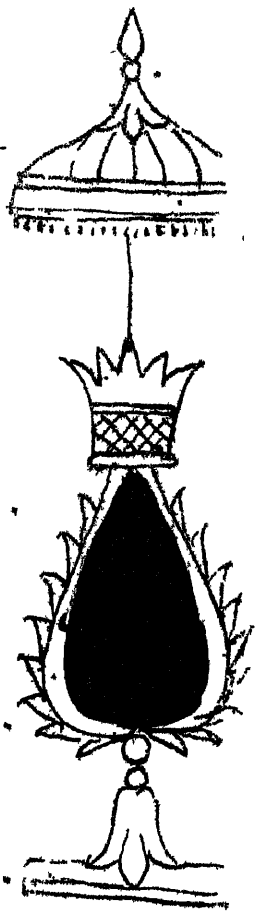
[redacted]

بزیر سایهٔ گردون دو عنقا تماشا ہون | مین سبکا خاکپا ہون صلحجو ہون مبتلا ہون
قدم کی نیچی روندی جاتیکی وه خاک ہی اپنی | عبث اعلا ہو نمین بعد مرن سبسی ادنا ہون
مری ہاتہون سی ہی اکجام می وشتین لیلیٰ کی | وه رند صاف سیخانی ہین مین قیس ہین ہی ستقا ہون
فقیر اپنه بسر کرتا ہون تخت قیصر و صاحب | جو پہل ولا دکہادی باغ عالم مین وه بوستان ہون

غزل کی نام سی نفرت ہے اختر درد سی غارت

خبر اتنی ہمین مجکو کہ صاحب کیا مین کہتا ہون

[redacted]



مزاج مبارک اگر پوچھتے ہین — تو وہ باتون باتون مین گہر پوچھتی ہین

یہ بندی تو دشمن کا گہر پوچھتی ہین — وہ مین کون جو بد گہر پوچھتی ہین

میان سی عبث تیغ لیتی ہو صاحب — میان ہم تمہاری کمر پوچھتی ہین

ہٹو پاس سی میری قاصد کی غیرو — کہین اور کی ہم خبر پوچھتی ہین

یہ کیا بیحواسی ہی کچہہ ہو گئی دشمن آ — ارے بیخبر ہم خبر پوچھتی ہین

فسانی سی غیرونکی نفرت ہی ہمکو — کہانی تری رات بہر پوچھتی ہین

اگر کی طرح دل سی اوٹہتی ہین کوکے — محبت کو اونکی اگر پوچھتی ہین

یہ دریا دلی ہی کہ خشکی مین ہو لے — سمندر مین تجکو مگر پوچھتی ہین

اسی خواب کی ہمکو تعبیر دینا — کہ سونی کو اپنی سحر پوچھتی ہین

تب غم سے فرصت نہین ہمکو اکرم ۔ طبیبوں سے اپنا جگر پوچھتے ہین

کوئی جا کے کہدو کہ جانا ہمین ہے ۔ خبر تیر سے اونکا گھر پوچھتے ہین

کوئی بات قاصد سے کرتی نہین ہم ۔ لفافی کی پہلی کمر پوچھتے ہین

ہمین خاک مین ہوگا ابتلا وصاحب ۔ محبت کا ہمتے ضرر پوچھتے ہین

عجب بات ہے چھوڑ دیتی ہین صدہا ۔ مگر عمر کو عمر بھر پوچھتے ہین

کبھی عید مین بھی گلے مل کی بیٹھین ۔ محرم مین خالی صفر پوچھتے ہین

کبھی کہتی ہین ہم پہ دل کسقدر ہے ۔ عجب چوٹتی ہین کہ زر پوچھتے ہین

کدہر پھر آیا کدہر پر گرتی ہین ۔ غضب ہے کہ صیاد پر پوچھتے ہین

خدایا بنادے صفا بھی دل کی ۔ غبار اسکا ہی شیشہ گر پوچھتے ہین

ملین اگلی اختر سے جا کر یہ کہدو

وہ بحرِ تقارب اگر پوچھتی ہین

وہ دست خوش جو لگا دی کبھی گریبان مین
خوشی کی ماری سماؤن نہ مین دل و جان مین

قدم کی پیر لگا تا ہی کوئی ست فیروزش
مین انکھین کیون نہ بچھاؤن تری سی گلستان مین

اڑتی وحشت دل کام آئیگی کس دن
اڑا کی بھیج کبوتر کوئی پرستان مین

ازل سی ہی مقدر مین سختیان ہین لکھین
پھر [illegible] مین ولیمان

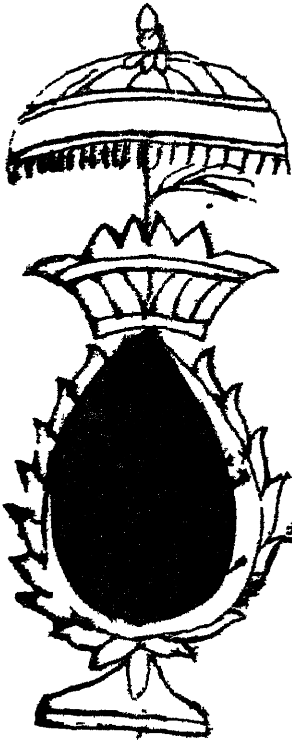
وہ میرزا فشی کرگیا شراب کی سانتھ
ملا گیا نمک اپنا کباب بریان مین

کسی نی یارونکو اغیار بھی بنایا ہی
یہ رمز صاف ہی یا نو کسکی دیوان مین

جب اپنی جی نیکا دونا ہولا کہہ کہر مین جاتی مین
لگا ہی تیکا جو ناتھماری ایوان مین

ہزار سال حکومت اگر رہی تو کیا
یہ بات لکھی دارا و جم کی ایوان مین

مہی بہ تنگ نگر ای شہ خجستہ صفات
بہت ہی فرق فقیر اور شہ کی سامان مین



وہ ناتوان ہون کہ نہ پہنچی صدا نہ سا تک　　نہین ہی طاقت نالہ بہی جان نالان مین

نہین گئی ہی ابہی کہیل کی دماغ سی بو　　پڑہا یا کرتا ہون لڑکی ابہی بستان مین

وہ رو یا کرتا ہی مین چہلیان کہلاتا ہون　　یہی تو فرق ہی عاقل مین اور نادان مین

ہزار دہونڈہو گی لیکر چراغ مہر ہی تم

نہ پاؤگی خبر کسی سخندان مین

[redacted]

دستار و قبا ٹوپی ایجان کسی کہتی مین　　گردن ہی کی لالی مین داماں کسی کہتی مین

اس حاشیہ گل کو دیکہا نہین گلشن مین　　اہی مصحف رخ تہلا قرآن کسی کہتی مین

خمخانۂ عالم مین سودا ہی قدح کب ہے　　مجلس کسی کہتی ہین سامان کسی کہتی مین

زنار محبت ہے گردن مین مری ڈالا　　بہکا یارہ دین کو شیطان کسی کہتی مین

موجود سمجہتی ہین دنیا مین ہم اپنی کو　　دروازہ سی پوچہو تو دربان کسی کہتی مین

کیا کام تعقّل سی صنمخانہ دوران مین / مجنون سی ذرا پوچھو فسان کسی کہتی ہین

اطفال جہان بازی کرتی ہین دبستان مین / ہم آپ کہلونا ہین یان کسی کہتی ہین

الفت نکرو دیکھو دنیا مین نپاؤ گی / بس عشق کا قصہ ہی پایان کسی کہتی ہین

تسلیم تم یا نہ ان موتی ہی سخن کو / [illegible]

جب دیکھا تری رخ کو ہم محو ہوئی بالکل / رغبت کسی کہتی ہین میلان کسی کہتی ہین

یہ مکر نہین ہرگز ہم عاشق صادق ہین / وابستہ تعشق ہی بیجان کسی کہتی ہین

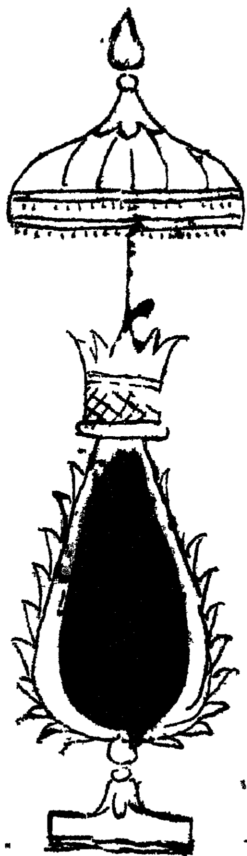
جب بیٹھتا ہون صاحب تم بہاگتی ہو اٹھکر / بتلاؤ تو دنیا مین حیوان کسی کہتی ہین

ہیہات صدا میری پہنچی نہ جرس تک ہی / افسوس دل نالان نالان کسی کہتی ہین

شبنم کیطرح ہم بہی بیہوش ہین عالم مین / گل اشک زدہ دیکھی خندان کسی کہتی ہین

عاشق جو ہوا تیر کیا ہوش مین وہ آیا / بتلاؤ پریزادو انسان کسی کہتی ہین

کسکی لیئی گلچین ہین کسکی لیئی شبنم ہی / ہم آنکھون سہی خوش ہین بستان کسی کہتی ہین



تو عقل سی خالی ہی گر طینتِ عالی ہے
بیہودہ نہ بک ناصحِ ناداں کسی کہتی ہین

اختر تری الفت مین مجھے یاروں سی نفرت ہی
درویشوں سی رغبت ہی سلطان کسی کہتی ہین

[redacted]

اتنی غمزی نکرو جسپہ جفا ہو جائین
چاہتی رسمِ محبت کی ادا ہو جائین

دل کو منتر جو کسی آدمی کا چل جائے
پھر تو یہ گیسوی شب تاب بلا ہو جائین

ہاتھ ملواتی ہین مہندی جو لگاتی ہین بہت
ہم تو اللہ کہین رنگِ حنا ہو جائین

کیا پھنسا ئینگی مجھی مین تو ہون اک صیدِ خیال
آگی صیاد یہان دامِ ہوا ہو جائین

پھول انگارہی ہوئی باغ ہی آتشخانہ
کیا تعجب ہی گلِ داغ تو وا ہو جائین

شکوۂ غیر نہ لاؤنگا زبان پر ہرگز
کہین ایسا نہو وہ مجھسی خفا ہو جائین

چہاتیونکا جو وہ ہار اونکو کہا ہی ایجاد
دین ائی انجمِ افلاک گہر ہا ہو جائین

ایک دم گھر مین جو بیجا وہ کبھی آنکلین
مختین عشق و محبت کی بجا ہو جاتین

سال بھر بعد یہ دن آیا ہی قاصد کہدے
ایکدم بھر کی لتی بھر خدا ہو جاتین

ڈھیلی ڈھیلی مری مضمون سنا قاصد دی
کہین ایسا نہو وہ تنگ قبا ہو جاتین

اندہی آتی ہی محبت کے اندہیرا نہ سہی
مشتعل سینی مین مصباح وفا ہو جاتین

منہہ لگاؤ جو تم اسی ماہ شب چاردہ مین
اختر زار بہی رہتی ہین سوا ہو جاتین

جو ہم نقش سر دوان کھینچتے ہین
تو لطف چمن باغبان کھینچتی ہین

جو وہ ہاتھہ ملتی ہین مہندی لگاکر
تو ہم عطر جان جہان کھینچتی ہین

کشیدہ رہا کرتی ہین رنجشین بہی
لگاوٹ کا ڈورا جہان کھینچتی ہین

قلم کاٹ کرتا ہی کاغذ ہی سادہ
یہ تلوار ہم بی میان کھینچتی ہین

بلا دیتی ہین سشیر قالین کو گویا — صنم ہم تو تصویر جان کہینچتی ہین

نہ ساری محبت سمائی نظر مین — شباہت بہی ہم نیم جان کہینچتی ہین

نہ ٹہو کر لگا اس ضعیفی مین ہمکو — بغل مین تجہی اپنی جوان کہینچتی ہین

یہی پیر زال ایسی دنیائی فانی — اسی اپنی جانب جوان کہینچتی ہین

بہری محفلون مین کرتی ہین پردہ — یہ در پردہ پردہ عیان کہینچتی ہین

یہ جلوہ جلو ہمکناری سی اپنی — بغل مین ہمین وہ نہان کہینچتی ہین

ہزارون مصور ہین لیکن غزل کی — بہلا دیکہین کیونکر زبان کہینچتی ہین

ارہی جاتی منہہ اپنا بنوا و بک کر — ہین بلبلو ہمزبان کہینچتی ہین

پہسل جاتی ہین سقف رخ پر یہ نظرین — کہ اوپر سی وہ نردبان کہینچتی ہین

گنداہا وٹ ہی بہو لونکی کنج لحد پر — یہ چادر نئی باغبان کہینچتی ہین

وہ تیوری چڑہی ہین کشیدہ ہنی ابرو
وہ تیرونکی اوپر کمان کہنچتی ہین

یہ قُلّابی آسمان ہین ہمکو اختر
کہ ہم شاعرونکی کمان کہنچتی ہین

ہم ایسی تہی سنتے ہی شب بندہ بیدم ہین
مصر کی بازار مین کیا عاشقونکی نام ہین

کیمیا اُونکو ناحق خاک چہنواتی ہو تم
مدتونسی یکہ لو کوچی مین بی آرام ہین

پہول کا ڈہونڈو نقشہ باغ کا
...کر کی ہی تنہا عارض گلفام ہین

آسمانِ حسن ہی وہ ساقی آتش مزاج
مہر سمجہی ہو جسکو میکدہ کی جام ہین

ایک بوسی کا لینا دیتی لطف نظر
کوٹہری مین آپ چلتی ہمکو اک دو کام ہین

تا جنی دو کنجِ مرقد پر نہ رو کو دوستو
ٹہوکر ونسی جان آئیگی وہ خود خوش کام ہین

عیب پوشی کی بہی عادت ہو گئی بازار مین
سن ہی ہین ہم جہنچہی رنگینی پیغام ہین

مدبسم اللہ ہی ہر ابرو دنبالہ دار
گیسوے شبگون نہین واللیل کی ولام ہین

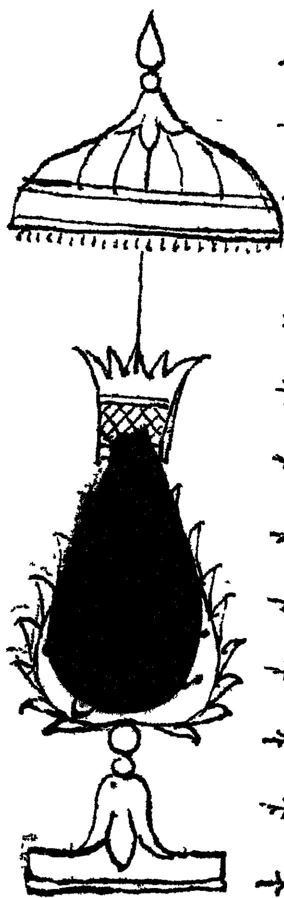
کیا مزہ ہی دوستی مین چہپا او لی النہی کونوی
کیون ختن کی بہر رہی ہین وہ عجب خوش کام ہین

رخ سی ین جا لڑین زلفون پر اونکی سامنی
روز ہجرت گہٹ گیا پہر آج لطف شام ہین

جام وی پیر مغان اب منہہ تلک مستونکی تو
عاشق مخمور و بیہودہ یہ اونکی نام ہین

پستہ لب سی مری دل کو بہت قوت ہوئی
دونون انکہین اوکی اختر ہین یا بادام ہین

[redacted]



ای ماہ رو کیونکر کبہی تصویر ہی سارا بدن
کرتیان مین ہی آہ کی زنجیر ہی سارا بدن

چہپتا ہتی ہی انکہہ مین انکہین نکو زخمی کردیا
پلکین لب معشوق ہین اور تیر ہی سارا بدن

عشوہ غضب غمزہ غضب چہرہ غضب زلفین غضب
پہرتی غضب کے ہہی تی ہیر ہی سارا بدن

بار محبت سی تری اوٹہتا نہین میرا بدن
دام تہ محبوب مین نخچیر ہی سارا بدن

تجکو دعا دین کسطرح ای شاہ عالی داب ہم
ہر سر بن مو شکر کی تقریر ہی سارا بدن

دیکھو ہماری لاغری مضمون کہلا ہی سراپا
خط کی نہین حاجت ذرا تحریر ہی سارا بدن

چہرا دکہاؤ صبح ہوا یماہ طلعت منہہ کرو
اوٹہین نہین زلفین ترمی شبگیر ہی سارا بدن

چہوٹی سی ہاتہہ آئیگا کیا یہ سب کمر کا بال ہی
دہو کا لگہاؤن گا کبہی تدبیر ہی سارا بدن

محفل مین آکر بیٹہتی عزت دو بالا کیجئے
آداب ہمسی سیکہتی توقیر ہی سارا بدن

مصرع انہین ہی ہو گا ہی ہمکو حسن کا
کہتی شعاع رخ کسی تنویر ہی سارا بدن

الفت مین تیری بانجان کسکو نگاہ ہی بدہوش
بیدست و پا ہم ہوگئی تعذیر ہی سارا بدن

کہتی جو کہین تو نہین ابرو نہین اپنی رہین
ہی کاٹ الفت کا غضب شمشیر ہی سارا بدن

اب دہرتی جاتی ہی چہپتا ہوب آوصل کا
اوٹہتی ہین لوکی آگ کی تبخیر ہی سارا بدن

ای کیمیا گر آذ ا یار کی صورت دل بہا
بوتی ہو آمین جسکی اکسیر ہی سارا بدن

پہر بیجا بی دو ۔ ہونو مین دل اشتہو ہو
اب انکہہ ڈہپ کر دیکہتی تعبیر ہی سارا بدن

تاجِ علاماں جہاں شمشیر ہی سے ہو خسرو
بازی کہاون کا کبھی بی میری ہی بدساران

اختر کی اگر یا علی مشکل کشائی کیجیے
اب دستگیری کیجیے بی پیری ہی رابد سان



پرند اونکی جب تختی پہ ہم فریاد کرتی ہیں
حمائل کی لیے قرآن گردن یاد کرتی ہیں

اٹھی جاں والونکی بھی ہٹنکی پڑتی ہیں تجلے
ہزاروں گھر جلا کر اک قفس آباد کرتی ہیں

عجب اللہ کی درگاہ ہی سب آتی جاتی ہیں
پہنچتی ہیں بہت واماندگان فریاد کرتی ہیں

کسیکی ہو رہیں یا وہ کسیکو پناگر رکھیں
حسینان جہاں کیوں حسن کو برباد کرتی ہیں

ہم اختر اور عالم میں ہیں اون جا او رسامان ہے
وہ ہمکو بھول جاتی ہیں ہم اونکو یاد کرتی ہیں



ردیف واو

بلبلو باغ مین نالو نکا اثر ہو کہ نہو — آتش گل سی فزون درد جگر ہو کہ نہو

ایسی نالی مین جو جل جاتی اثر ہو کہ نہو — زلف شبگون مین ہم او بھی ہین سحر ہو کہ نہو

ای طبیبو مرض عشق کی کرتی دوا — خون سینی مین مرا جم سی جگر ہو کہ نہو

تیری شہپر کی کترنیسی ملین کی پریان — بی پری مجکو اڑوائی کی یہ پر ہو کہ نہو

مثنہ رہتا ہی زبس مجہ مین ترا انکہونکا — مار گیسو کا مری تن پر اثر ہو کہ نہ ہو

بی پری لیکی گئی ہی مجہی او پر یونتک — اسکی تیر مری نامی کی خبر ہو کہ نہ ہو

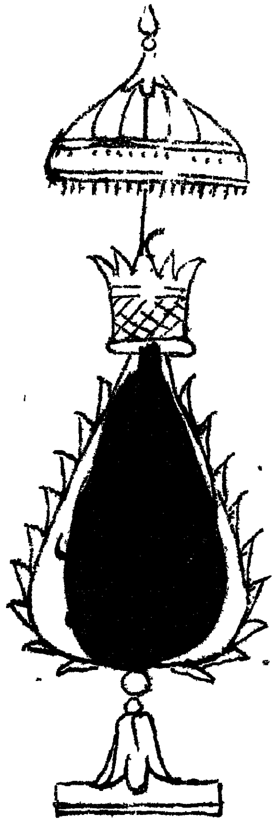
اثنی حسن پریشان ہون بہت لفو سنی — دیکھی شام غریبان مین سحر ہو کہ نہ ہو

خوان دنیا مین مزی سی کا باقی ہی مزا — دار فانی مین اوقات بسر ہو کہ نہ ہو

شاعرونسی کبہی وصف ہو اسکا میسر — باندہ دیتی ہین تصور مین کمر ہو کہ نہ ہو

منہہ کہلا کہتی ہین یاد در دندان ہم — صدف چشم مین ہر اشک گہر ہو کہ نہ ہو

بند گیا ہی کہی مضمون نازک کا — اسی طبیبو مری سینی مین جگر ہو کہ نہ ہو



سرد مہری پہ یہ اختر بھی ہوا ہی شیدا

یہ تو سرگرم محبت ہے ہنر ہو کہ نہ ہو

[redacted]

گلشن فراقِ گل مین جو مجکو جحیم ہو
نالونسی آبِ سرو بھی مارِ حمیم ہو

دارِ فنا مین کیون نہ ہمیشہ قدیم ہو
موسی بھی جسکی طور پہ جا کر کلیم ہو

اکسیر کو وہ خاک سمجھتا ہی سیم تن
انگلی سی جسکی چاند فلک پر دونیم ہو

دنیا سفر سمجھتی ہین خانہ بدوش ہین
کیونکر نہ دوشِ صبح پہ شبکی گلیم ہو

گریہ کری جو یادِ کمر سی یہ ناتوان
دیکھی نہ اشک آنکھہ سی موجِ نسیم ہو

ابرو کا سادا وار جو اتری کہ ترپ گیا
بسمل کی طرح کیون نہ مرا دل دونیم ہو

مضمون مارِ زلف کی جن جنکی لکھہ دئی
خامہ ہمارا کیون نہ عصای کلیم ہو

عنّابِ لبِ صنم کا کری خون کا تصفیہ
اس خستہ کی جو عشق مین حالت سقیم ہو

وقت اذان بھی پیا بھی گا نو نین انگلیان
ناقوس کی صدا سی حرم مین مقیم ہو

وہ ناتوان ہوا ہون نزاکت کی یاد مین
شانہ بھی دل شکستہ ہی کیا مستقیم ہو

آخر زبان تمہاری بہت سخت ہو گئے
سمجھی ہی غزل جو ذرا بھی فہیم ہو

بلبل کی جو جی مین میرا سے ہو
پھر گل سی وصال بھی اے ہو

اتری ہی ہمین یار کی سلامی
ور دہی کہین شام کی سن بجے ہو

سائل جو خدا سی عشق سانگے
کسطرح وہ تجھسے ملے ہو

صحاف بھی کرتی ہین پریشان
مجموعہ جو یار کا اے ہو

اولٹی ہی یہ التجا تمہاری
کہتی ہو کہ مجھسے ملے ہو

کیون وز فراق سینہ کوٹی
نوبت شب کی اگر بجے ہو

سیدھا کیا سرو کو چمن مین
کیونکر قسمیسی پھر بگڑے ہو

کرچی مین غزل کی پہیر کب ہے
سیدہی راہو مین کیا لگے ہو

غنچو نسی نہ کجکلاہ اینڈے مین
تن پر جو قبای گل سجے ہو

قاضی سی ہی دختِ رز کا جھگڑا
سر پر دستار ہی سجے ہو

میرا جو کلام خاک پا ہے
دیوانگی او گہی اک سجے ہو

ہوں سوختہ مشعلو مین ہو صرف
پوشاک جو میری ملگجے ہو

ناسخ کی غزل سبھی ہی اخضر
یہ اور ردیف ہی سے اجے ہو

عیشِ دنیا بزمِ غم اندوز ہو
رنج و غم توام بھی ہر روز ہو

تاب نظارہ نہوای شمع رو
شاہد اصلی جو بزم افروز ہو

طفلِ مکتب کب سعادت مند تہا
گوشمالی سی جو غم اندوز ہو

داغ سی روشن ہوا دشتِ جنون
بیجالی تیری بزم افروز ہو

اسپِ دل بیداغ کب تک شہسوار
درہمِ داغِ جنون بہی ورز ہو

ساعدِ سیمین جلائین ہڈیان
مہروش اکروز گر دلسوز ہو

بازیان کرتا ہی بعضو نسی وہ طفل
میرا دل کیا بازِ دست آموز ہو

برجِ محمل مین ملا لیلی سا چاند
کیون نہ مجنون کو یہ دن نوروز ہو

مارِ گیسو سی جلون گر آنہی پری
زندگی بہی رشتۂ جان سوز ہو

حسرتِ آہ و فغان ہی قبر پر
یا تو ٹٹپا ہو کوئی یا سوز ہو

ناوکِ غم یا جگر کی پار ہون
یا صفِ مژگانِ دل فیروز ہو

سال بدلا ہی زبان بہی پہر گئی
آج ای اختر ہمین نوروز ہو



[redacted]

ان بلا لی ابروسنی ماہ نو کاہیدہ ہو
گھٹ گیا ہی حسن سی کیا عشق مین بالیدہ ہو

پان کہا کہا کر کیا غیرون نکو تمنی سرخرو
کیون نہ سوز غم ستی دل اک ہک تفتیدہ ہو

پہول انگارہی ہوئی وہ بلبل نالان ہمین
دست گلچین کیون نہ پہر چہونی ستی آتش دیدہ ہو

فرش سبزہ بلبلین سمجہین مجہی کانٹون کی جا
مرغزار ایسا ہی جسمین مرغ دل پوشیدہ ہو

مرغ آتشخوار آتی نوچنی کی فکر مین
آتشین نالی جو کر کری یہ دل کاہیدہ ہو

روندتی ہین زور آ آکر جگاتی ہین اسے
آہوان چشم سی کیا سبزہ خوابیدہ ہو

ہمصفیر گلشن دل بہی منقش ہو چکا
جای فوارہ مگر پردی مین آب دیدہ ہو

مار زلف یار سی مژگان کا کب بس چل سکی
کیا اثر ہووی نیش سے جو زہر کا نوشیدہ ہو

خط یہ سادہ ہو نزاکت پر سیاہی یار سے
بس لفافی پر فقط ذکر کمر پیچیدہ ہو

سنبلستان مین ابہی خفقان لالی موج دل
آپ کی زلف رسا شانی مین گر پیچیدہ ہو

میری مشتِ استخوان ہون مشعلِ راہِ جنون
سوزِ غم سی گورِ تیرہ مین چراغِ دیدہ ہو

عہدِ دولت مین قلم بھی گھس گیا ای شاہِ حسن
کب ترقیخواہ بڑھتی ہین جو یہ بالیدہ ہو

وصل کی امید جب کاغذ پہ لکھتا ہی قلم
ہجر کی مضمون سی گھٹ جاتا ہی کیا بالیدہ ہو

تاج بخشِ شاعرانِ ہند ہین مضمون مرے
بادشہ رکھتی نہین وہ تاج جو بوسیدہ ہو

میری نظمِ وزنین تو اک کمظرف بھی چڑھتا نہین
پلۂ میزان مین کیونکر سنگدل سنجیدہ ہو

سوختہ ایسا ہون گر بوون مین سبزہ ہو
گھانس جل جائی جہان میرا دلِ شوریدہ ہو

حسن کی وسعت سی پھولا ہون یہان تک کر چلون
جزوِ تن ہو جای صحرا پاؤن مین پوشیدہ ہو

قافیہ لینی چاہتی اب ہو برابر بارِ دل
اب تو تولی گا کلام اختر اگر سنجیدہ ہو

گلشنِ عالم مین جس گل سی دلِ پژمردہ ہو
زندگی ہو جاتی ہی عشق مین جس مردہ ہو

کون کہل کر جو ہمین ہنسی غنچہ دہن
دہیان ہی پہر ہمین شاید پہر دل مردہ ہو

روز روشن تار کاکل مین اوجہل کر رخ ہو
کیون شب گیسوئی پریشانی سی برہم خوردہ ہو

ای لب جان بخش دنیا اک نئی پیدا کر
جی وٹہی وہ بہی ہزارون سال کا جو مردہ ہو

رو دی ہم دل کہول کر جب یاد کی گیسو کی لہر
موج طوفان بلا کیونکر نہ دریا بردہ ہو

تیری مضمون کمر کا ہون جو لاغر ناتوان
خط نازک چاہئی میرا صبا آوردہ ہو

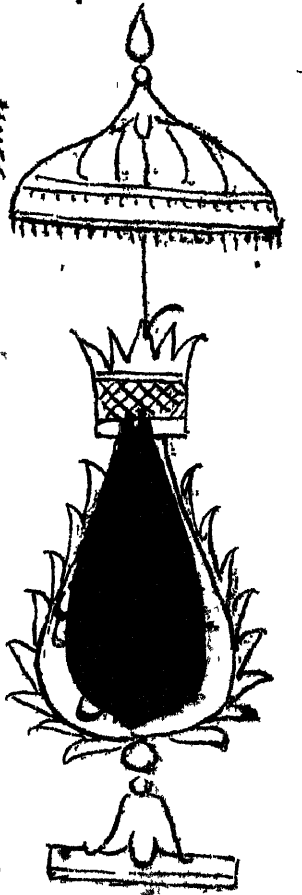
رسم دنیا کیا یہی ہی نئی پہلو مین جگہہ
وہ رقیبون پاس بہی دیکہی اگر آزردہ ہو

نالہای بلبل شیدا سی گلچین ڈر گئی
پہول کہلائین جو گلشن تین دل افسردہ ہو

کاٹ ڈالونگا گلابی کا گلا آزاد ہون
جام اوسکی منہہ لگی دنیا مین جو میخوردہ ہو

آسمان سی خشت کی تو فکر ہی ای شاعرو
اس مین چہوڑو جو فرش کہن گستردہ ہو

جو ستارہ کہل گیا ہو بند ہو وہ غنچہ سان
آہ اختر جس جگہہ تیرا دل پژمردہ ہو



[redacted]

چلی جائین ہمارے پانؤن گر آنکھون کی عشق ہو — مصیبت اوسپہ پہنچے جو دنیا مین بلاکش ہو

مین وہ فرہاد ہون شیرین لبی گر اوسکی دکھلا دون — صدا آفرین یہ پہیلی اہی دنیا مین غشعش ہو

بنایا آہوی کو بہی مجہی آہو نگاہون نے — گرا تو اٹہہ نہین سکتا کوئی مجہسا بلاکش ہو

جو مین طوفان لاؤن آگ [redacted] سینہ مین آتش ہو

تڑپ کے دس قدم جاتا ہی تن میرا ایقاتل — یہ وہ مقتول ہی بی سر ہو لیکن اسپہ سرکش ہو

مقابل تیغ ابرو سے تیر انداز جب ہوگا — حمایت ہی ترک چشم کی گر نیزکا ترکش ہو

اڑی ہی بنہ بلبل پر پر لگائی میری وحشت سے — بط می کی سوار ہی جو مینخانہ مین میکش ہو

کہنچی آکر کی عاشق نی مسجد مین قضا ہے کے — رہی مرد ہی کی عزت زہد مین کیشا کشش ہو

اور آتی نور یہ وہ داغ دہی صورت نکل آتی — جو حسن عشق کی اسطرح آپس مین کیشا کش ہو

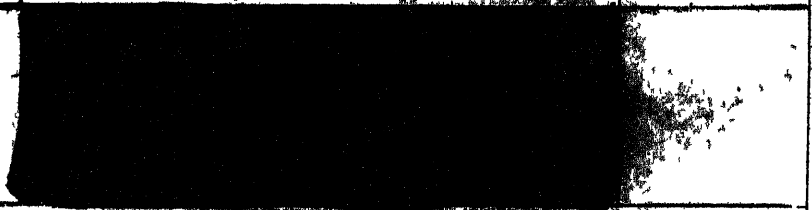
کہی میخوار قدیار زاہد سے وہ کہتا ہے — مین سیدہا جاؤن جنت کو جو آپس مین کیشا کش ہو

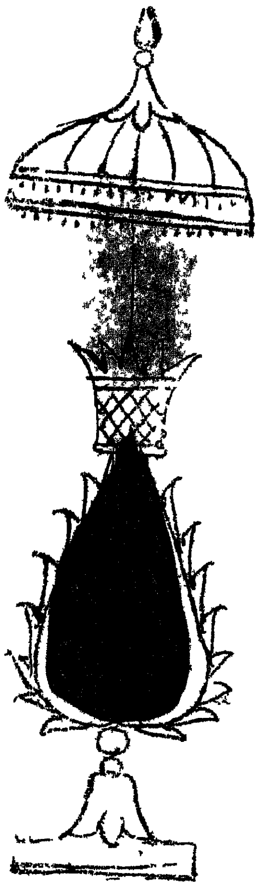
ادہر یہ دختِ رز کھینچی دو قدمی ... / ... ساغرِ دل ٹوٹی جو آپس مین کشاکش ہو

مغان جانین شرابی تہا کہین زمانہ بہا / یہ وہ مشرب ہے بعد از مرگ آپس مین کشاکش ہو

یہی امید تہی اختر کی ای پیرِ فلک تجہسے

ہماری خجن دل سی قصرِ مہرویان منقش ہو





دور ہی وہ دل جو تجہسی پاس ہو / عین امید تہی جو تیری یاس ہو

داغ ہو جائی ہمارا اسپ غم / فرد دل پر اوسکا چہرا اس ہو

پختہ مغزی خام ہی فرقت مین زہر / جو کنی چا دل مین ہو الماس ہو

مین تو انسان ہون ڈہونڈہا کرون / چشمۂ حیوان کی مجکو پیاس ہو

ناک تیری منہہ پہ غایب ہو ابہی / باغبان گل مین اگر بو باس ہو

تو ڑہی زاہد رکعت دو دم ابہی / تیری صورت کا اگر وسواس ہو

کارہی پردیسی ہوا ہون جان طلب | جامۂ احرام اگر پاس ہو

زہر گیسو نے کیا اتنا اثر | ہاتھ مین دُرِّ نجف الماس ہو

لشکرِ فرقت کھڑا ہی آس پاس | وصل مین کیونکر نہ مجکو یاس ہو

حنظلِ غم دشتِ فرقت مین ملے | جبتبی آبِ دہن کی پیاس ہو

سینی پر ہی داغ پہلا شاہِ حسن | اس خزانی مین یہ سکہ راس ہو

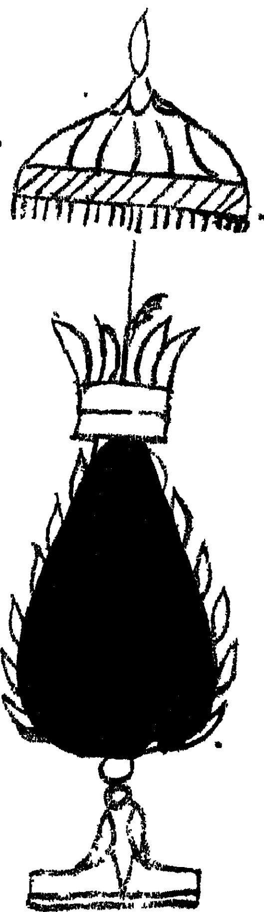
سات طبقی آسمان کی باندھ دی
یہ زمین اختر کو اتنی راس ہو

[redacted]

جگرِ عاشقِ دل سوز جلاتی نہ چلو | شمع کو محفلِ عشرت مین رلاتی نہ چلو

دُرِ دندان سی تو شبنم کو رلاتی نہ چلو | غنچہ بند کو گلشن مین ہنساتی نہ چلو

سُم ہوا سی مردیکو جلاتی نہ چلو | سوتی فتنی کو تم ای یار جگاتی نہ چلو



تیرہ بختونکا دل چاک سبک کرتی ہو
مار گیسوئے ناز کبر اٹھاتی نہ چلو

مثل فرہاد نہ تم کو کشی کرواؤ
جو ہی الفت لب شیرین سنی تی نہ بہاتی چلو

قفس تن میں مرا طائر دل پھڑکیگا
چٹکیون میں گل و بلبل کو اڑاتی نہ چلو

سیدھی رفتار سے اس لف میں بل پڑتا ہے
باغ میں سرو روان خاک اڑاتی نہ چلو

موج گل سے و بالا ہی نسیم سحر سے
قد و بالا سی تو یون خاک اڑاتی نہ چلو

خواب غفلت سے ہی گوش ... فتنے
آہوی چشم سی مردونکو جلاتی نہ چلو

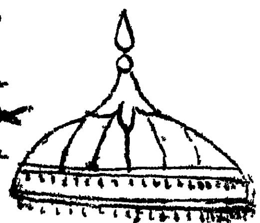
خلش ناوک مژگان سی گرا طائر دل
بے زبان کو قفس تن میں ستاتی نہ چلو

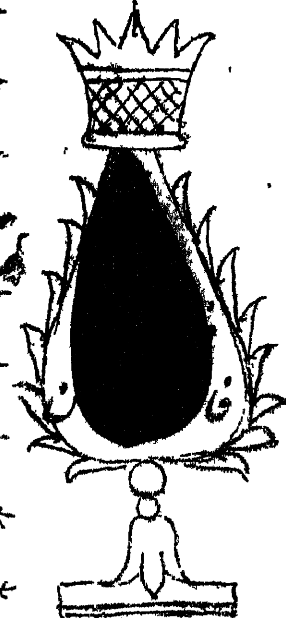
سرمئی چشم نہ زلفون میں چھپاؤ انجان
غیر ہمراہ تو یون بات بناتی نہ چلو

مار گیسو سی ہوا عشق خصومت کی جگہ
راہروی مور کو گلشن میں سکھاتی نہ چلو

سکہ داغ کھری تھی تری طلعت سے صنم
یہ چلن کھوٹا ہی بدذاتی پہ آتی نہ چلو

ٹھوکرون سی ہمین پامال کرو کی تن کر
ہاتھ ملواؤ کی سینے کو اٹھاتی نہ چلو





باغ مین آئی ہو گلزو تو ذرا بلبل کو
غزل اختر خوش لہجہ سناتی ہی ملو

[redacted]

پیچ سی ہر شعر کی سیدہا دل آزادہ ہو
بیت جب موزون کرون سر قد استادہ ہو

مادۂ کیا مستعد ہی عشق کا ای حسن یار
چشم فوارہ ہو رونی پر جو دل آمادہ ہو

حضرت غم فرقت ساقی مین ساغر ہو گئی
[illegible] دل بیمار بادہ ہو

موتیا کی شاخ بن جاتی تری مسواک ہے
گر صفائی پر در دندان کی تو آمادہ ہو

صفحۂ خورشید ہے صورت دل بیتاب کے
حاصلیہ ہی صفائی جسکی کاغذ سادہ ہو

زاہدا آجا صورت کا اگر تجکو خیال
سجدہ گہ اوسکی جبین ہو اور تن سجادہ ہو

سر فساد خم کرون جب مین جنون مضمون غیر
کیا اوٹھاؤن جھک کی مین جو پوش پا افتادہ ہو

سر وباغی ہی جہکی خجلت سی ای نازک بدن
اوسکا مصرع مری دیوان مین جب ستادہ ہو

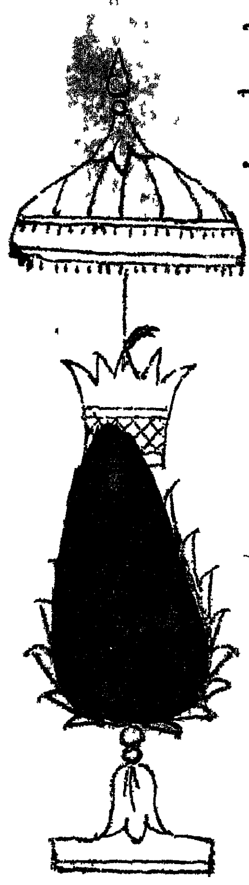
آتش گل مین مری نالی بهری هین اسقدر
دست گلچین بهی جهونی آتش داده هو

تخت و تاج و ملک ارباب تنعم لیگئی
زاد آخر کیا رکهی دنیا مین جو آزاده هو

ایسا نازک هون بهی گلی جهنیتر
بال بلبل کی هو اسی پهول آتش داده هو

شعر کی گدڑی مین اختر شاه هی سائل هوئی
اس غزل کی بهیس مین شاید کوئی شهزاده هو

[redacted]



پهول کهلجا مین ابهی جو مصرع برجسته هو
باغ عالم مین مرا دیوان بهی اک گلدسته هو

هی یقین خورشید محشر بهی ادهر سی هو طلوع
جس خرابی کی طرف میرا دل اشکسته هو

هم ضعیفون پر پڑی هی سبزه رنگون کی نظر
قوت بادام چشم یار سی لب پسته هو

بی زری نی سیم اندامو کیا مجکو تباه
اس قبا پر چاهتی تار نظر کا دسته هو

یاد چشم یار سی صحرا مین وحشت هی فزون
مصرع دیوان مرا هر اک غزال جسته هو

اس تن میں بیخودی راہِ عدم دکھلائیگی | کاروانِ جان تیار ہی نالونسی سجا رستہ ہو
سرد مہری سی ہوئی آتشِ فرقت بجھے | دم مین جب طیار انگار و پنبہ جانِ خستہ ہو
چاک ہی خامہ مرا مضمونِ لفِ یار سے | استقامت کیا لکھی جب سینہ شکستہ ہو
قصرِ عالیشان ہی عشق کا کھدوانہ تو | حسن کا اے شاہِ خوبی اور کوی رستہ ہو
شاہِ خوبی مجکو ابرو بہو لگی پلکین ہون یاد | مین اسیرِ زلف ہون ہمراہ میری دستہ ہو
اتنی رحمت بہی وہان ملجائیگی اختر تجھے | گردشِ افلاک سی جتنا یہان تو خستہ ہو

[redacted]

اہلِ دنیا کا اگر دنیا مین تہوڑا پہیر ہو | خوانِ نعمت سے ہی ہراک قلندر سیر ہو
راست بازو نسے قدِ شمشاد جب سیدہا ہو | حلقۂ موی میان مین کیون نہ اتنا پہیر ہو
طعمۂ رنجیفان بہی نہین آتے استخوان | کب سگ کوے صنم مجہ ناتوانسی سیر ہو

ہاتھ پاؤن پھولتی ہین جسم فربہ کی ستی
باغ عالم مین یہ جلدی ہی کہ جسمین دیر ہو

روز و شبکا خاتمہ ہی زلف و رخ مین
تیرگی داغ سی روشن جہان اندھیر ہو

حسرت آب دہن مثل سکندر ساتھ ہی
گیسوونسی آپ ہی چھپ جا مین جب اندھیر ہو

اسقدر باریک ہین مضمون اعضای صنم
غور سی دیکھو اگر موی کمر اندھیر ہو

صید مین آہو نگاہونکی ہوا اتنا اثر
جس جگہ نالہ کری پیدا وہان ہی شیر ہو

مثل تصویر ہما تیری خوش چشمی سی ہون
کیا عجب ہی آہوی قالین بہی نخچیر شیر ہو

آہوان چشم کا کوسون نہین اٹہتا خیال
گر کہ دل صحرای ہستی مین ہی کیا شیر ہو

صفحہ کاغذ اگر پھاڑا رقیبونکو لکھا
پنجہ چاک قلم بہر شغالان شیر ہو

مین بہی اک نالہ کرون جنچین جستجو تا کہ رقیب
درمیان گوسفندان اک صدای شیر ہو

پیش دستی جرم ہی تشدید سی ہی سخت تر
ان پہ بر دستو لگنی اختر کہ سطح سی زیر ہو

[redacted]



نکالوں کسطرح دلسی ہی قاتل کی تیروں کو
مٹا سکتا نہیں انسان ہاتھوں کی لکیروں کو

نشانِ بازدہی نام ہی نالوں کی پرچم کا
مری اندازسی کیا رشک آتا ہی امیروں کو

کڑی آہوں سی جو داغِ سینہ ہی شکستہ نہیں آئینے
نہ دیکھا حلقۂ [illegible] میں لی سیروں کو

چمن میں سیر کو سی اینڈی تھی یا مہ جوا
خس و خاشاک پھلتی دیکھتا ہوں میں چمن پیروں کو

سیہ حق حق بوریائی فقر پر کیا نقش ہے بھلا
مری آہیں بہت یاد کر دینگی فقیروں کو

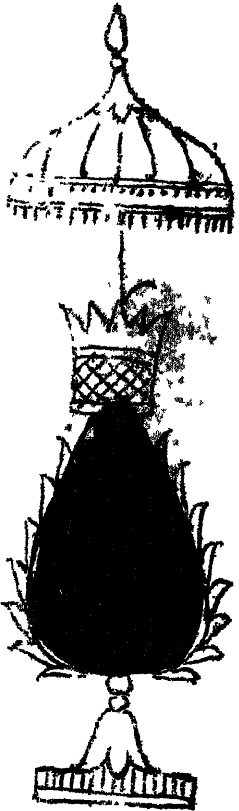
عبث آئی نوح کی فرزند طوفان شہر میں لائے
ہمارا ایک آنسو غرق کر دیگا جزیروں کو

وہ بیرخ بھی ہوا تیرِ مژہ سی پر نہ چلائے
شکم خالی کمان کیطرح کہہ ان گوشہ گیروں کو

نہ دیکھو دو رنگی باغ میں ہمدم کا دشمن ہوں
اڑا دیتا ہوں میں نالوں سی اپنی ہم صفیروں کو

نہ جاؤ ناصحو اس سر مہری پر نہ سمجھائے
شرر ہی آگ کی ہیں بت نہ پتھر کا شریروں کو

شگفتہ ہو گیا ہر گل تری رنگین ادا سی
دلی ہیں لٹ ستارونی کیا داغ حسیروں کو



بڑھا کر بعد مردن کے گھٹایا الٹی فلک نے کمتر کی کیا ہی پر بڑھا تو لی کبیرن کو

برا چاہیں جو اپنی شاہ کا کیونکر سفیدی ہو
سیاہی کا لگی گا داغ اختر اون وزیرون کو

[redacted]

اوسکی در پہ کھو سکے میری زندگانی ہو — میرے ہی تہی کا گھٹا عشق کی نشانی ہو
دل مین دام کش کی جب اس شی کے ہمالی ہو گئے — کیا خیال بلبل مین نک بوستانی ہو
اہی سی ضعیفون پر گرچہ مہربانے قوی ہو — مورچی کو آئی رشک اتنی ناتوانی ہو
گر عزیز رنج و غم تو نہ چاہین مجھ سے — گرگ دل کی اہی یوسف کچھ تو مہربانی ہو
سر کہی جو زانو پر دوستو رقیبون کی — میری شانون کو قاتل کیون نہ سرگرانی ہو
سارا عالم فانی اسکا ہو چلا جانا — میری قصے دل مین جب میرا یار جانی ہو
باغ دہر مین بلبل گل کو تازگی کب ہی — چار دن ڈہالی اور جو جفا اوٹھانی ہو

زخم دل ہر گھڑی ہین پھر ہرا ہو جاتے ہین
سبزہ رنگ کی تیغ جب لباس دھانی ہو

اب تو منہہ وہ ہنس ہنس کے پہیر لیتی ہین مجھسے
یا خدا نہ عاشق کا رنگ زعفرانی ہو

اس سی قصہ کیا بہتر شب ہو اوس سی کیا بسر
زلف کی ہو رہی عشق کی کہانی ہو

دل کو بھیجدونگا مین اب جواب نامہ مین
اس سی اور کیا بہتر قاصد زبانی ہو

خضر رہنمائی کا وعدہ کرکی پچھتایا
یہ دعا کی اوسنی عمر جاودانی ہو

اپنی جنون سے کیا حاصل لاکہہ مین کہون دکھلا
اوس طرف سی شاید پھر لغزش آنی ہو

جاو عدم ہمکو اوس کمر نی بتلایا
اختیار اوسمین کیا جو کہ ناگہانی ہو

تیری جبین سی شرمندہ گل جو صحن گلشن مین
میری شکوہ پر شبنم آگی پانی پانی ہو

دفتر جہان سی لو ہمتو مین مٹی جاتے
آو اب کہا جاوے مشکل گر کہانی ہو

لگی پاوکی نیچی کیا عجب جو آجاو آن
گر صبا نی اے ہمدم میری خاک چھانی ہو

طفل نازنین کی مین دیکھہ پاون گر رخسار
عود کر کی پیری مین مجکو پھر جوانی ہو

بھر مرقدِ عشاق اشک ہیسی لی لیوین
جنکو پھولونکی بدلی قبر پر چڑہانی ہو

داغِ دل شگفتہ ہون ایسا رہی سی اسکی
میری گلکی جب مجھپر تازہ مہربانی ہو

جس گلی سی وہ لیلی گذری مثل مجنونکی
اوس گلی کی کُتی کی مجھکو پاسبانی ہو

آب اوسکی دانتونکی ہو وہی جب مری دلکو
کیون نہ پھر طبیعت مین اسقدر روانی ہو

میری شعر اگر دیکھی گنگ وہ بھی ہو جائی
اُس زبان مین پیدا گرچہ پھر فغانی ہو

جانتی نہین بالکل ہم قوافی ای اختر
کیا زمین مین اپنی رنگِ آسمانی ہو

کشش ہی سرو کی قدِ صنوبر سکا مصرع ہو
مرا دیوان بھی تصویرِ خیالی کا مرقع ہو

برادر جہ ابھی پا جاتی بتخانہ مری دل کا
تری نظرونمین چڑہ کر سقفِ ابرو پہ جو ارفع ہو

گروہ کافرو دیندار کیون ہیکا آئین گر ہی
رجوعِ عشق اس سی ہو تمہارا حسن مرجع ہو

شبِ گیسو مینی برہم ہوئی لیلیٔ دلالت ہی | پریشان خواب تہی زندگانی کسکا مجمع ہو

دُرِ دندان کہا دو ہنسکی اسمین آب آجاتی ہی | ہر اک مصرع مرا سلکِ لآلی سی مرصع ہو

مہوّس ہو مثالِ تختِ نقشِ نقرپایا ہی | وہی شان یورش کی عرض ہی جتنا مربع ہو

رقیبِ روسیہ آئینہ ہو ہی ان مثلِ مرغِ شست آویز | کرن ہی مہر کی لوحِ جبین پہر ملمع ہو

شجاعت چاہتی ہی وہ ترک گر ہ تیرِ مژہ ماری | تفنگِ آہ کی ہی سامنی ہو مرد اشجع ہو

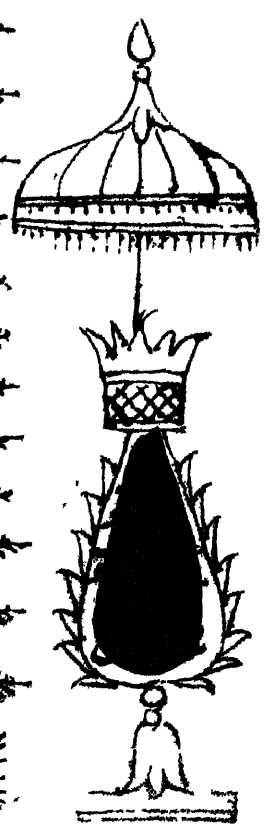
خیالِ واہمہ پردہ نشین دیکھین چلتا ہی | تجھی کو زیب ہی گر پردۂ قدرت کا مقنع ہو

جلن اور بیقراری ہی مری شعرِ تین تینی | گمان خورشید کا ہو جای لیکن صاف مطلع ہو

نمازو بچھون بناتی ہو ہمین کیا کیا میان زاہد | صراحی کی طرح بیٹھو سبو پر تم مقطع ہو

طبیعت آزمائی اسقدر اچھی نہین اختر
نہ الجھو قافیو نمین چھوڑ دو جانبید و مقطع ہو

[redacted]



اس باغ کی بہاتی ہین نظاری مری دل کو
بلبل کی روش صدقی اوتاری مری دل کو

ہو بوس و کنار آج کنارا نکرو تم
لگواتی ہو کیون کور کناری مری دل کو

اس بوٹی کا ظاہر ہی اثر باغ جہان مین
پاریسی مہوس کو ٹٹاری مری دل کو

سینی پہ چہوا خون کی نہین پیر فلک داغ
مہر و نی دیی آج تیاری مری دل کو

بازی جو کبہی حسن کی دم بازی نی کہیلی
باقی نرہا نقد تو ہاری مری دل کو

اس ملک امانی مین خیرہ ہی نہایت
عامل سی کہو لیوی اجاری مری دل کو

وہ جان جہان آئی تو آغوش مین لی لون
کب دور کی بہاتی ہین اشاری مری دل کو

اللہ ری غمزہ و ادا عشوہ ہی اعجاز
بہاتی ہین یہ ناز تمہاری مری دل کو

گمگشتہ ہی وہ روی تری ہجانی حرس جپ
بہکی تو خضر بہی نہ پکاری مری دل کو

ڈالی نظر گرم جلین رشک سی اغیار
نکہری ہوی بگڑین جو سنواری مری دل کو

اتی نہ آنکہو [illegible]
[illegible] کی شراری مری دل کو

ناسازی نالہ سی سرور ہمکو ہوا ختم
پردی مین وہ مطرب جو پکاری مری دل کو

ہوں زندگی نصیب جو دل مین امنگ ہو
آگ شراب سرخ پیالی مین تنگ ہو

نازک کمر ہی یار کی تعریف کیجیی
دشت غزل مین آج شکار پلنگ ہو

دامن ہو پھٹکی دہجیان اور دل ہوا تار
اس طفل کی جو ہاتہ مین ڈور او پتنگ ہو

اس آب آتشین نی جلایا ہی دل تو
اب ہوس ہی ہند مین قید فرنگ ہو

طوطی اُڑین قفس کی ہاتہون کی اے صنم
جب طائر نگاہ پہ صید تفنگ ہو

پیراک بحر حسن کا نازک مزاج ہی
رکھو حباب بھی تو مری دل پہ سنگ ہو

اے ترک تیغ ابرو کا ہرگز نہ نکلی بل
اس زلف و رخ مین شام و سحر گو کہ جنگ ہو

نامہ اوڑا کی لائی گا شوق وصال گل
پیک صبا جو بیچ مین نکہت و رنگ ہو

قلعی رقیبوں کی کہلی عیاں ہوا دل مرا — آئینہ رو جو غیروں کی جانب نہ زنگ ہو
جب ہی بہار زخم جگر ہوئی ہی تمام — مرہم سیاہ ہو ہوس سبزہ رنگ ہو

ہاتھوں کو رکھہ کشادہ کہ نکلی جہاں کا کام
اختر جو پیش چشم تری گور تنگ ہو

ہماری اشک سی حال دل بیتاب ظاہر ہو — ہر اک قطرہ جو ٹپکی عالم سیماب ظاہر ہو
پلا ساقی ہوس باقی ہی مجکو جنگ مضموں کی — مری تیغ زباں کی آج تو کچھ آب ظاہر ہو
زبس گھائل ہوا ابرو کا شب مہتاب ہی سے ہی — چمک ماری ہی مجہی گر رہی عالمتاب ظاہر ہو
ابل آتی ہیں یہ اشک حسن پارہ یاد سے — عجب کیا آنکھہ میں بہی معدن سیماب ظاہر ہو
اگر زنجیر گیسو موج ہی اوس بحر خوبی کی — وہ دیوانہ ہوں میں ہی طوق گرداب سی ظاہر ہو
شب فرقت نظر آئی مجہی گر روز وصلت میں — وہ آنکھوں سی بہی مثل شفق خوناب ظاہر ہو

شبِ غم مین چمکِ خالی نہ پوشیدہ کر لیتا اگر
جو زخمی پر تری یہ چاند مہتاب ظاہر ہو

ہم ہی پیشانی پر طفلِ برہمن نہ نوشتہ ہے
کرون سجدہ اگر ابرو کی یہ محراب ظاہر ہو

رخِ مہ پر گذر آنکھونکا بالکل ہو نہین سکتا
لگی یہ زردبان گر بامِ عالمتاب ظاہر ہو

بجاہی بیقراری سی اگر ڈرتاہی وہ مہر
چھپی اختر اگر میرا دل بیتاب ظاہر ہو



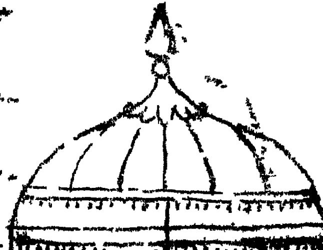
تری نازکی چلنی سی حشر ہوا ہی اہلِ مین محشر دیکھو
اندر نی بہی پامال کیا خلخالِ صنم نی زرد

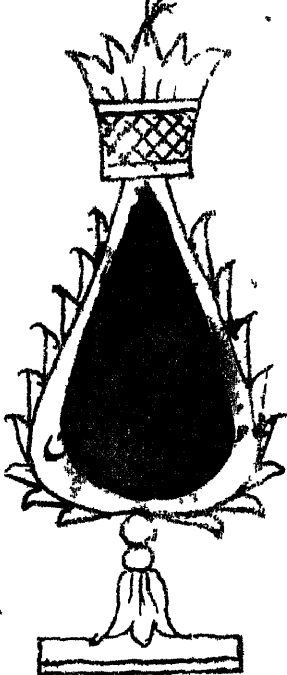
قاتل تو نہ تہا قاتل ہی کہا کل کو دیکھو خنجر دیکھو
مقتل مین ہاتہ سی اٹھہ نہ سکا کوئی نازکی پہ دیکھو

کبھی جو شمعین آئینہ گاہ شک کا یم کبہی تو حلکی کشتی ہی ہم بر
کبہی ہو وینگی بحر بہی یسی قطرہ کبھی ذرا آنکہہ سی ہی رو کر دیکھو

ہلو ساعرِ چشم ہی عنبی تِ مل ہوئی لف سیہ شکِ سنبل
رخسار مین وہ نو شباب گل خار ونکو بہلا کیو نکر دیکھو

کسطرح کرون ثنا دنکہ شہد نی پائی ہی منہہ مین زبان
گلو ہم ہو نگس طینت مین بہا ان پو سہ ہمین دیکھو دیکھو





ہمیں مژدہ ہو پیغام اجل کا ملک بدن میں قضا نے عمل بنا ن
یہ سنا دی کہتا بجا کی دہل ہی زینت بہت مرگ کو دیکھو

کبھی حسن سے عشق نے مجکو ہوا قاتل ہی بنا مراد بنا
ہر زخم کا دروازہ ہی کہلا ای اہل جہان مرا کبد دیکھو

ہر باطن و ظاہر دل ہی کہلا ب سینا سی ذرا فرق نہیں ہی
مضطر یا دیکھو مسیحا اندر دیکھو باہر دیکھو

ہجی اسکا تو رنج و تعب ہے نہیں ترے شعر میں ہی لطف ابھی تو ب نہیں
ابھی سخن میں کہنے کا ملتا ہے ہنر گو کہیں [illegible] دیکھو

بتو خدا سی ڈرو سنگدل ہو اتنا نکرو
یہ موم دل ہی ہمارا اسی کڑا نکرو

ملی ہی شام گریبان مگر کہاں پایا
اڑا کی زلف رخ ماہ پر گھٹا نکرو

نہ تہنہ دی سانسین ہو دو رہی ہمنفسان
یہ اک بہر کی یہ مہمانی مین ہوا نکرو

بتو لگا نام ہی اور سوز دل ہی شمع کی محفل
جلا جلا کی یہ آتش خدا خدا نکرو

ہم اپنی آہین بند کرین پھر دکہا و رنگ تجلی
جو چور پکڑا ہی تم شوخی جفا نکرو

ہزارون دردکی مرجاتی ہین ق تی عاشق
شروع ابر ہی ہتھانیو دعا نہ کرو

وہ ناتوان ہون کہ ٹپکا اُسکی منہہ مین سے
شراب ہی بطامی کو ابہی ہو لنہ کرو

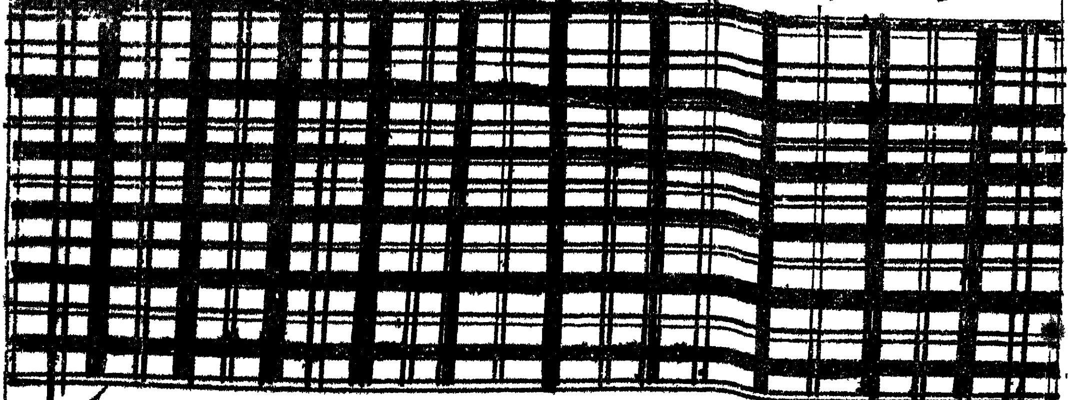
چلو ہمکو بنایا وہ کہا کی عرما سے
یہ کہیل چاندنی مین آکی لہنہ لگا نکرو

شروع ابر ہی ساقی ہمین بلاتا ہے
یہ دخت رز ہی مری اسکو آشنا نکرو

بتو جو کشتی ابر [illegible] تم شتابی ہو
خدا خدا کرو عاشق کو نا خدا نکرو

پڑہو نماز جنازہ بہی تارکی اگر
ادا سی [illegible] ہی قضا نکرو

غزل مین شعر بہت کم ہو [illegible]
یہ کس [illegible] باتین کہی ہو بد مزا نکرو



شیطان کہون رقیب کی اس وہی بہشت کو
کیونکر نہ کوئی یار بناوون بہشت کو

تنہا جو جاتی زاہد امیری بغیر تو
اک آہ آتشین سی جلادون بہشت کو

کیونکر نہ کوئی یار مین ایا کری رقیب — اوپر تلک ستائی تہی ابلیس زشت کو

میخانی کا پچھار کریگا جو ساقیا — اعمال نامہ جا کی لی لوٹیگا خشت کو

چین جبین ہی صاف کرینگی اگر رقیب — کیونکر مٹائیگا مری سر نوشت کو

گو موسم خیال مین بارش نہین ہوئی — دی آب چاہ فکر مضامین کی کشت کو

ینگی مین دل کہلی تو زنان مین نام ہو — اختر نہ آج روکیو اس بدسرشت کو

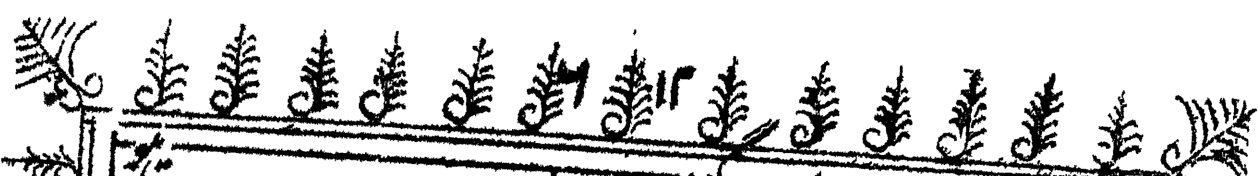
[redacted]

کیون نماز رہین اہل حسن کا نشان ہو — ایسی تکلف ہی عشق مین جو مشتاق ہو

مصحف رخ کا جو مجموعہ پریشان کبھی ہو — تیری زلف سا شیرازۂ اوراق ہو

جستجو موی کمر کی پھر سوا کیا ہی عجب — قیس کی رگ رگ مین چپ جائی اگر چاق ہو

سر چڑھا کر دی پٹکتی ہو رسا کیا کرے — پاوین زنجیر گیسو بر سر اخلاق ہو



مارِ زلفِ یار سی پہنچے اگر کچھ بھی گزند
بوسۂ دندانِ لب بحرِ شفا تریاق ہو

کیا مشبک ابر کی قندیل سا ہر داغ ہے
روشنی فانوس تن مین جو یہ یادِ ساق ہو

عشق کی صنعت بناتا ہی یہ محسنِ دلفریب
خانہ دل مین ہو لیکن شہرۂ آفاق ہو

پوششِ زلفِ سیہ بھی ہی مگر بردہ نہین
کعبۂ دل بدنما ہی جا ہی اک طاق ہو

کشتیٔ دل رہِ محبوب دو عالم ہی سوا
موج زن بحرِ یقین ہی کیون نہ استغراق ہو

صید میرا چوٹ کرتا ہی سنبھل کر تو نہ سکتی
پتلیان پتہراتین نالہ اگ دمی چقماق ہو

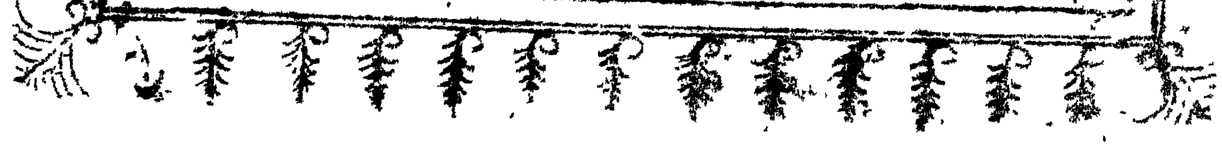
لیلیٔ دوران کی کب زلفِ سیہ پر بس چلے
قیس کا ماتم کرین گر حلقۂ عشاق ہو

پاون پھیلاتی ہین اختر رہا تہہ کیونکہ بڑہ سکی
اس ہی سائل کیون نہ ہو شاہون کا جو رزاق ہو

[redacted]



دہر مین نہین سمکتا بدانِ آرزو
تنگ ہوا سپہر ہین آرزو



آج کھلے اس سی گلِ مدّعا — توڑیئی سیبِ ذقنِ آرزو

ایسے خوبی نہیں چھپتا کبھی — ملکِ ہوس مین بدنِ آرزو

خونِ شہیدانگی دکھاوے بہار — سرخ رہے یہ چمنِ آرزو

ناز کا انداز وہان اور یہان — قطع ہوا پیرہنِ آرزو

بوسہ عاشق سے کرو پھر کبھو — دیکھی نہ مسّے دہنِ آرزو

عشق کی قاتل ہیں ہوس حسن کے — مردی کو دینا کفنِ آرزو

ملگتی اِسکو جو زمین دل کی تو — پھٹ پڑا چرخِ کہنِ آرزو

جب شجرِ تیغ کا جھونکا لگا — کھل گئی زخمِ بدنِ آرزو

دورِ متی نامت ہے مضبوط ہو — آتا ہی پیمان شکنِ آرزو

حسرتین سختی نین بہت قتل کین — وکٹا ہے منہہ سخنِ آرزو

تیشہ مضمون سی ترا کام ہے — کھودی گا کیا کوہکنِ آرزو

خال رخِ صاف سی ہین لیپہ داغ
اشک ہی وہ یہ جستنِ آرزو

سنتی ہی جب انسی ترا وصل ہی
دیکھہ لی نازک بدنِ آرزو

پارۂ دل سمجھا ہی دکھلا
مارتا ہی سیم تنِ آرزو

تیری تصویر [redacted]
[redacted] آرزو

کیون نہ یہ [redacted]
[redacted] گلِ آرزو

[redacted]

چشم میگون کا تصدق میکدہ مین جام
ہم دو ہین بی سر و ساماں تم ہو جون آرام دو

حال اسکی ہجر الفت کا دگرگون ہو گیا
دیکھتی کیا ہین کیونکر اسکی صبح و شام دو

سچ ہی یہ ایسی ہی دنیا مین الفت سی اثر
ہم تمہین تحسین کرین اور تم ہمین الزام دو

ایک مین دو سرو کو سطح ترجیح دون
حسن مین ہین ایک ہیتی عارضِ گلفام دو

دونو زلفوں نے اوبھی گا دل نالان مرا | ایک لی پر کی لیی صبا دو ڈالی دام دو

چمنستان میں ہتھو پہ پستی ہین سلونی سبزہ رنگ | ہم ہتھیں آنکھیں دکھائیں تم ہمیں بادام دو

کب تلک ختم او ٹھا یگا باتین کی پرے | کیا مناسب ہے کہ ایک ایک بات الزام دو



[redacted]

چھپ گئے [illegible] | [illegible] بیارے انکو

آگی آگی مشعل [illegible] | [illegible] ہماری انکو

لہر لہر آگئی سو تیمین ہم او ٹھہ کر | سانپ پانی مین ہمنی گھسکی مارے انکو

خواہین افشان جاتی ہمنی اوسکی زلف پر | نجم و کوکب کر چکی ہمسی اشارے انکو

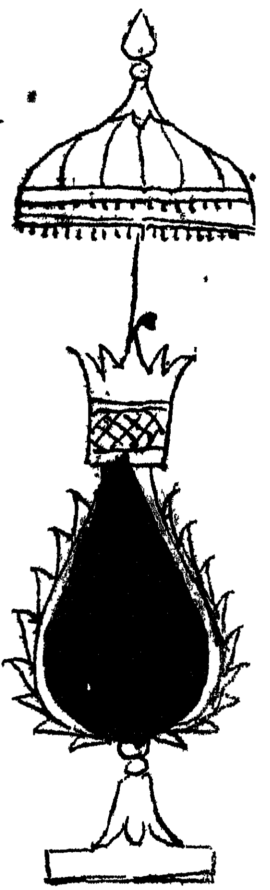
ولکی ٹکڑے آنسوؤن نین خوب کھیل ملکر | روشنی داغون کی تہی دریا کنارے انکو

مارڈالین ما زلف یار مارا مار کر | کوچہ جانان مین پھرتی مارے مارے انکو

بازیان سب ہند مین اختری کی گہر گہلواتی

مہ جبین جو سر مین بالی لال نسی بلدی سنگو

[redacted]



پرستان کردیا عطر پریسی اوسکی محفل کو | ختن کا مشک نافہ کردیا رخسار کی تل کو

مقابل ہو کی ناقص کردیا اس ماہ کامل کو | دلونکو داغ اور دہبا لگایا چاہ بابل کو

گلون نی سرکشی کی سبز باغ و بوستان اگلے | جو بیدل کردیا دلداری دم مین عنادل کو

وہان معشوق کا گہٹا ہوا پرتو فگن زیر پر | بلا تو خلوت خاصیان حق مین شمع محفل کو

کیا اللہ نی اشرف بشر کو حور و غلمان پر | بنایا شیشہ چینی پری انسان کی دل کو

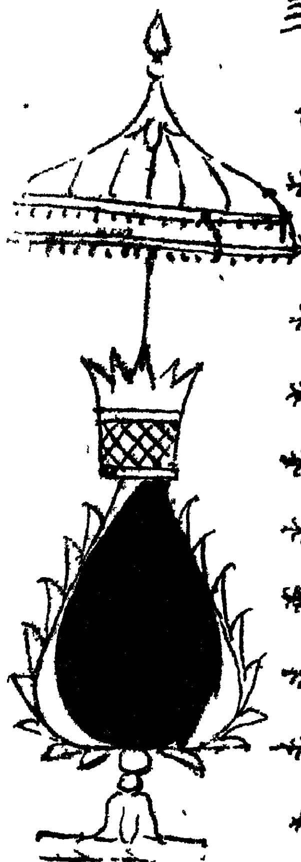
دکہاوی گی اگر آنکہین ہرن جنگل کو بہاگینگی | چہپیگا مشک نافی مین جو دیکہیگا تری تل کو

کبہی جاروب کش آسمین بہی ہی گلچین عالم ہو | خس و خاشاک رہ تمنی بنایا جان مائل کو

خدا کی راہ مین مال و زر و اسباب دی ڈالو

سخاوت چاہئی ختر جوانمردان بادل کو

[redacted]



دل آباد بسا دیتا ہی ویرانے کو
سبق عشق پڑہاتا ہی یہ دیوانی کو

جنس حُسن آپکے ابستہ ملے لاکہون کو
عشق بکتا نہین بازار مین دو آنی کو

ایسا استاد ہون مین عاشق ابرو و مژہ
دی چکا تیر و کمان طفل کی بہلانیکو

شب گیسو مین بہی افسانہ دیوانے جا
مین سناتا ہون کہانی تو بہی بہلانی کو

محفلون مین بہی نہین چہوٹتی مریدن صاحب
ابتو ہرکاری کہڑی ہتی ہین لیجانی کو

وہ قلندر نہین جو عیش مین ہے سیر ہو
خوان غم مطبخ عالیسی ملی کہانی کو

مجہی للہ رقیبون سی ملوائیی آپ
ہم مسلمان نہین پوجتی بتخانی کو

شمع رو نرم نہین عشق مین دل سوزون مین
تو کبہی دوست نہین جانتی پروانی کو

قصہ وصل شب ہجر مین سنتا ہی کون
خواب سی پہلی سلا دیتا ہون افسانی کو

اختر اس مخلِ مضمونسی عبث چهپتاہی

[illegible] کیا کرم کی [illegible]

[redacted]

لاکهونکو تیرِ عشق کا پهر حوصلا نہو
وہ تاک لی نشانہ کہ جسمین خطا نہو

اسکی نگاہِ لطف جلاتی ہی مرگ مین
بیمارِ چشمِ یار کو کیونکر شفا نہو

کیا غم اگر رقیب لی روٹهی یار سے
کیونکر شفا ہو منہہ مین جو گرد دوا نہو

چلتا ہون سیرِ باغ کو پر شرط یہ ہی
غنچہ نہو بہار نہو اور صبا نہو

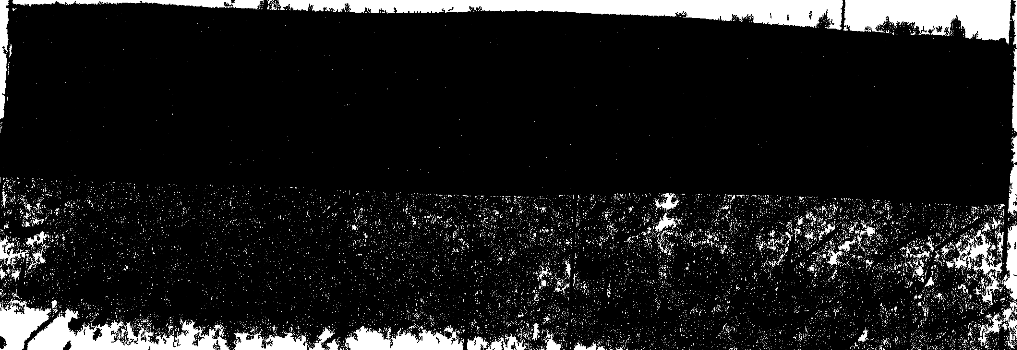
صیاد سبکی پوچهتی ہین میرا حالِ زار
سلجهائی تو گیسو مین دل پهنسا نہو

پهنسنا [illegible] یار [illegible]

صدقی تین سی عشق [illegible]

دیو شبِ فراق کی صورت بهی یاد گر

اختر بلای عشق مین تو مبتلا نہو


[redacted]

حمایت باغِ الفتین حسینانِ جہانکی ہے	گلِ خوشبو بناتی ہین گلیکا ہار عاشق کو
کہشگفتا ہو نظر مین یار کی مین باغِ عالم مین	عبث اغیار سمجہی ہین گلِ بیخار عاشق کو
تپِ ہجر انکی بعد سے لیگا الفتکی دوا ہوتے	طبیب وصل سمجہا ہی بہت بیمار عاشق کو
اگر مقتل مین ہم بہی سرکف آتی تو جوہر تہا	سپاہِ حسن قاتل جانتی سردار عاشق کو
دعائی اختر عاصی اگر مقبول ہو جائے	وہان بہی بخشش دیگی حضرت غفار عاشق کو

[redacted]

[redacted]

پیشی [illegible] جانی دو	جانسی عاشق صادق کو گذر جانی دو

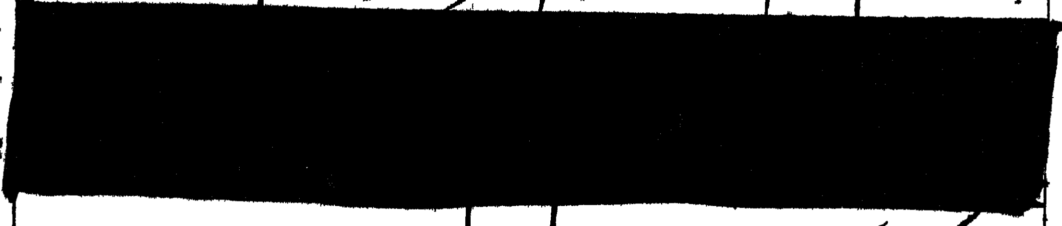
بزم دلسوز جگر سی شب فرقت مین ہو
شمعرو تک مری آہ ہو نکا اثر جانی دو

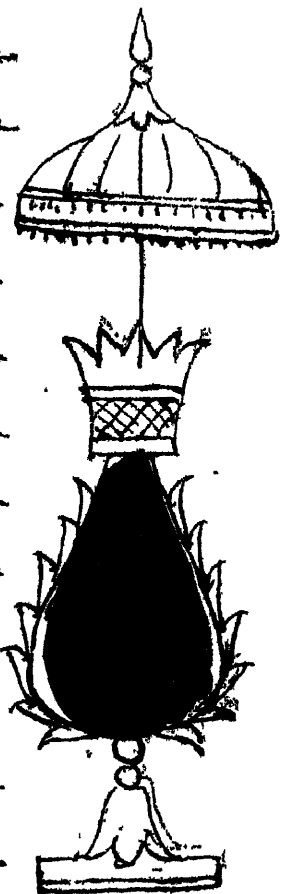
مین نہین غیر سہی غیر نہین آ دن سہی
گو نہین ہوش مین مرنیکی خبر جانی دو

مین بہی کچہ طفل ہون جو اسکی سیاہ دلسی
کسی لڑکیکو شب ہجر ڈرسی جانی دو

بال کی کہال کہینچی ہی یہ نادانی
موشگافو نکو وصف کمر جانی دو

آپکا بنتی بیدام وہ ہو جائیگا
بزم مہتاب مین اختر کو اگر جانی دو


[redacted]



دیکہون جو کبہی آنکہ اوٹہا کر تو ستم ہو
رنج و غم و بیتابی دل خون والم ہو

مضمون جو لکہی ابروی خمدار کا شاعر
جلادی قاتلسی سر خامہ قلم ہو

پہر جائیگا آپ تو بدلا ہی ملیگا
ستم ہو جو سر حرف کتی قول قسم

سلک درِ دندانکا مزا غیر سی پوچہو
کیا جوہری حسن تری سلک رقم ہو

کوچے نکی گئی پر بہی گلی اوسکی نچہو ۔۔ یہ ہاتہہ چلی جائین اگر سینی مین دم ہو
یہ زخمی میں وشش وہ یہ قاتل عالم ۔۔ مہتاب فلک کیون نہ اوسی غم سی سیاہ ہو
اہ دل سوزان سی جلادون ابہی کشمیر ۔۔ طوفان نہ اگر نام کو ان چشمونمین نم ہو

اے ساقی صد ختر مراسب حال بیان کر
بس ایکسا مضمون ہو زیادہ ہو نہ کم ہو

پانسی اگ لگی رنگ نیا اور سنو ۔۔ مسی ہی ابر سیہ لپٹا اوٹہا اور سنو
لب دندان سی نہ خمو نہ چہٹر گئی ہین نمک ۔۔ اوٹلتی چہلاتی ہین عاشق سی مزا اور سنو
غیر دزدات بکا کرتی ہین جہولی قصّے ۔۔ دو گہڑی میر فسانہ تو بہلا اور سنو
جہوٹ سچ غیر ونکی سن سنکی خفا ہوتی ہے ۔۔ کیا دم او کہتا گیا احوال ذرا اور سنو
مہندی مل مل کی نیا رنگ لگا صاحب ۔۔ ہم تو پس پس گئی تہر سی مزا اور سنو

بوسہ خوش دُرِ دندانسی بنا ئی ای ماہ
درہم داغ خطِ خالی سی ملا اور سنو

جب کبھی صف مین ابرو کی کھلا خنجرِ ناز
وہین مجروح کیا ماریا اور سنو

[redacted]

کڑوی باتونسی بدمزا نکرو
مار بیٹھونگا کچھ کہا نکرو

چوک جاتی ہو جب مجھے مقتل مین
مین نشانہ ہون تم خطا نکرو

مین تو عاشق ہون کچھ مریض نہین
مرنی دو گرنی دو دوا نکرو

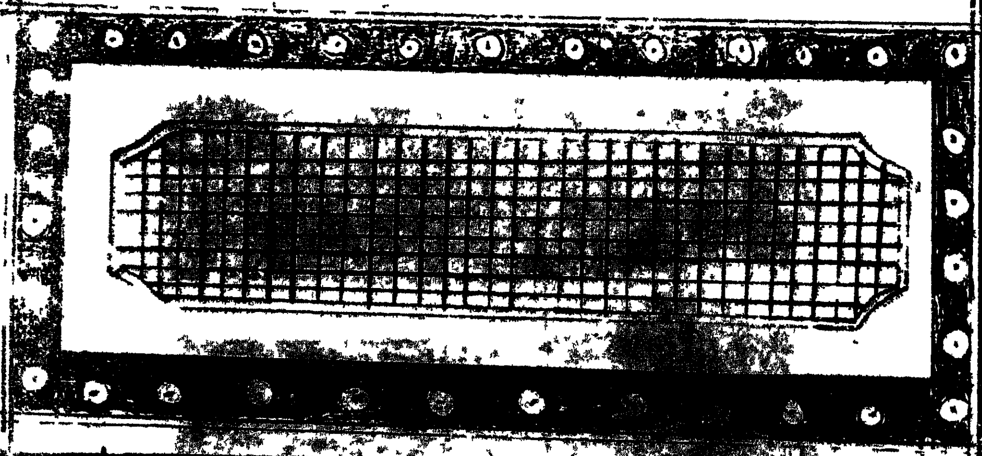
غیر آئی تو آئی دو صاحب
چپ ہو ٹال دو بہانہ کرو

شیشۂ دل پر ایک ٹکر دو
تم پری ہو مجھی سیانہ کرو

غیر محفل مین تم بلاتی ہو
گالیان دو نگا بیجا نکرو

عشق مین آہ آہ کرتا ہون
نالی سن سنکی واہ وا نکرو

اختر زار سے کہو خبر | اوسی فرقت مین مبتلا کو



روینہ دو پیٹنی دو آہ و فغان کرنی دو | حال ظلم و ستم یار عیان کرنی دو

کوٹھری بند کرو ہمکو جلاؤ صاحب | مطبخ سینہ مین اب اور دہوان کرنی دو

دوستو پہلی سی آشنا نہ گلوگیر ہو تم | خط کا مضمون تو قاصد کو بیان کرنی دو

سر اوتر جاتی مرا درد مصیبت کٹ جاے | کہین جلاد کو گردنپہ نشان کرنی دو

آہ معمولی مین ہرگز نہ تفاوت ہوگے | جو کیا کرتا ہون اے ہمنفسان کرنی دو

چمن حسن ذرا دیکھنی دو اختر کو | اے گلو اسکو علاج خفقان کرنی دو



دیکھہ پائین جو ماہِ تابان کو
وہین کر دین کتان گریبان کو

پر لگا دیگی مجکو وحشتِ عشق
دیکھوا اوڑ جاؤنگا پرستان کو

خالِ ہندو کا ہو گیا کشتہ
کافر و مارلو مسلمان کو

دو لی ہو جا سکے پریشانی
عشق گیسو ہوا پریشان کو

مصحفِ رُخ ترا نظر آیا
جیمین ہی حفظ کیجی قران کو

جوشِ وحشت ہی جوششِ گل تی
دہجیان کیجیے گریبان کو

غل سی زنجیر کے ہر شب
مین جگاتا ہون اہلِ زندان کو

منقبض غنچہ سا دل اپنا تھا
کہلا دیکھا جو روی خندان کو

اپنی مرقد پہ بھر آہ و بکا
چہوڑی جاتا ہون پاس حرمان کو

میری ولی کی تم نہ مانع ہو
گریہ کرنی دو چشم گریان کو

لطفِ اشعار صاف خضر دیکھہ

دی غزل تو کسی سخندان کو

روی بہار سمجھا ہون انداز یار کو
نسبت نہین کلا بسی اس گلعذار کو

کوئی نہ کوئی پوچھی گا اس خاکزار کو
ہمزاد جانتی ہی یہ آندہی غبار کو

لوگون نی کیون ضعیف کے تشبیہ دی اسکو
بازی سمجھتا ہون فلک نی سوار کو

مضمون زلف ہمنی عجب پیچ سی لکھا
بانبی مین ہاتہہ ڈال کی کھینچا ہی مار کو

خاک شفا سمجھہ کی اوٹھا رکہنا تم اسے
برباد ہونی دینا نہ میری غبار کو

وہ فیض جھپن ہی پس از مرگ جاسے
ساغر فلک بناتی ہین میری غبار کو

اسفل شئی ہو تنک کر جھی اعلا بنا دیا
غبارہ کون سمجھی گا میری غبار کو

چلتی ہو دہوپ مین تو پی حفظ آفتاب
بنواؤ شامیانہ ہماری غبار کو

غرت ہماری جو نکری لامکان ہی وہ
گنبد بنا چکا ہی فلاطون غبار کو

وہ زنگ ہی کدورتِ عشق سے مجھے
آئینہ بھی مٹاتا ہے میری غبار کو

دہووے بال اشکوں سے کہ ہوجائے راہ صاف
اے دل نہ آنے دیجیو مجھ پر غبار کو

وہ وقت اور تھے وہ زمانہ ہی اور تھا
اب کسکو نذر دیویں دل پر غبار کو

کیا کہتے تم سفر میں ہوا میں نکالئیں
آؤ تو پوچھ لوں میں رخِ پر غبار کو

وہ آہ ہی جو کوہ اڑا دے مثال کاہ
وہ باد ہی اڑا دے جو بستر غبار کو

ہشیار تم نہ دو طلب کیجیے حضور
شیشے میں دیکھ لیجئے میری غبار کو

گر لاکھ کوہ غم ہوں کریں شکر کبریا
زاہد وہ ہی نہ لائے جو دل پر غبار کو

کچھ غم نہیں ہے زیر زمیں ہمکو زاہدا
یہ خاک کیا دبائے گی میری غبار کو

ہمکو کسی دلی کی نماز و نگاہ ہے یہاں
پھر تیمم آج اڑا دوں غبار کو

ہے دو کسی رقیب کی اب بند کھینچی
جامہ بنا چکی وہ میری جسم زار کو

کب باغ میں ہیں پھولوں رنگی کا ہوں عدو
ہم صفیر ہوں کہ اڑا دوں ہزار کو

الفت مین کوہکن ہاتہہ ہری پاؤن کہینچ لو
مجنون بنا کی چہوڑ اپنی دو تین چار کو

صیاد کی بہی منہہ مین کبہی منہہ ہمارا ہو
کہاتا نہین سڑا تاہی اپنی شکار کو

الفت مین گیسوؤنکی ازل ہی سی پیچ ہے
سیدہا نہ چلتی دیکہا کبہی ہمنی مار کو

پردہ دیا جو ڈولی کا پردہ تہا رمز تہے
قاصد سمجہہ کی خط دیا مینی کہار کو

تدبیر وصل کرتی ہین بہڑکی گی آگ اور
پہچانتی نہین ہین مرض حار کو

منزل کی قدر خاک کو ہرگز نہوئی گی
کمظرف کب سمجہتی ہین میری وقار کو

وہ آدمی ہی جو کہ ہمیشہ بنا ہی ساتہہ
بی اعتبار جانتی مطلب برار کو

تم لطف ماہ لیتی ہو سورج سی ربط ہے
ہم خاک مین کہائین گی اپنی نکہار کو

بدطینتون سی صاف کرو لعن و طعن و رزم
کیون چہچہلیان کہلاتی ہو اصحاب غار کو

رکہی برلی یاد قیامت تلک اسی
تصویر میری دیکہی میری کمہار کو

گل پہولتی ہین ور وہان سنگ و ڈلان نتی
کیون مین جلاؤن اپنی دل داغدار کو

اِس طرح مجکو ساتهه وه محفلین لیتی هین
کهاتی هین جیسی کهانی کی همره چالاکو

آهو نهین چکارا نهین دشت فکر مین
کیون وه بلایا کرتی هین مجه هیچکار کو

پهلی کا کانٹا دیکهه کی کسطرح کهای خلق
کیونکر نکالئی کا طبیعت کی خار کو

بدلی ثنا کی نقص هی سب دیکهنی لگی
ای لیحئی وه رو گئی سر کی چهار کو

بهاگی هوا ایسا ڈر کی نه تهی دوستی کبهی
سمجهی چراغ غول همارى مزار کو

اختر وه کهیل کود کا تو وقت اور هی
اشعار مین تو دیکهتی اپنی شعار کو

مر چلا تها مین مگر چین نه آیا مجکو
خوابِ غفلت سی حسینون نی جگایا مجکو

لوٹتا پهرتا هون بیتابی فرقت سی مین
جنبشِ عشق نی گهواره بنایا مجکو

هوش کی باتین اسی ساری مین کرتی تهی نهین
آپ لیلی بنی مجنون نه بنایا مجکو

یہ ستارے کی ہی گردش کہ برے فال ہوئی .. بوسۂ رو و دہن اس نہ آیا مجکو

کسکو معلوم تہا فردا ہی قیامت کا چال .. روی ہجرت تو مقدر نی دکہایا مجکو

لو مبارک ہو مبارک ہو مبارک صاحب . آپکی عشق نی دیوانہ بنایا مجکو

ماری چٹکی جو جہنجہلاتی رسو کیجی . درد ولت پہ مقدر مرا لایا مجکو

جو بلایا تو جلانی کو مری محفل مین . شمع خود بنگئی پروانہ بنایا مجکو

یا خدا اتنا کہونگا کہ گنہگار نہین .. بی محبت کی اگر تو نی اوٹہایا مجکو

کچہہ قصور آپکا کیا ہجر کی شب ہو لی ہے .. مری تقدیر نی یہ روز دکہایا مجکو

مین نہین جانتا کیسا ہی دہن کیسی دنت .. بوسہ لیلونگا اگر مونہہ دکہایا مجکو

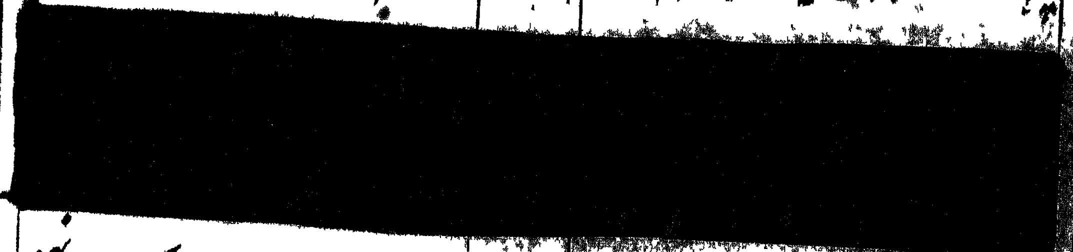
کانٹون پر لوٹتا کیا ہجر مین ساری رات . جب تلک تو نہ ملا چین نہ آیا مجکو

شب ہجر اتنی بہی زنہار نہ ہوتی کچہہ بیتابی . اے فلک کیسا یہ دن تو نی دکہایا مجکو

شوخیان بس ہی اتنی ہی تہین اتنی فلک . نہ ہنسایا مجہی جتنا تہا رلایا مجکو

پہینکا جاتا ہون ایک باغ مین غنچہ رنگین ہاتہ — پہول گیند کا مری گل نی بنایا مجھکو

پہوڑ والونگا ابہی دین مہتاب کہ ہی — کوئی اختر جو سما پر نظر آیا مجھکو


[redacted]

صبر کر صبر الم مین کبہی بی آس نہو — شکر کر شکر کسی اور کا وسواس نہو

بی سبب ہمسی فلک کینہ پر آمادہ ہے — بی انگشت جہان خاتم الماس نہو

غم جو آئی تو خوشی کا اوسی بدلا دیجے — صبر کہتی ہین اوسی جسمین کہ وسواس نہو

غم جو گذری تو فقط آتنا زبان سی نکلی — یا الٰہی کسی مومن کو یہ غم راس نہو

اپنی آقا سی امید و طلب حاجت کر — طول کہنچ جائی اگر اسمین تو بی آس نہو

مینی کب مجھ چہپایا تجکو تو ہی بتلا مجھکو — دور ہو جا ارے غم اب تو مری پاس نہو

لیکی جاؤنگی وہی جسکا خط اطاعت ہے — گہر ہی ہو کہ یہان جامہ کر پاس نہو

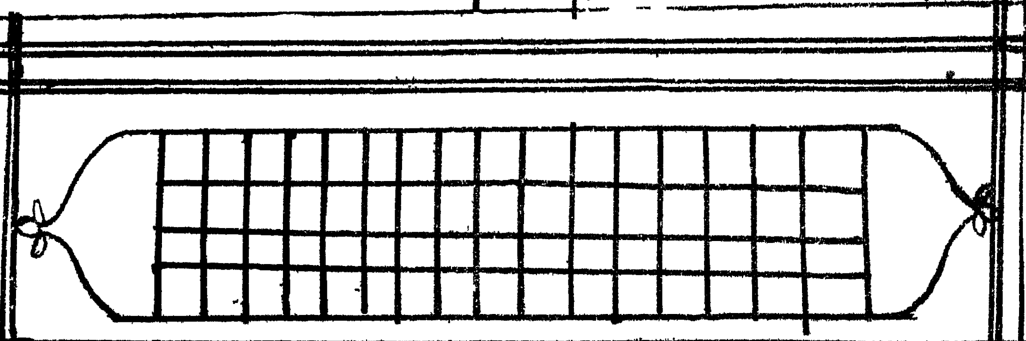
مانگتی ہین تو دعا باغ جہان مین میر — باغبان پاؤن نہ رکہ دست تمنا بس نہو

غیر پر دانت لگا آج خدا خیر کرے | کہیں ایسا نہو وہ کشتۂ الماس نہو

آفتاب سحر سر وکا بناہی خورشید | کہیں منہہ دہو نیکا یہ ماہ فلک طاس نہو

[redacted]

تحت قبہ پہ عمامہ نگونگا اختر جلکر | رنج دنیا مجھی یا حضرت عباس نہو



شربت بناؤن پاؤن کی جہونٹی شراب کو | توڑدون فراق مین قدح آفتاب کو

قاصد کی پاؤن تو جو لگی ہاتھہ آئی صنم | اللہ دیر لگ گئی خط کی جواب کو

پردہ عجب طرحکا ہی بوسہ تو دے تجھے | موقوف کیجئی کہیں دل کی حجاب کو

گاڑہی چہنی کی آج تو قاضی کی سامنی | کس طرح منع کردیا شرب شراب کو

ستر عیان نچاہئی آنکھوں کی سامنی | کیونکر دکہاؤن اونکی خط لاجواب کو

شیرین دہن غضب کا ہی زند پرخمار
اوس نی بنا سا کر دیا جام شراب کو

یہ چہاتیان کہان ہین صباحت کہان ملی
سینہ تلک نصیب نہین ہی گلاب کو

دریا ہی فکر مین مرا مضمون غریق ہوا
غوطی سی ڈہونڈلی مری درّ خوشاب کو

روی سپید پر تجہی غرہ ہی ای قمر
صدقی کرون حسین تیری نی آفتاب کو

جینی کی ساتہہ لطف ملاقات یار سی
زن نی نہ سیخ پر کبہی دیکہا کباب کو

فریادِ عاصیان سی بہری ہتی یہ سپہر سیا
گرگر زمین مین مینی ہٹایا عذاب کو

مسی لگا کی لاکہہ ہی لب پر جما لیا
غوطہ دیا ہی نیل مین اون نی شہاب کو

پردہ ڈہکا ہی تب جب یہ ضبط تک تہا خو تہا
آنکہون نی واکیا مری دل کی حجاب کو

اختر سمندِ ماہ پہ کیون کر ہو سوار
رتبہ ملا ہلال کا تیری رکاب کو

بنایا آپ ہمنی لت بہر اوس لقب بیجان کو
جلایا دہوکی ہی ہوکی مین ریسا سنبلستانکو

قلم جلتا ہی کیا گرمی ہی میری نالۂ دل مین
جلایا شیر دلکی آہ نی سارے نیستانکو

دُرِ دندان نی مرا رید تک کی آبرو کہوئی
تری یاقوت لبِ نی کہو دیا لعل بدخشانکو

محبت کی مینی غیر شیطان کو بہگا یا ہی
بچایا پردہ تقوی سی کیسا اپنی ایمانکو

بہوتی بہوک کی علت تو نابود ہی دنیا سی
شکم کیطرح باندہی پہرتی ہین اک گردہ نانکو

وہ ایسا کون ہی جو حسن کا عاشق نہین ہوتا
مُرتب چاہتی ہی دوستو دنیا مین انسانکو

تمہارے سی تو ہی تو تم کیون رنج کرتی ہو
سکندر سی مین بنا دیتا ہون اک طفل دبستانکو

کسی کی خشک لون نا سی مرا دل تہر تہراتا
بہولا جاتا ہون پانی کا مین جان انسانکو

مری اوصاف جو سمجھا مین اوسکا بندہ ہوتا ہون
زیادہ اپنی سی سمجھا ہون اپنی مرتبہ دانکو

نہ پردہ فاش کرنا آسمان کا اپنی ہی چہرہ
شعاع رخ ابہی ندہا کرے گی ماہ تابانکو

نشانِ عشق نہی ہوگا تو کیا حاصل ہوا تجکو
علم کی ساتہی مین پیتا ہون نہی جسکو جانکو

ترا حسنِ مجلّد دیکہہ پایا باغِ عالم مین
یاہی مین بند کر دیتا ہون اس نا گلستانکو

ہمارے ناز برداری سے اوسکو فخر ہوتا ہے
سکہایا عاشقون نے جور خواہش آرزو فت جانکو

اگر تم یا [illegible]
[illegible]

یہ کیا ممکن کہ دل کو دل سے [illegible]
[illegible] ہنسی خندانکو

پریزادونکی صورت پر عبث تم ناز کرتی ہو
اوڑا دونگا مین اپنی آہ سے سارے پرستانکو

غضب ہیبت ناک سے گیسو اوسی ہین اونکی گلشن مین
سنو اژدر ہوکر عاشقو زلف پریشانکو

سوالِ عاشقان محبوبکی ڈرسے زیادہ ہے
سمجہہ میناہی مین عقلِ مجسم ناشکیبانکو

خدا اتر دیتی دنیا مین بہت سا حوصلہ کیسے
لیے جاتینگی منعم ساتہہ اپنی ہی ارمانکو

یہ نیرنگی بختِ منقلب ہمراہ جائیگی
مری اے غون نے لالہ کر دیا یاقوت رنگانکو

سر ہو بہی قیامت تک نہ بگڑا اسی فلک تحسین
امانت کیطرح رکہا زمین نے جسم عریانکو

عزیزا دوئی الفت نے نیرنگی دکھائی ہے
مرے اغون نے کہنہ کر دیا چتر سلیمان کو

پھر مرے بجائے عاشق کا جو دنیا میں آیا ہے
نہ دکھلائے خدا اس محفل میں مجمع عجب انکو

نہایت مرتبہ افزون شعر رہتا ہے گویا انکا
سمجھ استاد عالم شاہ نصیر تا قیامت انکو

[redacted]

حسین کہا کہ عبث دل کو گھر کو دکھاتے ہو
غبار حسن سے آئینے کو مٹاتے ہو

قریب آگئے کب ہم کو دیکھا بھالا ہے
حضور دور سے دل کو آزماتی ہو

بچھا کر دام محبت نہ چار غیر و نمین
شکار کر چکو کیون چھلیان کھلاتی ہو

ابھی سے دام محبت میں آگے پھنستی ہو
سنبھالو دیکھو ہٹو رو کو دل لگاتی ہو

کبھو رقیب سے نمین کیا ابر و گھٹا و گی
حضور عین ہنسی میں ہمین رولاتی ہو

کوئی جو پھول کھلی گا کسی گلستان مین
کہین گی سے کہ لو دیکھو مسکراتی ہو

عجب حضرت دل کی سکھائین باتین
قلبو نسی کبھی ہوتیگی طبیعت سیر
چہپا کی بات کرین اور سبب جان جاتی ہو
ہماری سامنی تم اور منہہ کی کھاتی ہو
وہین پر اپنی طبیعت ہے کہوئی جاتی ہے
شب عروسی کی بو مجکو یاد آتی ہے
اوٹہتی ہو لیکو جو محفل مین تم تہہائی ہو
کبھی حنا دست حنا بستہ تم لگاتی ہو
کبھی تو آیا کرو ساقیا گلستان مین
گھٹا مین دل کو مری اور تم گھٹاتی ہو

عجب طرح کی ہی اختر تمہاری رنگینی
مثال بلبل شیراز چہچہاتی ہو

دل یاد دلاتا ہی چہپر کہٹ کی مزے کو
ہاتھو نسی لکھا کرتا ہون چہیتے کی مزے کو
دربان سی پوچھو قدم یار کا رتبہ
دل لوٹتا ہی پاؤنکی آہٹ کی مزیکو
سنبل سی شب مہ مین ذرا پیچ کرنا
وہ زہر سمجھتا ہی تری لٹ کی مزیکو

اغیار کو کیا کام جو وہ جنگ میں آئین | ہم یاروںسی پوچھی کوئی آہٹ کی مزہ کو

گُلچھری اُڑاتا ہون جو بندوق ہی چلتی | چیناوںسی پوچھی کوئی پٹ پٹ کی مزہ کو

دلدار کی قد سی ہوئی انگشت تہ و بالا | قمریسی سمجہہ جاتی ہین ہم ٹٹکی مزہ کو

کیچڑ مین لٹاتا ہی ہمین نشہ تمہارا | میخواروںسی پوچھی کوئی تلچھٹ کی مزہ کو

کچھہ ہاتھہ بہی قبضی سی ترہی ہوگیا ماہر | بازوںسی کوئی پوچہہ لی اس پٹکی مزہ کو

پاؤنسی تو تشریف کبہی لائی گا آپ | سر جانتا ہی آپکی چوکھٹ کی مزہ کو

مل جائیگی تو نذر چڑہائینگی ہم آنکھین | پوچھین کی کمر سی تری کروٹ کی مزہ کو

بس ہو چکا بس ہو چکا کچھہ جنگ بہی ہوئی | دکھلاؤ صفائی مین کاٹ کی مزہ کو

یارو یہین نکل آؤ گی نشان جو لگا کس | چٹواؤ نگاہ مسی کی اوداہٹ کی مزہ کو

دل پکڑی ہوئی گہوٹ کی پیچہی ہی تمہاری | سمجہا ہی کلیجا ہی تو سر پٹکی مزہ کو

نادان ہو ابہی اس سی تو سمجہہ آ نہین سکتی | کچھہ جانتی ہو تم بہی لگاوٹ کی مزہ کو

کنگھی سے میں لشو لگی کرکے کہو لونگا صاحب — اتنی سے پٹی چھونگا بناوٹ کی مرے کو

آتی ہیں یہی ہی لیان کیون تمنی اوتارین — اب کونج سی پوچھونگا سجاوٹ کی مرے کو

رنڈا صرف فلک نے مرے دل لے لیا تنکا — کیدار سمجھ جاتا ہے گھٹ گھٹ کی مرے کو

میں عاشق دلسوختہ کیا جانوں ادا سے — استاد سمجھتا ہے تری ہٹ کی مرے کو

اس آتش آہ سے بیدو دے دل جلتا ہے صاحب — لاکھی ہی سے پوچھونگا جماوٹ کی مرے کو

اندر سے یہ چوٹین نہ [illegible] کہتی — [illegible] مون پالٹ کی مرے کو

ارا استہ پلکون کی تیس [illegible] — [illegible] ٹ کی مرے کو

یہ ان یہ گولا کسی گل نے نہیں پایا — دل جانتا [illegible] کی سلوٹ کی مرے کو

اب کیسی نہی نتھہ کی طرح میں مون لٹکتا — دل سے مرے پچھی کوئی کونگھٹ کی مرے کو

مضمون عروسی دل لیستی ہیں صاحب — مساطہ سے پوچھی کوئی کھونگھٹ کی مرے کو

اغیار کا منہہ ملکی لگادیجئی چھریان — دل جانتا ہی آپ کی کھونگھٹ کی مرے کو

سورج کی کرن لاکی یہ سہرا ہی نہاتا | اب ڈھونڈتی ہین شام سی گھونگھٹ کی مزےکو
کیا جیسی کہ شیشہ ہو کسی امر مین ضایا | سمجہا ہون مین پور کی گھونگہٹ کے مزےکو
سالار جہان سی یہ لگاوٹ کا فراتہا | سمجہانہ کوئی فوج کی گھونگہٹ کے مزےکو
کیا دن تہاکہ سہرا سر تربت و چڑہاتہا | اب ڈھونڈہتی ہین شام سی گھونگہٹ کے مزےکو
اختر نہ بکو ہو چکے یہ رفرو کنایا | دل جانتا ہی اوسکی گہچاوٹکی مزےکو

[redacted]

خلعت گل داد و دام جہیز سخن مین او | رشک قمر کرده ام صورت شب مین او
کی بنظر میخلد خار گلستان خویش | هر نفسی میدهد بوی ریاحین او
یاد کنی گر بحق سجده شود آشکار | هرزه زدل میکشد پیکر سنگین او
وه دل عاشقان هست منا بلند | بوئی اگر میدهد کاکل مشکین او

من ز لب لعل و خون جگر خورده ام | فال مبارک دهد صحبت نفرین او
پیر فلک میدهد تخم جوان آشکا | بازی طفلان شمر لعبت رنگین او
برگ گل تر کجا روی قصیران کجا | ریزه سهم میدهد حضرت گلچین او
عقد ثریا منم شعلهٔ آفتاب | تا که فلک میکشد خوشهٔ پروین او
من ز تک و تاب آن کوه تعب میبرم | کی ز سخن میشوم بند آهن او
لطف بضاعت کجا من ز گدا آشنا | شعلهٔ غم میدهد مایهٔ تسکین او
چاشنی مرگ از زندگی خود گرفت | کرد دلم را خراب لذت تزئین او

حضرت اختر منم بهر جهان خورده گیر
بس نه روا دارش مقطع آئین او

صنم تم ہمارا دل الم سی بھر کرو | بہت غم ہمارا اپہر ستم سی کردو

تمہاری ہی خاطر سی ہم یہاں جو آئی ہین — تمہین کو یہ لازم ہی کہ دل سی بہم کرو

مین بی آس موتن سی ہی اب سدا رکی — یہی کہہ رہا ہون مجکو دلسی بہم کرو

میان اب جہان ہم والم سی کہان خالی — یہان اس زمان مین غم جگر سی بہم کرو

چلی جائینگی اب ہم یہاں سی والا تک بہی — نہ یہ چاہتی تم پہر ستم پر ستم کرو

صلا تم بہت لوگی سنا کر گو اگر اب — گلا جو میر اختر غنا سی بہم کرو

ردیف ہای ہوز

ربودم از شب مہتاب خواب آہستہ آہستہ — نوشتم از غبار خود کتاب آہستہ آہستہ

سمند عشوہ و ناز و ادا سر تاب می بینم — برون کن پای خود را از رکاب آہستہ آہستہ

ز ناکامی دل بازیچگاہ خود نیازاری — بطفلان میرسد رنگ شباب آہستہ آہستہ

بگوشم میرسد اشک زگلزار جهان دم — صدای طوطی حاضر جواب آهسته
ببین ورقص حیران شوازگردش دوران — بچهره میرسد روئی نقاب آهسته
دلم میسوزد از داغ سیاهم رشک جگر شد — الا یا تیز کن آتش کباب آهسته
فشار دست صد حیث سان دل هر اگرد — بوئی مرده زمین کردی عذاب آهسته
برای مشتری دیدی خریداری سودا را — ... لفظ حساب آهسته
بیکبارا دلم را برد نش گرهست شوق تو — پری رنگ رخ خود را متاب آهسته
عجب سنگین بود دم غبارم همان گشته — به حد من میفکن این گلاب آهسته
تو ش میبرد دل از غبر تا بقصه تو — مخاطب میکند از من خطاب آهسته
بیکبار ور ... آتش دوزخ گناهم را — خدایم کی دهد ما را ثواب آهسته

شفا بخشد دو عالم ذات پاکت انشان با شد
ازین دم میدهد اختر حساب آهسته

[redacted]

کانونکو پھر خوش آتی ہی صوت ہزار کچھ
آتی چلی ہی گلشن دل مین بہار کچھ

مطرب کی صوت سے دل ناساز ہی فگار
باقی ہین پر گلی مین گریبان کی تار کچھ

بسمل ہون تیغ ابرو مژگان ترک کا
باقی نہین ہی اب طلب وصل یار کچھ

پھر آمد بہار مین کٹتی ہین پر مری
بیرنگ ہو گیا چمن روزگار کچھ

گلشن مین سی عشق کا خواہان ہی شجر
دست طلب بڑھاتی ہی [illegible] ہی چنار کچھ

دو کیا گئی کا داغ جگر میرے لالہ رو
طاوس کی نہ داغ ہون تجھ سی شمار کچھ

اغیار پر گران ہوا بوسی کا مانگنا
مجکو سبک کری طلب بار بار کچھ

پہلو سی مثل غنچہ ذرا باغ مین نکل
شرمندہ لالہ ہو جگر داغدار کچھ

اوس آتش کی شعلہ رخی کا اثر یہ ہی
تن مین زیادہ ہو گئی امراض حار کچھ

ساقی نی اپنی دور مین محروم جو رکھا
روشن ہی اوسکی نور سی اب دل مین تار کچھ

دار و مدار دار فنا مین ہی خندہ آپہ
اختر ہتو نکا عشق نہین پائدار کچھ

ہے رُخِ شفّاف سے رنج و محن مین آئینہ — منہہ دکہا سکتا نہ ہرگز انجمن مین آئینہ

زلفِ مشکین کیون نہ حیران ہو رُخِ صیّاد پر — آہوانِ چشم دیکہین گی ختن مین آئینہ

آئینہ دار ہی کری مجہہ سخت جانکی کر جو تو — ای سکندر ٹوٹ جاوی انجمن مین آئینہ

عشق کی منزل مین کتنا رنگ لُفت ہو گیا — صورتِ غربت سے دیکہین گی وطن مین آئینہ

زلفِ شبگون مین نظارہ رُخ کا کیونکر کر سکو ان — بال پڑ جاتین اگر دیکہو ختن مین آئینہ

سب کی قلعی کہل گئی ای گل تری رخسار سے — کیون نہ ہووی پہر گلِ نسرینِ چمن مین آئینہ

حُسنِ شاہدِ شاہدِ اصلی کا ہو جلوہ نما — بعدِ مُردن چاہی سینہ ہو کفن مین آئینہ

ہمصفیرانِ چمن بلبل سنا پا چہوڑ دو — طوطیانِ ہند حیران ہین چمن مین آئینہ

کیون نہ ہو عجالی کی کُرتی سے شکم صورت نما — صاف دہوکا ہو گیا ہی بدن مین آئینہ

بلبلون سے بہی ہی نازک بحرِ تن مین اپنا دل — ٹوٹ جاتا ہی ہمارا اک سخن مین آئینہ

روی نورانی سے آتی ہی کیوں نکہت مری رو برو
پشت کہلاتا ہی سبکو انجمن میں آئنہ

آبلی دل کی نہ اختر سے بھی کچھ چھٹ سکے
داغِ مہرو کیا چھپائیگا بدن میں آئنہ

تیغ ابرو کوئی پھر مجھ پہ پڑی دانستہ
تیر مژگان مری سینے پہ لگی دانستہ

زاہدا کوی صنم خاک بہلاؤں دل سے
تری اغوا سے تو جنت سے لی وہی دانستہ

پر پروانہ مری خط میں ہوئی وحشت سے
قاصد عشق کی منزل میں تھکی دانستہ

دیو شب ہمکو ڈراتا ہی عبث اگر
سایہ ساں ساتھ پری کی تو چلی دانستہ

دو ریمن کا سبو آج شکستہ ہوگا
میکدہ میں بھی میخوار ملی دانستہ

ابر آگر مری چشموں کا پئے گا پانی
بحر خشک آگی جو صحرا میں بھی دانستہ

ہجر میں غم تھا مگر وصل میں بھی ملا ملال
حسن اور عشق ہی ہمراہ چلی دانستہ

دانہ خال پہ گر گر پڑی نقطوں سب قب
دام صیاد میں یہ مرغ پھنسی دانستہ

سدہی قتا رسی پامال تہا گلشن ہی مگر
سرو کٹ گئی اس قطعہ پہ تری دستہ

ہمنی برہم کیا اس دل کا مرقع ہاتے
تیری تصویر کی کھینچی ہی سی مٹی داستہ

کہتی چاندی ہی کہ اگر دیا تا رکو
درہم داغ جو سینی پہ دئی داستہ

عشق کیا نرگس بیمار کا پہرا یا دا
اختر زار ہی گلشن میں چلی داستہ

[redacted]

منظور نہیں چکا چوند ہوئی اوسپہ بہی آنکھ
سورج کی برابر نہ ہوتی اور نہ لڑی آنکھ

نرگس کو کیا زرد اون سی لڑی آنکھ
آنکھوں نی نہیں دیکھی آن آنکھوں سی بڑی آنکھ

اسطرح کی آتی ہی کسی شعبدہ باز کی
اب سامری کی سحر سی حضرت کی لڑی آنکھ

لڑتی ہی ایتہر کا جگر پاؤن نہ چہوتی
ٹلتی نہیں اوسجا سی جہاں اپنی گڑی آنکھ

بدبیں جو وہ برق چمک جاتا ہی آگی
فی الفور لگا دیتی ہی ساونکی جہڑی آنکھ

حیران ہوا دل کی بھی سب کھل گئی قلعی | عیسیٰ کی آئینۂ عارض پہ پڑی آنکھ
سلطان جہان اختر شیدا ہی تھا | کچھ عیب نہیں اسکی اگر مستی لڑی آنکھ

[redacted]

داغ کو دیکھہ اور قمر کو دیکھہ | زلف کو دیکھہ اور کمر کو دیکھہ
شب کو مہتاب رو سفید ہوا | نور جاتا رہا سحر کو دیکھہ
ای شہ حسن کب خبر لیگا ہم | دین و دل کی دہی ہنر کو دیکھہ
سوزش اشک سی جلیں پلکیں | خار و خس دیکھہ اور شرر کو دیکھہ
گھر با ہو گیا تجھے کھینچا | ای پری آہ کی اثر کو دیکھہ
بجر گلا رہیں جلا مارا | رو یا صیاد مشت پر کو دیکھہ
بی خبر ہی جو رطب و یابس | اری نادان خشک و تر کو دیکھہ

دیو کا کام نکلا اختر سے

ای پری تو بھی اِس بشر کو دیکھہ

بدلی کی آبرو نہ رہی چشمِ تر کی ساتھہ
موتی کی قدر گھٹ گئی اپنی گہر کی ساتھہ

یارب شبِ وصال کی ہرگز سحر نہو
گُل ہو چراغِ عمرِ بشر اِس سحر کی ساتھہ

تیغہ پکڑ کی آئی تو جانیں نکل گئی
چھوا دیا طبیب کو تلوار کی ساتھہ

تیغِ نگاہِ یار کا کاٹ آزمائیں گی
سینہ سپر بنائیں گی تیرِ نظر کی ساتھہ

[illegible] بال نور سی میری نہ نوچھیے
[illegible] شمع رہی بہی بلبل [illegible] کی ساتھہ

آنکھیں نگہہ سی فیصلہ ہی وار پار تھا
اوٹھتی نگاہیں چار ہوین کس خطر کی ساتھہ

اختر خدا کو بہولتی نہ عاشقان ہند
ہوتا اگر نہ عشق بتوں کا بشر کی ساتھہ

آبرو میری ہی ابروی خمدار کی ہاتہہ
صاف کرتی ہین مژہ ہی جسم پہ تلوار کی ہاتہہ

عشوہ و غمزہ و انداز و ادائی مارا
ناتوان ایک ہی چور رنگ ہوا چار کی ہاتہہ

عشق مین قدر ہی ہی حسن کی انجان جہان
حسن یوسف کا رہا مول خریدار کی ہاتہہ

پاک نیت گئے کبھی دزد مضامین ہو
تنگ ہیں بچینگی کسی خونخوار کی ہاتہہ

ابر پر ہوتا ہر گز نہ کبھی وہی شفق
دیکھا شاخ حنا پر جو مری یار کی ہاتہہ

رہے پیاسی جو کرتا ہین دنیا مین عزیز
مرد ہر پہنچتی ہین پہر اوسی سردار کی ہاتہہ

عشق شعار سی ہو درد اندوہ و الم
بندگی فکر مضامین سی گنہگار کی ہاتہہ

بزم مین آج غزل اپنی سنا و مختر
شعرا مین مری عزت رہی اشعار کی ہاتہہ

کیا بہلی لگتی ہین یہ ابروی خمدار سیاہ
فرط جو تیری سراپا ہی یہ تلوار سیاہ

سبزہ رنگون کی تعشق مین رخ سرخ ہی زرد — کرچکا نامۂ اعمال سیہ کار سیاہ

نیلگون ہی رخ افلاک غم زہرا مین — فرق پہ بال نہین لپٹی ہی دستار سیاہ

زلف پر پیچ صنم کالہ اثر رکہتا ہی — دود آہ دل عاشق سی ہی مار سیاہ

دست صراف ہی جو شخص کہی زر کو عزیز — ہاتہہ کی طرح سی دیکہا دل زردار سیاہ

جی مین آتا ہی کتاب رخ دلدار لکہین — کرون دفتر خط شفیقہ مین دو چار سیاہ

عندلیبان چمن صبح کا عالم دیکہو — عشق گل مین ہی کلگیر کی منقار سیاہ

وصل کا روز ہی اختر کو ملا یا اللہ — [illegible] سیاہ

[redacted]

غضب توڑتا ہی تمہارا منہہ — چلی غیر پر پیار سا ہی تمہارا منہہ

پہر واپ نہین کام نکو جی مین یارو — ہوا فیصلہ ہی وہ [illegible] منہہ

ہیں چھوٹا کوئے مضمون قاتل | ہر اک شعر ترے ہے ہمارا طپنچہ

زمانیکی دل کو لگا ایک دہچکا | غضب ہو گیا دہسی مارا طپنچہ

اندہسی کی لو گولیاں جا نہیں چھوٹ | او گلتا ہے گولی تمہارا طپنچہ

یہ آوازیں عاشق کی دم لی سنا | مرا زخم ہی تمہارا طپنچہ

ارے دوڑ و بلله ای یار رہگو | وہ کہینچا وہ اوٹھا وہ مارا طپنچہ

الٹ کر لگی کا بس اپنا بہ کہنچ لی | مری سینی سی تیر مارا طپنچہ

ہوی زخم دل لوگ مقتول لاکہون | گری تم بہی ہو اور کرارا طپنچہ

ملک ت [redacted] ہونگا اشارا طپنچہ

زبا [redacted] ستعارا طپنچہ

بہت پیار لڑوا میں تمہا صاحب | ہمیں جا سی ہی کتارا طپنچہ

بطا یار قیس کو وگلا دیوان ہے | بنا اژدہا ہی کا سترا را طپنچہ

گرا عشق مین قتال جب طیش کہانے
توسینی سی ہمنی اوتارا طپنچہ

نہ بندیکو اک گولی اسکی کہلائے
ہمین ہوگیا اپنا پیارا طپنچہ

چلاتی ہین جسپر وہ رہی یہ جانا
کہ فرمان مین ہی یہ بیچارا طپنچہ

بس اک وار تنہا اب مری تیغ لیکن
چلیگا نہ پہریہ دوبارا طپنچہ

ہوئی کیسی آواز اس ہیڑ مین یہ
ارے پوچہنا کسنی مارا طپنچہ

یہانتک بڑہی عزت دست قاتل
کہ لگونسی ہمنی اوتارا طپنچہ

اجی کسقدر کی عداوت ہی اسکو
وہ قاتل تو ہارا نہ ہارا طپنچہ

ہر اک دلمین یہ چہید کرتا ہی ہردم
غضب ہی یہ اختر تمہارا طپنچہ

کہول کر انکو دکہا دیتی ہین ہم داغ سیاہ
دل جلی رو نگادیتی ہین اک باغ سیاہ

تیرگی بخت کی شاہ نسبی چھٹی نہ کبھی | سایۂ بال ہما بھی ہی پر زاغ سیاہ
کیا عجب گردش ایام سی ای شاہ زمان | میری ویرانی مین جاہی ہما زاغ سیاہ

مرحبا آتش نالہ جگرم سوختہ | حسرت آہ نماندہ اثرم سوختہ
پنجہ دست نگارین کمرم سوختہ | آتش ہای جنون لطف سرم سوختہ
ابرباران بچہ کار آیدت وبحر کجا | قطرۂ اشک مژہ چشم ترم سوختہ
منعما لطف وعنایات ترا می باید | سائلا گرسنہ داغ درم سوختہ
حلقہ چشم تو کرد است دلم بریان | شعلۂ روی تو نور نظرم سوختہ
دام بر دوش نہہ باز چمن دیگران | بلبل آزار عبث بال و پرم سوختہ
احتراز کجا حسن کجا عشق کجا | شعلۂ حسن تو دیوار و درم سوختہ

ردیف یای مثناۃ تحتیہ

[redacted]

مصفا قصرِ دل ہو جاتی اوسکی آمد مد ہے
شہ کون و مکان سمجہا ہون جسکو وہ محمد ہے

تناسب ہی بہت مشتق ہین الفاظ آپسمین
محمد سی احد ہی و احد سی یہ محمد ہے

مرقع کا ہی عالم بلد کا ست بتایگا ما ہے
نقش صفحۂ دل پر مری تصویر احمد ہے

اسی بار وہ دین بو باشن ہی یہی ہین
امام آخری مہدی یہ اوسکا جد امجد ہے

نہین نام و نشان بالِ ہما کی چتر سی میرا
تمنا اب لوائے احمد کی سایی کی سند ہے

جدائی اک الف کی دال ہی سی حدت یہ شاہد ہے
ملا معشوق سی اپنی مثالِ حرف ابجد ہے

وسیلہ ہی بنی بخشش کا شفیع اللہ نبین ہی
نہ نیکی جو نہ سمجہی گا وہ دنیا مین بہت بد ہے

رسالت کا ہی ہی قرار بر حق ہی نبوت ہے
محمد کا کری انکار جو دنیا مین مرتد ہے

نہ رستی قوت لبکی مین تصویر مین جو وہ تنہا ہون
پہپولا اشک کا تن جو پڑ جاتی نہ بر جد ہے

تری کرسی کا پایہ کیا عرش بر تر ہو عالم نہین
جسی ہم عرش سمجہی ہین محمد کی وہ مسند ہے

[illegible]

دعا ای مغفرت سب بلبلین مانگین گی حشر کی

مرا ہو دوان جب تک باغ عالم میں مجلّا ہی

[redacted]

دمساز باغ دل میں جناب امیر ہی — پیرو اویس کا ہون جو مرا ہمصفیر ہے

پیر و تجہہ ایسی پیر کی پا پیر کیون ہٹا — لغزش اگر ہو پاؤن میں تو دستگیر ہی

کب چشم مست ساغر صہبا ہے دیکھتی — کوثر کی موج موج میں دل اسیر ہی

منظور نظر عشق ہو شفقت سی ہو نظر — اک دو جہان میں حسن کا تیری نظیر ہی

شاہی گدائی ایک ہی تیری عشق میں — تخت طلا سی ہی مجھی بہتر حصیر ہے

گندم کی ہی شگاف سی سینا ہون پہ صدا — فرمان حق پہ دل پہ نان فقیر ہے

دریا کی بہی موجون سی غمستی بہا ہون ۔ صورت کبہی دیکہی نہین ایجان مگر ایسی

سیب ذقن یار نی چہنوا ہی ہین گلشن ۔ پر شاخ نہین پائی ہی بہر ثمر ایسی

بس بس تری اندوہ سی جان تنمین نہین ہی ۔ بیداد نکر ہمنہ تو بیدادگر ایسی

گر آئی نہ بو الفتِ محبوب کی تو کیا ۔ دیگا نہ لپٹ قبر پہ میری اگر ایسی

ہنگامِ وغا تیری محبت ہی قاتل ۔ آئیگی بہلا کونسی منہہ پر سپر ایسی

گو جرم بہی ہی پر نہ چلی پیش ہمارے ۔ ہووینگی پری ہمسی زیر و زبر ایسی

جسطرح مری چوٹ ہی مجنونمین کہان تہی ۔ ایذا تو نہین پائی تہی بہر جگر ایسی

دنیا مین اٹہا کرتی ہین ذرات مسافر ۔ دیکہی ہی نہین ہمنی رہ پر خطر ایسی

ہکانسی باہر ہی مکانِ رہِ دنیا ۔ منعم نہ ہوس چاہیئی پہر بہر زر ایسی

کسطرحسی چہوڑونگا تری پاؤنکی مین خاک ۔ ہوجائیگی اس دل کو محبت اگر ایسی

پلکونسی ہٹی ہ پردہ کی ہین سب تابع فرمان ۔ قائل کی ہوس کرتی ہین تیر و تبر ایسی

عنقا کی طرح وہم مین ہستی بہی ہی عالم | دیکھو مری دلدار کی ہی کمر ایسی

جسطرح مری آہ نی آنسو مین نکالے | ٹہنی بہی نکالی کوئی ہم شرر ایسی

جسطرح مجہی چاہتی ہین غیر لپٹی چھپ کر | دیکہی ہی دعا کوئی بہی بحر ضرر ایسی

عشرہ ہی محرم کا یہ عید ہی ہمکو | کیا جانتی تہی خالی ہی اہ سفر ایسی

دل میرا چرالی گیا پہر بہی ہی میاں بک | اللہ ہوس ہی تجہی ای مفت بر ایسی

دل پہر آتا ہی کب آئنگی للہ | قاصد تری قربان مجہی دی خبر ایسی

ایسا ہو پلکو نسی نکل جائین شرارے | تیزی نہ کہا پہر خدا نشتر ایسی

پہنچو ہی نہ آنکہین تو فوارے ہین پلکین | چشم دل خوشتر ہی تری غم مین تر ایسی

شکوہ ہی نکر فرقت محبوب کا اختر | ایذا تو او تنہائی ہی یہان بیشتر ایسی

لطف پیمانۂ غم پوچہی ہشیار و نسی | غفلت خواب عدم پاتی بیدار و نسی

ایسا پرہیز کیا جان مسیحا ہی تنگ — نمکین لب کا مزہ پوچھی بیمار و نسی

حلقۂ گیسوئی خوش مین تہ امسکن ہوگا — سرکشی کرتا ہی شانہ کوہی سرکار و نسی

قد کشی کیجی ہمسر و سی پر اہل یہ ہی — طرۂ زلف ہی کہنچتا ہی طرحدار و نسی

سنگدل ہین جو شرارتسی وہ کب خالی ہین — کب خدا ملتا ہی اسی بت تری اقرار و نسی

کیا سبک ہی مرا دل عشق ہی کیا بکتا ہی — کیا کہلونا ہی کہ لی لیجی بازار و نسی

شانۂ باد صبا جہلتا ہی میخانون مین — بہڑکی چلتی نہ ذرا ہوشمین میخوار و نسی

کیا صلابت ہی کہ دب جاتی ہین تلوار کی شکل — بات بیہودہ نکلتی نہین سن وار و نسی

پہر کبھی بلبل شیدا کا نہ ٹوٹی مسکن — قلم شاخ سی لکہوائی گلزار و نسی

پہر ثمر باغمین پتہر سی لچک جاتی ہین — ہم جہکا کرتی ہین گلزار و نمین زر دار و نسی

بار اشعار ترش سی لب شیرین ہی تنگ — کوئی فرہاد طلب کیجی کہسار و نسی

منہ کی کہاؤ گی لہو رکھتی ہین سی جان جہان — بانکپن آہ گلی مین نہ کہر و یار و نسی

روشنی عارض پر نور کی ہی پر نقاب
یہ صباحت ہے کہ چھپتی ہو نگہ خواروں سے

کار بیکار کیا کرتی ہین آ آگی رقیب
پرچہ لکھواتی ہی مقدر یہ ہرکاروں سے

بار بردار کہا مانہ الفت ہی بہت
ابہی مزدور پکڑواتی بیگاروں سے

کیا پہنسائیگا بھلا باغ مین انکو صیاد
جال اوڑ جاتا ہی گلشن مین گرفتاروں سے

خاک ہو قدِ صنوبر جو جلی خانۂ گل
دل ڈرا کرتا ہی گلشن مین شراروں سے

گوش گل تک تو اٹھی کی انی نیاز
کیا رعایت ہو بھلا ہمسے گنہگاروں سے

جنس دل بہی ہی عجب چیز بازارون مین
بیچنی والی بہی لڑتی ہین خریداروں سے

لفظ لا اور نہین نا کی سوا ان سے نہ
ہجر بہی تنگ ہی محبوب کی انکاروں سے

جو کہا وہی کرو جو نہ سنا جائے دو
توبہ لاحول تمہین قافیہ مین تکراروں سے

یہ وہ سوتی رہی اور باغ کی بڑی ہی اور
ہمکو ٹھہرواتی محفل مین نہ بیداروں سے

چاند ہو عکس مگر کیون نہوا جلوہ پذیر | حرکت دہر مین جاتی ہی سیارونسے

کو برا فعل ہوا لیکہ خدا شاہد ہے | بوی تسبیح بہی آجاتی ہی زنارونسے

یکدلی چاہیی دل ہو تو ڈہی جاتی ہی بہار | مشورہ بہی کیا کیجیی غمخوارونسے

علم شی سی تو نہین جہل کبہی کی سُنا | کام لینا ہی سزاوار ہی بیکارونسے

صدمہ خود پہنچی گا پڑا انہین گلزار کو | کوئی سر پہوڑتا ہی باغکی دیوارونسے

ہم جو آئی تو رقیبون نی دراندازی کی | آبلہ پہوٹ کیا باغمین ان خارونسے

جب تلک عشق نہتا خیر علم ہی اب تیغ | کوئی ہنگامہ نہ تہا گاہتی رو پیکانونسے

ناز معشوق تلک خیر تہی اب آفت ہے | گالیان سنتا ہون اب اونکی طرفدارونسے

منہہ بگڑ جاتا ہی پانوسی نکلتی ہی زمین | آب جاتی ہی ترسی سامنی ہتیارونسے

سیل اشک غم خونین مین جگر بہتا ہے | شفق شام بہی عاری ہوئی خونبارونسے

کیا بری بات ہی دل لیکی مکرجانا وہ | چور بہی ڈرتی ہین دنیامین دل آزارونسے

میتھواری آپکو تسبیح گلی مین سجا
بات ڈر ڈر کی کیا کیجئی ہشیار و ہنسی

جب غزالان چمن چشم سیہ سی بہا گی
پھر گئی باغ مین صیاد بھی بیچار و ہنسی

دید بازی نہ سہی زم و غا مین قاتل
پھولونکی گولیان کھلوائیی بہار و ہنسی

جیمن آتا ہی تمہین پنجہ گل سی مارن
پھولونکی گولیان کھلوائی بہار و ہنسی

زاغ تن بن کی رقیب آج اڑی جاتی ہین
رخ پھری جاتی ہین مقتل مین کیا بلدار و ہنسی

دھوکی دیتی ہین جلاتی ہین غضب و بجلی ہین
اب خداوند بچائی ہمین عیار و ہنسی

کیا ہمین ہین کہ ڈراتی ہو ہمین سو لی سے
کون باد ہوا عشق مین لدار و ہنسی

جنکو لذت نہین کیا انکو نمکدانکا مزا
تیز یان خم کی پچھواتی سوفار و ہنسی

چاک رونسی بھی کبھی بند نہین ایضا حسب
دل لگی کرنی لگی غاشیہ دار و ہنسی

کیا کہین ہمکو مطب مین بہی نسخہ نہ ملا
پوچھتی وصل کی پڑیا کوئی عطار و ہنسی

اب خدا نہی مری دل کا لٹا بجر کرم
پلکین نچو رہی ہین آنکھین ملین فوّار و ہنسی

کوئی سوتا ہی ملی الفت قاتل کا آہ | زخم گہرا ہی ملا لیجیو اندازو سے
کو پڑا ہی تری پہلو مین مگر اے مہرو | اپنی اختر کو ملا لیجیو ان تارو سے

[redacted]

اینڈتی پھرتی ہو ہمکو ناتوانی یاد ہے | اس ضعیفی مین بہی وہ اپنی جوانی یاد ہے
بہول جاے آدم خاکی ہی اپنا پیرہن | اے پریزادو تمہین آتش فشانی یاد ہے
وہ زمانہ اور تہا ہشیار ہین اس سن مین ہم | خواب سے کچھ اب جوانی کی کہانی یاد ہے
جور تہا ہی جہان سب بہولجاتی ہین یہان | اپنی بندو نپر اوسی کیا مہربانی یاد ہے
خود فراموشی مین جیا ہو کر و نیا ہی آج | وہ عنایت مرحمت وہ مہربانی یاد ہے
بہول جائیگا وہ لکھکر اور مکر جائیگا صاف | تجکو قاصد کوئی پیغام زبانی یاد ہے
آپ سے دنپر نہ آؤنگا یہی کہتا ہون مین | مجکو موسی کی حدیث لن ترانی یاد ہے
کس سی پنجہ کر رہی ہو کیون ملی مین اونگلیان | چہنگلیا کو بہی ہماری کچھ نشانی یاد ہے

حسن گل اشک بلبل دونو باہم مل گئی
کیون نہ لاتی ہو ہمین بہی گلفشانی یاد ہے

شب ہوئی ہی بس لیکن کنگہی کرو اٹھو یار بس
ہمکو شبہای سیہ کی اک کہانی یاد ہے

ایکدن ہوگا کہ تو بہی خاک [redacted] ہی کہانی یاد ہے

تعزیت محفلین دنیا ہی عجب ماتم جہان
اس غزل مین ہمکو اپنی نوحہ خوانی یاد ہے

شوق میرا بڑہ چلا تیری پاؤن پر چلین
کسقدر دریا تجہی اپنی روانی یاد ہے

ای فلک یا ساتہہ تہی ہم ہاں الگ دربدر جیب
مہربانی رتبہ دانی قدردانی یاد ہے

روز ساماں ہو رہی ہین بوریان ہکو اپکی
ہم نہ آئی تو وہ نہین اب میزبانی یاد ہے

تیسری ای بت بیدین ہال اپنی زبان سینہ
تیر اول کیا بلا تہا جو کہ ثانی یاد ہے

سر بکف مقتلمین آئی ہین دکہا اپنی جبین
پوچہتی ہونگی صفت شمشیر خوانی یاد ہے

کوئی مجنون بہی نہ آئی بیگانہ اس درکی پاس
ہم سگ لیلی ہین ہمکو پاسبانی یاد ہے

نیند سی ہجر و وصال پر ہو مثل خیال
یہ ترانہ تجکو مرغ بوستانی یاد ہے

خاک کچہہ آتا نہین صورت سے صورت خوب ہے
بس اونہین اک عاشقونکی دلستانی یاد ہے

جسطرح چھنگی ہین مری مصرعِ تر ابا غ مین
تجکو ای فیہا دیہ شیرین زبانی یاد ہے

ناتوانی سی ہی مجکو ناتوانی ہائی ہائی
ناتوانی رہ گئی بس ناتوانی یاد ہے

عکس سی شاہد خوبش نی بنایا نوجوان
تجکو ای عینک ہماری ناتوانی یاد ہے

ای تپ ہجر وہ کبھی عاشق ہوئی برودہ مین
میری لکو زخمِ تیغِ اصفہانی یاد ہے

بہواجاتا ہی ہر اک مضمون سناکر مجکو
شعر کا سیکو ہی دیوان فغانی یاد ہے

جانتی ہی تو سوا اوسکی نہین کوئی قدیم
ذات حادث ہی تجہی ای فانی یاد ہے

ساری احوال بہاںسی آج ہمنی دی ہٹا
اس غزل کی ہمکو لیکن پیشخوانی یاد ہے

ایڑیان اٹہلاکی رگڑین خاک پر ای آہ واہ
منہہ ملانا ہی تجہی ای یار جانی یاد ہے

کچھہ نہ آیا عمر بھر لاکھون طرح تشویش کی
ناقۂ لیلی کی ہمکو ساربانی یاد ہے

خط کی لینی دینی مین قاصد یہہ کہتا ہی مجھی
خط نہ لکھو مجکو پیغام زبانی یاد ہو

دل مین جلجاتی ہین کو ظاہر نسمجہین سنگ بخت

تجکو ای اختر عجب آتش زبانی یاد ہی

سنا ہی کچ تو اونکا پر اسکو کیا کہتی
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا کہتے ہے

مسی لگا کی ہے سیاسی کیون ڈراتی ہو
اندہیری آتو نکا ہمسی تو ماجرا کہتے ہے

صدا ہی کہ ابہی رات ہی بہت باقی ہے
غضب ہے مرغِ سحر تجکو جاگتا کہتے ہے

کبہی تو ہمکو بہی دریا دلی دکہاوگی
تمہین جہاز محبت کا ناخدا کہتے ہے

ہزار مکر سی دل لی لیا بہلا بہلا ہی
یہ جیمین آتا ہی تجکو برا بہلا کہتے ہے

وہ اودہر سمت نظر پہر گئی محبت کے
وہ تیر چہوٹ گیا اپنی ہی خطا کہتے ہے

بس اب بہی لاینگا خط نشاۂ حسن کا کہ نہین
تری نشانہ کبوتر ہے تجہے ہما کہتے

ہزار راتین بہی گذرین یہی کہانی ہو
تمام کیجیی اسکو نہ کچہہ سوا کہتے ہے

جو ترک ہوئی آج اہلِ سنت کے
غضب ہے آتی ہین ترک ادا قضا کہتے ہے

چلمن کی جوہری بازار مین جو الفت ہے — یہ تار اشک محبت کا سلسلا کہیے

کباب کی تو خبر ہی کہ دل بہنا ہی خوب — شراب خانی کا کچھہ حال ساقیا کہیے

غضب کا کاٹ ہی ان ابروونکا اہی قاتل — یہ اوچھی زخم نہین ہین ہمین گرا کہیے

غضب کا جوہر ذاتی ہی اسکی کالی مین — [illegible] ہین اسکو مسیحا کہیے

ہوا ہی عشق مین خاصان حق کا رنگ سفید — [illegible] حنا کہیے

مسلسل اسکو لکھا ہی کہ پیچ دار تہا وہ — ہمارا مصرع خوش گیسوئی سا کہیے

عجیب پیتی ہی ہین اور عجیب آمد ہے — وہ لڑکہڑاتی ہین کچھہ برسر جفا کہیے

کسی سی پردہ نہین چار یاری رحمت — جو منہہ مین آئی وہ باشوق برملا کہیے

شراب خانی مین جہگڑا نہین ہی قاضی سی — ہمین تو بنت عنب سی آشنا کہیے

وبا کی دانتو نسی کاٹا ہی میری ہونٹونکو — یہ نیش مار چکی اسکی اب دوا کہیے

جو عشق مانگتا ہون کہتا ہی شمہ خوب — میان فقیر کوئی حسن کی دعا کہیے

ہزار دستون نی کہیر الکلاہ کج نہ ہٹی — یہ جیمین آتا ہی اب تمکو خوش قبا کہیے

تراب پای حسینان لکہنؤ ہے یہ
یہ خاکسار ہی اختر کو نقش پا کہیے

[redacted]

دمساز باغ دل مین حباب اثیر ہے — پیروا وسی کا ہون جو ہم صفیر ہے

پیر و جہ ایسی پیر کی بی پیر کیون نہین — لغزش اگر ہو پاؤن مین تو دستگیر ہے

اک چشم مست ساغر صہبا سی چہٹ سکے — کوثر کی موج موج مین یہ دل اسیر ہے

منظور زندر عشق ہو شفقت سی ہو نظر — کب دو جہان مین حسن کا تیری نظیر ہے

شاہی گدائی ایک ہی تیری عشق مین — تخت طلا سی بہی ہمی بہتر حصیر ہے

گندم کی بہی شگاف سی سینا ہو چون صلے — فرمان حق پہ دال یہ نان شعیر ہے

اکسیر کا ہی ہیر نہ کیہی گا انگہہ سی
چہانی گا خاک تیری گلی کا فقیر ہی

کیا منقبت یہ نظم مین لکہی گناہگار
بخشش کی شرکا تو ازل سی دبیر ہی

میرا وہی قیامت صغرا مین دستگیر
سائل اوسی سی ہون جو امیر کبیر ہی

میری علی کا عرش سی اعلی ہی مرتبہ
احمد احد کا یار یہ اوسکا وزیر ہی

کیونکر اوٹہا اوٹہا کی تہونکو گرانہ دے
محبوب کا حبیب ہی ہی قلعہ گیر ہی

ثابت قدم رہی گا یہ امید ہی مجہی
اختر علی کا عشق ترا دستگیر ہی

نظر مہر بیشتر بدلے
تجہپہ آجای ای قمر بدلے

خالی جلے گا کیا اثر بدلے
دود نالہ سی کر حذر بدلے

مسی آلودہ لب پہ آہ نہین
برق نالہ ادہر ادہر بدلے

شبِ فرقت مین کروٹین لیکر
پہلوی غم نی کیون کر بدلی

کب تلک یہ چکورِ دل بھڑکی
زلف سی آتی چاند پڑ لی

کیا کسَ ق نی بدن نیلا
اڑی جاتی ہے باؤ پڑ لی

کیون پریشان ہی تیری زلفِ رسا
اگئی رُخ پہ بیجنبر بدلے

ای شہ حُسن تجکو کیا پروا
مجہ سپاہی کی ہوا گر بدلی

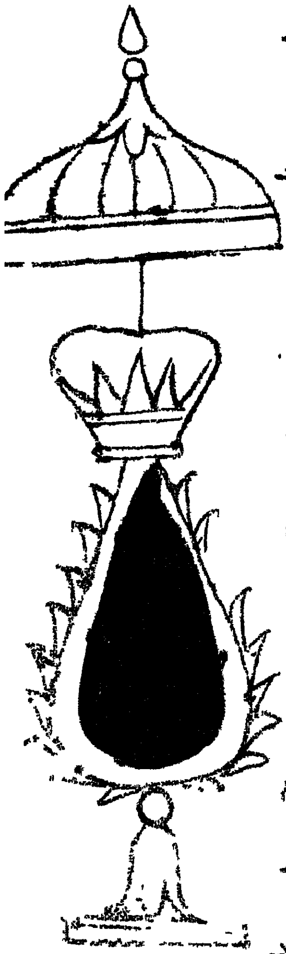
چشم تری فراقِ ساقی مین
چھاگئی مجہ پہ سیتا کر بدلی

لوٹتے لگی سپاہِ خاموشی
دلِ گویا سے روح کر بدلی

شامیانہ نہ خاکِ زمزمہ ہو
سرِ تربت نہ ہو اگر بدلی

ہوشون پر ہو میرا دست دراز
تو نی اختر اگر نظر بدلی

دار فانی مین عشق حق باقی	اوسکی نامون کا ہی سبق باقی
طفل غنچہ کو گوشمال نہ دو	کس گلستان کا ہی سبق باقی
پان کہا کر [illegible]	[illegible]
نہ ہوا حافظ کتاب خدا	مصحف رخ کا تہا ورق باقی
خوب جہاڑی زمین شعر و غزل	آسمان کی ہین اب طبق باقی
مہروش نور مہ اڑاتی ہین	ہی سر صبح رنگ فق باقی
سر بالین نہ آیا عیسی دم	جلد آجا کہ ہی رمق باقی
کہینچ لیتا ہون اک نظارہ مین	کسی گل مین نہین عرق باقی
دست وحشت کفن کو چاک کری	دم خفا ہو جو ہو قلق باقی
تیغ ابرو کا منہ مڑا قاتل	نیم بسمل پہ ہی قلق باقی
دل بلبل کی مومیائی ہی	ہر گل پر جو ہی عرق باقی



تیری غزلیں فنا ہیں ای اختر
ہاں اگر ہی تو نام حق باقی

[redacted]

عار ہو چال فقیر نہ جو اک جس مین ہے — شیشہ جو جام کی گردش می اک لکیس مین ہے

پر ہی نوچی کیا صیاد نی اسیر ہی اہے — بال تہی سینہ سپر دل مرا پردیس مین ہے

دل کہا دیجیے پھر آیا تری منجانی مین — ساغر دل کی ہلکی کا مرا ٹہیس مین ہے

دار فانی مین کسی اہل تھا سمجھین ہم — دل ہی قالبو مین نہین روح ہی پردیس مین ہے

زلف کی لہر سی ٹوٹی نہ مرا نازک دل — ای حباب آج ترا کام بس اک ٹہیس مین ہے

مین تو اوس دی حبابی کا ہون نازک گہایل — پینہ سخت ہے جراح یہ دل ٹہیس مین ہے

میرا گل پیرہن اوڑہیگا نہ ہرگز اسکو — چشم گریان مری ای بلبلو اس کہیس مین ہے

قول مطرب ہے تری نغمہ سرائی جو سنے — کیا خیال آج مجہی دل مرا کس دیس مین ہے

مری بلقیس کا مژدہ مرا ہدہد لایا | آج انعام ہو کیا تاج تری کیس میں ہے
ہمہ تن چشم بنیں کیوں نہ یہ مرغانِ چمن | چشمِ بلبل جو تری اوڑھنی کی گھیس میں ہے
نالۂ آہ سی اک روز برشتہ ہوگا | خونِ دل میرا جو ای مرغ تری کیس میں ہے

رنگ گدڑی میں بدلتی ہیں حسینانِ جہان
اختر زار تو مدت سی ہر اک بھیس میں ہے

رشکِ زہرا غیرتِ پرویں ہے | میں سلیماں ہوں تو وہ بلقیس ہے
خطِ شوقیہ جو ہدہد نی دیا | دل کا عالم عالمِ بلقیس ہے
آج دی انعام مجکو فخر سی | ای سلیمان نامۂ بلقیس ہے
داغ میری مثلِ خور روشن ہوئے | وہ شعاعِ حسن سے پرویں ہے
کیا لطافت عشق سی چمکی چھٹی | ای قلیبو تم پہ یہ دل بیس ہے

قطع کر ڈالو نگار راہِ عشق مین
پیرہن مین سوزنِ ادریس ہی

کھینچتا ہی دل تری زنجیرِ زلف
کہربا ہی یا یہ مقناطیس ہی

تار گیسو بھی اگر کرن گتے
ہر رگ و ریشہ مین تن سی تیس ہی

نقش پا کی طرح سر جم گیا
اسکی چوکھٹ رشک مقناطیس ہی

تیز رفتاری مین بھی ہی نازکی
بوی گل توسن صبا سائیس ہی

عشق سی ہی جسکی صورت نمود
بیس ہین ہم وہ اگرانیس ہی

جس سی اختر سی ہوا تھا سامنا
آج وہ ہم طالعِ برجیس ہی

پر جاسی رشک گرم اگر خار و خس جلی
سینی مین گر کی تو ہمارا نفس جلی

بی بال و پر کو دیکھی گا صیاد شعلہ رو
تار نظر پڑا ہی جو تارِ قفس جلی

کس درجہ اسمین آتش گل نی اثر کیا
منقار عندلیب سی تارِ قفس جلی

اوس مہروشکی یاد ہی دیری علاجمین
نالی کرنی جو طایر دل تو قفس جلی

بی مہر تک نہ پہنچی کبھی میری آہ گرم
وہ قافلہ ہی جسمین صدای جرس جلی

افسوس کشت بہار مین آتی یہان خزان
صیاد بال و پر مری یکس برس جلی

اشای ہ حسن شک نکر مجہ غریب پر
بیداد مجہ پہ ہو جو دل ادرس جلی

ٹکڑا جگر کا غیر کو کب نوش جان ہوا
وہ شہد ہون کہ بیٹھی ہی جسپر مگس جلی

اوس قوش نی ہاتہہ مین جب لی لیا ستار
گرمی سی کیا رقیبونکی تار نفس جلی

غیرونسی گرمیان نہ کیا کر تو مہرمین
ای سنگدل شرار سی ہم تیری بس جلی

بی مہر تیری یاد جو مین سرد مہریان
دس سرو تیری کو چمن مین ہزار دس جلی

سب آرزوتین عشق کی آہون مین اڑ گئین
اختر خدا کری نہ کسیکی ہوس جلی

[redacted]

رخ ترا اے مہروش تیرہ ہوا اس سے خورشید
داغ دل میرے مقابل ہو گئی نا امید سے

نوشدار و تے لب جانان جگر پر نیش ہے
زہر پھیلیگا مسیحا اس تمی تبرید سے

جال میں تار نظر کی صید تیرا پھنس چکی
کب ہاتی ہوگی مرغ روحکو امید سے

دیدنی ہی سیر گلزار جہان اس سبزہ رنگ
سبزہ مینا کا عالم ہی تمہاری دید سے

ابر تو ونسی آئے آبرو رہ جاگی اے ماہ رو
رخ ترا ہوگا شرمندہ ہلال عید سے

خاک میں کیا پاؤگی اے مے کشو جا استخوان
جام ہوگا کاسہ سر طالع جمشید سے

سکہ داغ جنون وحشت میں مجنونکو ملین
کہدیا ہی اوس شہ خوبان نے یہ تاکید سے

روشنی رخ پر ابرو کی سیاہی کہل گئی
ربط افزون ہو گیا پھر ماہ اور خورشید سے

ہجر میں ہی اے طبیبو سر دھریگا مرض
جائیگی دل کی حرارت وصل کی تبرید سے

ایک نظارہ میں حسن ...
... اگر اس عشق کی تائید سے

قطع ...
... کرتا ہوں اگر امید سے

خالِ پیشانی سی اوسکی سامنا کسنی کیا
کونسا اختر زیادہ ہو گیا ناہید سی

خوف بلبل کو کب ہلاک مین ہے
باغبان آج کسکی تاک مین ہے

وہ شہ حسن کیا سزا دیگا
پرچہ اخبار کا تو ڈاک مین ہے

عشق کیا مہر سی زیادہ ہو
ذرہ حسن میرا خاک مین ہے

وحشت کیا دکھای حسن غلیظ
لطف جو کچھہ ہی عشق پاک مین ہے

اتنی لاغر ہوئی کمر سی ہم
کہ گریبان ہماری چاک مین ہے

غیر کی انکھہ مین کھٹکتا ہے
آج تنکا جو اوسکی ناک مین ہے

اپنی بو سی خبر نہین اوسکو
بو دماغ گل کی ناک مین ہے

آتش گل سی جل کی ہوگا کباب
آج صیاد میری تاک مین ہے

ذرّی خورشید سی چمکتی ہین — یہ خو سبکا حسن خاک مین ہے

تار گیسو مین فرق تہا سر مو — اس لئی شانکی وہ چاک مین ہے

میری مٹّی خراب ہوتی ہی — دامن محبت کی چاک چاک مین ہے

دوست اپنا بناؤ آختر کو

پاک باز و مزا تپاک مین ہے

بلبلون کی ہجر کا سامان ہے — گل سی گلچین کا بھرا دامان ہے

گر بچھڑین تو ابھی طوفان ہی — آسمان سارا مرا دامان ہے

کیا دُرِ مضمون ہین لعل لبی بہا — میرا دیوان شاعری کی کان ہے

نطق نی انسان کیا حیوانکو — درحقیقت آدمی حیوان ہے

اشک دِل سی چرخ مینائی ترے — اک پلک سی نوحکا طوفان ہے

برہمن کی سامنی قشّاب ہون — میری یہ لا مذہبی ایمان ہے

ذبح کر پہلے تو پھر ملنا گلے | عید ذیحجہ مین یہ قربان ہے

آئنہ دل کا کدورت سے ہو پاک | شاہدِ اصلی نظر ہر آن ہے

نوبتِ شادی سی ہی سینہ تنگ | وہ وہان اور غم یہان مہمان ہے

وصل سی ہی گرم جو پہلوی غیر | سوزِ دل سی شمع بہی گریان ہے

پہاڑا ہی دستِ جنون گل کی قبا | ہیر ہی وحشت کا اگر سامان ہے

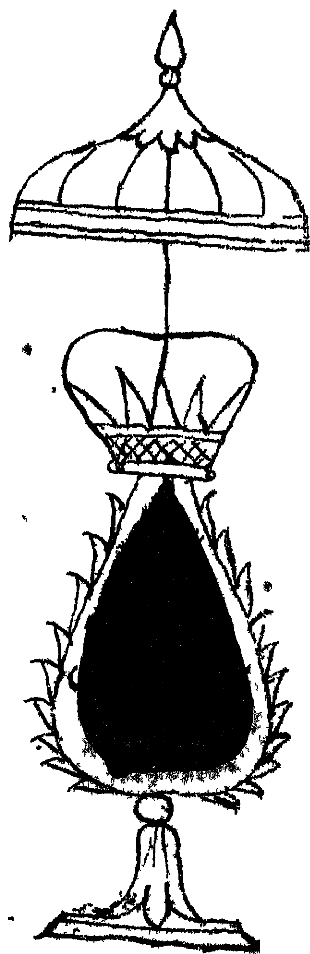
دم مین کس کس دم سی اختر جی گیا
یہ مسیحا کامت احسان ہے

[redacted]

زمینِ شعر پر دہقانیو میرا اجارا ہے | ہوئی ہی خشک سالی قحط اکس کسکو گوارا ہے

بہلا ہی سمتِ [illegible] کر خاک ہوتا | ہر اک ٹکرا تری عارض کا گویا ماہ پارا ہے

لگا [illegible] | [illegible] کی بہی لگا تیرا ہے



تمہارے آہو اچشم نی جنگل ہنڈائے ہین
مجھی وحشت بہت افزون ہی اس مین کیا چارا ہے

عجب کیا سو کہہ کر ہو مرگ جہاں مرد حق بین ہون
مری وحشت کی آگی اب ہرن بہی بیچارا ہے

ہوا بر عکس مجمع یکدگر پر خاش سی بجنا
چمن ہے باغبان ہی گل ہی بلبل کا نظارا ہے

طلب ہے عشق تو ناقص کو کامل حسن کر دیگا
مہ نو صورت ابرو ہوا وسکا یہ اشارا ہے

مری سیاہی سی پایان قافیہ ڈہونڈنی مین ای مجنون
جو وہ لیلی شمائل شیشۂ دل مین اوتارا ہے

سمان اکدم تو اس گردش سی پونکا دکہا دینا
مجہی ای آسمان تو نی زمین پر گراوتارا ہے

تراشا تہا اگر تیشی سی تمثال حسن شیرین کو
[redacted]حبت ای کوہکن پتہر سی اپنی سر کو مارا ہے

عدم کلم کاروا[redacted]ساتہہ مل کر مرا دل بہی پکارا ہے

عروس حسن سی ... ہی ... نی پر
اگر تو ... ارای تو ... اختر بہی تارا ہے

[redacted]

ہستی کی قید سی بہت اب دل یہ تنگ ہی — فانی ہون مجکو نام سی ہستی کی ننگ ہی

تسخیر ملک سی فقط اتنا عمل ملا — مدفون جتنی خاک مین تیمور لنگ ہے

پھرتی ہی گرد شعلۂ رخ روح یہ مرے — سب جاہین ٹوٹتے شمع کی او پتنگ ہے

جانبر وہ کب ہے جسپہ پڑے آنکہہ یار کے — گولی ہی پتلی چشم کی مژگان تفنگ ہے

لڑواتا دل ہی اس سی شکست اب رقیب ہے — ہو خاک فتح مور و سلیمان مین جنگ ہے

عاشق اگر نہین کسی آہو نگاہ کا — پھر داغ داغ کس لئی جسم پلنگ ہے

سنتی تہی کعبہ جا کی حجر چومتی ہین سب — جا کر جو دیکہا صاف ترے در کا سنگ ہے

کوچہ مین اسکی جاتا ہون مین دل کی چاہ سے — یہ راہ وہی جس مین ادہر کی نکسر ہے

کیا آمد بہار نی دکہلایا ہی رنگ — مدت سی جو خزان تہی انہین بہی امنگ ہی

کیونکر نہ اٹہین بیٹہین ترے پاس بیحجب رقیب — اہل ریا بد نما تری محفل کا رنگ ہی

کیونکر وہ بت کری نہ ہمین سی شرارتین — معمور دیکہتا ہون شرر سی جو سنگ ہی

گھر میں بلا کی مجھ سی جو لڑتا ہی بی سبب | کیونکر نہو یقین کہ تو خانہ جنگ ہی

اختر کی باغ فکر پر اس درجہ ہی بہار
بیرنگ ہے زمین ہی تو او سیمین رنگ ہے

بینے
خمار نہ کیونکر ہو مری یار کی
بینے
سید ہی جو تراشی ہی گنہگار کی

بڑھ جائیگی کر نکہت گل عرش سی آگی
بینے
گھٹ جائیگی گلشن میں طلبگار کی

مژگانکی چھری تیز ہی بہا ان کند ہوئی انبت
بینے
آنکھوں سی اوتار و نہ گنہگار کی

ای غنچہ دہن بوسی تری لمس ہی اپنا
بینے
دانتوں ہی میں ہ جلتی گنہگار کی

دیوانہ ہوں میں افعی گیسوی صنم کا
بینے
سونگھی نہ کبھی آگی تلوار کی

بھولی سی کبوتر مرا خط لایا نہ پھر کا
بینے
ای طفل نہ مل مرغ گرفتار کی

سودا مری ہر شعر کا دوگانو میں ہوتا
بینے
پھرپہ جو ہوتی نہ خریدار کی

کوڑی بہی نہین پاس جو جراح کو دیوین
سینی پہ کٹاریسی لگی یار کی بینی

پرہیز دواسی ہوا اتنا جو طبیبو
آنکہونسی زیادہ ہوئی بیمار کی بینی

ای بنت عنب جسنی وہ شرع بہی ہو لا
قاضی پہ چڑہی ہتی ہی خمار کی بینی

گلچین کو عبث رشک ہی کسن ہو لگی ہی ناک
دعوی ہی اسی نہہ پہ کہ ہو یار کی بینی

کس کرسی صندل وہ لگاتی ہین جبین پہ
اختر نگہسی ہی بہت اغیار کی بینی

[redacted]



نہین طاقت دہوان ہی قبر پہ میری اگر پہ
زبس ہون سوختہ کشتہ جلاد و جگر پہلی

صدائی قالب خاکی ہی ارباب تنعم کو
کری روح جرس اس کاروان سی بہی سفر پہلی

حجر اسود کو چومین گی بت تیرے سیاہی ای زاہد
نہ تہا اس سنگ سے ہرگز کسی کا سنگ در پہلی

وحشت ای خضر اس پردیس مین تہا کی [redacted] ہکا تسی سفر پہلی

کتان کی طرح پہٹی چاند کا دل پرزی پرزی
اوڑاتی ہین تمدر وحسن سی نور سحر پہلے

نہین محدب سے عجب دیکہین دوئی کسکی نگہ مین
کسیکی چشم حق بین ہوگئی مد نظر پہلے

ستارونپر ہوا ہی رشک چشم یار کا دہوکا
دیا تیرونسی چہلنی ہوگیا دور سپر پہلے

سیہ زلفونکی پیچی وصل ہی گر روی روشن سی
شب ہجرانمین منہہ دکہلای گی اپنا سحر پہلے

سنا تہا اس شب گیسو مین مجمع ماہرویونکا
پریشان ہوگئی جمعیت محفل مگر پہلے

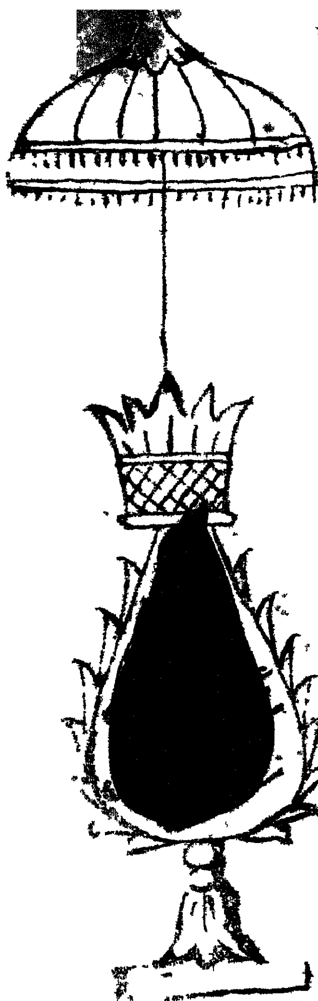
سفیدی آئی کیا پیچی جگر پر داغ عنبر و سے
سیہ ہو جائیگا ای منعمو کہنی سی زر پہلے

کہلاتہا ہاتہہ ایسا شاعران [illegible]
[illegible] نبی نام خدا باندہو کمر پہلے

اثر ہی اس گرفتاری مین مجہپر کند ہوتی تہی
کترتا ہی اگر دانتونسی وہ صیاد پر پہلے

زمانیکا ہی ہی رنگ ای **اختر** تعجب کیا
وہ اب خورشید روہی جسکو دیکہا تہا قمر پہلے

[redacted]



وہ مے کش ہوں نظر آئیگا مجکو جام گر خالی	برنگ شیشہ کرونگا میں خون جگر خالے
پھبکتی کام آئی ترک چشم یار کی آگی	بچا جاؤنگا سر کی چوٹ میں دیکر خالے
شب فرقت نہ میری یونکو چو سکا چھوڑا	تری شیرین لبی سے ہو گیا یہ نیشکر خالے
شگاف تخم سے ہو لی شگوفہ کو یہ مضمون کا	زمین شعر پر اے آسمان ہو لی نظر خالے
ہماری عالم وحشت سے لیلی شک کہاتی ہے	وہ مجنون ہون کہ صحرا ہوگیا ہے مجکو گھر خالے
ہوا بازار عالم میں جھگڑا شرع کی قابل	جو اکبر جنس دل کیا جائیگا اے معتبر خالے
لگاتا ہون عبث صندل کو سر پر سنگ در رگڑون	ہوئی ہی یاد چوکھٹ کی وہ یا ہی درد سر خالے
شب گیسو میں قصہ حسن کا عاشق سنائی گا	پریشانی بہت ہی میں چلا ہوں لیکے سر خالے
ہلال عید مجکو کم نہیں ماہ محرم سے	عبث اے خضر دنیا میں کیا ہوں سفر خالے
قناعت مجھ اِن غم پر ہی نہ ترسا مجکو لقمہ صید	نہ توڑیں دل کا ٹکڑا ہاتھ پر کھدیں خنجر خالے
رقیب روسیہ جل جل گئی نالوں کی گرمی سے	نہیں جسکن چارہ ہی وہ کاجائی اثر خالے

عجب نقشہ ہی اس دنیا مین انسان کا ای اختر
نہ پایا بیوفائی سی کوئی ہمنی بشر خالی

چشم وحدت مین وہ معشوق جو لاثانی ہے
حلقۂ چشم بہی اک خانۂ سلطانی ہے

کیا معمّا ہی ملا ہمکو یہ مضمون دہن مین
حلقۂ زلف و کمر باندہنا نادانی ہے

روی خورشید پہ زنجیر ملی گیسو کی
اس کر دی ہو پسی صحرا مین پریشانی ہے

رنج یوسفکا ہی یعقوب نمط کنعان مین
گرگ دلکی یہ تری چاہ مین مہمانی ہے

کسکی شمشیر نی تقریر سے نیند آتی ہی
سوتی جاگی ہین تری چاہ مین وہ پانی ہے

بیحجابی ہی مگر داغ کا جوہر نکلا
تیغ ابروسی مہ نو کو بہی عریانی ہے

بوسۂ غیر مزا دیتا ہی جہلاتا ہون
دہن زخم پہ قاتل نمک افشانی ہے

کسکی تقدیر مین ہی وصل بجز ہجر صنم
پیش آتا وہی ہی جو خط پیشانی ہے

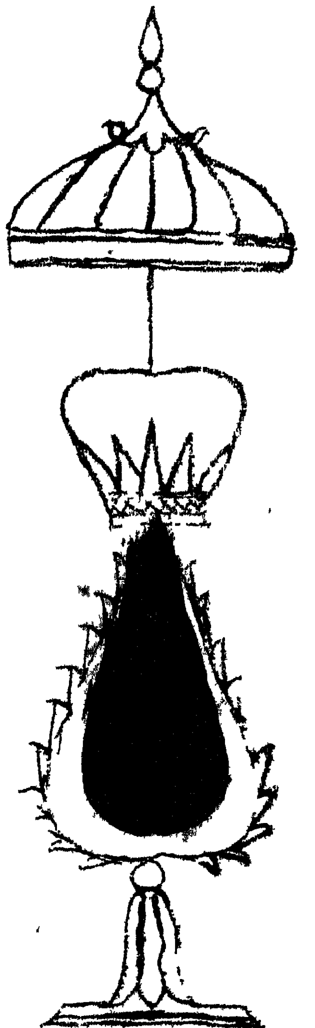
ایسا معشوق حقیقی ہی تو ای پردہ نشین
آئینہ کو تری تصویر سی حیرانی ہے

عید اضحی ہی گلی ملکی کری ذبح مجہی
ای خلیل آج یہ عاشق ترا قربانی ہے

نہ پڑہا سورۂ یسین دم باز پسین
اسکو مشکل ہی مری روح پہ آسانی ہے

زلف کا عشق نہ اختر سی سنی گا وہ ماہ
شب کو تاہی قصہ ترا طولانی ہے

[redacted]



اوڑائیگی بلبل ادائین تمہاری
ہنسین گی نہ گل پر جفائین تمہارے

کلاک کا یا زیب سے کاٹتی ہو
یہ آوازین اندہو نکو بہائین تمہارے

بنی مثل فرہاد [redacted] ین تہارے

بلائین رقیب آج زلفونکی لیگی
بلاوینہ لاوین بلائین تمہارے

ہوئی صبر کب خوان مرہم سی گہائل
جوہر تیغ ابرو کی کہائین تمہارے

سکندر پہ ہوا آب حیوان کا دہوکا | دہن تنگ یہ زلفین جو آئین تمہارے

پریشان کرین ذرہ حسن عاشق | اگر نکہت زلف پائین تمہارے

گرہ غنچۂ گل کی سنقار کہول | جو بلبل تک آئین صدائین تمہارے

کسی کج کلہ کا ستا نازج [illegible] | گلو تنگ ہین پھر قبائین تمہارے

گلا انکا کٹوائین [illegible] | [illegible] تمہارے

[illegible]

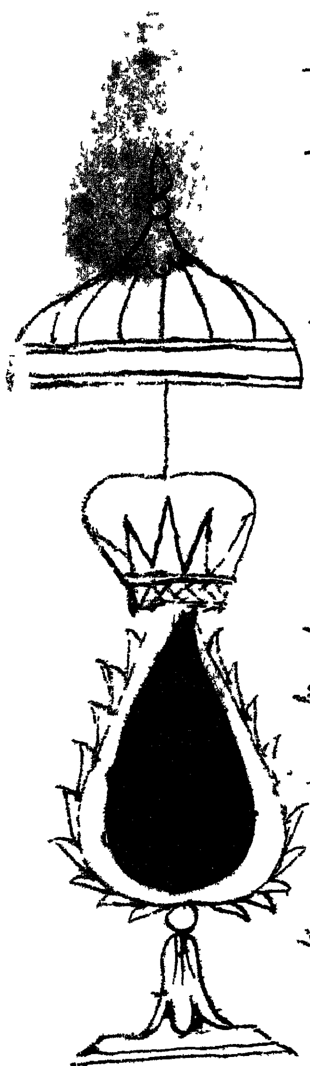
کہان ہین وہ ستیار اس روز و شب کے

جو اخبار [illegible] تمہارے

[illegible]

میری [illegible] | [illegible] دیدی اٹکنی لگی ہے

کہین چشمۂ خور مین لہرائی افعی | کہین خیبہ گیسو لٹکنے لگی ہے



یہ مشّاطہ ایسی ہی دنیای فانی
جو مائل تھی اُسپر بھٹکنی لگی تھی

ترش رو ہوئی خوانِ دنیا سی جب ہم
مری نانِ شیرینکی پکنی لگی تھی

مری شعر کا گھر نہ پایا کسی نے
بہت ہرنی سی بھٹکنی لگی تھی

ہوا پیر مردونکو آرام سر کر
انہین طفلِ مکتب تھپکنی لگی تھی

جو ای ہجر وصلت مین بھٹکر وہ بیٹھی
رقیبونکی پہلو سرکنے لگی تھے

جو اُس حُسن مین عشق دوری کہاتا
کبوتر بھی اُس رہ مین تھکنی لگی تھی

پڑا جس گلستان مین وہ پای نازک
وہ گلشن سراسر مہکنی لگی تھی

وہ شیرین سخن کرتی تھی شیرین دہانی
تو فرہاد کی لب چپکنی لگی تھی

اوٹھایا ہی یہ بار اختر نی سر پر
بہت شعر گوئی سی تھکنی لگی تھے

آبیاری حسن کی ہے وہ گلِ تر تازہ ہے
خون سودائی ہماری عارضوں پر غازہ ہے

حسن جب ہلکا ہوا نظروں میں چہرہ ٹک گیا
مین جو سنجیدہ ہوں میرا عشق بی اندازہ ہے

غنچہ ساں میرا دلِ نازک نہ کیونکر بند ہو
سختی آوازِ بلبل سے وہ گل تر تازہ ہے

کیا موافق ہو گئی فصلِ خزاں سے یہ بہار
اشکِ خونیں زردی عارض میں اپنی غازہ ہے

کیا سوادِ عشق کہو لو گر اسکی بیاض
میرا دیوان شاعری کی شہر کا دروازہ ہے

تیغِ ابرو اسکی پہنچائیگی سقفِ حسن پر
زخم جو سینے پہ ہے وہ عشق کا دروازہ ہے

تارِ گیسو کو کری دم سازِ وہ مطرب سیر
اُس نہ پردے پہ اُسکی ساز کا آوازہ ہے

پھر بگڑ جاوینگا اُنسے آنکھہ بد لیں بل گرین
ہر گلی کوچے میں اُنکا پھر یہی آوازہ ہے

اُسکی کوچے میں ترے ذرّے ہی پریشاں کیوں نہیں
خاک پر بادِ صبا کا اب یہی آوازہ ہے

کھتی ہین شبنم جیسی ہی میری شکوہ گی
گُل شگفتہ جسکو سمجھیں ہیں ترا خمیازہ ہے

منہہ کھلا اپنا دکھا کر یہ سزا دی حسن نے
ان حماہی کی عوض اس عشق کا خمیازہ ہے



کونسا غنچہ دہن دیکھا ہی اسنے باغ مین
آج اختر ہی مثال گل چمن مین تازہ ہے

[redacted]

شاہد اصلی مجھی مقصود ہے — کعبۂ دل مین وہی معبود ہے

وہ پری ہونکی مجھی آسیب کیا — شعلۂ رخ آتش نمرود ہے

کیا ہوا ین آپ مین آتا نہیں — [illegible] وہ موجود ہے

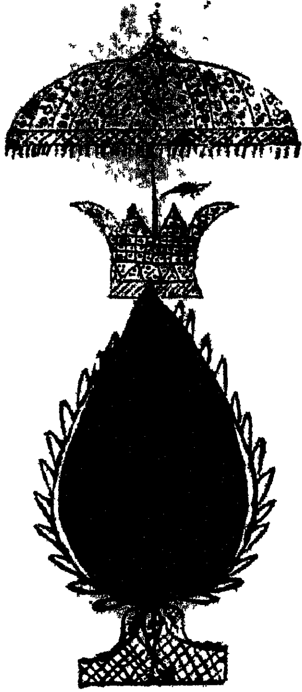
وہ کنی دانتون کی دل مین گڑ گئی — زہر سودہ بھی مجھی لی سود ہے

پان کی لاکھی یہ نہ مستی نہین — حسن کی یہ آتش بادود ہے

حاتم دوران نی جان بخشی مجھے — دل جو پایا ہی یہ اسکا جود ہے

آتش الفت کی چنگاری پڑے — دانۂ خال صنم بارود ہے

میرا دیوان ہی یہان پر تین نہین — دیر باقی ہی صنم نابود ہے



کیون نہ اس کو چیکو مین جانون بہشت | خاک مین شداد سا مردود ہے

صوت بلبل کی اوڑینگی اس سی ہوش | نالہ دل نغمہ داؤد ہے

خنظل غم جا [redacted] ہے

کون باقی ہی کہ جسکے علم مین

اختر ... ملک نابود ہے

[redacted]

جان بخشی تو تی ای رشک مسیحا غیر کی | معجزہ تہا کچہ خبر جانی نہ حال غیر کی

اس گل رعنا کی بہی اس کر سی آجائی بو | بلبلون نی باغ مین دانستہ حالت غیر کی

اپنی اپنی عشق مین دونون اگر کامل ہوئی | پہر چہری چل جای قصاب برہمن بیر کی

زاہدا اچہی کلیسا سی ہوئی صد با خراب | خانہ کعبہ کی بہی صورت ہی تہی پہلی دیر کی

سرو قد رفتار نی تیری دکہایا آسمان | اس مین ہی عالم بالا کی بہی سیر کی

مرغ آبی کان کی مچھلی بھی تڑپانی لگی
اُس دلِ بیتاب مین حالت ہوئی وحش و طیر کی

میری صلت کا شبِ ہجران مین قصہ ہو بیان
مختصر کو طول کرتی ہی حکایت غیر کی

کاسۂ سر محتسب جلجائیگا میکش ہوئی دشمن
ردِ بلی پر آہ پڑجائیگی کارِ خیر کی

جامۂ آخر بھی بدکرداری میرا قطع کر
نیک ساعت کچھ نہین درکار کارِ خیر کی

بلبلین مردہ ہوئین نالون سی گل کھلا گئی
اب ہوس باقی نہین پژمردہ دل کو سیر کی

گاؤکش کا قتل کرنا برہمن کب ہے حلال
دوستی مین جان دی ہی جب کیا پھر بیر کی

تیز رفتاری کسی زہرہ جبین کی یاد ہے
حالتِ اختر ہوئی ماہِ سریع السیر کی

دفترِ عالم مین بس وہ فرد ہے
جو مجرد اِس گلیمین مرد ہے

دونون صفحی ہین ترے وحدت پہ دال
جب دوئی سی انکو دیکھا فرد ہے

اب تو مائل ہوگا ای دنیای دون
بیسوا تو ہی تو یہ بھی مرد ہی

زعفرانی رنگ ہی عالم فریب
وہ عبث ہستی مین چہرہ زرد ہی

شعلۂ رخ اسقدر خورشید رو / جسکو یہ گرمی ہوئی وہ سرد ہی

رحم دینا اسقدر کیون ہی عقیم / بطن مشاطہ مین جو ہی سرد ہی

ساعد سیمین کی دلپر چوٹ ہے / میری ہر اک استخوان مین درد ہی

پا پیادہ کہیلتا ہی شہسوار / تختۂ الفت پہ یہ دل نرد ہی

سرخ رو بلبل رخ رنگین سی ہو / پھر گل چنپا کا عاشق زرد ہے

حور کی کوچی مین زاہد تو نجا / یہ وہ رستا ہی کہ جنت گرد ہے

مسیحا بی لائی پھر اسے شہسوار / پھر نقاب رخ ہماری گرد ہی

سر دہری کسکی خنجر مین ہو / نبض ساقط اور سینہ برد ہے

عارض جانان ہین گویا ہر اک مہ پارا ہے / نور چشم یوسف کنعان تمہارا نظارا ہے

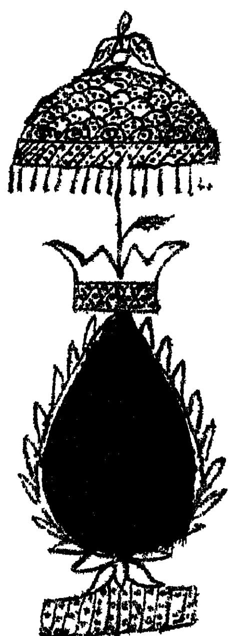
مصحف رخ مین تمہاری سہو جیسی ہو گیا / بوسۂ خال زنخدان ہم کا کفارا ہی

نوبت غم سینہ کو بی آہ و نالہ چوب ہے / کوس رحلت ہے صدا دل ہی اک نقارا ہے

گرمی الفت ہین نکلا ہر بن مو سی عرق | مادہ پانیکا دل ہی جسم سب فوارہ ہے
عشق کا پرچہ عبث لکھوا دیا اینساہ حسن | کار بیکاران کری مکار گر ہر کارہ ہے
ہین نکس طینت عرق کھینچینگی سبکا نیش زن | سرو ہی گل ہی چمن ہی باغ کا نظارہ ہے
قاتلا گنج شہیدان کیون نہ پہر آباد ہو | وار سی تیغ دو سر کے دل مرا صد پارہ ہے
سب ضعیفان جہان ہین بعد مردن شیر خوار | ہی جنازیکا گمان جسپر وہ نہین گہوارہ ہے
اوس نگین خاک پیش غیر افسون چل سکی | جہوٹ سچ کا پشت پر عیار کی پشتارہ ہے
صورت صحرا ہی جسمی اسقدر مجنون ہون | عکس سے سیر واسطی دشت جنون آوارہ ہے
وحشت دل فرقت آہو نگاہانسی بڑہی | چارو ناچار آج اس چارپہ پہ بیچارہ ہے
تیز روسنتی تہی ہم ماہ سریع السیر کو | کونسا اختر فلک پر بتیز سیارہ ہے

[redacted]

احوال تیرہ بخت ... ہے



کیونکر پر پلک نہ جلین سیر آہ سے — نالہ نہین یہ حشر کا صور دمیدہ ہے

صیاد کیون کترتا ہی ظاہر مین بال و پر — صحرای تن مین طائر جان بھی پریدہ ہے

ای تیغ کاٹ چاہئی جوہر ہوئی تو کیا — سر دار مین ہون دل تو مرا سر بریدہ ہے

پیدا ہوا ہی دل مین ہماری تو تیکا حسن — خلق خدا مین عشق بھی اک آفریدہ ہے

کیون فرد پر چڑہا کی مرا نام دو کیا — واحد کی عاشقی مین یہ عاشق جریدہ ہے

ای گل تری نشست کا قائل ہی باغبان — جو شاخ تری بار کمر سے خمیدہ ہے

جہک کر ملین ضعیف سے کیونکر نہ نوجوان — کہنہ چمن مین یہ شجر نو رسیدہ ہے

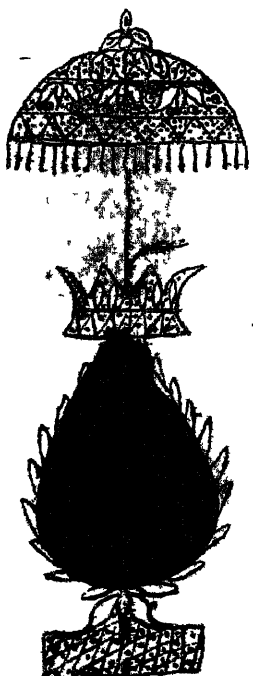
تحسین ہی میری ہجر کا ماتم یہ چاہئے — ہر شب سیاہ صبح گریبان دریدہ ہے

وہ ماہرو کری شب ہجران مین ہی کرم — وصلت کے اشتیاق مین ہر داغ دیدہ ہے

پیچھی سی امت [illegible] ان — [illegible] دریدہ ہے

پیدا کیا ہی ک [illegible] — [illegible] نیدہ ہے

[redacted]



سوزِ دل جب گداز کرتا ہے ۔ برق کو بیقرار کرتا ہے

نازکی گل کی خار مین کب ہے ۔ سختی دل ہزار کرتا ہے

چشم مینا ہوا ہی ہر اک داغ ۔ ہمہ تن انتظار کرتا ہے

بحر خوبی ہوا ہی عکس فگن ۔ موج کو بیقرار کرتا ہے

خمِ گیسو ہی داغِ سینہ سے ۔ مور پر رشک مار کرتا ہے

کسکی مٹی خراب ہو ساقی ۔ اسکا تلچھٹ خمار کرتا ہے

اپنی آنکھون رکھہ مجھے صیاد ۔ کیون شکار آشکار کرتا ہے

باغ پر کیون نہ بلبلین پہولین ۔ داغ کو لالہ زار کرتا ہے

دُرِ دندان سی کی یہ دانائی ۔ سلک گوہر نثار کرتا ہے

سر مصری نگر مسیح زمان ۔ کیون طبیعت کو حار کرتا ہے

پہلجھری ہاتھہ مین ہی گلچین کے ۔ ہر کلی کو انار کرتا ہے

پھر گرانکو سبک کرے بوسہ / طلب بار بار کرتا ہے
تیرا سایہ پری جلاتا ہے / نور کو دل مین نار کرتا ہے
ذرّہ خاک سے بھی کمتر ہون / کون اختر شمار کرتا ہے

بے پر کو ملایا نہ کرو رشک پری سے / اوس سینہ کو کب تاب ہے اس کبک دری سے
اوس سے وہ صفا کی جو ہم آغوش ہوئی یاد / سمجھتا ہون نہ سر شام چراغ سحری سے
ہرگز نہ کشادہ ہوا نالوں سے یہ غنچہ / کیا تنگ ہے بلبل بھی مری بے اثری سے
جوبن مجھے بن بن کی دکھاتی ہے دنیا / ہو جاے محبت نہ کہین رہگذری سے
مخبر ہے شہ حسن مرے عشق سے غافل / اخبار بھی آتی نہین اس بیخبری سے
لیلی کو تری زلف سے ہر دم ہو ارادت / ہے قیس بھی مجنون مری آشفتہ سری سے
مشتاق ہے آغوش کا کیا ہاتھ لگیگا / اوگا نہین پہلی جو کنارے سے پری سے
ہٹتا ترے تصویر کا اسمن بھی پڑا ہے / داغونکو ملاتا ہون عقیق شجری سے

سختی نہ دل سے رہین آجاتی ہے رقیب ہو | ڈرتا ہون بہت یار کی نازک کمر سے

گم گشتہ ہون وہ راہ مین کہو جائیگا تو نہ | بچائیگا ای خضر مرے راہبر سے

انصاف رقیب ہوگا اگر مد نظر ہے | امداد ہو کیا داد کی بیداد گر سے

بہکائین نہ یہ غول کہین راہ کمر کو | صحرا مین حذر کرتا ہون ہمسفر سے

اختر کو نہین غم جو اوٹھا لیگی دنیا نہ | عیسی کو نہ کچھ رنج ہوا بی پدر سے

[redacted]

میرا صحرائی جنون اسقدر جہ درد اسیر ہے | جو بگولا خاک کا اوٹھتا ہے شورانگیز ہے

عارض جانانکی سرخی سے شفق مین ہے نمود | کیا چہپائی راز یہ ترک فلک خونریز ہے

[redacted]

گیسوئین ان ہائی خال چہپ چہپ جاتی ہے | مشک سے قیمت مین افزون زلف عنبر بیز ہے

گیسوی مشکگون مین ای بی مہر لٹکا یا نگر | ہی رقیب روسیہ یا مرغ شب آویز ہے

چو گزی بہولی ہین سبب دیکہا چارہ بہان
آہوی چشم صنم اسدرجہ وحشت خیز ہے

لی لبسو نپر جو رہی جاری ہین اشک سرخ بہے
یہ دلِ خونین ہمین ہی دستر اخگیز ہے

تیز رو ہون اس کمر کی راہ مین ملتی ہنین
واہمہ کہتی ہین جسکو وہ اشبدیز ہے

اسی جنون تیہر پڑین شیرین دہنکی یاد سے
درپی آزار پہر فرہاد کی پرویز ہے

اڑچلی کیونکر نہ شاخ ترکی یاد سے
توسنِ بادِ صبا ہی موج گل مہمیز ہے

[redacted]

پستہ لبکی ہوس کیونکر کری سرخ و سفید
اہی مسیحائی زمان بیمار بدپرہیز ہے

جو تمنی ہوئی ہم کب وہان آگی ہتھیا شو
یہ زمین صاف اس اختر کی افت خیز ہے

[redacted]

خضر اس دشت جنون مین تن اگر بہ سلاح
نوحکی طوفانین بہی ال مراستاج ہے

فائدہ ہی مرہم منقار سبی خورشید رو
مرغ آتش خوار داغ گرم کا جراح ہے

بحرِ رحمت مین موجِ لطف کیونکہ ہی سب ایک گن
ناخدا ہی کشتیِ نُہ چرخ کی ملاح ہے

رنگ گرگٹ سی بہت لی وصلین اے آفتاب
بیقراری اضطراری منت الحاح ہے

خارپوشی باغِ دیوانین نہ ہرگز چاہیے
نکتہ چینی ہو تو گلچین قابلِ اصلاح ہے

صبحِ وصلت تیرہ بختونکو دکھا دی ہی صبا
ظلمتِ شب تا کجا فالق الاصباح ہے

باغِ عالم مین گلِ تر کیون نہ غرا ہو کھل
بوی گل سمجھی ہین جسکو قابضِ ارواح ہے

تیز گوئی تھی مری خط مین تمہارا منہہ کھلا
یہ قلم میرا نہین اس قفل کی مفتاح ہے

شعلۂ دل سی پری فرقت مین اسکی ساختہ ہے
ہمرہ غولِ بیابان آجکل سیاح ہے

چاٹتے ہی تری شیرینی ہائی ہی قلم
ایک تو تنہا ہی دہانِ تنگ اصلاح ہے

پھر شفاعت کا تجھی اختر یقین کیونکر نہو
مالکِ کون و مکان کا تو اگر مداح ہے

اے لبِ جان بخش تو ساقی ہین ساقی تجھے
تیری امت مین دکھا دی تو نے مسیحائی مجھے

اسی بہانے جانِ زارِ کمر کی تھی تلاش
مل گئی مورِ ضعیف سے توانائی مجھے

اس خمِ گیسو کو مشاطہ نہ چھو زِنہار
رستی مین کج پڑا ہے خوفِ رسوائی مجھے

مجھ گدا کا صوتِ مطرب سے گٹا بارِ نظر
دوربینی مین کی دیدگی بینائی مجھے

میکدے مین چشمِ مستِ یار کا ساغر پیا
بیخودی مین عینِ ہشیاری ہے اب آئی مجھے

دل بچا کیونکر رہے لفوتین تھے لٹکا لیا
جا سے بیجا کر دیا اے شوخِ ہرجائی مجھے

اسقدر وسعت ہے عشقِ حسن مین ابھار رُو
ہے پھپھولا داغِ دل کا چرخِ مینائی مجھے

اسقدر یادِ کمر سے ہو گیا نازک مزاج
ترک ہے اگر سمجھتی ہین جو ہرزائی مجھے

گیسو پھرتے ہیں پیشانی سے خارِ رنگی ہو کے سر
جوشِ وحشت پھر دکھاتی ہے جنونِ سودائی مجھے

گردشِ بختِ زبون سے چو کرتی ہے لا معین
چشمِ وحشت خیز ہے یہ چرخِ مینائی مجھے

گر سنا دی صنعتِ میخانۂ پیرِ مغان
ساغرِ دل ہو یقینی چرخِ مینائی مجھے

شہر مین طوفان لاؤن مین جو اشک سوز ہے	مخلص	بلبلہ ہوتی زمین پر چرخ مینائی مجھی
ایسا نابینا ہون کہ سونا ہاگتی ہین دور مین		کیا تری یاد کمر سی ہائے مینائی مجھی

قافیون مین ساری مضمون خیالی قید ہین
سچ اگر پوچھو تو اختر شاعری آئی مجھی

[redacted]

خونکا تیمن جوش ہی آہ کا بھی خروش ہے	دل مرا سرخ پوش ہی وہ وداع ہوش ہے
غنچہ دہن ہی گلبدن [illegible] کہا چمن ہے	داغ [illegible] بدن آج سیاہ پوش ہے
داغ جو میرا لی سکی یار زمین تیری گوندہ ہے	پہول سمجہکی بیچ لی اسکو جو گلفروش ہے
ای مری چشم غم کی تل اشنو ونسی فراق گل	سدِ سکندری ہی ل سینی مین [illegible] ہے
موسم گل تمام ہوا اس رخِ تر پہ جان دون	مثلِ جرس فغان کرون بلبلونمین خروش ہے
سبزہ چمن ہی مثلِ دار کسکی ہی قلق کا اشتغال	باغ مین گل کہلین ہزار تیرا دہن خموش ہے





معجز یسی جلا دیا قتل کیا تہا کیا ہو | دوش سی پہر یہ سر ملا سر تو بال دوش ہے

انکہہ سی حسن کب ملا عشق تو سنتی مین ہو | داغ جو تن پہ کہل گیا سو وہ بزنگ گوش ہے

دل ہی حرم سی بہی سوا شاہد پاک مل گیا | پوچہنا کیا ہی اہدا خانہ بت فروش ہے

کہتا ہی کیا یہ باغبان کونسی گل کی بو ہی پن | مجکو ذرا نہین گمان یار کی چشم و گوش ہے

[illegible]

…شن بلای چشم ہی نغمہ بلای گوش

[redacted]

رخ روشن جو دیکہا صبح گاہی | دل خورشید مین آئی سیاہی

نہین ای شست بحر تن مین چارہ | لگا ہی دل مین کانٹا مثل ماہی

بنی سد سکندر موج گیسو | سفینے پر مری آئی تباہی

پڑہی تحریر خط عارض یار | لکہوں خط اسے نخواہی عذر خواہی

کٹارے مین یہان کوڑی ہین ہے — یہ مفلس ہے شہر خوبی سپاہی

بدلجائی شریعت قاضیو نکے — زبانین کاٹتی ہین بی گواہی

ہٹو تا بجسر سینہ مین مرا دل — ہزارون ہو گئی اس پل پہ راہی

ہوای سلطنت ہی اس گدا کو — ادہر شاہ ہے اودہر ہی بادشاہی

گنہگاری یہان تمغا ہی اپنا — خدا کی واسطے ہی بیگناہی

کری کافر جو عشق طاق ابرو — مسلمانی ہو پہر خواہی نخواہی

جو مضمون نالۂ تیرہ کارون کو — چلی کسطرح کاغذ پر سیاہی

بتونکا عشق چہوڑو آی پیری

کرو اختر بس اب یاد الٰہی

میکدہ برباد کرتی ہی ہوا برسات کی — دختر رز کا دل بڑہاتی گہٹا برسات کی

سبزۂ خط دیدۂ گریاں سے کیونکر بڑھ سکے
بوٹیاں اکثر جلاتی ہی گھٹا برسات کے

برج آبی ہو گیا ابر مژہ سی میکدہ
کیفیت آنکھوں میں دیتی ہی بخدا برسات کے

غرق حیرت زرد عارض ہم ہیں مثل زرد زرد
شوخیاں نکہت میں لائیگی حنا برسات کے

چشم تر پر اسقدر مائل ہیں دہقان
جب نظر بدلی ومین مانگی دعا برسات کے

دوستی ہی موسم باراں سے میری آنکھ کو
قصر دل کیونکر گرائی آشنا برسات کے

گر میسر ہو نسبی تبد لشتی ہین ہم اے بحر حسن
آنکھ سی دیکھی نہین ہی اتہل برسات کے

عارض وش تیرے مین چور ویا سحر
ملکجی ہی چاندنی آئی نقاب برسات کے

جو نمک تجھمین ہی کیونکر چشم گریاں مین ہے
ایک شب مین نگ بدلیگی غذا برسات کے

کس تڑپ سے رہی تھی یاد تھی رنگ کی چمک
برق وش جب مل گیا ہمسے جلد برسات کے

بے سبب پربط مے کی جلی مین سنا قبا
آتشین نالوں سے ہی گرمی سوا برسات کے

تیری تعویذ مرصع سی کیا ہی سامنا
ہی کلاہ برق ہی گلگون قبا برسات کے

اثر اس ابر و ہوا ان بادہ ہا شیرین ہین

تلخی ہجران بہلادیگی گھٹا برساتی

[redacted]

وہ جو معشوق حقیقی حسن مین موصوف ہے
عشق مین عاشق ہی اسکا شہر مین معروف ہے

الفت قد بی ادب پر دال مثل میم ہے
دل الف کی ارتی سی اندنون ما وقف ہے

زاہد ابھی نک نمازین ساری باطل ہو گئین
ریشمی جامہ ہی تیری پیش خیر صوف ہے

حسن تیرا لاکھہ پردو مین تصور سی ملا
گر گویا ہی عیب مین ماب عشق ... ہے

نازکی ہی بعد مردن بھی نہ کہ مشہور
توسن باد صبا اس خاک پر معطوف ہے

چاہتی صرف غذا خون جگر صرفہ نکر
درد و غم کی گر تواضع مین دلا مصروف ہے

حسن کی صورت بناتی ہین عبث نقش فتح مین
خط مین یار کی نفاق پر کمر ملفوف ہے

کب گل حسن صنم تن پہ جو انہین کہلی
زاہدا اس پیرہن داغ جبین پر دوف ہے

کاروان جاتا رہی پر مین جرس کا ساتہ ون
آتشین نالہ مرا ہمدردی سی مالوف ہے

کوئی گل مین سیا [illegible] کی جب [illegible]
جو ہوا [illegible] ہری ہر صبا ملفوف ہے

حسن کیا ہی نہین [illegible]
عرف گر تم پوچہتی ہو عشق مین معروف ہے

ای کعبۂ دل تیری سینی مین خرابی ہے
معشوق جو رہتا ہی اس مین وہ شرابی ہے

قمری کی خرابی ہی [illegible] شرابی ہے
ہر غنچۂ دلبستہ بلبل کی گلابی ہے

ابلیس صفت عاشق کس طرح ٹہرین اس
جو آہ ہی گردون پر وہ تیر شہابی ہے

چلتی ہوی دیکہا تہا گلزار کو آنکہون سے
پہر موسم باران ہی پہر برسیچ یہ آبی ہے

ہر آتشین نالی پہ ہر داغ کی سیخین ہین
دل میرا نہین گویا دکان کبابی ہے

نظروں کا پیاسا ہی سیر کب ہووین انکہان — جالا ہی ین آنکہو مین مضمون سحابی ہے

کب صاف ہین آئینی مت جانیو حیرانی — وہ روی کتابی یہ مضمون کتابی ہے

یہ حضرت غم تنکو اس ظرف مین کہان ہین — جو داغ کا سکہ ہی گویا وہ رکابی ہے

تہا قیس کی ماتم سی لیلی کا سیہ خیمہ — گردونکی مری غمسی پوشاک ہی آبی ہے

مقتل مین شہید ونکا دلسو بنا قاتل — گر مرثیہ خوانی ہو گویا یہ جوابی ہے

نوروز کی رنگینی بلبل کو اڑا لیگی — پہر پہولونکا گلشن مین جامہ گلابی ہے

دیکہا نہین بلبل نی خنجر کا یہ میخانہ — جو شعر ہی دیوان مین گویا وہ گلابی ہے

[redacted]

جو معشوق حقیقی ہی مجہی اسکی غلامی ہے — وہ آقا ہی کہ سرنامی جسکا نام نامی ہے

نکالا مار زلف یار کا خم کیا کرامت ہے — بدونکو رستی پر مین جمع لایا نیکنامی ہے

کرو کس طرح مین پختہ دماغی خوان قوت سے
تنور نالہ ہای غم پہ نان دل کی خامی ہے

فقط ہی کار قدرت آنکھ سی دیکھا نہین جاتا
گران کو بہی سبک کرتی ہے غم ایسا گرامی ہے

شروع فکر گیسو مین بلا آئی ہی یہ سر سے
جہان نقش قدم ہی اوسکا دیوانگی نامی ہے

ترے شیرین لبی تک گھلا جاتا ہی حال دل
بہت تنگی دہن مین ہی نہایت تشنہ کامی ہے

ہمارا بار عصیان کیا اوٹھا تینگی بت ترسا
حمایت اوسکی حامل ہی جو عیسی کا بہی حامی ہے

دلا کس طرح ڈھونڈھیکا دہان تنگ اوس بت کا
سکندر چشمہ حیوانکی ناحق تشنہ کامی ہے

کرو کیونکر نہ مین ناز اپنی [illegible] عالم
جو ہی محمود کا آقا مجہی اوسکی غلامی ہے

جماعت شاعران ہند کی [illegible]
[illegible] عالم مین جامی ہے

عبث آگر حسینان [illegible]
[illegible] کامی ہے

یقین ہی بلبلانی بلبل شیراز مرقد مین
اگر اس اختر ہندی کی اتنی خوشکلامی ہے

تولد بچہ اچھی ہو بد فرزند کی بدلے
او ٹہالی باپ کو یارب سعادتمند کی بدلے

نہ لگ مستونکی مُنہہ تیری نصیحت کون سنتا ہے
نگر گستاخیان اتنی بہی ناصح پند کی بدلے

رخِ روشن پہ ہین اس چاندنیمین داغ جہائین کی
اڑائین نورِ مہ صد چند ہم دہ چند کی بدلے

زمین تن پر اس داغِ درین کی یہ وسعت ہے
لگاؤن آسمان کو پہاڑ کر پیوند کی بدلے

دیا دلدار کو دل وصل مین جب ہجر یاد آیا
ہوئی سینے مین غم کی جا دلِ خرسند کی بدلے

تمہاری ہجر مین وصلی پہ اتنی مشق کرتی ہین
لکہین کاغذ کو تن پہ جوڑ کر اک بند کی بدلے

قسم لیتا ہی الفت کے وہ بت جب تو ہمین ہے
نکل جاتی ہی فرقت وصلین سوگند کی بدلے

یہ کیسا پیچ ہی شیرین دہانی غیر چکھین گے
ملیگا زہر مارِ زلف سے کیا قند کی بدلے

گلابی عارضونکی اسمین ہی ممزوج شیرینی
طبیبونکو چکھاؤن داغِ دل گلقند کی بدلے

مزا گلچین اڑائین گی بہار و منین خزان ہوگی
عبث گلزار پالا باغبان فرزند کی بدلے

کہیں زلفِ رسا الجھی کوئی شانی سی سلجھائے ۔ کہلی دستِ طلب میرا کسی پابند کی بدلی

بس اختر جامۂ تن فکر سی پھٹ جائیگا گھسکر
غزل مین دل لگائی ہو بہت پیوند کی بدلی

جگر سکا آہ و نالہ کچھ اثر دیتا تو ہم لیتی ۔ اگر یہ کاروانِ دل سفر دیتا تو ہم لیتی
شروعِ حسن ہی خالِ رخِ تاباں کا عاشق ہون ۔ اگر یہ داغِ دل اپنا قمر دیتا تو ہم لیتی
خدا کا خانۂ کعبہ ملا ہی تجکو ای زاہد ۔ وہ بت محرابِ ابرو کا جو در دیتا تو ہم لیتی
یہ مضمون ابدارِ ہمدمی کی غواصی سی ہم پاتی ۔ شناور بحرِ رندانگا گہر دیتا تو ہم لیتی
نزاکت سی کی کہلتی باغبانِ گلزارِ عالم مین ۔ وہ نقاشِ ازل گل کو کمر دیتا تو ہم لیتی
عبث ای محتسب تو شیشۂ تن چور کرتا ہی ۔ وہ ساقی کاسۂ دل کو جو بھر دیتا تو ہم لیتی
قمارِ عشق مین اِس حسن کی کشتی معزز ہین ۔ شہ مہتاب گر یکبھی سپر دیتا تو ہم لیتی

یہانتک تو نی چہکار سی بلبل گوش گل گرین
تیری بازو پہ وہ صیاد پر پیا تو ہم لیتی

بتو یہہ بی کلیجی حسن کا عاشق بناوگے
کبہی اللہ سینی مین جگر دیتا تو ہم لیتی

صنم کرچی کرتا مع آتشخوار ہم بنستے
شرر سی جو یہہ پہہر شرر دیتا تو ہم لیتی

سوال عشق شاہ حسن ہے اس انکہہ سی ظاہر
گدا ایسا جو کاسہ کو کوئی بہر دیتا تو ہم لیتی

رکی گا زخم تیغ ابرو مہ رو نہ خنجر سے
اگر ترک فلک اپنی سپر دیتا تو ہم لیتی

[redacted]

گذر ہی عشق کی چہٹی یوں اوقات کٹتی ہی
مہ حسن صنم مین نہ کب تنخواہ بٹتی ہے

اڑ گی ضرب تیشہ کوہکن سی کوہ کی ٹکڑے
لب شیرین سی جان اپنی مشکل سی چہٹتی ہے

ترپ کر عندلیبا گود مین گرپڑی اس تڑپ لی
نگاہ دیدن وش گل کی پہہ ہٹتی ہے

کلیم عقل مین کمعقل اکرا تہائی مین
گیاہ خشک صحرائی صبا مین جو چہٹتی ہے

ایمن

نہیں محتاج یہ ساقی ہیں وہ رندی شعور و نگا
بڑھی ہی وہ بادۂ والا بالی قدر گھٹتی ہے

نہ تھا چہرہ روشن سی کیونکر حسن کم ہوتی
کہ مثل آئینہ تصویر دل ہی خوبی اٹھتی ہے

مرا پردہ نشین ہی جن و انس سی اعلی بہت برتر
پری بھی قاف میں اکثر اوسی کا نام رٹتی ہے

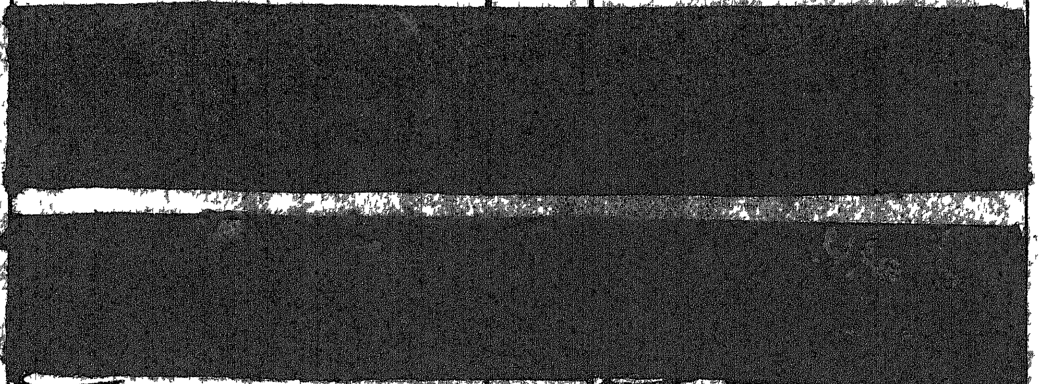
نہیں کم تیغ سی گز ہمارا مصرع براں
نئی وردی سپاہ فکر کو ہر سال بٹتی ہے

عجب صورت پکڑ جاتی ہی حسن و عشق مرقد تا
ہماری خاک سی وہ چاند سی صورت چھٹتی ہے

قیامت ہے کیا کا ڈالی ہمکو وہ کھلا حسن
ہنرمندونکی آگی بی ہنر کی عمر گھٹتی ہے

عجب تھا کوہکن شیریں میں تیشی سی نشہ ہوا
مری مرحد کی کف کی [illegible] کٹتی ہے

ہمیں ہیں وہ اک مضموں مرگ کی فکر ہی اختر
ہوس رہتی ہی اتنی جستقدر یہ عمر گھٹتی ہے


[redacted]

خوشا وہ مرگ ہمکو غم جو آگی تھا وہ اب ہے
ہماری زیست کا ماتم جو آگی تھا وہ اب ہے

پس مردن چراغ زندگی روشن نکر عیسی
ہماری شمع لبین دم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

طلسمات جہان کو ہیکدم مین دیکہہ لی ساقی
نشان می سی جام جم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

نماز صبح مین زاہد عبث مشغول ہوتی ہین
گلا مینا کا ہمسی خم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

گلو نیر بہی ہماری مہر وش ہی اوس پی ہے
نزاکت کرتی ہی شبنم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

گل داغ بدن ہی جوش عشق خوشبوئی سی کہلتی ہین
ترا اشک حنا مرہم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

کرون تقلید آدم حسن گندم گون کی سائی سے
بہر یبرو ہی دل آدم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

ہماری زندگ [redacted] تہا وہ اب بہی ہے

تواضع کی س [redacted] آگی تہا وہ اب بہی ہے

کسی بلقیس وش کو کہینچ لاتا ہی اثر اپنا
یہ سہم آصف اعظم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

ہی گیسو سی معجزل نشان نشأ باقی ہی
خط مارسیہ کا سم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

سلاسل کی گرفتاری ہی گیسو دکہاتا ہی
پریشانی سی بہی برہم جو آگی تہا وہ اب بہی ہے

مثالِ لالہ ہمکو تھا اول سی انکی | ہمارے زخم کا مرہم جو آئی تھا وہ اب بھی ہے

تمہارا عالمِ خندہ رُلاتا ہی ہمیں پہروں | گلو ہی سی لِ شبنم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

ہوئی پیدا تو سجدہ میں جھکی ابرو ضعیفی سے | ہماری قصرِ تن میں خم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

کیا رام اس بت وحشی نے ہمکو ایسی میں گنتا جا | غزالِ چشم مستی میں جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

ہماری عشق کا جلوہ دکھاتا ہی یہ آئینہ | تمہاری حسن کا محرم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

عبث سلجھا رہا ہی یہ زلف پریشاں کو | مزاجِ اختر برہم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

[redacted]

اگر محراب ابرو بت کی ہی تو آنکھ ساحر ہے | مسلمانی بظاہر ہے مگر باطن میں کافر ہی

کھلی گی تختہ کاغذ پہ مصرعِ خونِ شاعر کی | قلم تیغِ قضا میں ہی یہ سر ہو گی جا حاضر ہی

ادا انکا وقت ہی کا نہیں اپنی رگ ساقی | صدای قلقلِ مینا زبان قم قم میں قاصر ہی

بباطن بیقراری اسکی گردش دیتی ہی زاہد
یہ دانہ قطرۂ سیماب ہی سبحی سی ظاہر ہی

مری بستر پہ ساقی تو اگر شیشی بچہائیگا
ٹرپنا اس دل بیتاب کا فرقت مین ظاہر ہی

عجب کیا گر گرہ ہو نشہ اول خاک سبحہ سے
گرا اون قطرۂ مے میں تہہ زاہد کی ظاہر ہی

گرہ موتی سیا نکلی میری نظرون مین نہین آئے
جو مضمون کمر بندش سی کہل جاتی وہ نادر ہے

وطن کی اسکو آسائش نہ بہولی یہ وہ صیبت ہے
ہماری روح ادنی تنشیعون تن مین مسافر ہے

خدا ہی کو محبت سے ساد کہاتی ہین جمال اپنا
سب اعضا سی فزون تر سامری کی انکہہ ساحر ہے

جنون سی قیس ناحق درمیان مین ہی تو مجنون ہے
مورخ لکہہ گئی اول کہ لیلیٰ پہلی آخر ہے

تعجب ہی کہ کیا ہی روح میری خانۂ تن مین
نگہبان ہی نہ دربان ہی نہ داروغہ نہ ناظر ہے

چہپاتا ہی اگر خال رخ تابان وہ عاشق سے
یہ اختر ہی نہایت حال مہر و ماہ سی ظاہر ہے

لگایا باغ مین صندل کو پیشانی پہ گہس گہس کی
حنا کیا کیا ہوئی ہی سرخ دستِ گل پہ پس پس کی

اٹھا کر قصرِ حسنِ یار دلکو دی ٹپکتا ہے
بڑہین دست ہوس کسطرح ہم پابند ہین اسکے

نزاکت حسن کی باریکی سی ململ بنا دیگی
خریدو گی اگر دہوتر سمجہکر تہان جابس کے

وہ یاسمن سی نخچیہ داغِ ماہرویانسی
چہوادوان گر بدنکو ہون ظرفِ نقرئی مس کے

صدائی خندۂ گل گوشِ بلبل مین نہین آتی
جہلکتی ہین جو آنکہو سی چمن مین جام نرگس کی

اگر تو نوش کر شیرینی شہدِ لبِ جانان
لگادی نقشِ زنبور انپہ میری داغ گہس گہس کے

ردیفین ہو چکین چہوڑو طبیعت آزمانیکو
قوافی چہنتی پہرتی ہو خستر آج کس کس کے

مضمونِ رخ و زلفِ پریشان ادہر آئی
شیرازۂ اوراق ہو دیوان ادہر آئی

مالک ہو نہین کوی صنمِ پردہ نشین کا
دوزخ کہون گر روضۂ رضوان ادہر آئی

اٹکا یہ دل دامن وحشت کہین سی ‏— الجھائی مجھی خار بیابان ادہر آئی

سرخی شفق یہان تو وہان رنگ مبدّل ‏— کب رشک سے یہ گنبد گردان ادہر آئی

رخ پر ہی مری خاک دریا سی زردی ‏— چاند کہین ہی عکس مہ تابان ادہر آئی

پرکار تو ہم مین ہی وہ روی مدوّن ‏— بیضائی کرون صفحۂ دیوان ادہر آئی

ہر داغ تری تنگدہانی سی کہلا ہے ‏— اسطرح بہلا عاشق پنہان ادہر آئی

اوس فتنۂ محشر سی یہ وحشت ہی سمائی ‏— صحرای قیامت نہ دامان ادہر آئی

زندان مین فراغت سے تصوّر مین ہی وہ بزم ‏— یہ خانۂ زنجیر سے جانان ادہر آئی

صحرای الم شعلۂ فرقت سے حذر ہی ‏— کیا غول ہی یہ نور چراغان ادہر آئی

کاہیدہ وہ ہون نازکر سرخی سے قاتل ‏— مین زرد کرون خاک شہیدان ادہر آئی

بلبل کو عبث خار خزان کا ہو کہٹکا ‏— لگ جائین گل داغ گلستان ادہر آئی

گشتہ لب رنگین کا ہون شکوہ نہی شمع ‏— روشن ہو مگر لعل بدخشان ادہر آئی

یہہ ہی ہوس تنگدہان مثل سکندر
پی جاؤن ابھی چشمۂ حیوان دہر آئی

ایسا ہون سیہ بخت کہ نالی مین ہی تاثیر
مجموعہ ہو گرد و پریشان ادہر آئی

ہنستا ہی بہت زردی رخ پر مرا معشوق
رو دیگا جو اختر گل خندان ادہر آئی

نہین بلقیس وش دل لی بغل مین آج کہینچا ہے
اگر ورق سلیمان جہان کا تاج کہینچا ہے

اڑا تخت سلیمان کسطرف اس حکم و ثروت پر
مثال مور حشمت شاہون نی جسکا تاج کہینچا ہے

خدا نی مصحف رخ حفظ کرنیکو کیا پیدا
و یا دنیا مین اپنی نقشۂ معراج کہینچا ہے

ہوا پامال تیری چال پر صیاد مین بی پر
عبث دام بلا مین تو نی یہ دراج کہینچا ہے

غنی اللہ ہی اپنا دغا کیا دیگی ای دنیا
عبث اے بیسوا تو نی دل محتاج کہینچا ہے

نسی ڈہب سی نہین سر ہوتا اپنا ملک شعر اختر

ہزارون تاجدارون نی ہمارا تاج کہینچا ہی

آج ای خارِ بیابان فرشِ مخمل سے کیجیے	عاشقِ گل کی لئی صورت مبدّل کیجیی
بات جو کرنی ہو کل وہ آج فیصل کیجیے	کل بہت منحوس ہوتی ہی نہ کل کل کیجیے
پیچ پڑتا ہی نہ زلفونکی طرح بل کیجیی	اپ کو آخر جو کرنا ہو وہ اوّل کیجیی
مصحفِ رخ آپکا ہی یہ مطلّا حسن سی	خون سی میری پر پر وسیہ جدول کیجیے
وہ اندہیرے مین چلی ہین اپنی گہر سی غم مین	آتشین نالونکی آگی کی مشعل کیجیے
اسکی خوش چشمی جو لکہی ہی مری دیوان مین	دلمین ہی پرکار سی مژگانکی جدول کیجیی
ای پری صندل لگانا ظاہرا ہی دردِ سر	کیون نہ اکت چاہتی ہی بار صندل پہ کیجیے
رنگ نہ لا بیمار و کر دردِ سر اسکو ہوا	اپنی رخسارونکو گہسکر آج صندل پہ کیجیے
ابدار ہی ہو مری اشکونکی اس تلوار مین	قاتلا شمشیر ابروا اپنی صیقل سے کیجیے

رقص کیجی بزم بیہوشی مین دل تڑپائیی
ٹہو کرونسی محل عشرت کو مسل کیجی

وہ بلو مین پیچ پڑتی ہین بلا آجائیگی
گیسو ونسی تیغ ابرو کی طرح بل کیجی

دہوئی زنگ کدورت اور غبار راہ سے
میری دل کا آئینہ اس خسی صیقل کیجی

لعل لب سے ای دُر ناسفتہ اپنی دو رین
سلک نظم اختر غمگین مسلسل کیجی

رکعتون مین زاہد اتنی تجہی تشکیک ہے
وسوسہ موی میان یارسی باریک ہے

کیون نہ عریانی ہماری سیمتن کی ہو بنا
ایسا جامہ ہی کہ ہر دی روح پہ ٹہیک ہے

دہونڈہ لائینگی سیہ بختی مین ہم تار کمر
مشعل مضمون سے روشن گوشۂ تاریک ہی

ایشہ عوبی گداؤنکو نہین زندونسی میل
کاسۂ دیوان ہمارا ہی تو مضمون بہیک ہی

خار فرقت کا دل بلبل مین کہٹکا ہو گیا
جوشش گل ہی تو وحشت کی اسی تحریک ہی

منہہ نہین پڑتا جو اختر دلسی کہلکر بولئی
قافیہ میری غزل مین اسقدر باریک ہے

تفنگ غم جو مژگان ہین تو پتلی اسکی گولا ہے
نہین اس خوابسی اوس ترک نی انکہونکو کہولا ہے

اثر کرتا ہی لبریز حشم مست ساقی کا
بتا دی شربت دیدار مین کیا زہر گہولا ہے

ٹپکتا ہی کیون خط کو ہماری قاصد احسین
جواب نامہ جانان نہین دل اوٹہہ اوٹہہ کی بولا ہے

بتا ای سنگدل نالہ یہ اپنا کب سبک نکلا
جو میزان نگہہ مین کہہ کی ہیری لکو تولا ہے

تہ و بالا زمانیکو کری دوران میرا
صنم کی چشم کی گردش نہین گویا ہنڈولا ہے

یہ غیبت کا اثر ہی شاعر و خود کو نہین پاتا
شب تاریک مین تار کمر کو جب ٹٹولا ہے

بہت کٹ کٹ گئی اغیار اپنی ہ سوزا سنسی
ہمارا آتشین نالہ نہین زنجیری گولا ہے

بہلا ای سیمتن اب حسن اختر کیون نہ چہپ جائی

گمان ہی ماہ تاباں کا نقاب رخ جو کھولا ہے

عارض طفل حسین رشک گلستان ہو گئی
آتشین نالی مری خورشید تابان ہو گئی

دیکھکر رفتار مجموعی پریشان ہو گئی
عنصر خاکی جو تہی غول بیابان ہو گئی

کاکل مشکین سی نالی دو دپچان ہو گئی
رونگٹی میری بدن پر سنبلستان ہو گئی

داغ چیچک کے ہوئی رخسار جانان پر نمود
یا ستاری ماہ کامل پر نمایان ہو گئی

کیا صفائی قلب کے ہی رخ ہی روشن کر دئی
آئینی سی آئینہ دل کی حیران ہو گئی

ناتوانیسی مری و نکی نزاکت کہل گئی
ناتوان کی ناتوان بینون پہ احسان ہو گئی

گوری گالون سی شب مہتاب مین قلعی کہلی
آئینی حیران ہو کر صاف عریان ہو گئی

ساق سیمین اوسکی مثل شمع جب عریان ہوئے
داغ دل اپنی چراغ زیر دامان ہو گئی

زاہدا وہ سوختہ ہون جو روشنکی عشق مین
نالہای دل نسیم باغ رضوان ہو گئی

آبرو محرابِ ابرو کی دوبالا بڑھ گئی
مصحفِ رخسارِ جانان شرحِ قرآن ہو گئی

عاشقِ سروِ سہی ایسا ہرجہ مجنون ہوگیا
بار اشجارِ گلستان سنگِ طفلان ہو گئی

جسن نگین دانی سی کیا صیاد نی
کیون نہ یہ دزدِ حنائی مرغِ بریان ہو گئی

سیرِ بزمِ ہجر جب کی ہی شبِ تاریک مین
نالہای آتشین اپنی چراغان ہو گئی

وہ پری بلقیس وش ہی عاشقی مین لطف سی
حور سی کمتر ہوئی رشکِ سلیمان ہو گئی

کسطرح پاؤن خوشی سی مین شبِ وصلت مین ہی
مثلِ تصویرِ خیالی تم تو پنہان ہو گئی

آہوانِ چشمِ جانانکو جو ڈر کیونکر نہو
شعلہ ہی اتنی کی شیرِ نیستان ہو گئی

یاد مہ مین یہ فروغِ شعر کچھ اچھا نہین ہی
تم تو ای اختر چراغِ داغِ پنہان ہو گئی

پابندِ خارِ غم سی جو وہ گلبدن کھلی
بشاش صورتین ہوئین ہر غنچۂ چمن کھلی

مذہب مین اونکی گاؤکشی کب حلال ہی | تکبیر کس پہ کہنچی دل برہمن کہلی
بعدِ فنا ملی گا مری روح کو مزا | خلوتین بند ہون تو مجہی انجمن کہلی
دکہلا رہی ہی یاد فراموشی کا مزا | حافظ خدا ہنو نکا ہی اتنا سخن کہلی
اسپر بہی موم دل نہوی سنگدل کبہی | گلچی کوہکن سی نہ شیرین دہن کہلی
کاہیدہ مدتونکی ہین ایسا حسن جسم | یوسف کی بو ملی جو ہمارا کفن کہلی
صیاد کو قفس مین بہی دیتی ہین یہ دعا | رنگین ادا سی بند یہ مرغِ چمن ہا کہلی
حسرت خزان کی لالی لی مانند تونکر | غربت کی داغ دیکہہ تو نکی گل وطن کہلی

محشر مین ہوش اختر غمگین بجا ہین
خمسہ درست ہو جو رخِ پنجتن ص کہلی

آئینی مین بہی اگر آنسو نظر آیا مجہی | صاف رو کر کر دیا جب تو نظر آیا مجہی

ماہِ نو مین بہی وہ سکار و نظر آیا مجہی ۔ عضوِ تن مین صورتِ ابرو نظر آیا مجہی

جنبشِ ابرو سی وہ سکار و نظر آیا مجہی ۔ قوتِ بازو ترا بازو نظر آیا مجہے

کثرتِ مردم ہنگامِ ہو نظر آیا مجہی ۔ جسطرف دیکہا وہی ہر سو نظر آیا مجہی

ہاتہ مین تیری کوئی گیسو نظر آیا مجہی ۔ دوشِ محبوبِ خدا پر تو نظر آیا مجہی

سیر عضوِ تنکی جب کی ہی شبِ مہتاب مین ۔ ماہ کامل صورتِ ابرو نظر آیا مجہی

مجہہ پر اوس شمشیرِ فولادی کی جوہر کہل گئی ۔ کیون دریدہ سینۂ ابرو نظر آیا مجہی

تیری خوش چشمی پہ ہوئی صحرای ختن مین نور چشم ۔ گم ہوا مین جیسی یہ آہو نظر آیا مجہی

باغِ عالم مین سیہ بختی بہی اپنی ساتہ ہے ۔ داغ سینی کا گلِ شبو نظر آیا مجہی

چادرِ مہتاب ہے پہ ہی تیری عریانی نباؤ ۔ تکیہ پہلو تیرا پہلو نظر آیا مجہی

دل بہر آیا آپنی رو رو کی اس سیخوار کا ۔ ساغرِ روحِ روان مملو نظر آیا مجہی

مجہسی نافرمان سی باغِ دہر گو ماموُر ہے ۔ داغ لالہ کب رنگِ بو نظر آیا مجہی

وصلتِ ابروو رو کو روز و شب مجھسے ہی — پھر وتن کہو یا تو جب رو نظر آیا مجھے

اس جمال عشق مین لی حسن دو نا کر دیا — ہر قدم آئینہ زانو نظر آیا مجھی

کسکو پروا ہی قدح ہی یک ساغر کیجئی — دور آخر کاسہ زانو نظر آیا مجھی

حمدِ معشوقِ حقیقی سی نہین عہدہ برا — بہر شکرِ دوست تن پر مو نظر آیا مجھی

اپنی مین لختِ دل اشکو نہین بہتی ملگئی — کہیت لالی کا کنار جو نظر آیا مجھی

حسرت دل کہینچتی ہی باغ مین شمشاد پاس — طالعون سی قد بی بازو نظر آیا مجھی

طاقِ ابرو سی تری کیونکر مسلمانی بری ہے — خالِ مشکین سی ہی ہن ہندو نظر آیا مجھے

شمع بزمِ یار کا کیونکر نہ پروانہ بنی — طائرِ دل مرغ آتشخو نظر آیا مجھی

دست و پا مین مارتا ہون وصل کی شمین عبث — رعبِ حسنِ یار بی قابو نظر آیا مجھی

السوادِ عشق کہلتی ہی بیاض حسن سے — آنکھ دکہلانی سی اک جادو نظر آیا مجھے

نکہت گل کا اثر رگ رگ مین تری بہہ گیا — باغبان رخسار ہی خوشبو نظر آیا مجھی

عاشق رقاصہ دوران جو تہا مطرب پیدا | داغ کہا جہمکا ہی اک گہنگرو نظر آیا مجہی

رنگ بدلا ہی زمانی نی عجب اسکا نہین
کل جو اختر تہا وہ اب مہر و نظر آیا مجہی

گیسو پہ پری رو کی رسائی ہی کسی کی | سر پہ یہ بلا آج بلائی ہی کسی کی
وصلی کی طرح مشق جدائی نہین ہمکو | صورت خط باریک مین پائی ہی کسیکی
وہ ترک الٹ دیتا ہی صف مژگان | آنکہونسی مری آج لڑائی ہی کسی کی
تو ام کہین پیدائش انسان ہی ہی نادر | تنہائی سی ثابت ہے جدائی ہی کسیکی
بیوجہ نہ کب شمع سی پروانی ہین جلتی | معلوم ہوا ہمکو کلائی ہی کسی کی
اکسیر ہی ہی خاک پہ بجلی کو بہی رتبہ | نالہ مرا زنجیر طلائی ہی کسی کی
حقا کہ ہر اک بوریی کی نقش مین ہی تخت | شاہی سی فزون تر یہ گدائی ہی کسیکی

آئینۂ عارض یہ پہسلجاتی ہین نظرین
یہ سیر اسلیقہ وہ صفائی ہی کسیکے

ڈہاتی ہین بہت کعبۂ دل وہ بت ترسا
بندہ نہ بنائین یہ خدائی ہی کسیکے

میری قفس تن سی کری روح بہی پرواز
زلفونکی الجہنی مین رہائی ہی کسیکے

ہوتا نظر ہوی سیان کچہہ نہین بہرا ہے
ای شاعر و بندش مین سمائی ہی کسیکے

وہ ماہ جو آتا ہی تو چہپتا ہی یہ اوس سی
اختر یہ بہی آیات بنائی ہی کسیکی

چارہی دمین محبت تری جاتی دیکہی
کانسی سنتی تہی آنکہون سی کہانی دیکہی

یہ چلی سیر طبیعت یہ صفائی نکرو
یاد آب در دندان سی روانی دیکہی

سیکدمین بہی نہین یار سی دیتا ہی شال
ہمنی ای شیشہ تری پنبہ دہانی دیکہی

تن لاغر مرا پر کار مژہ کا ہی نشان
تو نی تصویر ہماری کوئی مانی دیکہی

ہمین ہنس ہنس کی رولایا کرو گل کیطرح
باغ مین جا کی نئی غنچہ دہانی دیکھی

گل ہی آتا ہی ادہر ضعف دکہاتا ہی بہار
جب خزان آئی چمن مین تو جوانی دیکھی

بن گیا سایۂ دیوار کسی قصر کا مین
داغ دل چشم پری رو کی نشانی دیکھی

نہ قلم کر دل اغیار کو اس کاغذ پر
اختر زار تری سیف زبانی دیکھی

وہ سبزہ رنگ جو ہو سرخ بادہ خواری سے
سفید بال یہان ہون سیاہ کاری سے

دہن سی آہ نکلتی ہی فرط گریہ سے
بجہایا کرتا ہون آتش کو اشکباری سے

بڑہا کی زلف سا کو نہ برق وش چمکا
گہٹا نہ ابر مژہ ابر نو بہاری سے

یہ کس پریکا سایہ ہماری مرقد پر
نہ نکلا سورۂ جن بہی یان قاری سے

تمہاری تیغ کا بل اس گلی سی نکلی گا
کہلین گی سر کی بہی جو ہر تو جان نثاری سے

کبھی تو طفل حسینان ہند ونکو پوچھیگا
بگھارا کرتی ہین شیخی بزرگوار یسی

چمک دو پٹی کی تہ کر کی آپ کہہ چہوڑ تین
بڑہا ہی شوق ہم آغوشی اس کنار یسی

گھٹی گا تار نظر کا نہ سلسلہ ہرگز
بڑہی ہی آبرو اشکو نکی آہ وزار یسی

کسی کا خنجر ابرو نہ نرم دل پہ لگی
گران ہوکی جو ڈرتا ہون زخم کار یسی

ادہسی نیزۂ مژگان کو دیکھا بہالا ہے
کہلا ہی آنکھہ کا منہہ شوق زخم کار یسی

کشادگی ہین خط لیلی کس روش سی چلے
چمن مین پیک صبا تنگ ہی سوار یسی

دلیل چاہتی اثبات تار موی کمر
مگر دہن ہی یہ حجت ہے اعتبار یسی

بلند ہو وی تو پتے عزیز کر لیوی
کہ آفتاب کا رتبہ ہی سرگذار یسی

یہ ہجر ہی شدنی وصل مین تو بوسہ دو
بہت عجب ہی ہین امر اختیار یسی

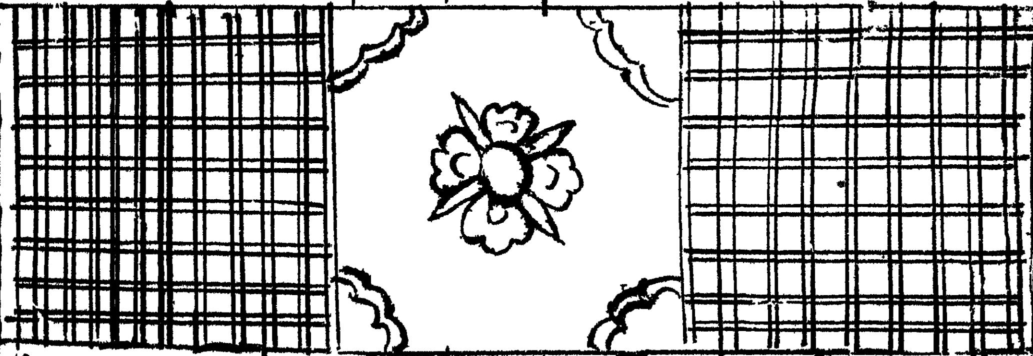
خزانکی یاد سی برباد ہو گئی بلبل
گلو نکی بد لی اڑن نکہت بہار یسی

تمہاری عشق مین خامہ کھینچا ہیی دل کو
بہت ہے تنگ ہے یہ حسن بخیہ کار یسی

بیچے

ثنائی اہرِی کی تو از پی تعظیم — او ٹہاہی مصرعہ شمشاد میری کنار

مراہی مصرعِ اختر مین قدردان سی پوچہ — کلامِ حق کو سنا کر زبانِ قاریسی



اثر تا ماہِ نو پہنچی تو اک تصویر بن جاتی — پرانی میری قاتل کی کوئی شمشیر بن جاتی

کشادہ لب سے غنچو نکو کہلاتا اگر اے گل تو — کلی ہر اک سیاہی سی مسی کی لکیر بن جاتی

نزاکت سی اگر تلوار جہہ پر مارتا قاتل — چھری پہولو نکی ہو کر غنچہ تصویر بن جاتی

بنا کر رنگ تو نکی اوسمین جوہر پہر دکہاد یتا — ترش کرنا حق قاتل مری شمشیر بن جاتی

خیالی کشتہ ہون گر نخل ہوتا میری تربت پر — بجا ہی کہ ہر برگ اک تصویر بن جاتی

کہلا دستِ طلب سنبل سمجہکر زلفِ شبگون سے — اگر پابند ہوتا دل مرا زنجیر بن جاتی

جو لکہا لعل لب مین وصف مسی کی تیرے — سیاہی بہی الہی کاغذ پر آتشگیر بن جاتی

بہت آسمین سب مشتاق ہین گیسو دراز کے — گلی کی خاک اُڑ اُڑ کر ابہی اکسیر بن جاتے

پہنچتا سلسلہ جب اشک کا تا در گیسو — گرہ سی ہر آہ میری خانۂ زنجیر بن جاتے

سوالِ بوسہ قاتل جواب ہرگز ادا ہی — دہن سی وہ جب کرتا زبانِ تیر بن جاتے

اگر شیرین لبی کا تلخ کامی مین مزا چکہیا — عجب کیا کوہکن پتہر سی جوئی شیر بن جاتے

شبِ مہ مین جو پڑتا نورِ عارض زرد رخ ہوتے — دہوین مہتاب کے اُڑتی تری تصویر بن جاتے

تصوّر زلفِ شبگون کا پریشانی جو دکہلاتا — ہر اک زنجیر پا بہی نالۂ شبگیر بن جاتے

عجب جادو ہین آنکہین صید مین صیاد پاتا ہون — ہر اک مژگان تمہاری دامِ آہو گیر بن جاتے

لگاتی ہجر کا پیوند جب کیونکر جدا ہوتے — ہماری مشقِ وصلی ہی خطِ تقدیر بن جاتے

جلاتی شمع رو کو آتشِ گل بزمِ عالم مین — زبانِ بلبلِ شیدا وہین گلگیر بن جاتے

کفایت کرتی ہین اشعار اختر یار کی ورنہ
تصوّر سی تری دیوانین تصویر بن جاتی

چال سی اوسکی ایک آفت ہے	قد وبالا سی بہی قیامت ہے
کیا مشابہ ہی یہ نوشتِ دہن	دہن یار کی علامت ہے
وہ صنم ہی رقیب کا حامی	بی حمیت کی پہر حمایت ہے
منہدم عشق سی یہ حسن ہوا	ای ندیمو بڑی ندامت ہے
کیون ختن مین کرون حلب سے سفر	شام گیسو مین میری شامت ہے
ماہ نو بہی مجہی پرانا ہے	اوسکی ابرو سی اسکی صورت ہے
داغ دل ماہ نی کیا مخفی	میری سینی سی اسکو خفت ہے
تلخ باتین نکر دمِ رحلت	جان بلب پر مسیحِ شدت ہے
دمی سکا کون مہر مشاطہ	مہر دنیا کی ایک مدت ہے
نقطہ سہو ہی دہن کا گمان	شک سے بیشک مجہی شکایت ہے

بیریا کو نہ چرخ دی ای چرخ	بوریائی زمین پہ راحت ہے

ہو گیا ماہ کیون سریع السیر
کسی اختر سی کیا محبت ہے

تصور ہی ہی ہماری حیات اتنی ہے	تمام ہو نہ دہر منہہ سی بات اتنی ہے
دوئی کو دور کرو گی تو ایک پاؤ گی	وہ لاشریک ہے بس اسکی ذات اتنی ہے
بچائی کشتی عصیاں کو ناخدای جہان	ہماری آرزو ہر نجات اتنی ہے
ترش سی پوچہہ اے شیرینی لب جانان	ہماری منہہ سی تو نکلی بات اتنی ہے
سیاہی چاہئی ہی کب دہن کی مضمونین	ہزار ہو گئی فرد دوات اتنی ہے
وہ باقیات جو چشم سیہ کی پوچہتا ہے	دکہاؤن دین آہ دوات اتنی ہے
کہلی یہ غنچہ منقار کچہہ نہو وقفہ	بس آرزو چمن کی ثبات اتنی ہے

دو چار جسی وہ جب تلک زندگی ہی | نگہ کا نا ٹے دوڑا حیات اتنی ہی
کیا نہ تنگ دہانے سی کافر و سے آب | ثبوت ہو گیا نہر فرات اتنی ہی
کہیں ہوں یار کی چوکھٹ کے ہوں نہ سجدہ نصیب | ہوس حرم کی سوی سومنات اتنی ہی
جبین ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجادہ | خیال یار مین صوم و صلوات اتنی ہی
کرو نگا صاحب قاموس فکر سی صید | چہٹنگی تیر ہی سیر لغات اتنی ہی
مدادِ فکر یہان تک بہری ہی مین سینی مین | شبیہ یار کہینچین پانچ سات اتنی ہی
عذاب خود ہی گدا کو لباس عریانی | غنی تو دیکہین غنا کی زکات اتنی ہی

مدادِ نالۂ دل سی سیاہ اختر ہین
ہماری صفحۂ دیوان مین بات اتنی ہی

اوڑی باغ سی باغبان کیسی کیسی | خزان ہو گئی بوستان کیسی کیسی

سہی غم پہ رفتگان کیسی کیسی ‎ ‎ مری کہو گئی کاروان کیسی کیسی

وہ چتون وہ ابرو وہ قد یاد ہے ‎ ‎ سناؤن مین گذری بیان کیسی کیسی

نہ طاؤس سے مٹ سکی داغ الفت ‎ ‎ کہ چمکن تہی چہلی نشان کیسی کیسی

پتا شاہد پاک کا کستی پوچہین ‎ ‎ یہان ہین وہان ہین کہان کیسی کیسی

شب وصل مین ہمکو عریان کرینگی ‎ ‎ عیان ہونگی راز نہان کیسی کیسی

خدا کی لئی اپنی زلفین اوٹہاؤ ‎ ‎ یہان قید ہین بی زبان کیسی کیسی

کمر یار کی ناتوانیمین ڈہونڈہی ‎ ‎ توہم ہوئی درمیان کیسی کیسی

بڑہی خاکساریسی عزت بشر کی ‎ ‎ زمین پر ملی آسمان کیسی کیسی

تڑپتی ہین اون انکہڑیونکو یہ آنکہین ‎ ‎ جن انکہونپہ گذری گمان کیسی کیسی

رقیبونکی طاقت سی بازو کہینٹی ‎ ‎ اڑہی در پہ یہ پاسبان کیسی کیسی

نہ توڑا کبہی تیغ قاتل کا ڈورا ‎ ‎ گلی پر ہوئی امتحان کیسی کیسی

رہا عشق سی نام مجنونکا ورنہ
تہہ خاک ہین بی نشان کیسی کیسی

وہ نازک کمر تہا تو قاصد نی اکثر
مجہی خط دیئی بی نشان کیسی کیسی

کوئی سگ کوئی کہتا مجنون سا کوئی
در بت کے ہین پاسبان کیسی کیسی

دلونکو پہنسا کر نہ تم مسکراؤ
ابہی قید ہین بی دہان کیسی کیسی

یہ پیر مغان ہمسی کیون اینٹہتا ہی
ہوئی پشت خم نوجوان کیسی کیسی

مری داغ سوزانکا مضمون نہ سوجہو
جلی کہکی آتش زبان کیسی کیسی

نظر آئی جب تیغ ابرو وہ ترچہی
تڑپنی لگی نیمجان کیسی کیسی

کلیجی مین اختر پہپہولی پڑی ہین
مری اٹہہ گئی قدردان کیسی کیسی

ماہتابی پر مری مہرو کو لانا چاہیی
روی گل پر چہڑ کر شبنم اوڑہانا چاہیی

میری گہر مین مہر عالمتاب سکو سو گیا
بخت خوابیدہ کو اب اپنی جگانا چاہیی

کیا نصیبوں کی ہی گردش در دشمن جانا نہیں
خاک کوی یار ماتھی پر لگانا چاہیے

اپنی چوٹیں سزا دی ہم گنہگاروں کو تو
عاشق گیسو کو ایسا تازیانا چاہیے

جسکو بزم یار میں روشن ہی شمع استخوان
ہڈیوں کو اسکی خاطر سے جلانا چاہیے

اسقدر نام خدا نادان ہیں جو یار ہیں
محفلوں میں خلوتی باتیں سکھانا چاہیے

جسکو چاہیں وہ بلائیں کیا ضعیف اور کیا جوان
عاشقی کا نام مرنیکا بہانا چاہیے

حال پھیلایا ہی لفظونکا دکھاؤ جال سے
مرغ دانشمند ہوں اس تلکا دانا چاہیے

سنگریزے ہیں چمن کی پھول کی بہرین ہوں یاد
طائر آزاد کو کیا آب و دانا چاہیے

بالیونکی ہوتیوں سی دل ہوا اک آبلہ
فرش کی جا گونج کی کانٹے بچھانا چاہیے

دیکھی مرکر بھی آئی قبر پر اپنی وہ یار
آخری ہی یہ بھی قسمت آزمانا چاہیے

حسن کی دولت سے ایسا دبگیا ہے ناتوان
یہ وہ مفلس ہی کہ قارونکا خزانا چاہیے

کھو کیا ہی دل بہت ڈہونڈھا کہیں ملتا نہیں
خاک کوئی یار چلکر آج چہانا چاہیے

گوری گالونکو لگایا داغ کہیں اچھا نہیں
چاندنی ہی ماہ رو خطکا مونڈانا چاہیے

کل کی باتین یاد آئینگی جو وہ آج آئیگا
ماہ و اختر سی اب ہے منہہ چھپانا چاہیے

فراقِ یار کا دلپر قلق ابھی سی ہی
رگون مین خون نہین اور عرق ابھی سی ہے

صنم کو نام خدا یہ سبق ابھی سی ہی
وہ طفل ہی کہ اوسی عشقِ حق ابھی سی ہے

یہ گال سرخ ہوئی شب کو کیون سنڈا یا تہا
نمودِ صبح نہو گی شفق ابھی سی ہے

وہ طفل ہون کہ مرا دل ہوا ہی سیپارہ
کہ خطِ مصحفِ رخ کا ورق ابھی سی ہے

صباحِ وصل کو تشبیہ شام ہجر سی دو
مہِ دو ہفتہ کا ہی رنگ فق ابھی سی ہے

چہٹی گا پہر قفسِ تن سی مرغِ روح مرا
پہڑک نہ طائرِ دل کیون قلق ابھی سی ہے

خضر بہی ہو نہ سکا رہنما ہی ملکِ عدم
سفر قریب ہے شاید قلق ابھی سی ہے

تری گلی سی نہ ہٹکائین غولِ صحرائی
وہ گردباد ہون دلکو قلق ابھی سی ہے

پلٹ گیا مرا دل اب نہو برا نورو — شروعِ سال نہین اور قلق ابہی سی ہے

زوالِ حسن مین شاید یہ دل سنبہل جاوی — کمال عشق مین دلکو قلق ابہی سی ہے

شروعِ عشق ہی مرمی ہین ای شہِ حسن — تمام ہوچکا قصّہ رمق ابہی سی ہے

طبیبو خاک نہ اکسیر سی مری الفت — دوا بنی نہ بنی یہان سی ابہی سی ہے

کسی سناؤن یہان زلفِ یار کا قصّہ — بجای شانہ دل ازشق ابہی سی ہے

طواف خانۂ کعبہ کریگا یہ اختر — کہ اسکی منہہ مین صنم نام حق ابہی سی ہے

پلک جسکو سمجہی تہی وہ تیر ہے — جسی زلف جانا وہ زنجیر ہے

اگر طوق قمری گلوگیر ہی — اکڑی ہیک ہر آہ زنجیر ہے

اودہر رخنہ گیسو کی زنجیر ہی — ادہر صفحۂ دلپہ تصویر ہے

کہلی عقدہ ابروی دلدار کا — اگر ناخنِ خامہ شمشیر ہی

جسی سب کہین آفتابِ جہان — وہی یارِ خورشید تصویر ہی

مجہی کو سکر ایک بوسہ بہی دو — دعائین دوا کی بہی تاثیر ہی

کہ ہر اوڑکی جائیگا مرغِ نظر — پرونین جو باندہا سر تیر ہی

جوان مبتلا [illegible] ہو [illegible] — [illegible] کی تاثیر ہی

مین قیدی ہون اوس گردن [illegible] کا — جسی [illegible] زنجیر ہی

ملین [illegible] پاس سی دو [illegible] — [illegible] تقدیر ہی

جسی بوٹی سمجہی ہین ہی خطِ یار — جہان خاک چہانی وہ اکسیر ہی

حمائل اگر ہاتہہ ہون یار کے — پڑی غل کہ گردن مین زنجیر ہی

محب مہم ہوئی وہ عدو ہو گئے — عداوت محبت کی تعزیر ہی

جہپی ستیرہ بکی زلفون مین دل — مرا یار خورشید تنویر ہی

کبھی یہ تعویذ سورج کا ہے | کبھی چاند تارے کی زنجیر ہے
بجھا آتش گل کو اے عندلیب | تری چونچ گلشن میں گلگیر ہے
ستارے بنائی مہ و مہر کے | وہ تعویذ سر اور یہ زنجیر ہے
خدایا شفا جلد اختر کو ہو | محب حسن اور شبیر ہے

[redacted]

اغیار پہ پڑ جاتی اثر اونکو بالی | اے آہ مری زخم جگر ہو گئی آلے
تلوار و نکو ابرو کی دم جنگ گھسیٹو | تیار اگر ہو چکی پلکو نکی رسالے
یاد آتی ہین جنگاہ جہان میں وہ لیرا | وہ فوج وہ لشکر وہ سپاہی وہ رسالے
یہ حضرت دل پلکو نسی لڑواتی ہین آنکھین | کیا مارہی ڈالین گی اس افسر کی رسالے
کیا فوج تعشق مری نظرون مین سمائے | ایک آنکھ میں چھپتی ہین سالیکی رسالے

ہر رنگ کی ابر آئی تو مضمون لگا ہاتھ ۔ برسات کی مٹی ہین فلک نے یہ دوشالے

حلقے مری آنکھوں نے نہ سیکھے کہ افسوس ۔ کانوں نے ہیں عبث یار نے لٹکا لئے بالے

سینہ جو اُبھارا تو اوٹھا ڈالئے انگلین ۔ ڈسنے کو مرے چاک کے دو سانپ ہین پالے

کر صدق طبیعت سے دعا مانگتا اہل ۔ دنیا ہی مین ملتی اوسے جنت کی قبالے

جا لیتے جو جہان کا تو وہی چال ہے چنچال ۔ جا لیتے ہان پیت یہان آنکھون نے جالے

وہ مصحف ناطق ہے تو تفسیر ہے شاعر ۔ تصنیف ہو کی مدح رخ خدا نے مین رسالے

تنگی ہے یہ ذرات لبن انہیں لٹی دلبر ۔ دم گھونٹنے کی کڑی بچتی قاتل کی حوالے

کہیلا ہے بہت مٹی کی تو نسی وہ محبوب ۔ طفلی ہی مین کچہ طور نظر آئے نرالے

ذرات اونہین آنکھ مچولی ہی سی ہے شوق ۔ مضمون کمر کی یہ نئے طور نکالے

تلوار کمر سی نہ وہ کہینچی نہ ڈرائی ۔ معشوق کی کیا ناف ان تو بنانے ہو نہ ڈالے

پہر عارضِ رنگین پہ لٹکنی لگی گیسو | نادان ہو جو دانستہ کوئی سر پہ بلا لی
مچہلی سا تڑپتا ہی دلِ زار ہمارا | بالی ہنہین کب کہی ہین چاند پہ بالی
سینہ جو اوبہارا ہی نہ ملو آیگا ہاتہہ | تنتی ہوئی جاتی ہین کوئی انکو بلا لی
پہولا جو سماتا نہین گلزار مین بلبل | لالی کو بہی کہلنی کی پڑی باغ مین لالی
حق شیرِ خدا کا بہی تلف کرتی تہی غاصب | نادان ہی غل اور کوئی کہکی نہ بالی
پہر ہاتہہ حمائل ہوئی غیرونکی گلو مین | وہ ڈالیان پہولونکی تو یہ سا کہو کی ڈالی

ای ماہِ علیؑ اختر غمگین کی مدد کر
وہ کون ہی جو اس دلِ مضطر کو سنبہالے

عکس روی سیمتن سی ہی مکدر چاندنی | چاند بہی حیرت مین ڈوبا اور ششدر چاندنی
اس شبِ مہتابسی ہی جوشِ سودا غمین | ہر رگِ گل پڑی ہی مثلِ نشتر چاندنی

راتکا دن ہوگیا اور دنکی ہکلوات ہے
ہجر میں ہوتے ہے ہوتی ہی ہمیں چاندنے

روشنی داغ تن عالم مین ہی پرتو فگن
چھپ جاتی ہی وہین سیری ابر چاندنے

ایکجا پر ساتھ پرین مجکو حاصل ہوگئین
باغ مینا یار خلوت نہر ساغر چاندنے

اوس حمکسی نیم بسمل اس سی پیرہن گئی
زخمی ابروکی ہو جاتی ہی خنجر چاندنے

مشعل داغ جنونکی روشنی مین وہ چلین
عاشقونکی وحشی ہو جاتی رہبر چاندنے

ہی عروج ہمت اکسا سبکی لئی
ہر گدا اوسکی مین ہی برابر چاندنے

کس سراپا نورکی مدہی جوکو سون تلک
ماہ تابان تی بچھائی ہی زمین پر چاندنے

بدر ہو گرداب اور تاری ہین ساری حباب
دیکھی جاتی لب دریا جو اختر چاندنے

کیا بنا قمین یہ معبود کہین تیہ کے
کیا [illegible] وپوجتی پہرتی ہو بد ...

نرم دل بلبلِ شیدا کا نہ نکلا اے گل
سنگدل تونے بنائے ہیں چمن پتھر کے

اس لبِ سرخ سے ہمزن ہوتی ہیں خون جگر
جیسے ہمسنگ ہوں موتی سے لعلِ یمن پتھر کے

چوکڑی بھولے ہیں ٹھہرائے ہیں کیونکر ڈھیلی
آنکھوں کو دیکھیں تو ہو جائیں ہرن پتھر کے

قد کشی کرتا ہے بت باغ میں کچھ ڈر نہیں
حسرت یاس سے ہوتے ہیں سروِ چمن پتھر کے

کوئی مجنون کسی لیلی کا گذر کرتا ہے
ہیں جو انبار یہاں سینکڑوں من پتھر کے

وہ جفا کش ہیں ذرا بوجھ تو اٹھواؤ صنم
ہمتو انسان ہیں اے مشفق من پتھر کے

مرضِ سل جو ہوئے تو عجب اسکا نہیں
ڈھیلی لگواتا ہے بیساختہ پن پتھر کے

سنگ مرمر کی تجھے ہیں جو پسند ہے تو
کیوں نہ ہو رنگ بھی ہوں خستہ تن پتھر کے

بے نشان ہو گئے مٹ جائینگے لگکر پتھر کی
نام کہوئینگے بت عہد شکن پتھر کے

اے صنم تو لب شیریں سے سمجھا مجکو
کبھی فرہاد نہ سنتا تھا سخن پتھر کے

منہہ بگڑ جائے جو عاشق کا ہو ذرا افشا
موم دل عاشقوں کی اور دہن پتھر کے

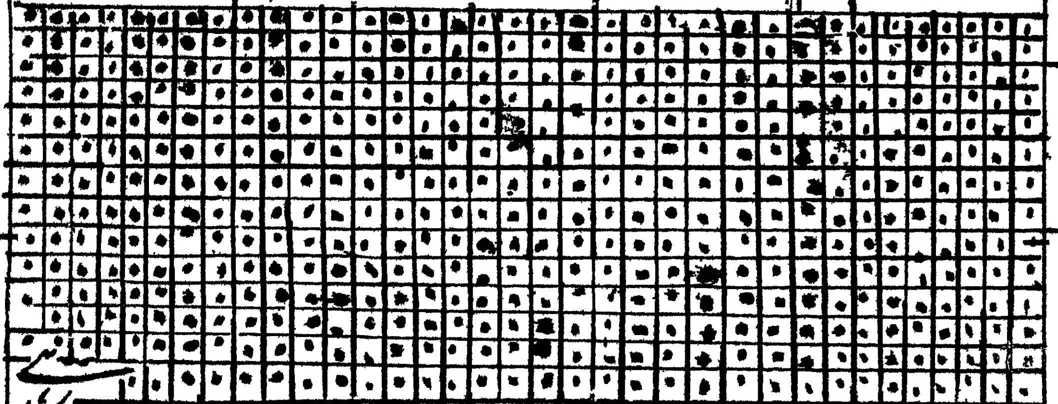
شیشو مین مہندی ملیجاتی حباب آتش ہین — اوسکی پاؤن تو نازک ہین لکن پتھر کی

سیم و زر چوٹ محبت کے اوٹھا لیتی ہین — سکہ حسن ہی سیکہی ہین چلن پتھر کی

قیس غربت مین ہو بادیہ پیما شاید — شعلہ دل سی جلا دو نمین طن پتھر کی

کیون نہ تا حشر امانت کیطرح کہی زمین — عشق بازو نکی ہین تعویذ کفن پتھر کی

سختیان جو رہتان کی نہ بیان کر اختر
رنج فولاد سی زائد ہین محن پتھر کی



ہمین جہان مین بڑا اعتبار اوسکا ہے — وہ جیسا چاہی کری اختیار اوسکا ہے

یہ تیر خوردہ پردہ نشین ہی ای صیاد — نہ صید کر سکی زخمی شکار اوسکا ہے

کسی کی پاس ٹھہرتا نہین گھڑی بہر ہے — یقین ہو گیا ہرجائی یار اوسکا ہے

اُنسی تنگ کرین مجھو شانِ ہند و فرنگ — عجب شتابی ہین اغیار یار اوسکا ہی

یہی تو فرق سمجھتی ہین ظاہر و باطن — بدن ہمارا دلِ معتبر اوسکا ہے

زمین پہ تو پاؤن سنبھل کر رکھیو اب — اُڑاتی ایسی نہ یہ غبار اوسکا ہے

جو قول لیتا ہی مطرب پسر ہی مسافر — یہ ایک ایک گریبان کا تار اوسکا ہے

یہ نا نگار نہ چھینی کلی بعد مرگ وہ شاہ — زمین ہماری ہی سنگ مزار اوسکا ہے

بہت بہشتکتی ہین اغیار سی محفل مین — خلش کرینگا دل خار خار اوسکا ہی

بتو ثنا ہی علی جسکی منہ سی سنتا ہے
قلم وسی کی یہ اختر نثار اوسکا ہے

پیچ زلفو مین جو یا مار دوسر بند کئی — خوف جان کسکو ہا ہمنی ضرر بند کئی

رہِ الفت نہ ملی سیکڑون گہر بند ہوئے — یار پاس آیا تو اغیار نی در بند کئی

ہمنی ای موی تی میان تار نظر بند کئی — پتلی کمر و یمین ہی او رہی سر بند کئی

گرا اگر سوز نی وہ دود اگر بند کئی — نالہ و آہ سی ہمنی بہی جگر بند کئی

کوئی فرزند کسی مانکی شکم مین نہ رہا — خانہ دل مین بہت لخت جگر بند کئی

دردِ دل میرا نہ اوس تک کبہی ملین ہوا — کہلی نالون نی تو اہی اہ اثر بند گئی

دست پا یا کی رسائی نہوی سینی پر — تیر مژگان نی بہت دور سپر بند گئی

بعدِ مردن بہی نہ باقی رہا قیصر [illegible] — [illegible] خوف و خطر بند گئی

کیا شرارت ہی کہ [illegible] گئی — [illegible] مین ہمنی تو شرر بند کئی

موتیون کی نہ حفاظت کرین بار گیسو — دل کی چہالون نی تو بالی مین گہر بند کئی

وہ شہِ حسن نہ پوچہیگا ملو غیرون سی — ہمنی ہر کار کی منہہ بہر خبر بند کئی

واہ صیاد بہی جسم پر تنی روح نہین — مرغ اوڑ جاگا فقط جال مین پر بند گئی

پنجہ شہباز نگہہ کا نہ کبھی چھوڑیگا
نظروں ہی نظر ونمیں گو مرغ نظر بند کئے

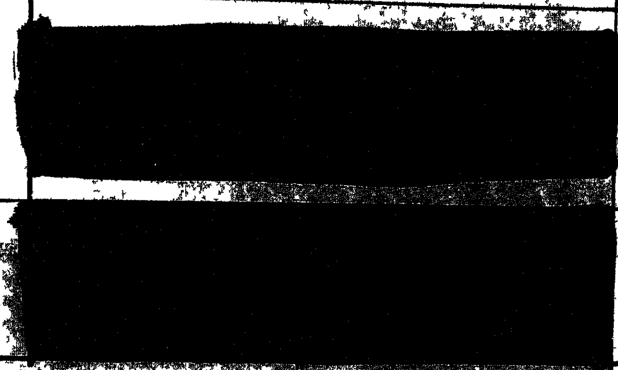
شہد لب وسکا مگس طینتوں کب پاوے
بیت مین ہمی خرم شیر و شکر بند کئے

اسی نگارا و نکو نہ توڑیگی کبھی یہ چشم
میری شوقین کبوتروں کدہر بند کئے

عید کا چاند ہی خالی ہو گلی ملنی سی
مغی الحجہ مین لوگونکی سفر بند کئے

انکہہ کی پتلی کا اختر کو بنایا تارا
جب سی یہ داغ دل ای شک قمر بند کئے

[redacted]



کیوں نہ تصویر خیالی ہو ہمیشا سامنے
دہیان مجہ مجنو نکا ہی ہی مثل لیلا سامنے

کانکا چمکا ہی ای خورشید زنایاب سے
جلوہ گر ہی ماہ پر عقد ثریا سامنے

قلزم عمان ہی چہپ جائیگی ای بحر کرم
آنسو ونکا بہ گیا آنکہوں سی دریا سامنے

ایک تصویر خیالی رُ برُ بر سون رہی
کیون تصور رہی ہو وہ روبرو ہی بیا بیناے
اپکی بد طینتی سی کہل گیا سب رازِ دل
آپ کیون چہپ چہپ کی کرتی اشنا ہی نے

پیش اختر چل ذرا محفل مین تو اِسی نازنین
لطف جب ہی ہو ولی سی ہہنا تار اسا منے

رکہہ لیا دل قوت بازوم چشم یار نے
داڑہی فرقت پلائی غیر کو بیمار نے
خالِ ہندو پر کلی کی کون مائل ہو گیا
کفر کا دعوی کیا کس بستہ زنار نے
گوشِ رُخ پر کیسوئی پیچ کا جا لا ہی
من اوگل کر با نبوسنی سر نکالا مار نے
ای مسیحا تو مانع سی سی صحت و تجہے
لا کہہ شئی ہیر افزون کر دیا بیمار نے
کیا مدار اتحاد کہا کر قد چڑہایا دار پر
دار فانی سی مجہی خصت کیا دلدار نے
یار کی موی میان کا مچہہ پہ ہوکا ہو گیا
اس قدر لاغر کیا اس عشق کی آزار نے

اس لب شیرین نی کانٹو نپر پہرایا ہی مجھے | کس مزیسی آبلی چوسی زبان خارنی

ہیرا جو ہر رستی سی سب مویدا ہو گیا | بل کیا تیری طرح محسنی تری تلوار نی

رخسی مطلب ہے نہ اختر دست وساعد سی غرض
دل چرایا ہی ہمارا طرۂ طرار نی

زاہد و پیر مغان دونون گنہگار ہوئے | حسن مینوش سی خمخانی مین ہشیار ہوئے

دستۂ داغ ہو بالای قبای صبا | پہر دستار تری طرۂ طرار ہوئے

بحر الفت مین تو پایاب ہی کشتی حسن | ہم ہین دو ہاتہہ لگا کر نہ کبہی پار ہوئے

آب دندانسی تری آبرو پائی روکر | صدف چشم مین آنسو در شہوار ہوئے

خس و خاشاک مژہ شعلہ زخونسی بہڑکی | ہمتو دنیا مین لئی آہ شرربار ہوئے

زیر گلسی یہ گلستان ہی نہال ای صیاد | داغ طاؤس چمن درہم و دینار ہوئے

غنچہ ہو گیا کم ظرف جو منہہ لگتا ہی
ایسی مینا نہین اختر ہی تو سرشار ہوئی

قلم کی جا کمین ابھی زبان ہے
ہمیشہ عشق ہی کی داستان ہے

کسی خلوت نشین سی بدگمان ہو
مرا رازِ نہانی بہی عیان ہے

ترقیمین ترقی دیکہتا ہون
شروعِ حسن مین وہ نوجوان ہے

اودہر مفلسی وہ گہر مین سدہارے
اودہر رنج والم غم میہمان ہے

کہون کیا عشق رخسی دلمین کیا ہے
طپش آتش لپٹ شعلہ دہوان ہے

ہنسی سی دانت کہلجاتی ہین اوسکے
گلِ خندان ہمارا درفشان ہے

بچہاوسے دہری سی حسینو
یہ محرورِ تعشق دل طپان ہے

کوئی زاہد کری فردوس کی سیر
گلی اوس حور کی باغِ جنان ہے

کہان جائیگا دام فکر صیاد
فلک دونا سا میرا آشیان ہے

میری پرزی اوڑائیگی صبا صاف
گریبان ہجیان دامن کتان ہے

فراق روح ہو کیونکر گوارا
میرا قالب یہان ہی دل وہان ہے

تجہی انعام جنت ہوگا اختر
ازل سی مرتضی کا مدح خوان ہے



پیدا ہوئی زمانہ مین انسان نئی نئے
سیکہی پری سی وصل کی سامان نئی نئے

چشم و مژہ دکھائی نہ لکھہ نسخہ اپنی طبیب
وہ کرچکی ہین درد کی درمان نئی نئے

زاہد سی کافروںکیطرف میل ہو گیا
بنوائیگا گنج شہیدان نئی نئے

الفت مین سینہ ہائی ہین داغ داغ
دیتی ہین یار روز گلستان نئی نئے

اغیار میوہ دار ہین یکتا ہی ہر دم
پاتی ہین بھر سیب زنخدان نئی نئے

تیر نگاہ تیر مژہ کا ہدف ہوا
ماری ہیں دل کو ترک نی پیکان نئی نئی

مضمون میں کمر کی کیا قطع کردئی
چولی پرانی ہو گئی امان نئی نئی

عشاق کیا جلینگی رخِ آتشین سی یار
پیدا کرتی دل دلِ سوزان نئی نئی

ابرو کی طاق مین جو نی سجن خم ہوئے
کافر سی کیا لڑینگی مسلمان نئی نئی

پرزی اڑاتی ٹکڑی کیا چاک کردیا
بخیہ نکالی بھر گریبان نئی نئی

کس پیچ سی لپیٹ لیا زلف رخ کو آہ
دیکھتی تارِ زلف پریشان نئی نئی

عارض سی تیری رنگِ مہ و خور رہی اوڑ گیا
آئینو نسی بناتی یہ حیران نئی نئی

کس کس کو غرق کردیا دریای عشق مین
دکھلاتی قوم نوح کو طوفان نئی نئی

محروم وصل یار سی ہم غیر شاد ہین
پیوند ہو گئی شبِ ہجران نئی نئی

ای بزم یار ہمنی کیی ہین درست خوب
یکہ برای شمع شبستان نئی نئی

کیونکر نہ میرا دل ہو پریرا و لٹ پلٹ
بل کہا رہی ہی گل کی پہچان نئی نئی

چوکہٹ پہ شوقِ حسن سی بازو بہی جہلگئی
بیٹہی ہین باب عشق پہ دربان نئی نئی

اختر کی اس غزل کی اگر داد دی کوئی
دکہلای اوسکو بیت پہ تابان نئی نئی

زلفِ پرخم ہمکو تیری یاد ہے
دام وہ ہی اور تو صیاد ہے

کٹ گئی اغیار حال تیر سے
مصرعِ دیوان مرا جلاد ہے

قدِ جانان پر یہ قمری ہی فقیر
سرو ہی شمشاد ہی آزاد ہے

کون ہی کیا ہی تجہی ہم کیا کہین
تو پری ہی یا کہ آدم زاد ہے

اوٹہہ گیا دوشِ صبا پر یہ غبار
خانۂ دل اب مرا برباد ہے

فردین نظر ہوئی زخمہای تیر
میرا ہر داغ کشادہ صاد ہے

حسنِ اختر جسکی آنکھوں مین نہین

وہ جہان مین کورِ مادر زاد ہے

خیالِ چشمِ جانان پر آیا ہرن او چکتی چلی ختن سے
دیکھا کی آنکھین وہ نہین چھپا پایا ہوئی حیران تجھ برن سے

وہ عارض اُنکی ہین یا سمن سی وہ ہاتھ دونون ہین گلشن سے
وہ دانت منہہ مین دُرِ عدن سی وہ ہونٹھ دونون لعلِ یمن سے

یہ پہونچتی ہی نگہ یار نکلا کہ وہ نہ ہوٹھونپر آیا جلوہ
نثار ہونگی ہی تمنا عقیق نکلی ہین یہ یمن سے

ہوا دل زار تمپہ شیدا اسی آ زندان بخانہ تھا
لپٹی گیسو کیا ہی سودا نہ بند ہوتا تھونکو تم رسن سے

ہماری مقتلمین آئی شامت کہ سبکی پیچھی ملی سعادت
رہی مرنی پہ نہین امت چھپاتی مین اپنا منہہ کفن سے

تمہاری تلوار پر جو خون ہے کسیلین اسیر نہبت زبون ہے
پہونچہ قاتل یہ خوش شگون ہی ابہی جوہر ملا بدن سے

مجھی تو واجب ہے شکر کرنا کہ عشقِ اللہ دلمین پایا
خمیرِ الفت سے اسکو گوندہا نہ نکلیگا یہ ہماری تن سے

گذر کی کیا نام ہمنی پایا محبت انجام ہمنی پایا
مری آرام ہمنی پایا کہ چھوٹی رنج و بلای ور محن سے

شہید و بسمل ہوئمین جہندہ محبت مین ہون دو وندہ
کئی ہین مردی ہزارون تن مسیحائی اک سخن سے

تمہاری دانتوں کی حسن کی ہی تو موتی بحرین سی نکلے
وقار ہونٹھونکا تیری سنگی عقیق بابہر یمنی سے

جو تجھپہ اختری دل سی مائل سبب یہی ہی کہ ہی ف جاہل
ہوا ہی بوسی کا جسکی سائل نہ ٹال تو اوسکو مکر و فن سے

گئی چھوڑ مجکو یہاں سی وہ ہا ان ای اللہ کہوں کیا گذرے
ہوا قافلہ راہی باجنا کبھی جرس کی بھی نہ صدا گذرے

مری ہستی ہی سند پا طلسم جہان جہنی بیت کا ایسی گمان ہی کہان
بت بیند سنین ہو گر و نمین بیابان جب گذرا دنیا گذرے

کیا لعونکی دام سی صید رہا ومین جائیگا روح بھر گئی لگا
چھٹا قید سی اوسکی بھلا ہی بھلا ہوئی جانکی جیر بلا گذرے

مری جی نسی اتنی ہی برائی ہوئی جو بلاتو نہ وسکی بہلائی ہوئی
نہ رسائی ہوئی نہ رسائی ہوئی نہ ہی تہو بہ پیسکی جنا گذرے

تیرے جور ہو بسن بار مرا اسم سب ہی ایک نگو لا اوڑا
یہ پہنا ایسا غبار کہ پھر چشمہ مری یار کی مجبہ جفا گذرے

چلی جاتی ہین انکہو نمین آگی جو ان مین یہ عکس گئے گنان
کہین یہ ہی دیو رقیب یہان مجھی چھوڑ کی خستہ قضا گذرے

ہوا عشق کا مجکو مرض غضب نہین بچنیکا کوئی طبیب سبب
مری پاؤں لٹکتی ہین قبر مین اب چلو ہاتھ اوٹھاؤ شفا گذرے

غم و رنج و الم برباد ہوا دیا کچھ بہی جواب نہ پیک صبا
مرا نامۂ شوق جو پہونچ رہی کیا مجھکو بہی تو خبر کیا گذری

گل داغ بہت سے جو سینے پہ تہی یہی ہاتہ نہ آئے فلک کہیلے
لگی صرصر باغ صنم جو مجھی ہی غنچۂ دلکو کہلا گذری

کیا شکون نے آج جو عجبہ ستم کردیا شکوکی ہنسی کی مجکو الم
ہوا غرق سفینۂ دیدۂ صنم مری آنکہہ مجھی کو بہا گذری

کیا اختر زار یہ کیا یہ غضب نہیں ہمسبب تو کہلتا کچھ اسکا سبب..
تو ہی ماہ ستارا ہی اوسکا لقب بہت اوسپہ ہے جان جفا گذری

مجھی مہندی سی لگا گئی جو قتل کیا مجکو عوض قتل حنا سی مجھے
مذبوح کیا مقتول ہوا شکوہ نہیں دست حنا سی مجھے

میری سر پہ کلاہ کج نہ ہوئی ہجیان ہتنگی گریباں سی مجھے
ہین الگ وہ کمر میں رشک ہے تیرے رشک ہے بند قبا سی مجھے

کیا ہاتہوں ہاتہ ہے یہ تیغ نے ستم مرا دل ہی میرا نہیں تمکو الم
عجب آنکہہ ہو لایہ ہی صنم تجہی لینا ہی دزد حنا سی مجھے

تری عشق میں اپنا بلا ہی مزا اجی ہمسا قلندر سیر ہوا
تری ہیچ کمیں ایسا غم کہا یا ہوئی نظر کلی غذا سی مجھے

زلف پیچ اک شام ہوا سنبل کی وہ کمیں آشنا
لب گشت گہوں یہ بلا ہی بلا پر تیری جہو ہوئی زلف دوتا سی مجھے

دلِ اخترِ زار کو ہے یہ الم کہیں اِس سے نکل نہ غلط کم

تو بدر میں تارا تیرا صنم ملی روشنی تیری ضیا سے مجھے

جب طائرِ روح نثار کیا تو غمِ نشیمن الم سے چھوٹے
سجدہ میں خدا کا شکر کیا بُتِ خندہ گر کی ستم سے چھوٹے

رستم ہو نہیں سہراب ہو نہیں دریا ہوں نہ پایاب ہو نہیں
ای کشتیِ دل سیماب ہو نہیں کیا ذکر میں قدم سے چھوٹے

سینے پہ ہمنے گل کھایا ہم سمجھے خزانہ اک پایا
زلفوں کو جبکی سلجھایا اوس دام سے اپنے دم سے چھوٹے

زاہد نہ ستا بسدِ اپنا عبادت مجکو ہی بیا
طاقِ ابرو ہی دیکھ لیا کیا غمسے کہ شیخ حرم سے چھوٹے

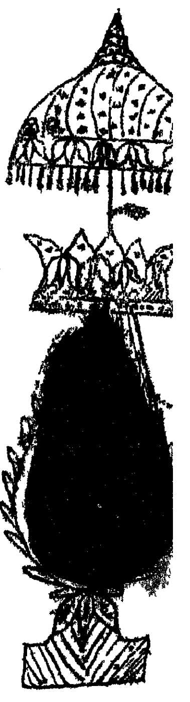
سب کا دھو کا دیوانہ ہوا کیا پڑہ گئی فکرِ زلف سیاہ
یہ آہ سی صفحۂ دل پہ لکھا چلو فکر دوات و قلم سے چھوٹے

کیا کوچ میں جنت سے کہا ہم نکلی اب سوئے ملکِ عدم
چپکے سے دعا ہی ری صنم یہ زمین ہماری قدم سے چھوٹے

شب ہجر کٹی کیا خوب ہوا ہوئی عاشقِ چہرہ نور فزا

ملی صبحِ ظفر کی شکرِ خدا اب اختر شام الم سے چھوٹے

[redacted]



قصرِ دل کی مطلا سقف طلیاری ہوئے
شعر و مصرع مطلع و مقطع مین گلکاری ہوئے

بیکلی مین در دِ شانہ اوسکو بدہی سے ہوا
ہر کلی اوس نازنین کی جسم پہ بہاری ہوئے

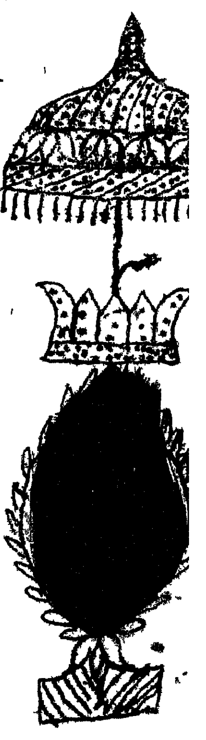
یاد مین اوس بیوفا کی یار الفت سے دیا
ہجر و رسوائی و ذلت محنت و خواری ہوئے

کیون کٹاری مارتی ہو تیرِ مژگان پہ جھکے
بوندی آنسو کی مجھی آتشکی چنگاری ہوئے

قاتلا تیرِ نگہ کو سانگ پر لگوا نہ تو
تیغ ابرو بہی گلی پر سخت کے آری ہوئے

سبزہ رنگی آگئی خفت سے کرتی ہے سفید
پہر ہری ہین زخمِ دل پوشاک زنگاری ہوئے

اختر اوس بہہر کی الفت سے اب کیا فائدہ
ترک سے چھوڑا اوسی ہولی مین بیزاری ہوئے



[redacted]

عالمِ فانی مین فنا ہو گئے
اب تو سوئی ملکِ بقا ہو گئے

چھوٹ گئی ہم رنج بلا ہو گئی — کاکل پیچاں [illegible] با ہو گئے
پھر تصدق ہمیں بلوا ئے — اور تو سب رشک ہما ہو گئے
لی نہ گئی کوچہ دلدار میں — خاک بھی ای باد صبا ہو گئے
دی نہ مجھی عہد شکن گالیاں — وعدۂ وصل اگلی وہ کیا ہو گئے
ہم الم کرب تعب درد و غم — طیش و طپش رنج و بلا ہو گئے
ہاتھہ نہ ملتی جو بھایا ہی خون — اتنو سر دست حنا ہو گئے
زرد ہوتی پھول خزان آگتی — قیدی گلزار رھا ہو گئے
اختر ناچار کو پہچانتی — بھول گئی آپ تو کیا ہو گئے



زمانی سی طرز و خا پھر گئے — چمن کی چمن کی ہوا پھر گئے

وہ آیا چمن سے کے ہوا پھر گئے — خجالت سے باد صبا پھر گئے

وہ آنکھین وہ چتونٗ دل پھر گئے — وہ شوخی و ناز و ادا پھر گئے

درختون پہ سایہ چمن مین ہوا — پری باغ مین جابجا پھر گئے

لیا بوسہ رخ تو کڑوی ہوئی — زبان ہوگئی یا مزا پھر گئے

ارے بول تانی ہین کیسی بہوین — گلی پر بہی شمشیر کیا پھر گئے

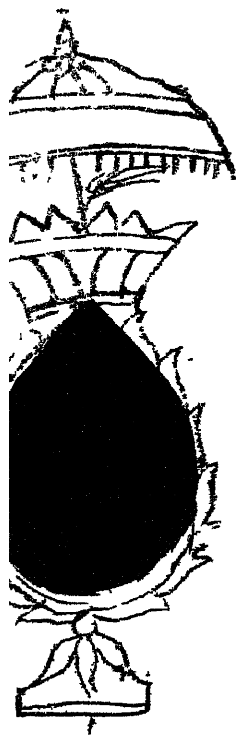
نہ اب تک سخن سے وہ اختر پھرا
طبیعت ترا اس سے کیا پھر گئے

[redacted]

چمن بن گئی ہی صنم خالق کی قدرت ہے — ہمین اس حور روش محبوبہ کا کوچہ تو جنت ہے

قلم کر ڈالی مقتل مین سر تا در جا کیا کیا — ابہی سے سر بکف ہین ہم ہماری سر پہ مصیبت ہے

بیان کیا کیا کرون اس عشق نے صدمے دئے کیا کیا — مصیبت ہے تعب ہے رنج ہے آفت ہے



مری تحویل سی شرمندہ ہی لالہ گلستان نمین
دیانت دار ہون داغِ جگر اوسکی امانت ہے

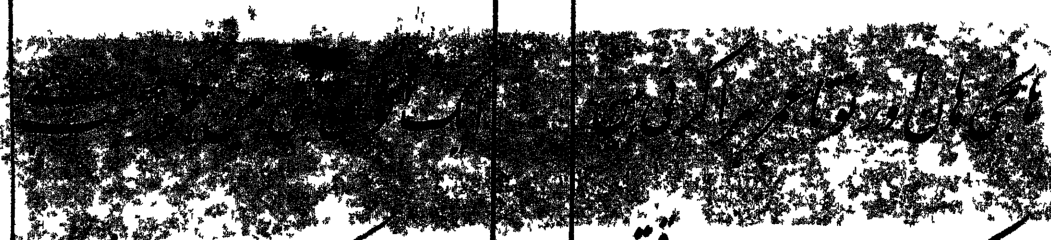
ہم اختر اور عالم مین ہین وسجا اور ساماں ہے
ہمین غم سی محبت اور اوہنین غیروں سی صحبت ہے


[redacted]

چار ہی نین وہ صاحبکی محبت نہ رہی
خصلتین وہ نہ رہین صورت و سیرت نہ رہی

چاہ سی تشنۂ دیدار ہوا ہی سیراب
ای شکر لب مجھے اب خواہش شربت نہ رہی

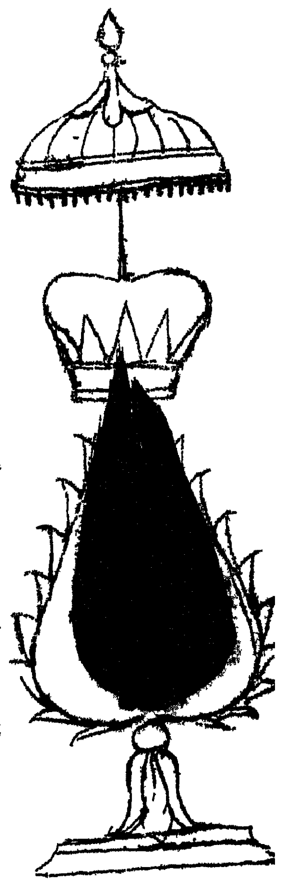
غیر نی چوس لیا اب عرقِ رو و دہان
وہ نزاکت وہ ملاحت وہ رطوبت نہ رہی


[illegible]

ہڈیونکو مری چوسا ہی شب فرقت نی
وہ مزا وہ نمکینی وہ حلاوت نہ رہی

اختر زار پر اب عشق کی تہمت نہ دہرو
دلسی اب چہوڑ دیا آہ وہ حالت نہ رہی

[redacted]



چاہی دنکی تھی ای یار محبت تیری — خوابمین دیکھی ہین چاند سی صورت تیری

یہ کمر عشق مجازیسی بنائی ہمنے — کہل گئی بعد فنا ہمپہ حقیقت تیری

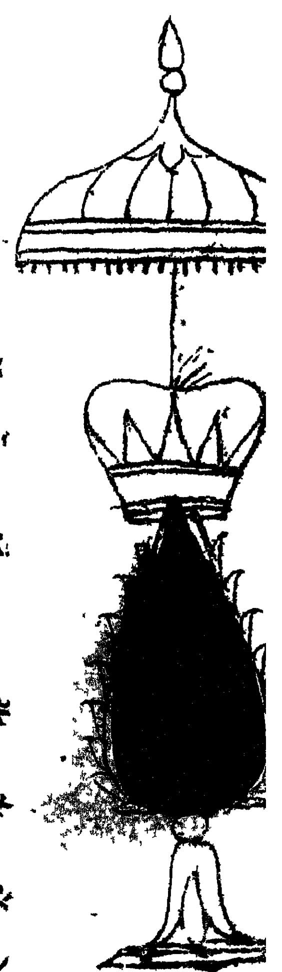
تصفیہ خونکا کرینگی مری عناب لب — پی ہوئی وصل نجائیگی حرارت تیری

ایخدا تیری سوا مین نہین سجدہ کرتا — سنگدل ہی اری بت یہ شرارت تیری

کبھی ہم چوٹ نہن اتی تھی بچاتی ہی تجہی — چشم بد دور ہو ورونیہ کثرت تیری

زلف سی رات بنی تلسی تیری تاری ہین — چاند مین ہمکو نظر آگئی صورت تیری

چاند کا منہہ نہین جو سامنی تیری آئی — نہ وہ پلکین نہ بہوین اور نہ صورت تیری



دین دنیا مین نہین تیری سوا کوئی شفیع

یا علی چاہئی اختر کو شفاعت تیری



[redacted]

ابتو باز آئی [illegible] لے بھائی ہے

ای شہ حسن لاکھون سکۂ داغ
پائی اس عشق کی خزانی ہے

گومتی ہی گلاب کے صورت
آج ای گل تری بہانی ہے

ایک نے بھی نہ دی دوا ہمکو
کہہ چکی درد دل زبانی سے

مین تو در پردہ دل خراش ہوا
تان دمساز ہی ترانی سے

صندلی رنگ یار آجائی
درد سر جائی اوسکی آنی سے

غنچی کہلتی ہین ای گل خندان
باغ مین تیری مسکرانی سے

حسن ہالی مین مہ کا ہوتا ہی
نور رخ بڑہ گیا خط آنی سے

اوسنی پیغام بہیجا اختر کو
آج ہم آئن گی [illegible] سے

شانہ کی کنگھی پی زلفِ دوتا آتی ہے ، رات کے پیچ مین ایک اور بلا آتی ہے

کوچۂ ساقیِ گلفام سی کیا آتی ہے ، لڑکھڑاتی ہوئی کیون بادِ صبا آتی ہے

تیغِ ابرو ہی سی درد جگر بہتا تہا ، ای لو وہ نوکِ مژہ بہرِ دوا آتی ہے

ابر پر ابر چلا آتا ہی کہساروں مین ، خیر ہو خیر ہو موروں کی قضا آتی ہے

دل پسا جاتا ہی للہ بتا دیجئی آپ ، دستِ رنگین سی کہین بوی حنا آتی ہے

تیر اوس ترک کا اوڑتا ہوا آتا ہی ادہر ، مرضِ صیدِ تعشق کی دوا آتی ہے

ایسی نیاری ہی کہ پوشاک پہنکر گلنار ، وہ پری باغ مین بہی اگ لگا آتی ہے

ملکی ہر روز نسیمِ سحری مین ای گل ، بو تری باغ مین غنچونکو کہلا آتی ہے

باغِ عالم مین ہی سبکا چمنِ عمر خزان ، لالہ و گلسی مجہی بوی فنا آتی ہے

لا رویونگا ہی دیوانہ عبث ای دلِ زار ، کونسی گلسی تجہی بوی وفا آتی ہے

یہ قلندر نہوا نانِ محبت سی سیر ، دیگِ اندوہ والم بہرِ غذا آتی ہے

عشوہ و غمزہ بہار اور ادا ہی زخستر
وہ پری دیکھی انداز سی کیا آئی ہے

[redacted]

بنا ہون آج مین مقتول کیا فریاد و زاری ہے
سحر کو دی قاتل اب عروسِ شب کا ہاری ہے

گلِ گلزار خوبی بہرِ سیرِ باغ آتا ہے
تفاخر سی چمن مین چل رہی بادِ بہاری ہے

شب فرقت مین میری حالتین کیا کیا ہوئین صاحب
فغان ہی بیقراری ہی تڑپنا ہے آہ و زاری ہے

کٹی جاتی ہین تیغِ فکر سی عزماسا یہ نکلے
ہر اک انگلی ہماری ہاتھ کی مضمون نگاری ہے

شگفتہ کر دیا ہی خاطرِ غمگین کو مصرع نے
کلی ہر ایک میری نخلِ دیوانگی تمہاری ہے

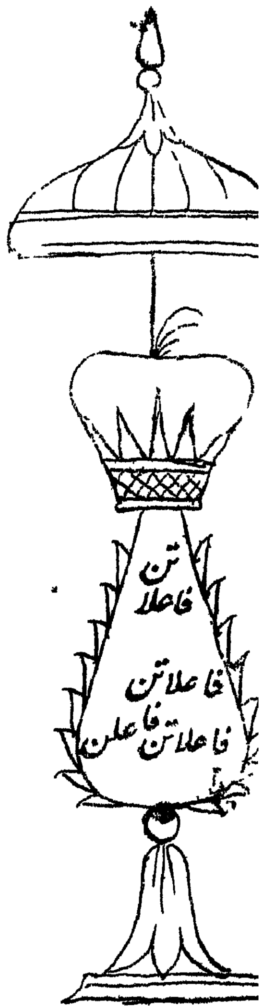
حواسِ خمسہ میری چار چیزون نی بنائی ہین
مروت ہے محبت ہے نمک ہے بُردباری ہے

اور آئی خاکِ مقتولان سم ہو اسی قاتل
پچینکی کاہی سکو حسن جو ایسی شہسواری ہے

شب ہجر آتی اور مر مر کی کاٹا روز فرقت کا

الم ہی رنج ہی بینابی ہی اختر شماری ہے

بحر رمل مثمن محذوف



ہجر ساقی مین حباب ساغر معکوس ہے	داغ مجھہ مجنونکا مثل چتر کیکاوس ہے
شغل شعر و شاعری کیونکر یکایک چھٹ سکی	روح عاشق کو فراقِ قالب مانوس ہے
دور کر جراح پھاہا زخمِ سوز انسی کہین	مرغ آتش خوار داغِ گرم سی مانوس ہے
عشق گیسوئی سیہ سی فکر ہی اندھی ہوئی	مرغ مضمون میرا ہر شعر مین محبوس ہے
بال و پر موجود ہین پر روح تیری کیا ہوئی	ای طلسمی مرغ صد افسوس ہی افسوس ہے
پیچ ہی چال ہی آراستہ ہے زلفین نہین	مکر ہی فن ہو کا ہی تزویر ہی سالوس ہے
تو نی ای رشک ہما گل لالہ اخضر سی کیا	جسم اس بی بال و پر کا پیکر طاؤس ہے
قصر تمہین یادِ رخ سی روشنی کیونکر نہ ہو	دل برنگِ شمع ہی سینہ مرا فانوس ہے
ڈالنا تھیلی مین احتا اور نکلنا تھر ہی	مادہ سگ کی فرج ہی مینا عجب کنجوس ہے



اونگلیان کانونمین دی لی ہی تین ہو نشیار
خامہ تعریف بتان مین صورت ناقوس ہے

کوچۂ الفت مین ہین بیتاب و لکد اسپ کیسے
عشق کی غیرت سے کسکا ننگ او ناموس ہے

کیقباد اسکندر و دارا و جم افراسیاب
وہ سلیمان کیا ہوا کس سمت کیکاوس ہے

کیسی بازار و نمین جا سر شک سے جل گئی
نالہ پر چشم نوبت دل ہمارا کوس ہے

وہی مجکو حشر مین جنت تلک لیجائینگی
اختر ناچار تو مداح شاہ طوس ہے

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مقصور

اس لب لعل پہ قربان بدخشان ہو جائے
زلف پر پیچ پہ سنبل بھی پریشان ہو جائے

سبزہ اگنے سی رخ داغ گلستان ہو جائے
لالہ روئیسی مرا دل گل خندان ہو جائے

تیری کاوش کہین ای وک مژگان ہو جائے
قاتلا کچھ تو مری درد کا درمان ہو جائے

سوزش داغ جگر انکو گلستان ہو جائے
دل آباد بھی عشاق کا ویران ہو جائے

گرم رفتار جو وہ سرو خرامان ہوجائے
فتنۂ حشر بھی جا کمین پنہان ہوجائے

نمکین لب سی ساقی غارتگر ہوش
ساغر بادہ عجب کیا جو نمکدان ہوجائے

آتش طور کی گرمی سی کسے تاب رہے
آفت جان کہین جلوۂ جانان ہوجائے

محفل یار مین ہم رشک سی جلجاتی ہین
ایک پروانہ اگر شمع پہ قربان ہوجائے

فندق دست نگارین سی لی ہی ہتہا
ورق گنجفہ خورشید درخشان ہوجائے

محفل عیش جو طیار ہو دیوانو نمین
مصرع صاف ہر اسرو چراغان ہوجائے

دہو کا کہاتی نہ کبھی روح پریشان اسیر
کوئی تمغا اگر اسی جان پی دربان ہوجائے

وہ سمجہ جاتی صراحی کا لہو پیتی کیا
بزم میخوار مین مینوش جو ہیجان ہوجائے

تن سی سیر گلستان جو کرون اے قاتل
برگ گلزار ہر اک خنجر بران ہوجائے

کانکی سبز مسی کیا لال ہوا ہی شاعر
طوطی ہند ہی کیون کر نہ خوش الحان ہوجائے

تار طنبور تری بن مجھی زنجیر ہی ہون
بزم عشرت بہی مجھی خانۂ زندان ہو جاے

کیا لکھوں تیسی شفق پہول گئی انجو رشید
یاندان آپکا یہ گنبد گردان ہو جاے

کجکلا ہو نگا جو مضمون قبا قطع کرون
شکن خامہ مجھی چاک گریبان ہو جاے

کیون ڈراتی ہی شب ہجر مجھی آ آکر
کوئی لڑکا تری اندہیر سی گریان ہو جاے

میری داغونکی رخ صاف نے کہولی قلعی
تجسی آئینۂ مہتاب بہی حیران ہو جاے

بن تری شاخ شجر جانکو آری ہو جاے
تختۂ لالہ مجھی گنج شہیدان ہو جاے

ایک ذرا آنکھہ نہی ہی تو قیامت دیکھی
ستم و قہر و غضب آفت طوفان ہو جاے

شاعرا مصرع تر کی کبہی تعریف ہی کر
باغبان آج تو ہمدرد گلستان ہو جاے

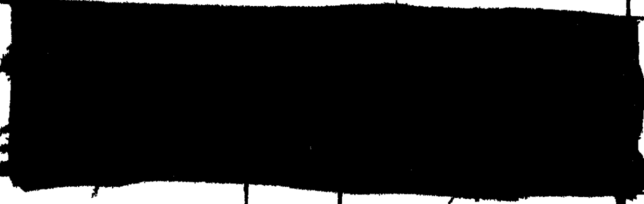
شجر تیغ کا جہو نگا جو لگی ای قاتل
میرا ہر زخم بدن غنچۂ خندان ہو جاے

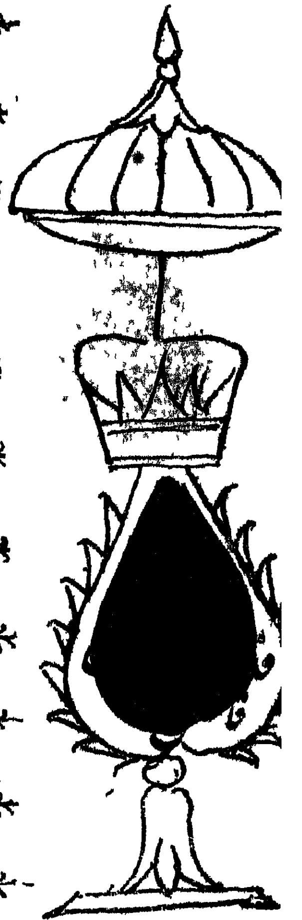
روح ہٹتی مری کیونکر نہ سیہ خانہ مین
ملک الموت جو دروازیکا دربان ہو جاے

دامن ابر مین کیونکر نہ چہپائی صورت
منہہ نہین سامنی وسکی مہ تابان ہو جاے

زلف مین اول و آخر نہ ملی قصی کی — اس کہانی کا کسی اتکو پایان ہو جائے

اختر زار کی بر لایہ دعای اللہ
حامی ہر امر مین حیدرِ شہہ مردان ہو جاے


[redacted]



لالہ و گل کو چمن مین کہلنے کی لالی ہوئے — زخم گلچین پہر چمن مین دیکہی آلی ہوئے

عشق ساعد مین بنی ہین یہان بہی شمع — داغونکی جہلکی ہر آتش کی پرکالی ہوئے

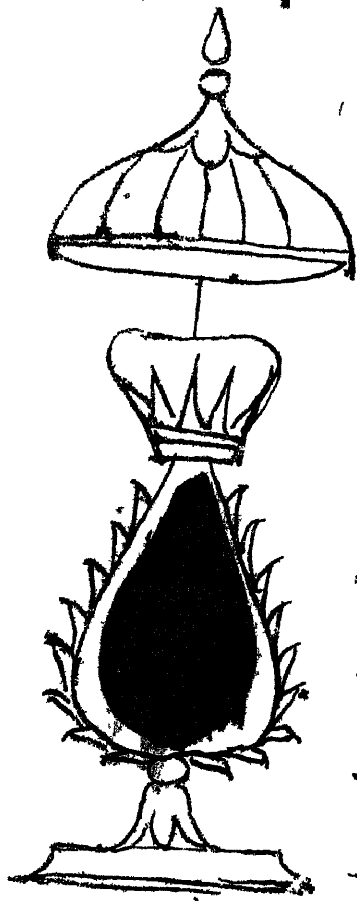
اب خس و خاشاک مژگان کیون نہ بہا یاکری — بام قصر دلکی دونون آنکہین پرنالی ہوئے

ابرو و مژگانکی الفتین چلا جب سیر کو — سرو گلزار و نمین سیر یجانکو بہالی ہوئے

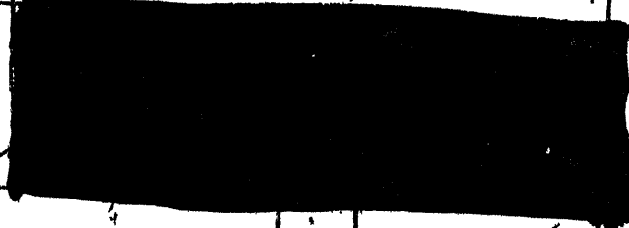
بجلیان کانونکی جب غنیچونکی جانو نیر گرین — کانٹی چمکی ہماری آنکہہ مین جالی ہوئے

خار کوکب ہوگئی صحرا درخشان ہوگیا — جیب بیضا کی صورت پانوئکی چہالی ہوئے

بالیان کانونکی صاحب رشک انجم ہوگئین — چاند کی ہالی کی صورت کانکی بالی ہوئے



اب ہمین کا ہیکو پونچہی گا وہ یکتای زمان
اوسکی ای اختر ہی اب چاہنی والی ہوئے


[redacted]

چاند ہمکو دکہا دیا کسنے — دلکو ہالہ بنا دیا کسنے
مشک زخمون کی واسطے لا ہو — کالا مرہم لگا دیا کسنے
کس سی مضمون آبلہ پایا — یہ دُرِ بی بہا دیا کسنے
گرمیِ عشق سے ہوا ناسور — شمع رو کو رلا دیا کسنے
آب دندانکی موج مین ای بت — میرا مردہ بہا دیا کسنے
قفص تن مین دل پھڑکتا ہی — بی زبان کو ستا دیا کسنے
چاندنی رات سی تن گورے — داغ ای مہ لقا دیا کسنے

سینہ اختر بنا ہی گنجینہ

ظلم صنم نے سکھادیا کسے

کالی راتون مین یہ گیسوئی سیہ مار آئی
زہر دینی کو تری طرۂ طرار آئی

ہین بازارون مین سودا کیا ای قاتل خلق
خانہ جنگی پہ کمر باندہ کی اغیار آئی

دُرِ دندان کو عبث عشق مین دکہلاتی ہو
جوہری حُسن کی آپہنچی خریدار آئی

بد قماش ایسی ہوئی چپتی کرتی ہین غلام
ورقِ گنجفہ دم بازیسی سب ہار آئی

سرخ رو شوقِ شہادت سی ہوئی ای قاتل
سر بکف آئی جو مقتل مین سبکبار آئی

یا الٰہی یہ بگڑ جای کہین اپنا بناؤ
محفلِ عیش مین دو چار طرحدار آئی

غیر موزی ہوئی کس پیچ سی بل کرتی ہین
کیونجی کیون گیسوؤنکی سانپ ہمین مار آئی

اختر اسطرح نمازون مین ہل ہو مصروف
جسطرح سامنی سلطانکی گنہگار آئی

پلا ایاغِ محبت شراب کی بدلی | نہ داغ کہاؤنگا ساقی کباب کی بدلی

چمن مین اب گلِ شبنم پرُس ڈالونگا | تجھی کہاؤنگا مین آفتاب کے بدلی

پرووُ سیخِ مژہ مین شکار حاضر ہے | دلِ برشتہ ملا ہی کباب کے بدلی

جو غرق بحر کرم ہوتی فکر دریادل | دُرِ آب پر نظر آتی حباب کے بدلی

کہانی عشق کی تمکو سلایا کرتی تہی | یہان فسانۂ گیسو ہی خواب کے بدلی

مریض ہون خفقان جا بجا بنفشانی ہے | پسینا آپ کا پی لون گلاب کے بدلی

مثالِ سرمہ لگی کیون نہ گرد کوی سوار | غبارِ راہ ملا ہی نقاب کے بدلی

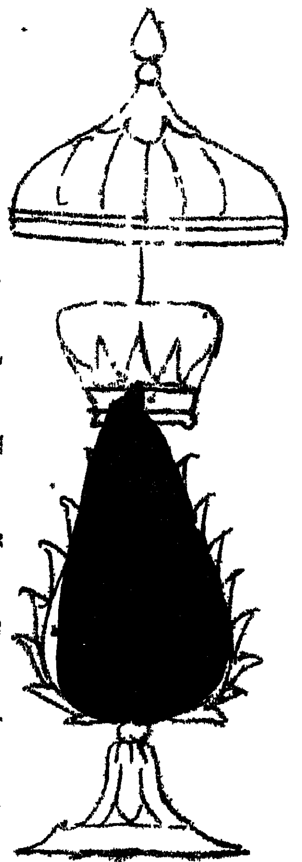
تمہارے عشق مین فاضل بہی ہوگئی مجنون | بغلین رہ گئی پتہر کتاب کے بدلی

تڑپ تڑپ کی یہ بسمل بنا ہی صورت | ہوا ہی سکتہ سا اضطراب کے بدلی

الٰہی خیر ہو ختر کی قاصد آ پہنچا

سوال تنک کری وه جواب لے بدلی

[redacted]



سینه وه ون داغدار دیکهی کبتک رہے ... سارا بدن لاله زار دیکهی کبتک رہے

هجر مین پائی هو داغ دل هی بهت باغ باغ ... رنگ رخ گلعذار دیکهی کبتک رہے

لطف جوانی گیا رخ ضعف سی هوا ... اپنو خزان هی بهار دیکهی کبتک رہے

سینه هوا لاله زار گل هی کهلی هین هزار ... سیر الکبوتر نگاه دیکهی کبتک رہے

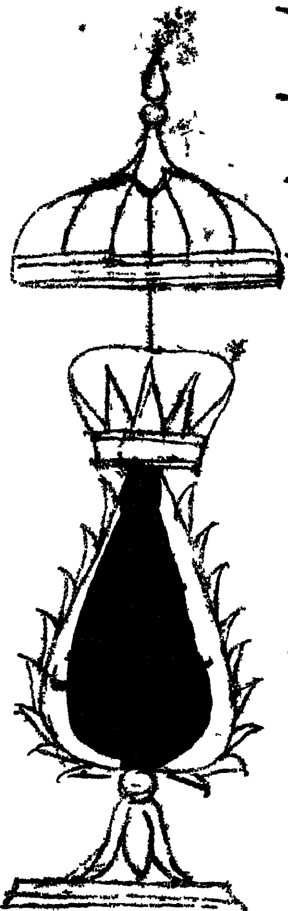
عاشقو نکی صفین یار همکو هی کرلی شمار ... اشک الم کی قطار دیکهی کبتک رہے

شیشه هی کا هی قصور اسکو کرون چور چور ... ساقی و ساغر خمار دیکهی کبتک رہے

سال سی ملتا هی سال کچهه نهین اپنا خیال ... بیخود و بی اختیار دیکهی کبتک رہے

همتو ترازو هوی تیری نگه مین تلی ... تیر مژه وار پار دیکهی کبتک رہے

ای مری آئینه رو زنگ نه لا دل پی تو ... پهول سا دل غبار دیکهی کبتک رہے



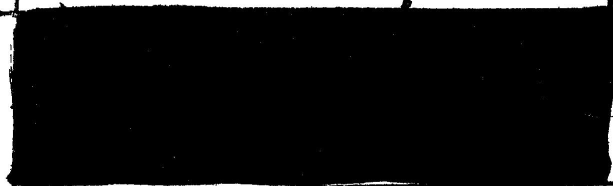
داغوں کی آنکھوں سی یار دیکھی تیری بہار — یہ ہمہ تن انتظار دیکھی کہتک رہے

جال او ٹھا زلف کا پہانسنے ای پر دغا — جہو لیمین تیری شکار دیکھی کہتک رہے

خام طبیعت رہی آہ نہین پختگی — محفلوں مین نیسوار دیکھی کہتک رہے

اختر بی برگ و بار عشق مین ہی بیقرار

ماہ کی اوپر نثار دیکھی کہتک رہے



ابھی کیون آج کیا پیامنا ہی — نگہ کی تیغ کو سیدھا کیا ہے

سیہ زلفون مین اپنا دل پہنسا ہے — عجب دام محبت یہ بلا ہے

کبھی خلوتمین آئینہ نہ دیکھا — وہ بت کیا اپنی صورتسی خفا ہے

کرو فرہادسی یہ کڑوی باتین — مجھی شیرین زبانی کا مزا ہے

لگائین خاک اوس دہلیز کی ہم — طبیبو درد سے کہ یہ دوا ہے

اوڑادی خاک عاشق اوس گلیسی | یہی شکوہ بس ای بادِ صبا ہی

زمین پر عشق سی بہرہ کسی ہی
فلک پر رتبہ اختر گیا ہی

مری محصول کا حاصل کہان ہی | یہان قابو مین تیرا دل کہان ہے
پڑی ہی اسپہ صاحب ضرب دستے | بنا لوٹن کبوتر دل کہان ہے
کرون کیا سیر گلزارِ جوانی | فراغت ضعف سی حاصل کہان ہے
مقابل ہو ہماری ماہ رو سکے | بنی ناقص مہ کامل کہان ہے
نپائی انتہا سی عشق ای دل | ہماری بحر کا ساحل کہان ہے
جلاؤ کالا دانہ چشم بد دور | کہان ہی گال کا وہ تل کہان ہے

ابہی مانگا تہا اوسنی مجہسی بوسہ

کہاں ہی اختر سائل کہاں ہے

[redacted]

یاد مین اپنی یار جانیکے ‌ ‌ ‌ ہمنی مُر مُر کی زندگانیکے

دوستونکو عدو کیا ہمنے ‌ ‌ ‌ کر کی تعریف یار جانیکے

کیونجی کیون مار بیٹھین محفلین ‌ ‌ ‌ چار مین گفتگو زبانیکے

کیون نہ رسوا کرین ہائی مین ‌ ‌ ‌ یہ کہانی غم نہانیکے

روح ہوگی حشر مین صاحب ‌ ‌ ‌ اک نشانی سرائی فانیکے

خاکسار سے بڑھ گیا انسان ‌ ‌ ‌ ارض پر سر آسمانیکے

زرد صورت پہ ہجر مین نہ ہنسو ‌ ‌ ‌ شرح ہی رنگ زعفرانیکے

آج کل لکھنو مین ای اختر

دھوم ہی تیری خوش بیانی کی

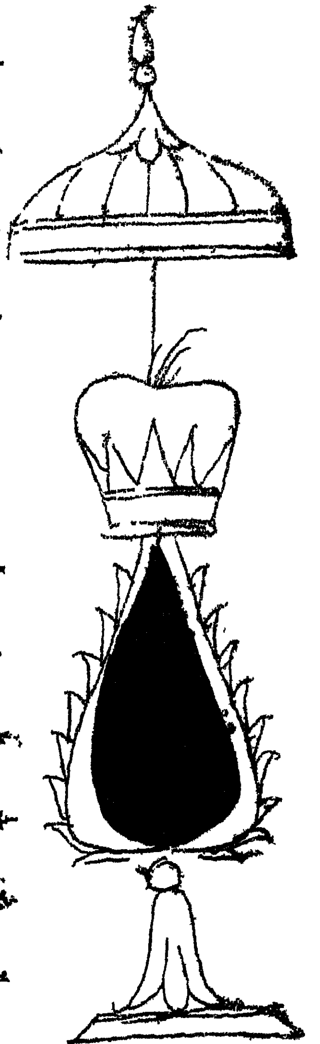
[redacted]

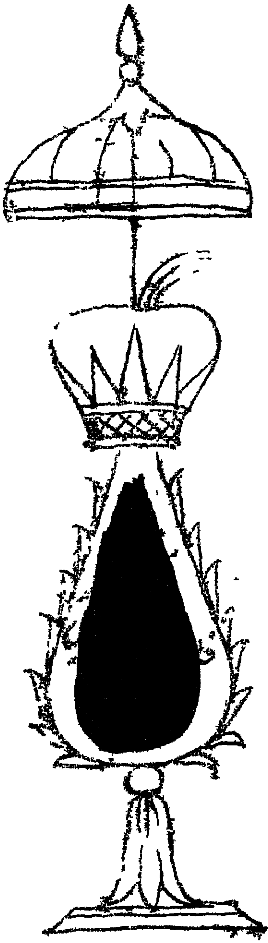
یاد قد مین ہوس دار لئی پہرتی ہے	ہجر گل مین بسر خار لئی پہرتی ہے
کیون نہ ہم رتبۂ کرسی ہو مرا پایۂ عشق	عرش پر یار کی رفتار لئی پہرتی ہے
ای پری تو تو ہی کم مشرب و بیہوش جہان	ساتھ سرشار ہی دو چار لئی پہرتی ہے

فکر دل دادہ سی آزاد ہی وہ جان جہان
آنتو اختر سا وہ دلدار لئی پہرتی ہے

[redacted]

عجب غیرت بدر وہ ماہ رو ہے	وہ انسان نہین ہی پری ہو بہو ہے
گرہ سال ہجرت کی عاشق نہ نکلی	کمر موی ناف جبین عقد سو ہے
کیا دست نگین سی مشغول جب جب	شفق کی بہی منہ پہ چہارا لہو ہے





ہزج اور رمل سی تقارب ہوگا
یہ بحر روان عشق کی آبرو ہے

یہ مضمون دیوان مین تک لیتا
سمجھتا اگر چاک دل کا رفو ہے

پہری بزم مین گالیان بہی سونگا
کہ تم تم سی بہتر مجہی اوسکی تو ہے

فلک شیشہ بنتا ہی بزم پری مین
جسی مہر سمجھی وہ اوسکا سبو ہے

مری عشق کی دہوم بازار مین ہے
تری حسن کی گفتگو کو بکو ہے

پلائین علی جرعۂ آب کوثر
یہی لمین اختر کی اب آرزو ہے

[redacted]

دلال جنس دل کی خریدار ہو گئے
دوکان بند کرتی ہی بازار ہو گئے

پڑہا تمہاری عشق کی بیہوش کر چکی
عیار ہو فریبی ہو مکارہ ہو گئے

وصف رخ عذار جو یہ تو گلن ہوئی
کاغذ کی تختی تختۂ گلزار ہو گئے

گل کیون نہ پہول پہول کی کہلجائین عندلیب
ہمسی قلندر آگئی زردار ہو گئے

کیا رشک تہا کہ تین عناصر مین جا ملے
آب و ہوا و خاک مین ہم نار ہو گئے

مقتل مین سر بکف ہمین آتی ہین قاتلا
شانونسی بوجہہ اوترا سبکسار ہو گئے

اختر کی اب طبیعت و دل نرم ہو گئی
اتنی کڑی اوٹہائی کہ ناچار ہو گئے

[redacted]

ترانی مین تری بلبل خدا تاثیر پیدا کرے
گل و صیاد و مطرب کے پہٹنے جو کانکی پردے

ہمین بہی جا بندی و سرو قد آتا ہی گلشن مین
کرم سی ہمکو اپنی بہی نہال ای باغبان کر دے

اری مینوش منحانہ مجہی مست محبت کر
خم و جام و صراحی شیشہ و مینا سبو کر دے

یہ تعویزِ محبت کی بہی اوترا نہ گردن سی ہے
مری سینی پر اک پتہر کی سل ایجان تو دہر دے

اڑا دون عالمِ وحشت مین مین تختِ سلیمان
سپہر جائین مجہ ہی پر کی ادئی شک پڑی پردے

اسی جرئت ملی او گہی سجا کرتا ہی دیوانگی
مہ و خور شمس و بدر او چاند سورج بہم اختر دے

[redacted]

ہر اک بیتِ مبارک تیرِ مژگان کا نشانا ہی
دلِ صد چاک اپنا گیسوی جانانا کا شانا ہے

کرن مہتاب کی تار و نکی موتی مانگ لیتی ہین
غبارِ راہ مرقد پر ہمارے شامیانا ہے

یہ باطن فرقتِ اغیار لکہدیتا مصرع مین
غزل گوئی تو ایک استاد شاعر کا بہانا ہے

بچاتی ہی یہ مین شعر خود کو فکرِ نالہ سے
مجہی قصرِ فلک آہونکی صد عیسی گرانا ہے

غزلمین حال اپنی ہڈیونکی درد کا لکہدون
کوئی رشکِ ہما ہن جال مین مجکو پہنسانا ہے

پڑہی کیا اس مین ہاتہہ صیاد ان شاعر کا
فلک اس عندلیبِ خوش بیان کا آشیانا ہی

قتیلِ ابرو و مژگان اسیرِ گیسوئی جانان
یہی ہین نام اس اختر کی قائل اک زمانا ہے

[redacted]

بنکی محروم پہری جا کی خواہان کتنی
تیغِ خامہ سی کٹی گبر و مسلمان کتنی

سلسلہ آہ رسا کا نہ گھٹا زلفون سے
اس سیہ خانہ مین قید ہین پریشان کتنی

کوسِ غم نوبتِ دل آہ نشانِ عاشق
رشک کرتی ہین مری نام سی نیشان کتنی

اس ملاحت پہ نہ جھلایا کر اے قاتلِ خلق
خالی کر دینگی لبِ زخم نمکدان کتنی

اب تو اختر کی یہی صحبت کے پڑی ہین لالے
فائدہ کچھ نہوا ہو چکے درمان کتنے

[redacted]

مین تو پروانہ شمع رو تو ہے
مین ہوان بد وضع نیک خو تو ہے

پیچ پیچی کسکو صاف کرتا ہی | شکنِ زلف مو بمو تو ہے

میری پلکین کرن ہین سوز جگے | اور گلِ آفتاب رو بو تو ہے

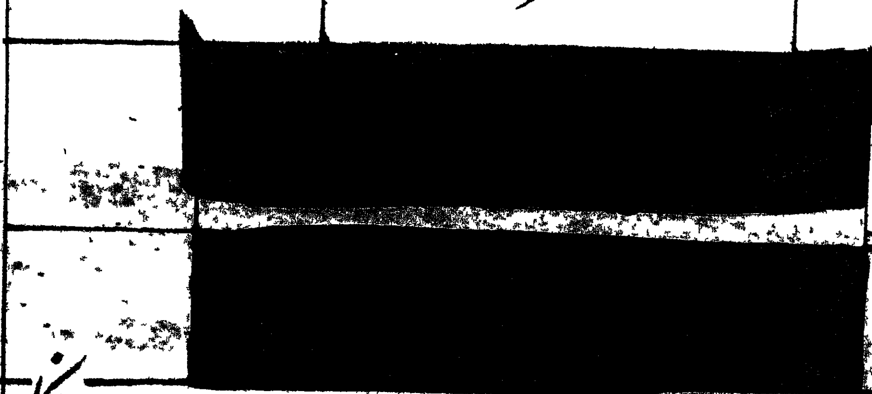
زخمِ ابرو نی مہربانی کے | اری مژگان پی رفو تو ہے

مہر ساغر ہی ماہ شیشہ مے | ای فلک جام کا سبو تو ہے

کیسی پردے مین بولتی ہین رگین | بین کا تارِ خوش گلو تو ہے

ساغرِ مہ ترے ہتھیلیان ہین | شیشۂ مہر کا گلو تو ہے

تیغِ ابرو نہ مار اختر کو
قاتلا واہ سرخرو تو ہے


[redacted]

خلوتو نمین تیرے محرم جشنی محرم نکلے | سرِ بازار بڑی دہوم سی اب ہم نکلے

سر برہنہ جو مرا نیّر اعظم نکلی | سر بازار اوسی دیکہنی عالم نکلی

کشتِ دہقاں کی بہی برباد ہی ای ابرِ مژہ | اشکِ تر آنکہہ سی شاید کہ بہت کم نکلے

بتِ قاتل نی مرا خون کیا مقتل مین | نامِ اللہ زبان پر ہو اگر دم نکلے

کیا لڑکپن سی مجہی شوقِ مسلمانی تہا | آنکہونپر ابرو بہی سجدے کی لئی خم نکلے

پیتری خوب ٹلتی ہین بچا جایی چوٹ | پنجہ ہاتہہ مین تو لی ہوئی برہم نکلے

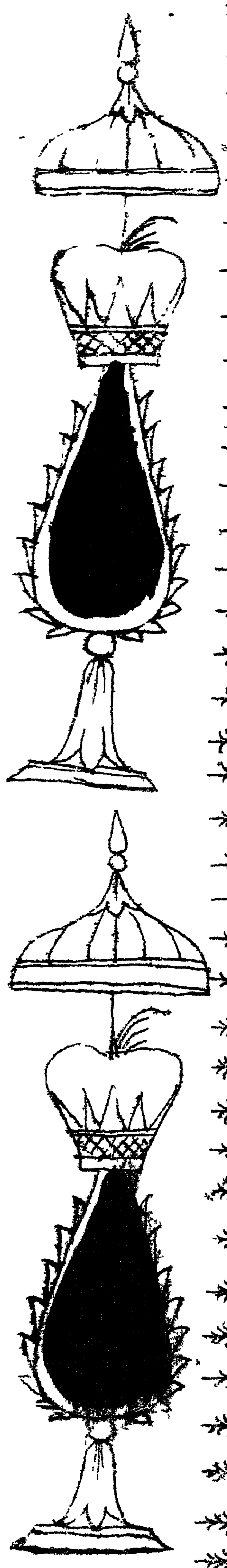
شادیِ وصل شبِ ہجر مین ہو جاتی ہی | میری سینی سی الٰہی یہ کہین غم نکلے

ہم فقیرونکا فسانہ جو سنی گوشِ فلک | کیا عجب جام بکف پیر زمین جم نکلے

ہمین ہوگا تہا حبابونکا سن ای بحرِ کرم | آنکہہ سی دیکہہ لیا دیدۂ پرنم نکلے

سبزہ زاری [illegible] سی مرہم نکلے

کسی شاعر کو نہ پہلو مین بہٹا تو ای ماہ | اختر زار غزل گوئی مین کیا کم نکلے



[redacted]

ہدہد و تم مین سی اوس گلکی خبر لائی کوئی — ای سلیمان کبوتر ادہر آجائی کوئی

شہر یار آج ہی دربان اک چوکہٹ کا — باز ہو پہنچی گتی دروازہ پہ کہتائی کوئی

سبزہ خط ترا پامال کئی دیتا ہے — بوٹیان پہر دا باغ سی کیا لائی کوئی

اہی زندہ لب جانبخش مسیحا سی ہون — سر پہ بیمار کی جانا نکو بلا لائی کوئی

کہولو دروازہ رقیبو مین کہڑا ہون باہر — مر گئی گر کسی جیتا نہین اب ہائی کوئی

کاسہ چشم ہر اک در پہ ہی ای یوسف دہر — بہیک اس مصر کی بازار مین دلوائی کوئی

رمز اغیار سی اختر سی رکاوٹ جب ہے — بات تو کوئی کری غیر سی چلجائی کوئی

[redacted]

اشکو نکی ہاتہہ سی ٹپ ہی آبرو مری — رسوا ہوئی زبان سی یہ گفتگو مری

ضد مین شمع ہو گئی آتش مجھ نہین — مین ای پری ترا ہون نہ آتش تو مری

مجھو نسی دیکھہ لوتی زمانیکا انقلاب
میری طرح پری بہی کری جستجو مجھے

اندہی ہوتی جمالِ بہانتا ہی تسی رقیب
ابجمی جیسے داغِ مہر سی اب احتسجو مجھے

زلفِ رسا سی غیر پریشان کیجیے
اودہ بہون خلافِ وضع نہین ہی تو خو مجھے

لکہنہ ہیجو نگا جو نامی مین خضر یقین ہی
پڑہتا پہرے گا یار غزل چار سو مجھے

[redacted]

[redacted]

بدلی ہوا اوڑائی اگر چشم تر کہلے
شرمندہ لالہ ہوتی جو داغ جگر کہلے

شیرینیِ سخن سی دیوان قند ہی
کچھ کچھہ مذاقِ شعر بہی ادنی ہنر کہلے

بگڑی بناؤ غیر و نکا شب باش ہو جئے
دلبند ہو رقیب اگر دستی در کہلے

گم ہوگئی ہیں جیسی پوچھو نہ اسی میان
کیونکر کمر کی عشق مین راہ سفر کہلے

نثار ہی بدل ہی ترا جوہرِ حُسن — اختر کی سلک نظم مین کیا کیا گہر کہلی

[redacted]

عشقِ رخ مین شراب احمر دے — نمکین لب سے جامِ گل بہر دے

ہون مقابل قبا کی دستی سے — صف مژگان کا مجکو لشکر دے

رطب یابس مانیکا چکہین — خشک جا نو تکو یہ لب تر دے

سا دی اشعار پہاڑ ڈالونگا — مخملہ ہون قبا سی تیز زر دے

اختر خوار اب ہی تشنہ دہان — یا علی اسکو آبِ کوثر دے

[redacted]

حال دل ای بتو خدا جانی — سچ ہی سچ اسکو غیر کیا جانی

لطف اشعار پوچھو شاعر سی
بیوفائی وہ بیوفا جانی

پہوٹ کر مطلعون مین روتی ہین
سولکا احوال کوئی کیا جانی

سخت کوشی غزل مین پاتا ہون
نازکی میرا دلربا جانی

لاکہہ مین فیصلہ چکاتی ہو
مدعی کیون نہ مدعا جانی

مرضِ عشق مین اثر ہوگا
میرا ہر شعر وہ دوا جانی

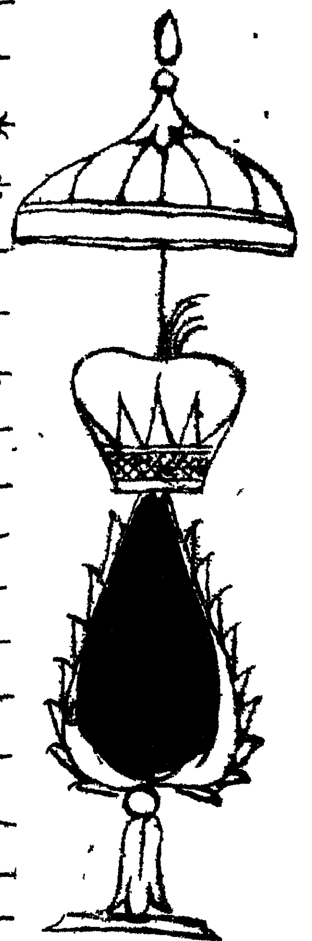
کشش دل سی کہینچ لاتا ہون
میری دل کو وہ کہربا جانی

آج بیہوش ہوگیا اختر
کیا ہوا کیا ہوا خدا جانی

[redacted]

مثال شام ہجران ہر سحر ہی
نمودِ صبح فرقت رات بہر ہی

نہ سایا ہی نہ کچھ آسیب و سودا
غریبون پر پری روکی نظر ہی



سر بازار رسوا کر رہا ہے | کسی پردہ نشین کا دل مین گھر ہے

تری چوکھٹ سی مین ماتھا رگڑون | مجھی صندل لگانا درد سر ہے

کبھی اوسکو بھی کرلی صید ماہی | یہ مرغ دل جو ہے بی بال و پر ہی

وہ سینہ ہی مثال تختۂ گل | رگ گل میری جانا کی کمر ہے

گھٹا دیتا ہی قدر لعل یہ خون | ہمارا اشک کتنا بد گہر ہے

لڑاتا ہون صف مژگان سی آنکھین | نہ غم ہی اور نہ دہشت ہے نہ ڈر ہے

عبث سوتا ہی اختر چونک اوٹھہ تو
خیال زلف و رخ سی بیخبر ہے

[redacted]

جب دہن اوسکی مسّی ہی بھی تک گئی | بدلیمن جیسی کی ستاری چمک گئی

للّہ رعب عشق ذرا دیکھہ لیجئی | بھر بیٹھتے ہم رقیب کو پہلو سرک گئی

تیرونکی بہال اوتر گئی اربہی نگاہ سے — مژگان یار سی مری دیدی مین اٹک گئی

اوسکا تسی نہ غیر کو خاموش ہو چلے — صاحب چراغ داغ زیادہ بہڑک گئی

شاخ گلاب باغسی بیجا نہ کہیچے — اوسکی کلائی ٹوٹ گئی کیون جہٹک گئی

مضمون مہر و ماہ لکہی ہونڈہ ہونڈہ کر — پیدا ہوئی زمین پر اوترا فلک گئی

اینکل خلش رقیبونکی جاتی نہین کہبی — کانٹی ہی دشت ہجر مین ہمسی کہٹک گئی

تیر قلم سی مرغ معانی ہوا جو صید — ہلنی لگی وہ لوٹ گئی اودہر پہڑک گئی

دروازہ بند دیکہہ کی اولتی پہرے حضور سے — اختر تمہاری حال مین ہہی کیا کیا شک گئی

[redacted]

کفر کی صورت کہلے دنیا مین اسلام سے — اوٹہہ گیا پردہ بتونکا بہی خدا کی نام سے

ہاتہہ کیا آئیگا وہ صیاد ہوئی شیر دل — طایر مضمون اوڑایا اس قلم کی دام سے

غنچہ سان چاک قلم کہل گیا اہی گلبدن
تازگی دلکو ہوئی اس عارض گلفام سے

غیر کی بوسہ لیا پستی ہین ہم و لمیں صنم
کیسی پہر گئی ان آنکہو نکی بادام سے

چرخ سی زیر زمین کیا گیا ستارہ گر گیا
ایک لحظہ بہی نسویا ایفلک آرام سے

شعر کو ایسی مجہی چہٹی کہان اے نازنین
بارکش کو دہر مین کیا کام ابرام سے

قد و بالا سی تری اور گیسوی شب تاب سے
آنکہہ مین پہرنی لگی صبح قیامت شام سے

فرقت دلدار مین کی دن کٹتی لگے
صبح محشر خوب ہی ہجر و الم کی شام سے

عشق کی مضمون عبث لکہتی ہو اے حبیب
بار کب آتی ہین قاصد حسن کی پیغام سے

[redacted]

رہ کی غربت مین ہم انداز وطن بہولی ہی
سلکہ نازسی الفت کی چلن بہول گئی

زلف سی پہر یاد فراموش ہمی زلفو نکی
جب جلب لکہہ لیا شہر ختن بہول گئی

دیکھی عاشق گلزار کو زندانِ چمن
میری پھر کی لی سر چمن بھول گئی

چوکڑی یاد کریں میرے حواسِ خمسہ
چال وحشت کی ان آنکھوں سے ہرن بھول گئی

تہی خوش چشمی سے تھا چکا یہ سبزۂ خط
کھیت دو کھیت ما غول ہرن بھول گئی

بن گیا یہ دلِ ناسفتہ لبِ دندان سے
کیا معمّا ہے کہ مضمونِ دہن بھول گئی

یاد یارانِ عدم نے کیا محکو
نئی قید یکو اسیرانِ کہن بھول گئی

آبِ کوثر کا کوئی جام پلاؤ ساقی
اختر زار کو کیا شاہ زمن بھول گئی

[redacted]

تلووں ہی میں ہے جائے حنا صحرا ادھر آئے
اسکو نہیں وہ یہ جا جو دریا ادھر آئے

کیا خونِ شہید انسی عبث اور گیا قاتل
ہولی ہی یہ بسمل کا تماشا ادھر آئے

صاحب ید بیضا کی ہی کھل جائے گی
آئینہ سے تیرا کف پا ادھر آئے

ہشکلی نہ کبھی بہر مرض مجکو دوا دے — وہ قاصدِ جانبخش و مسیحا ادہر آئے
چہتی ہے کہ ہر بندشِ اشعار سی فکر — مجنون نہ بنی قیس نہ لیلا ادہر آئے
غیرونسی سلجہوا نہ یہ گیسوی پر تاب — زنجیر بنی زلف کا سودا ادہر آئے
اشکونسی بہا دون خس و خاشاک مژہ کو — پر نالہ کرون گریہ جو نالا ادہر آئے
چہوڑون نہ کبھی زلفکی پہندیسی مین اسکو — اختر ساجو معشوق خدایا ادہر آئے

[redacted]

بدلیگی برابر ہوئی نہ زمین تر بہی — برساتکی گہٹونی نہ دکہلائی سحر بہی
کبتک مرا دل شمع صفت لو نسی جلیگا — آخر کبہی ہو گی شبِ فرقت کی سحر بہی
لہراتی تیری زلف تو نیلی ہوئی اغیار — کالونکی لئی زہر ہوئی ایک نظر بہی
بند گلی ملکی ہمین غنچہ نہ کیجی — کہیی تو کرین عید مین قربان جگر بہی

خار و گل و صیاد و شجر پھونک چکا مین
آہو کی لئی شعلہ ہی ایجان اثر ہے

دیدار کو منظور رہی چشمانِ محبت
مشتاق ہی کی تا نو کی رہتی ہی خبر ہے

پردہ ہوا مضمون پر ان آنکھونکی آگی
دیوار ہوئی کان سنی پھر نہ خبر ہے

گھٹ جائے وہین صفحۂ کاغذ کا گلا ہے
پائی نہ کبھی صوف کا تار اسکی کمر ہے

امید بڑہی شوق تڑپکر وہین پہنچائے
صیّاد اگر قطع کرے وحشی کی پر ہے

آجائے خزان پھر نہ چلی باد بہار
مین دیکھ لون گلشن کو اگر ایک نظر ہے

دستار لپیٹا کرے پٹکا رگ جانکا
مفسد کی وہ فصاد نپایگا کمر ہے

سینی مین ہی رہتے ہین غواص معانی
نظر و چمن پرو لیتی ہین اشکونکی گہر ہے

اختر کی ہٹے پھکتے ہین علی آکی مددگر
اس ٹہاٹہ مین لیتی نہین ہم منہ مین سپر ہے

[redacted]

سایۂ بالِ ہما سلطانکی سر پر چاہیے
اور فقیروں کی لئی ظلِ پیمبر چاہیے

دستِ رنگین کی جسون ہو دیا ہمار نگا
اس سلیم کی لئی پلکونکا نشتر چاہیے

تجھ پریکی واسطی کافی ہی یہ سایا عشق کا
صوم و تسبیح و عبادت بہرِ اور چاہیے

داغ سینہ خانۂ دل کی ہیں پاسبان
ای پری دربان دروازیکی باہر چاہیے

دستِ عاشق کہاتسی اگیا کی محرم ہوگیا
ان حیابونکی سے لئے صحبت ہمیں دم بھر چاہیے

ہدہدیونکو چوستی ہی صبحِ فرقت آ پڑے
دیو شبکی واسطی عاشق سیا لانو چاہیے

یا علی اب یاد مجکو حوضِ کوثر کرو
آبِ نہرِ خلد کا اختر کو ساغر چاہیے

[redacted]

رخِ رنگین چمن سے بہتر ہے
تیرا کتا ہما سی بہتر ہے

سیرِ غربت وطن سی بہتر ہے
داغِ سینہ چمن سی بہتر ہے

کہو دیتا ہون قبر مضمون تن
کلکِ غم گورکن سی بہتر ہے

ہر بنِ مو ہوا ہی بابر لیٹ
ننگا پن پیرہن سی بہتر ہے

مار بیٹھین گی ہمکو محفل مین
غم کن انجمن سی بہتر ہے

یہ ملاحت کہان کسی گل مین
رخ ترا یاسمن سی بہتر ہے

مہر و مہ شرم سی ہین زیر نگین
ڈنڈیہ نورتن سی بہتر ہے

تیری بازو پہ اپنا دل باندھون
یکّہ یہ نورتن سی بہتر ہے

شہر خاموش کی ملی جاگیر
ہمکو خلعت کفن سی بہتر ہے

زرد غم سے ہی گو مرا خسارا
تیری سیبِ ذقن سی بہتر ہے

تلخ گوئے مذاقِ اختر ہی
تیری شیرین دہن سی بہتر ہے

عشق گل مست اور بلبل چمن مین مست ہے — شہر مین ہر ایک اک دیوانہ ہمین مست ہے

گر گئی کیا کیا زمین مین بادہ خوار نوجوان — پیر چرخ نیلگون بھی پیر ہمین مست ہے

رقص ساغر دور مے مین دل کرے گا چور چور — شیشۂ نازک بھی ساقی انجمن مست ہے

بزم مے مین نوجوان مضمون نو پیدا کرین — شاعر سرشار اشعار کہن مین مست ہے

زہر کھائینگی رقیب نیلگون اس لفظ سے — دیکھی مار دو سر ملک ختن مین مست ہے

ساغر حب علی میخانۂ قدرت مین پی — پنجتن کی عشق مین مرد کفن مین مست ہے

سوتا جاگ اوٹھا خیال بزم بادہ نوش سے — عاشق مخمور تن چاہ ذقن مین مست ہے

ساقیا تیری لب میگون کی یہ تاثیر ہے — سنبل برگ سبز بھی تیری دہن مین مست ہے

عین ہشیاری ہے جنت بیخودی مین لی لیا
تو تو اختر الفت شاہ زمن مین مست ہے

[redacted]

پنجتن کی یاد مین مژدہ امانت لیے
پھر رہا ہون ہاتھہ ہمکو سونپی جنت لے گئے

ای فلک زیر زمین تو پاؤن پھیلانا ملے
کیا یہ ارباب تنعم مال دولت لے گئے

مر کے بھی دنیا کی جھگڑے سے چھوٹی کیا کہین
جاتی زر داغ اور کفن ہم جاتی خلعت لیگئے

خاک کی اب کوئی جا نا ہمین واپسی لگے
عاشق بیمار فرقت میری تربت لیگئے

کیا ہوئی قاضی کہان ہی مفت زر اپنی محتسب
جُبّۂ علم اور دستار فضیلت لیگئے

تو بتا لیجائیگا کیا جز می و معشوق اور
آہ اختر سب تو اپنی اپنی قسمت لیگئے

[redacted]

ای حسین شاہد اصلی سی عشق پاک ہی
جامۂ عریان تنی عباد کی پوشاک ہے

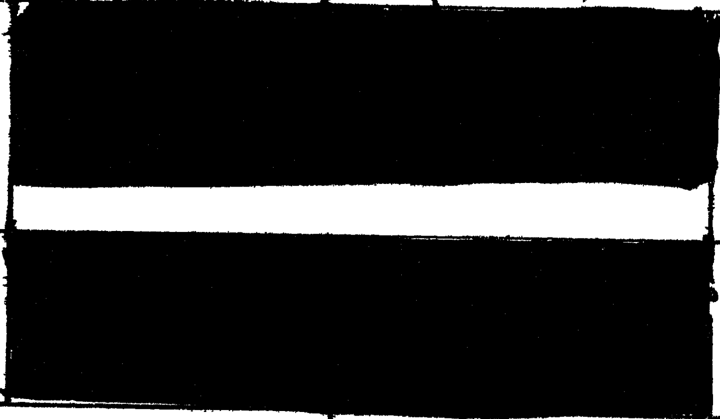
فرقت گلشن پھیکی کسطرح سی جان زار
باغبان صیاد کو بلبل کی ناحق تاک ہے

بیحجابی ہوگئی مستی خدا کی یاد مین
جلوہ گر دل مین مری عشق بتِ بیباک ہے

ابروی معشوق کشتی بن گئی طوفان مین
یہ شناور بحرِ حسن یار کا تیراک ہے

غیر بزمِ یار مین تہی رشک سی مین اوٹھ گیا
ڈہاک کی جنگل سی مین جل جل گیا تہا ڈہاک ہے

پاؤن جمتی ہی نہین جنگ کہون کیا حال
کیا زمین چہانون نہایت گردشِ افلاک ہے



سر دار بنگی یہ درِ دلدار توڑے
پتھر تیشۂ نگاہ سی دیوار توڑے

ماہِ صیام مین اگر آجائے ہلال
روزہ گلی لگا کی کئی بار توڑے

جہگڑ ہی سی کفر و دین کی یہ ثابت ہے دہریا
تسبیحِ شیخ رشتۂ زنار توڑے

مضمونِ دل مین گہٹ گیا صیاد تنگ ہون
پنجرے مین دل مرغِ گرفتار توڑے

باتین مین بول ایسی نکلتی سی نہین
موجود ہی مسئلہ کا اظہار توڑے

پہٹ پڑ گئی جنون پہ گریبان بہی پہٹ چکا
سختی پاسی کوہ پہ بہی خار توڑئی

ترچہی نگاہ اپکی بہونچال ہو گئی
صاحب غریب پہ کیسے تلوار توڑئی

دلمین ہی اس رقیب کو بہی میں ملائیے
شیشی لڑا کی سنگ سی دو چار توڑئی

جنس جگر بہی عشق مین اوس محتسب کو دی
قفل در آنکر سر بازار توڑئی

شیرین دہن کی یاد مین ہم سخت ہو گئے
لازم ہی ابتو شعر کی کہسار توڑئی

اختر بہت دنو سی در میکدہ ہی بند
چلتی بس آج تو در خمار توڑئی

[redacted]

ہجرت ہی ناپسند وہ تجکو پسند ہے
تبریز وصل چاہی دل دردمند ہے

چوکہٹ تمہاری عرش ہی ای آفتاب حسن
پر بام دل ہمارا زیادہ بلند ہے

موج نظر کا اسپہ ہو مہمیز چاہیے
ای شہسوار بوئی گل ترسمند ہے

یوسف سی پہہ چہپک گیا مہجور کوہ گن | شیرینی دہن سی مصری بہی قند ہے

کیا جا تمین سیر باغکو اے مصحفی عشق | ایک ایک داغ نالہ ہی اندا دہند ہے

ایسا ہ صاف ابر کی پردیمین منہہ چہپا | تجسی یادہ حسن مین وہ چار چند ہے

عاشق ہنو شہید ہنو خاک پا ہنو

اختر تمہاری واسطی کافی یہ پند ہی

[redacted]

الٰہی نغمہ بلبل سی یہہ زبان ملجا | مجہی گری نمکین بوسہ دہان ملجائے

ہماری پردہ نشین کا کہین نشان ملجائے | مکان ڈہونڈہ چکی اب تو لامکان ملجائے

تمہاری سایہ دیوار پر کرون تکیہ | اوٹہان نہ سر نہ اگر سنگ آستان ملجائے

کبہی تو دست تعشق گلیمین الو نمین | بسان دال وسی لیلون جو جان جان ملجائے

فسانہ شب گیسو مین نیند کب آئی | سلاؤن پہلی اگر کوئی قصہ خوان ملجائے

گلا اذیت ہجر انکا کبھی اختر	اگر وصال مین تمکو وہ جان جان ملجاے

[redacted]

او بہائی ہین زلف کی زنجیر تمہارے	ہر بار بندہی زلف گرہ گیر تمہارے
ہمسی تھی نہ بات آج ہوی ہونٹھ بہی چپکے	لب بند کئی دیتی ہی تقریر تمہارے
للّٰہ کرن کنگہی کی اب نوچتی ای ماہ	سو رنجکو جلاتی ہتی تصویر تمہارے
وصلت کا تو انکار ہی فرقت کا ہی اقرار	تاریخ بہلائیگی یہ تحریر تمہارے
زلفو نمین مرا دل نہ بنی مرغ شب آویز	اندھا نکری شمس کو تنویر تمہارے
غیر آگی وہان جیتتی ہین بوتی ہین صاحب	بنجر ہی مین لٹ گئی جاگیر تمہارے
ادنا کوئی ابرو کا بنا لیجئی صاحب	یہ چاند پرانی سی ہی شمشیر تمہارے
مسیحائی مین مدونکی مریدی نہان صاحب	انگور کی بیٹی تو بنی پیر تمہارے

کیسون محکمۂ زلف مین شانی کو بلاتا — او بھی سب ہے عدالت مین تقصیر تمہارے

الله میری قصد ہی کہلوائی صاحب — دیوانہ کئی دیتی ہی تاثیر تمہارے

قسمت کا لکھا مٹ نہین سکتا ہی جہان مین — عاشق تو ہو ہی آگی تقدیر تمہارے

اختر عجب اسکا نہین اس سفینہ و دلمین — نقاش ازل کھینچدی تصویر تمہارے

[redacted]

[redacted]

تجھسی الفت ہمین ای جان لو بائی ہو جائے — خلق مین عزت و حرمت ہے ہماری ہو جائے

سخت جانی ہی عجب اسکا نہین ای قاتل — تیغ ابرو بھی مری حلق پہ آری ہو جائے

چمن ہستی غبار خزان کرتی ہی — باغ مین آہ کرین باد بہاری ہو جائے

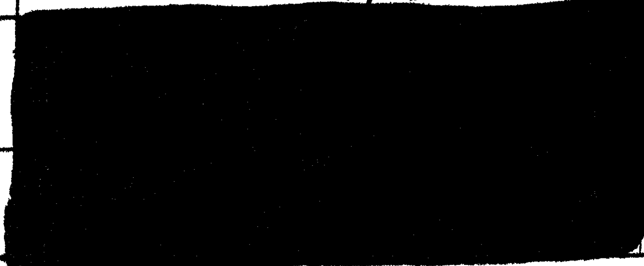
بن ری قاتل عالم جگرون باغکی سیر — سرو گلشن بھی مری لپہ کٹاری ہو جائے

تشنہ آب دم تیغ ہون مین ای قاتل — چشمۂ فیض مری حالپہ جاری ہو جائے

گالیان دو ہمین گو سو ہمین سو ابھی کرو
چار مین بات تو ہجبان ہماری ہو جائے

ذوقِ نغمہ جو کبھی بزم مین تیرے ہونگے
تو بنیان چھاتیان ساسے کی ستار ہو جائے

ہوئی سرسبز گلستانِ سخن ای اختر
صحنِ گلشن مین کبھی گل کی سواری ہو جائے


[redacted]

فرشِ آبِ چشم حیرت پر حباب استادہ ہے
خیمۂ اہلِ فنا بالای آب استادہ ہے

دیکھتی یہ موسمِ باران کرے کیسکا شکار
تاک مین طاؤس گلگون کی سحاب استادہ ہے

دل ہے و یا سیخ مین عصّی سی بہتی مین رقیب
روی مرگان ہے ہی پھر کباب استادہ ہے

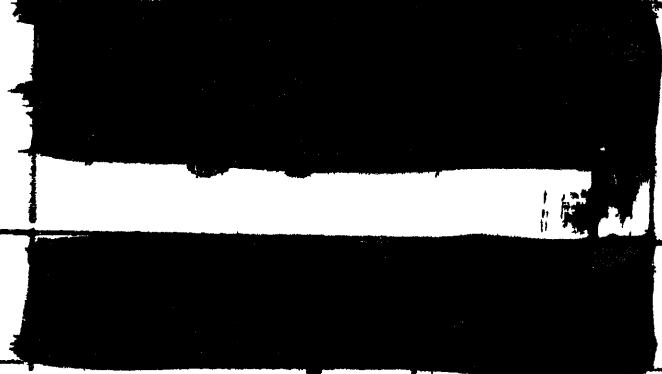
بیٹھتی ہی خانۂ دل مین تصویر خیال
یار غائب ہے گیا لیکن سراب استادہ ہے

بیٹھا جاتا ہی ہمارا دل رخِ مجنون سے
عشوہ و انداز سے وہ خوش نقاب استادہ ہے

قدر زاہد رشک زاہد نی بڑہائی شان قبا
ورنہ بادہ خوار بھی ہے خفا استادہ ہے

میرا دل حاضر ہی اسکو بہونکر وسیر ہو لیگا — مطبخ عالی مین صاحب دل کباب ستاہی

وہ جو ننگی ہو گئی یہہ شرم ہی ڈوبے — گو متی مین اتنو خضر آب آب ستاہی



[redacted]

خدا ہی بہول جائیگا بتونکی بی نیازیسے — حقیقت مت ہٹئے معشوقکی عشق مجازیسے

مرا ہر مصرع موزون طمانچہ دیوگا سمجھ — بتونکا منہہ بہت پہر پہر گیا شاہ حجازیسے

مغز زکیون نہ ہون کشتی ہی اقبال عالم — سر سردار بی سر ہو کی پہنچا سرفرازیسے

مثال خانہ آئینہ میری شعر کا گہر ہی — سکندر شرمگین ہوگا مری آئینہ سازیسے

ہزارون ہا زبان ہو کیلین اوس مبارز کہیلین — جو مین جانباز بازآئی نہین وہ عشقبازیسے

پڑہا دیتا ہی شعر تری وصل مضمون شہسوار انکا — گئی فرسخ پڑہا مصرع مرا جانا نکی نازیسے

عجب کیا دل مین اخترکی محبت منقلب ہوئے

صنم کچھہ دور ہے اللہ کی بندہ نوازی سے

[redacted]

کر چکی ہے پائمال سے مجھے	تیغ کی سے دکھائی جان مجھی
شوقِ وصل آج کل بڑھا اتنا	ایک ساعت ہے ایک سال مجھی
زر گل بہی جو تھا وہ چھین لیا	باغبان کر چکے نہال مجھی
کسکی چہرہ پہ صاد کرتی ہو	ابہی لکھنا ہی خط و خال مجھی
اک تصور سے دو بدو ہو مین	خواب مین بہی رہا خیال مجھی
تم ہر اک مین حلول کہتی ہو	صوفیو کیون نہ آئے حال مجھی
شیر مضمون کی فکر کرتا ہون	تک رہی ہین عبث شغال مجھی
اختر زار بدر سا ہو	شعر گوئیمن ہے کمال مجھی

[redacted]

یاد رخہین مہر و مہ آنکھون تلی آنی لگی
دہیان مین زلفونکی وہ پریشانی لہرانی لگی

ای بتو خوفِ خدا کچھہ تمکو کرنا چاہئی
کافرو پھر کعبۂ دل کو مری ڈہانی لگی

سارسی دمساز ہو جاتا ہی مضمونکا ستار
دہن مین وصلِ مطرب کی ہم کبھی گانی لگی

جب میدان وہ تیر انداز بیرخ ہو گیا
اوس کمان ابرو سی ہم گوشہ نشین چلانی لگی

خاک اوڑانی کی ارادہ کیا کیا تو بتلا
واہ حضر پھر اوسی کوچی مین تم جانی لگی

[redacted]

ساقیا پھر شرابِ ناب پہ چلے
پیشوا عالمِ شباب پہ چلے

خوب صورت مرے ہین گہر کیا
برج خاک کے مین آفتاب پہ چلے

لو بگڑتے ہین طالع طاوس
صید کرنے کو وہ سحاب پہ چلے

تاب نظارہ کس کو ہوئیگی — کیونجی کیون گہرسی بی نقاب چلے

مرد مومن ہون مین توای زاہد — عوض بادہ جام آب چلے

اب کثوری کی کچہہ نہین حاجت — بہ چکی گہاٹسے حباب چلے

ہو چکی شکل بستر ایسی — چشم تر صورت حباب چلے

اغنیا دینگی سب حساب کتاب
اختر زار بیحساب سے چلے

[redacted]

کیون ہوا اس تن بسیر پہ مرادل بہاری — تیغ باندہ آئی جو مقتلین وہ قاتل بہاری

وہ سفر تو نہین جو قطع کیا رندون نے — ای خضر خیر ہو الفتکی ہی منزل بہاری

خال کیا زیب دہ عارض شفاف ہوئی — مشک دانیسی بہی قیمت مین ہین تل بہاری

مہر بہی آہ کری ہوگئی جہنکار و سے — غل کیا طوق نی پہنی جو سلاسل بہاری

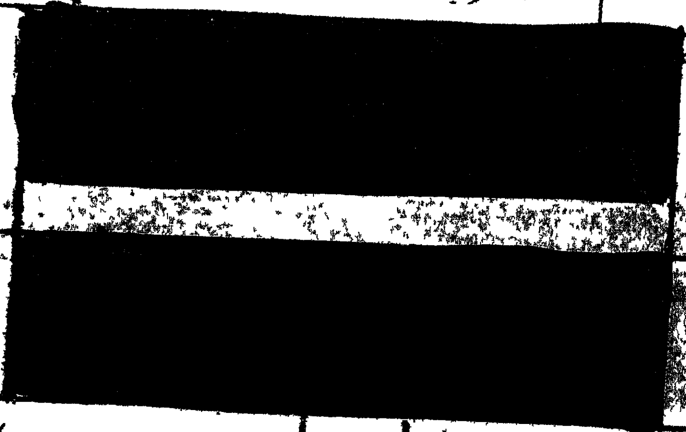
غنچہ کلسی کلائی کی تو گل شان کی | تیغ رومال مین ہی آج حمائل ہمارے

اینٹہ حسن کسی غیر کو خلعت نملی | آنکہو دیکہا درخواست یہ عامل بہارے

نازکی ختم ہی چہرہ پہ بہاہی ہاں نہ حسن | کیون نہ رخ پر ہو تری بوسہ سائل ہمارے

اب بہی کسی دل کو نہین آسیب و خطر

اختر زار تو ہی عامل کامل بہارے



[redacted]

دست شانہ مین زلف گرہ گیر رہی | پای عاشق مین نہین نالہ کی زنجیر رہے

باتین بات بات جاتی ہی انکار و نفی | قول و چار مین بہم ایسی ہی تقریر رہے

خاک اب رنگ طلائی کی مین تحریر کرون | دل تو سیماب ہی کیا نسخہ اکسیر رہے

سیر گلزار سی ہرگز نہ برای حسرت | غم ہم گلشن ایجاد مین دلگیر رہے

کوئی ہو یا کہ نہو پیدا ہی اوس بت کا
وہ بد وضع بھی مری یار کی تصویر ہے

نور سطح کا خورشید و شب میں کب ہی
کب بھلا سامنی اوس ماہ کی تنویر ہے

تو بڑہی شمع کی اس بزم میں چہا جائیں تجھے
نام روشن ترا کس طرح جہانگیر ہے

یا علی ہے یہ دعا اختر دلخستہ کی
مجھ کو تیرا ہوا دو رعاشق شبیر ہے

[redacted]

دو پہر کو گومتی میں وہ نہاتی جائینگی
ہے یقین عطر پری و تن میں بہاتی جائینگی

عشقبازی کی ہمیں جو ہر دکہاتی جائینگی
زخم تیغ ابرو خوش منہہ پہ کہاتی جائینگی

ٹوٹ جائینگی کسی انکہیا کی بندی ناز میں
سنتی ہیں شمشیر کا کہاٹ آزماتی جائینگی

ماہ وافشان جمائینگی جبین صاف پر
انجم وکوکب کی طرح ہم داغ پاتی جائینگی

پہنچی تصویر مبارک تیری پرگار تک — صورتِ بہزاد و نقشِ تماشائی جائینگے

ہو گیا ہی ایک دستی نالۂ الان خموش — باغ مین چلکر اسی بلبل سناتی جائینگے

تختہ کردینگی وہین بیڑا ندر اوسکی پاؤن — جاتی جاتی کوہکن کو بھی ستاتی جائینگے

مجھکو کل کا حال کیا معلوم حمامی نہی پوچھو — آج گھر مین آتی ہین شاید نہاتی جائینگے

تیغ ابرو کی دوا بھی آپسی ہوگی نصیب — زخمِ دل کا آپ کچھ مرہم بناتی جائینگے

یہ نہین کہتی کہ گھر مین جا کی کھلکر رونیکے — اور تو کیا عشق کو دل مین چھپاتی جائینگے

گر برائی سیر آئینگی کبھی گلزار مین — دیکھ لینا غنچۂ گل کو ہنساتی جائینگے

چوکڑی بھولینگی صاحب دشتِ فرقت مین رقیب — طالعِ خوابیدۂ آہو جگاتی جائینگے

اب مسین بھیگی ہین صاحب سبیل کی گرد — انتظامِ حسن کی کبتک خط آتی جائینگے

گر زمین مین جائینگی صاحب کبھی کہتی ہین — آہ سی قصرِ فلک بھی ہم گراتی جائینگے

ہم تو قیدی زلف کی زنجیر کی ہین ابھی — اور تو کیا طوقِ منت کا پہناتی جائینگے

کیا کہوں ساقی میں تجھ پہ ہونگی سو ہزار
ہندوؤں کی مردنی گنگا میں بہاتی جائینگے

پالنی میں آنکھ سے ہنسکی چونکانی کا چرخ
بچیانکو نیند میں ہم سلاتی جائینگے

وہ بھی لڑکی پہلی کی استاد کو مرینگی بعد
مولوی مکتب میں لڑکو نکو رلاتی جائینگے

محفلوں میں یار ہونگی تو صاحب دیکھنا
وہ پری چہرہ طرحدار و دکہاتی جائینگے

آزمایا ہمنے اس فن کو بہت باریک ری
شاعرو نکو شعر کو ہمیسی ڈراتی جائینگے

آج نگاہی سی یہی ثابت ہوا ہی قاتلا
تیر سینی پر مری شاید لگاتی جائینگے

ایک چہ تیری صورتکا دکہا دینگی اپنی
مانی و بہزاد کی صورت مٹاتی جائینگے

پالیونگی موتیوں سی دل ہوا ہی آبلہ
عرش کی جا گونگی کانٹی بچھاتی جائینگے

وہ پر طاوس لالہ باغمیں ہوگا خجل
داغ دل دونو نکو ہم اپنی دکہاتی جائینگے

اختر و مہر فلک کیونکر نہو جاتیں نثار
سنتی ہیں ہم شانی پریشان جاتی جائینگی

[redacted]

غل کرتی ہین بلائین سلاسل کی دلئے — سینی مین دھڑکتا ہی مرا دل کی دلئے

خورشید کا بکہ تو بندھا ڈھونڈہ صاحب — اور طوق گلو ہی مہ کامل کی دلئے

حیدر نی کہا نان جوین آئی ہی تو کیا — در وا ہی پر آیا ہنین سائل کی دلئے

جوہر کیطرح موج مین شمشیر کی ڈوبا — پہچانتی مجکو ہنین قاتل کی دلئے

یسین نہ پڑہو سورہ یوسف ہو دم نزع — آسان ہنین ہوتی ہی یہ مشکل کی دلئے

اوچھی جو پڑی زخم تو کانٹا سا لگا ہے — پہلی سا تڑپتا ہی یہ بسمل کی دلئے

دریائی معاصی مین بہٹکتی لگا بات مین — اس بحر کا ملتا ہنین ساحل کی دلئے

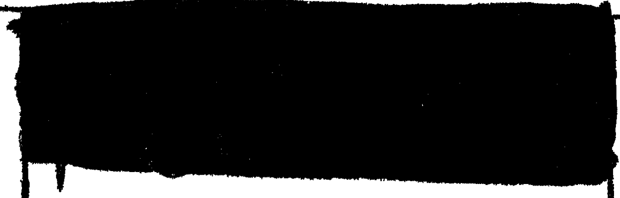
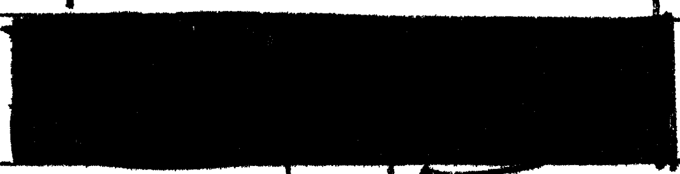
مضمون مری آنکھ سی چھپ جاتی ہین صاحب — پردہ جو ہوا فکر کا حامل کی دلئے

ہمراہیونکی پاؤن تھکی شوق ہی دیکھ — کٹتی ہنین یہ دوری منزل کی دلئے

شیشی ہی لعلِ بدہ گئی جام بلورین
جاتی رہی تھی رونقِ محفل کئی دنسے

بیدار ہی کبھی رخ سے کبھی صاحب
طیار کئی بیٹھی ہین محفل کئی دنسے

کچھ کچھ تو سنا کرتی ہین تحقیق کر بیکسے
اختر تو ہوئی آپ پہ مائل کئی دنسے



[redacted]

کہان ہی چاندنی دورِ شرابِ ارغوانی
چمن ہی مطرب و مینا ہی میرا یار جانی ہی

ہر مضمون گلِ لالہ ہی فکرِ صاف گلشن ہی
قلم جسکو سمجھتی ہین وہ سروِ بوستانی ہی

سیہ مستی کہا آئینہ نے جسکو اپنی پیکر سے
تری چوٹی زمین پر اک بلائے آسمانی ہی

صفت اوس شعر کی لکھو چھپا کاتی ہی محفل مین
بھبھوکا ہی پری ہی نور ہی نار جلی کی ہی

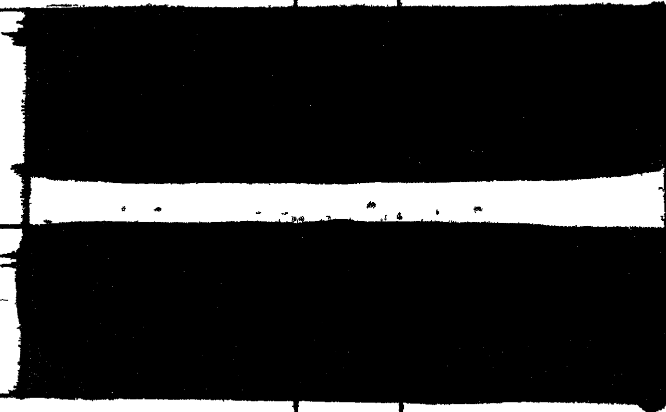
تمہاری چھڑ گلرنگ سی بلبل خجل ہوگا
ہماری اشک تر پر جانِ شبنم پانی پانی ہی

الٰہی خیر ہو وہ ساقی پیمان شکن آیا
چمن مینا و ساغر ابر باران اور جوانی ہی

ہماری کانکی اور انکھہ کی بس ایک جا ہے | نہ خط لایا کوئی قاصد پیغام زبانی ہے

نہ لیلی ہی نہ مجنون ہی نہ وہ فرہاد و شیرین ہے | زبانین فقط اک یادگار اونکی کہانی ہے

سخندان شعر کا مشکل سی ملتا ہی میان اختر | جہانمین شاعرونکی دم سی ہی قدر دانی ہے


[redacted]

ہی ضرر میری مقدر مین اثر کی بدلے | زلف سی ہر ملا شیر وشکر کی بدلے

ہو جو انصاف تو گلگیر کو پروا کیدو | کاٹی پروانونکی پر شمع کی سر کی بدلے

شرع مین اونکی جو اینکا یقین ہو معلوم | کرون دو چار مقام اور سفر کی بدلے

نہ وہ گیسو مین سیاہی ہے نہ رخ مین وہ نور | رنگ کیا کیا نہین اس شام وسحر کی بدلے

کیا مزا ہی کہ لب لعل شکر بار سی ہم | سنتی ہین تلخ دشنام شکر کی بدلے

تاب نظارہ نہ دسکی رخ انور کی ہو | یہان آنکھین ہی گئین تاب نظر کی بدلے

کہی پہلو نہ ملا اوس کمر نازک کا
لا کہہ پہلو تری مضمون کمر کی بدلے

اوسکی گردن پہ مرا ہوئیگا خون اونکو کیا
کیجئی ذبح مجھی مرغ سحر کی بدلے

کیا کہوں میں دل بیمار کی فرقت میں تڑپ
رات بھر تکتی ادہر اور ادہر کی بدلے

اپنی دہلیز میں مردیکو مری دفن کرو
خانہ ویران ہوں گہر دو مجھی گہر کی بدلے

ظلم صیاد کا شکوہ نکرے بلبل زار
لی پڑی تیر ہی مقدر میں ہی پر کی بدلے

قتل کر کی مجھی اللہ ری خوشی قاتل کے
پیترے خوب ادہر اور ادہر کی بدلے

بنکی خاک اپنی بگولا تری دامن سی لگے
رنگ آخر تری کشتی نی بہی گرد کی بدلے

روز کی ہجر سی ایسا ہوں تنگ آیا ہوں
منہہ دکہا شام وصال اپنا سحر کی بدلے

منہہ بہر خاکسی غیرونکا ہمیں بوسہ دو
پائیں یہ زہر شکر خور ہی شکر کی بدلے

اونکی جانیکی خبر سنتی ہی جان آئی بلب
پاتر اب اپنا ہوا اونکی سفر کی بدلے

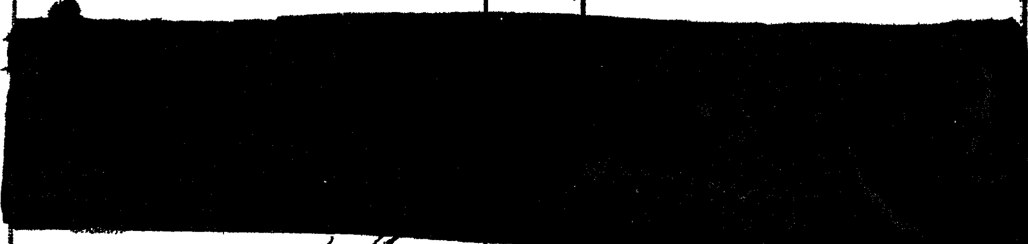
کسی صورت تو لگی آنکہہ لڑانیکا پتا
کیمن وزن ہی ہوں دوار میں در کی بدلے

دشمن یاس ان کے جنازہ جو اٹھا یا میرا
راہ بھر کاندھی ادھر اودھر کی بدلے

ملی بہت گاتی ہیں کہتا ہو کچھ ان کو مجھے
پہونک دیتی ہیں خبردار جگر کی بدلے

سو گنوں کی رگِ گل سے جو تشبیہ اسے دے
بال کی کھال کھنچی ستمگر کی بدلے

بوسۂ یار کا بوسہ جو لیا اختر نے
حور کی تسخیر کی تسخیر قمر کی بدلے


[redacted]

جنبشِ لب سے تم اعجاز دکھاتی جاتی
کشتۂ تیغیِ گیسو کو جلاتی جاتے

بال آئینۂ رخ پر جو ہیں آتی جاتے
حبشی ملکِ حلب میں ہیں آتی جاتے

داغِ دل ڈھیتی ہو جو ہم کو دکھاتی جاتے
شعلۂ شمع کو محفل میں بجھاتی جاتے

عرس میں گورِ غریباں پہ جو کرتی رقص
ٹھوکریں مار کی مردوں کو جلاتی جاتے

تہا مری قتل کا خفا نہیں منظور اگر
خاک میں تیغ مری میت کو دباتی جاتے

غیر کیوں تاک کے کرتے ہیں ستم انکھ
اب تو احباب بھی ہیں انکھ چراتی جاتے

مے گلرنگ نہ ملتی جو تری محفل مین
ساغر چشم سی ہم خون بہاتی جاتے

ہنستی ہنستی جو کبھی شورش دل ہم کہتے
شمع کو محفل شادی مین رُلاتی جاتے

تیری گیسو کا جو سودائی ختن مین جاتا
آہوئی دشت ختن آنکھہ چراتی جاتے

ہوتی مہمان اگر سینی مین غم اوس بت کی
جیتی جی کعبۂ دل اپنا گراتی جاتے

کھلتی ہین شمع صفت شعلہ خوئی عاشق
داغ پر داغ کلیجی پہ ہین کہاتی جاتے

دامن دشت محبت نہ ہو اُٹھی ہم سی
پاون شل ہو گئی اس راہ مین جاتی جاتے

سر شوریدہ کو زلفونکا ہوا ہی سودا
کیا بلا سر پہ لئی راہ مین آتی جاتے

باغ مین اوسکو بہت ہمیان ہی خوش چشمی کا
آنکھہ نرگس کو ذرا اپنی دکھاتی جاتے

ہی رخ صاف پہ یہ لطف پیشانی کا عکس
یا اس آئینی مین اب بال ہین آتی جاتے

عرق آلودہ جبین پر ہوا شبنم گو رشک
دُرِ دندان تو ذرا اوسکو دکھاتی جاتے

صاف ایسا ہی کلام اپنا سخن گستر تہا
کہ معانی کو ہین الفاظ دباتی جاتے

جا ملکہ سنبل ہیچان کہین عاشق نہ ہنسین	وہم زلفو نگاہین صیاد بچہائی جائے
منہ حسین یار پہ ہوتا نثار خضر بہی	اپنی پیشانی پر افشان جو جاتی جائے

[redacted]

باد گلرنگ دیتا ہی مرا مہرو مجہی	اب انالساقی کی آتی ہی صدا ہر سو مجہے
منہہ بگڑ جائیگا ابتک تو نر باکی خیر ہے	گالیان دیتی ہو صاحب آج رو برو مجہے
آتش رنگ حنا سی جلکی دل پس گیا	جو ٹیکا ٹہا نظر آنی لگا جگنو مجہے
حور سی بگہڑ لگا ہی ارمان اکیا خیر ہے	جنت الماوا سی بہتر ہی صنم کی کو مجہے
تار چشم فکر شاعر کٹ گیا مضمون سنے	اب ہی موی کمر کامل چکا پہلو مجہے
یہ رقیب جنگلی کیونکر نہ کہتکی باغ مین	اپنی صحرائی تن پر خار ہی ہر مو مجہے
تلخ یونسی کیا ہی تجہسا بدخو انتخاب	مین تہی خوش خو کہو اور تو کہی بدخو مجہے

چارہ میں بہی شہر میں سندہ کر نہ سکا | بلائیں لوٹی ہیں اب ہی وہ پرچہائیاں تو مجہے

عشق رخ تو ایک میں مجہ ایک ہوگیا | کرتی ہیں آئینہ رو حیران نہی آنکہ مجہے

دیکہا جب نرگس کو گلشن میں دیوانہ ہوا | چشم افسون ساز کا یاد آگیا جادو مجہے

ہوگئی آثار ہجر یار میں ظاہر ہوئے | اے طبیبو اس مرض کی مل گئی دارو مجہے

چاند یاد آگیا یہ روئے انور دیکہ کر | ہوگئی سانحہ نظر جب ملگئی بازو مجہے

کیون نہ فرمائے عدو دل میں باغ دہر میں | داغ لالی کی طرح دیوی گا وہ گلرو مجہے

دیکہا خط نے ترا چہرہ انور تو اوس کی عوض | گا لیا دشمن کیا ان سی امیر ہی مہرو مجہے

[redacted]

روشنی خلق کھلی دل کی کنول بند ہوئے | ہم سینہ خانہ میں لا کہو نکی بدل بند ہوئے

سلسلہ تیر نرالا ہی کچہ اس نے زمان | جو رہا ہو چکی تہی آج وہ کل بند ہوئے

آب و دانہ کی خبر بخبر ہیں کہنا صیاد
رحم کر رحم کہ ہین پہلی پہل بند ہوے

اسقدر ایسی ہین بیعت رفاقت کی لیے
در زندان پہ بہی ہم پاؤنکی پہل بند ہوے

تا قیامت نہ بدی کیجیو مرقد مین تو
تیری الفت مین ہم اہی حسن عمل بند ہوے

اشک فرقت نی دو رنگی مجہی دکہلائی ہے
سیکڑون چشمی بہی سیکڑون ثل بند ہوے

وہ ہمین ہین کہ کیا پیر جوانکو شاعر
قافیے کہول دئی سارے تل بند ہوے

کہولتی غیر کہسی آتی ہین رخصت کیجے
گہرمین کیا آکی ہم ہجر اجل بند ہوے

گولی کی پٹی ہین آواز نہین مطرب کے
میری اشعار خیالکی مجمل بند ہوے

کب چہکتا ہی ہی اگی کوئی شاعر خوش
باغ مین بلبلو نکی سننی کو چل بند ہوے

نہ کہلا ایک سی در الفت محبوبانکا
اخترِ زار ہہت اہل دول بند ہوے

بحر متقارب مثمن اثرم اثلم

فعل فعولن فعلن فع

اونکو بلالو باھرسے	جان سے چلے ہی اندرسے
چھوڑ دیا ہی قاتل نے	اب مین ملونگا خنجر سے
جلد مین ای فصاد بڑہے	رگ کی لگاوٹ نشتر سے
ساقی آنکھین خالے نجاتین	ابر جو آیا ہے برسے
آج وہ بیدہب آئے ہین	خیر ہو یارب ہر شر سے
ایسا ٹہہایا دل نے مجہے	اوٹہہ نہین سکتا بستر سے
باغ مین ہیگل مین جوگیا	پہول لگے ہین کنکر سی
پاون نہین اب اوٹہہ سکتا	پڑگئے مضموں لنگر سی
ابتو ھلال محرم سی	پہینک عمامہ سر پرسے

ہی یہ تمنا جنت مین | سیر ہون جام کوثر سے
اختر کیا ہو کسی سے کم | بہتر ہو تم بہتر سے

[redacted]

[redacted]

اگر روز وہ آئی تو محبت ہوئی دونے | درد و الم و رنج و مصیبت ہوئی دونے
انصاف کہی دیکھہ کی حیران ہوا تو خود | آئینی مین یہ حسن صورت ہوئی دونے
لالی کو ہوا رشک قبا غنچی کی پہاڑے | گل پیرہنی سی تری نکہت ہوئی دونے
ہم جانتی تہی خلق کی جہگڑینگی بچپن سے | کم کیسی محبت مین شکایت ہوئی دونے
غیرون نے جو دیکھا تجھی سن اپنی سے خوش ہو | اللہ ہی شاہد مجہی الفت ہوئی دونے
جب لاکہہ طرف دل تہا تو تسکین تہی مجہی | اک سو جو ہوئی وہ مجہی چاہت ہوئی دونے
بدلا تو نہ لوگی مرا دل ڈہونڈتا ہی صاحب | انداز و ادا لطف عنایت ہوئی دونے

پلایں مجھے منہہ سے اوس منہہ سی لگا دی — ساقی مجھے خواہش شربت ہوئی دونی

تھپڑ پڑین ای بت نہ جلا جا نیدی للہ — اللہ ہی اللہ شرارت ہوئی دونی

اک تان مین مطرب نی اوسی لی سی گرایا — مردنگ مین جب بولون کی صورت ہوئی دونی

تپ ریدنہ لاؤ شب فرقت مین طبیبو — اک گہونٹ اوتارا تو حرارت ہوئی دونی

[illegible] — خوش ہوا رسی منعم تری دولت ہوئی دونی

کیا غم ہی غم و درد کو سینی مین جو پالا — مان باپ کی فرزند سی صحبت ہوئی دونی

ای چرخ تری حصی مین آئین ہین جفا مین — ترکا جو زمین کا لیا قیمت ہوئی دونی

بسمل کیا ہر گام پہ رقاص جہان نے — کیا پاؤن اکہری تہی کہ جو گت ہوئی دونی

اشراف کبہی رنج و بلا سی نہین ڈرتے — حجہ مین جو ملا غم تو شرافت ہوئی دونی

کیون آتی شام نزع چلی جاؤ یہان سی — کرب والم و رنج و علالت ہوئی دونی

کیون آج دلاتی ہو شب ہجر کی آئین — کیون پہر سے تزہ ہو زخم اذیت ہوئی دونی

وہ غصّے میں ہم رنج میں وہ غیظ میں ہم چپ | ہمکو جو لیا ساتھہ کراہت ہوئی دونے

وہ فصل خزاں آئی وہ سودے کا ہوا جوش | جوش ہوا ری دل اب کی سنگت ہوئی دونے

جیسے نگہہ ناز سے اکبار کیا قتل | اے قاتل عالم تری شہرت ہوئی دونے

اے گل ترے تصویر سے جیسے ہے مقابل | چہرہ پہ رخ مہر کی حُمرت ہوئی دونے

اب ایک کو کیا پوچھے گا چاہے ہیں لاکھ | اب نام خدا آپکی ثروت ہوئی دونے

جبتک خبر حسن سے تھی صاف تھے مجھسے | آئینہ جو دیکھا تو کدورت ہوئی دونے

تھا ماہ وہ ہفتہ سے ہوا وصل کا ساماں | اس عیش میں آئی مجھے عشرت ہوئی دونے

سید بھی اور اوٹھا عشق میں پہلے سے | افسوس ہے انکا مجھے محنت ہوئی دونے

تلوار بھی ہے ہاتھ میں شمشیر بھی لگا | اک بوسے کی مانگی سے رعایت ہوئی دونے

یا اُن بھی ہے چاند سے بھی حسن بناؤ | پہناتی جو پوشاک لطافت ہوئی دونے

[illegible] | ہجر کی رات آئی حکایت ہوئی دونے

اختر جو لکھا وصف لبِ لعل دل آرام | بحرِ قلمِ فکر حمایت ہوئے دوبے

[redacted]

کسی چمن کی کبھی ہم بہار دیکھینگے | بکھار کر کبھی انداز یار دیکھینگے

گذر بہی ہوگا اگر جانبِ چمن اپنا | تجہی کو باغ مین ای گلعذار دیکھینگے

ہمین بہی خنجر سے کبھی بلائیگا | ترا خمار بہی ای بادہ خوار دیکھینگے

چہپی ہین کی رقیبوں سی مثل موی مژہ | نظر نہ آئینگے ہم وہ ہزار دیکھینگے

بہینچ نیزہ لگا او ہمین پہ قتل کبھی | چلت پہرت تری ای شہسوار دیکھینگے

رقیب نے بہی غزل اس مشاعری مین پڑہی | تری بان بہی ہم ای گنوار دیکھینگے

یہ محفلین ہین بڑی شور و شر سی باز رہو | نچہیڑ جانیدو دیکھو ہزار دیکھینگے

دہندلا ہوگیا قلعی بہی کہلگئی اسکی | حضور آئنی مین پھر سنگار دیکھینگے

اسی کی باری ہی غم سی کہتو گہبرا — بہلا بہلا تجہی ای غمگسار دیکہین گے
ہماری تیغ کی رومال سی گرہ تو دو — دوپٹہ اپنا اوتہا لو کہار دیکہین گے
نہ سات پچ بد کام دیکہین ہی چہپ کے تم کرکرہ — یہ بازیان فلک کی سو ادا دیکہین گے
مراقبی مین ہین چشم پوشی ہی — جو دہیان آیا کہ انداز یار دیکہین گے
نسیم صبح کی جہونکو سنی جہولیان بہرلین — جو جی مین آیا کہ انداز یار دیکہین گے
دام کہبک دریسی وہین لڑین آنکہین — جو جی مین آیا کہ انداز یار دیکہین گے
وہین گلو نکی گلیسی لپٹ گئی روکر — جو جی مین آیا کہ انداز یار دیکہین گے
چمن مین سرو کے گردنمین ڈال دین بانہین — جو جی مین آیا کہ انداز یار دیکہین گے
چمن مین حلقہ صیاد سی لڑین آنکہین — جو جی مین آیا کہ انداز یار دیکہین گے
کہان بہکتی ہو کسکو گلی لگاتی ہو — تمہارا نشہ ہے ای بادہ خوار دیکہین گے
ہمین نصیب ہے گردش شبانہ روز — رخ اور زلف کو لیل و نہار دیکہین گے

اندیشۂ وقت اخیر نازک ہین ۔ یہ ہو سکیگا نہین بیقرار دیکھینگی

اڑا لی اپنا ہی کاسہ مری مقدر سی ۔ ترا نصیب ہی ای بادہ خوار دیکھینگی

فقط اونہین سی طبیعت ہماری ہی شیرین ۔ کفاف کب ہی ابہی تین چار دیکھینگی

اب آج ل کی مصاحب ہی ہمسی صحبت ہی ۔ ترا اٹہنا ہی ای بردبار دیکھینگی

نصیب شام نہ ہوگی صباح وقت مین ۔ کب عقبا رہی لیل و نہار دیکھینگی

کلنگ سی ہمین الفت نہ صید سی رغبت ۔ چمن مین طائر دل کا شکار دیکھینگی

ابہی خدنگی تھی دل نکالکر رکہدو ۔ وہ کہتہ ہی [illegible] تمہارا شکار دیکھینگی

ہزار کاوشونکی بعد وصل ہو تو ہی خوب ۔ نتیجہ اوسکا یہ ہی لطف یار دیکھینگی

نہ ہمسی میل رہا اور نہ تمکو الفت ہی ۔ کہسکی آپ کوئی دن اعتبار دیکھینگی

ابہی تو رو کی ہم اسکو صاف کردینگی ۔ یہ ہمسی ہوگا کہ رخ پر غبار دیکھینگی

بجاؤگی جو کبہی ہاتہ ہی تم اپنی ستار ۔ ہم اپنی آنکہون سی اشکونکی تار دیکھینگی

محبت میں معشوق مرگ تک گئی
کسی کی خاک مین اپنا نکھار دیکھین گی

رخ حضور سے لٹو پہ دل ہوا مائل
حلب کبھی چھوڑا ہی شہر تتار دیکھین گی

یقین ہی ہاتھ ہی توڑینگی تیرا ہی وحشت
جو دامن اپنا کبھی تار تار دیکھین گی

ترا خیال نہ بھولین گی حور و غلمان مین
تجھی کو پردے مین ہم بار بار دیکھین گی

ازلسی ہم تو ہین احسر دو رنگی کی دشمن
بھلا یہ ہوگا کہ پہلو مین جا ر دیکھین گی

[redacted]

کیا کہین آج تو اپنی ہی طبیعت ہے بھاری
نہ سہی جائیگی ہمسی یہ اطاعت بھاری

صبح تو کٹ گئی اب دیکھی کیا ہوتا ہے
رات بیمار پہ ہوتی ہی نہایت بھاری

آئینہ ٹوٹے گا کھل جائیگی ساری قلعی
دل شفاف پہ ہی گرد کدورت بھاری

ہمسی محفلین الگ یاد کیا کبھی بات
مجھ پہ اغیار کی ہوتی ہی شکایت بھاری

لاکہہ وہ گالیان دی ہم نہ ہٹین گی ہرگز
گفتگو سمجہین گے کیا اہل مروّت بہارے

تونکی پیٹ مین نقطہ نظر آتا ہی مجہی
دہن یار دکہاتا ہی علامت بہارے

اسکا پاسنگ پہاڑ وہی ہوگا نہ کبہی
لاکہہ پنسیری ہونسی ہی یہ طبیعت بہارے

ہم سبک ہوگئی چلتی ہوی شرم آتے ہے
کسکو معلوم تہا ہی منزل الفت بہارے

کب پسند آئیگا عاشق کا انہین سادہ بناو
آج پہنی ہین وہ پوشاک نہایت بہارے

بوجہہ ہمسی نہ اوٹہی گا نہ سہینگی یہ کلام
نہ سنی جائیگی یہ لفظ شکایت بہارے

چہوڑتی اسکو الگ کبہی کیا کام رہا
اختر زار پہ ہی آپ کی الفت بہارے

[redacted]

مثل گیسو سر نیزہ کو بہی لچکائی ہوئے
آج پہر آتی ہین گہوڑیکو وہ چمکائی ہوئے

کاکلین گالونپہ ہین آج وہ لٹکائی ہوئے
دیکہو ذرا منہ پہ بال ہین ابہی آئی ہوئے

ڈھال لیتی نہین منہہ پر وہ جوانمرد ہے ایسے
وار کرتی ہین مگر تیغ سی شرمائی ہوئے

داغ لالی کو ملا اس سی کہ تہا نافرمان
ہم گلستانِ چمن سی پہرتی ہین گل کہائی ہوئے

بیقرینہ ہوی آہ سی مُنہال اگر
چنبر گردنِ عشاق ہین گل کہائی ہوئے

بال آئینون مین پڑتی ہین غضب ہوتا ہے
گیسو گالو پنہ نظر آتی ہین بل کہائی ہوئے

غیر سمجہی تہی جنہین یار او نہین ملوایا
آشنا جو نہوی تہی کبہی وہ ہائی ہوئے

بلبلونسی کہو گل کی نہ گلابی کہو لین
باغ مین آج نیا رنگ ہین وہ لائی ہوئے

خیر ہو جنسی ہو غیر دینہ ستم ہوتی ہین
پاس مین تہی تو نہین پر پہلو کو سرکائی ہوئے

یادِ لیلی سی جو سایہ پڑا گلزار مین
بید مجنون [illegible] کی تہرّاتی ہوئے

سرد مہری مگر وہ سینۂ دل جلتا ہے
ہم انگیٹھی کو لئی پہرتی ہین سلگائی ہوئے

دوڑ پڑتا ہون رخِ ماہ دہو کا کہا کر
مستیِ عشق لئی پہرتی ہی بہکائی ہوئے

چوریان کہل گئین دیدۂ نظر سی دل کی
اور وہ بیٹہتی ہین پاس سی شرمائی ہوئے

مست بنکر مجھی وابستہ مرا کہتی ہو
آج آئی ہو کسی غیر کے بہکائی ہوئی

دل کو رہتا ہی تصوّر جو ہم آغوشی کا
دوڑتی پھرتی ہین ہم ہاتہونکو پھیلائی ہوئی

دل ولجھتا ہی جو تم زلف کو سلجھائی ہوئی
ہم بہی ہین پیچ مین اسی شکپری آئی ہوئی

کیا ہوا جرم ہی کیا کونسی میری تقصیر
آنکہین اونچی کرو کیون بیٹھی ہو شرمائی ہوئی

کیون اوڑاتی ہو مجہی جہوٹی بہانی کرکر
فقرہی چہتی ہین استادونکی سکھلائی ہوئی

سامنا ہوگیا ہی کون سی آئی پاس سی
اب تو اختر بہی نظر آتی ہین شرمائی ہوئی

[redacted]

آنکی عشق مین تمنے ہمی سنڈرپائی ہی
ہم ہین اور گوشۂ ہی اور عالم تنہائی ہی

چاندسی چہری سی وہ زلف جو سرکائی ہی
عین برسات مین اک طرفہ گہٹا چہائی ہی

حسن تیری دو رنگی یہان کہلائی ہی
چٹخہ غنچی طبیعت ہری ہی لائی ہی

میرا دل لیکے کسی اور سے مطلب کیا ہے — ننگ و عار ہی اور ذلت و رسوائی ہے

وہ الگ بستی میں کیوں آپ گئے ہیں کسی جا — آپ نے غیر کی ملنے کی قسم کھائی ہے

بدگمان ہوتی ہیں بازار و میں رکھنے سے ہم — آنکھ جا لیکے نہیں ڈھونڈنے کی سودائی ہے

میکشو غره ہو که ایام بہار آ پہنچے — ہم ہیں اور لطف جوانی ہی گھٹا چھائی ہے

شاعرا کیوں ہو گم مشرب مینوش جہان — دیکھ جام مضامین کی بھی صہبائی ہے

صبح کیوں ہو گئی کیوں وصل کی آئیں گھڑیاں — کیا کسی غیر نے کاکل تری سلجھائی ہے

تیری صورت سے میاں بھول گئی چوکڑی ہم — تو پریزاد ہی یہ وحشی صحرائی ہے

ٹھوکریں سے مجھے پامال نہ کریں کس — مخمل رقص میں نالہ مرا شہنائی ہے

ابھی کچھ جور و ستم رنج والم اور ہیں گے — ابھی کچھ میرے دل و جان میں توانائی ہے

مجھی لڑکی کہیں مجنون نہ بنا ہیں صاحب — مٹی کی پر یونہ طینت مری للچائی ہے

ہی یک تیا نہیں بازار میں مجھکو عزیز — ارے یوسف یہ فقط بادیہ پیمائی ہے

ٹھنڈی ہو جاتی ہین اغیار تری محفل مین
ہمنی یہ آگ عجب طرح کی سلگائی ہے

تیری چہری سی مقابل نہوا سورج بہی
آتی لڑی وہ اگر آنکھہ مین بینائی ہے

ہمین چہو کی تو پارس کا ملا ہی رتبہ
ہمنی یہ جلد بدن آپکی چمکائی ہے

لٹو ہوتا ہون تری حسن پہ اشیاء سوا
ڈانڈ نیزی کی عجب نازسی لچکائی ہے

کیا گلا آپکا اور غیر سی شکوہ بہی نہین
مینی خود اپنی کئی کی یہ سزا پائی ہے

چاندی سونی کو گلا یا کیا ای مایہ ناز
تو نی ٹپکا ہی مری لگی کبھی تائی ہے

پیتی ہین شربت دیدار پہ ہم زندہ نہین
ای شکر لب ہمین آنکھہ تری بہائی ہے

بہر گیا دل تو زیادہ کہین شہ بائین نہ آپ
آپ نی ران عبث زانو سی سرکائی ہے

تو وہ معشوق حقیقی ہی سن ای پردہ نشین
اپنی کو تری تصویر سی بچائی ہے

جاتی جاتی مین پہر اودیکہی تمکو الٹا
قسم لو کہ طبیعت مری اب آئی ہے

پہر پرستا تو نہین رسوا نکری آدم کو
وہ پری آج مجھی دیکہہ کی لجیائی ہے

مردِ عاشق ہون مجھی کیمیا سی نفرت ہے
دولتِ حُسنِ صنم ہی تو لٹوانی کی ہے

پہیر کرتی ہو عبث غیر و نہین سوا نکرو
اختر زار نی ملنی کی قسم کہائی ہے

[redacted]

[redacted]

تمہاری گیسوی شبگونکو مار با نشر ہے
سر مو بہی نہین کچہہ فرق لفونکو چنونر کہئی

ہماری انکہہ نی بیچی کرشمی سیکڑون ہے
تمہاری کان کی اگی تو ملنی کی خبر کہئی

میان سی تیغ لینی مین کمی قاتل کی ہے
میان قاصد میان یار کی ہمسی خبر کہئی

نہ پایا سیب بوسہ ای سہی قد باغ عالم مین
تمہاری قامت موزونکو نخل بی ثمر کہئی

یہی آتا ہی جی مین تیر مضمون لینی مشتک ہو
کسی کی ہون کمان کیجی کوئی سینہ سپر کہئی

ترا دروازہ اختر آسمان سی پایہ ہمپایہ
ہمارا روزنِ داغِ جنون گلشن کا در کہئی

[redacted]

شہسوار و خوبرو نظری کرینگا گشت سے
اسپ دل کو داغ دیگا ناخن انگشت سے

فرق کچھ اس میں نہیں بالونکی پوشش ہی سیاہ
روی کعبہ کیا دکھائی دیگی اس انگشت سے

روبرو ہو مہر عالمتاب کی یہ منہہ کہان
چاند کو تسخیر کر لی ناخن انگشت سے

جلوہ افگن ہی شعاع مہر اوس مجنون تنکی
نیم جان جو کر چکا ہی ماہ کو انگشت سے

اس میں کو اختر تابندہ جانی آسمان
یہ وہ خرمن ہی کہ پیدا ہیں اکہو انگشت سے

[redacted]

ان جوانونکی پسند آگئی تدبیر مجھے
کوئی سامان دکھا اے فلک پیر مجھے

ایسا نادان ہون خیال دہن یار میں
اب تلک کر نہین آتی کوئی تقریر مجھے

جستجو ہی ستم ان چھوتین جو کمان ابرو تنے
بحفاظت رکھیں نوکو نہ سپر تیر مجھے

دل کی ہنسی نہیں دیتی ہی شب وصلت ۔۔۔ باندہ لیتی ہی زلف گرہ گیر مجھی

کیون ہو عقد ثریا ترا جہمکا ای ماہ ۔۔۔ ہو گئی قوس قزح پاؤن کی زنجیر مجھی

توبہ کر بیٹھا مین الفت سی ہی مسجد مین ۔۔۔ بن پڑی جب کہ نہ اختر کوئی تدبیر مجھی

[redacted]

ادہر تو ہی جلدی اودہر ڈہیل ہی ۔۔۔ پی عاشقان کتنی تذلیل ہی

قیامت کے مضمون مین تعجیل ہی ۔۔۔ قلم میرا صور سرافیل ہی

وہ پہلی سخن چہوڑ کر ملتی آپ ۔۔۔ زمانی مین منسوخ انجیل ہی

بلاتا ہون معشوق کو دور سی ۔۔۔ مری آہ اک کوس کا میل ہی

رقیب آج کہائیگا منہہ کی ضرور ۔۔۔ گرفتار لعنت عزازیل ہی

جو کچہہ منہہ سی نکلا وہی ہو گیا ۔۔۔ کلام محمد تو تنزیل ہی

کلام خدا ہی کتاب خدا
وہ شیرازہ باندہتی جبرئیل ہے

وہ سرمہ کہلایا کرین آنکہہ مین
ہر اک چشم خود چشمۂ نیل ہے

نکالی اسی کون ایسا اُبہار
مری دل مین الفت کی اک کہیل ہے

ہمی غم سی رغبت ہے ہمراہ ہون
برادر ہے میرا مرا ایل ہے

پریشان کیا فکر نی اسقدر
جو بلبل ہی گلشن مین وہ چیل ہے

سمندر مری آنکہہ مین بھر گیا
جو سوتا ہی اسکا وہ اک جہیل ہے

قلم میرا گجباگ ہاتہی کی ہے
سیاہی نہین ہاتہہ مین پیل ہے

رسیلے ہوتی اشک گلگون مرے
یہ شبنم سے ہے گلزار مین سیل ہے

ورق بوستان کا ہی چہرہ ترا
عجب پیاری پیاری تمثیل ہے

جو اختر خدا سے کری سرکشی
عزازیل ہے وہ عزازیل ہے

[redacted]

وہی دشمن نظر آئی جنہیں ہم یار سمجھے تھے
نکل آئی وہ سچی جنکو ہم عیار سمجھے تھے

جلائی دیتا ہی وہ دوست جسکو یار سمجھے تھے
محبت اوس سی پیروکی عذاب النار سمجھے تھے

ہوئی سیری شی داشتونکو کبھی الفت کی لقمی سی
قلندر بنگئی مکار ہم زردار سمجھے تھے

کسی بی پر کوتا کی تیر الفت ابکی کمان ابرو
لب معشوق ہاتھہ آیا لب سوفار سمجھے تھے

کوئی رشتہ تو باقی ہو نہ ٹوٹی سلسلہ کافر
کمر کی سیلی ہاتھہ آئی میان زنار سمجھے تھے

نہ پہنچا تا فلک نالہ ہمارا ناتوانی سے
اجی بی پر نظر آیا عبث طیار سمجھے تھے

پریزاد و عبث اک آگ سینی مین لگا دی ہے
بصارت کے ہی خوبی نور کو ہم نار سمجھے تھے

اسی جانا تھا ہمنی سانپ لیکن زلف جاناں تھے
خدا محفوظ رکھی ہر بلا سی مار سمجھے تھے

گمان تھا جنپہ پلکونکا وہ بھالین کی نکلین
بہوین ہین اسی جو انو دیکھہ لو تلوار سمجھے تھے

وہ ایسا کون تہا طرّہ پہ جو طرّہ لگا دیتا ۔ سیہ بالونکی جو زنجیرکو ہم بن بتا سمجہا

یہ سوکہی سو کہی آہونسی مجہی نفرت ہی موسم مین ۔ تجہی ای برق مژگان ابر دریا بار سمجہی تہی

تری لب سانپ ڈس لیا ناگونکی بالونکو ۔ تری موتیکی جہالی کو دہان مانگ بہا

وہ مچہلی بہی تڑپ نکلی وہ بالا ہی یہ کہین کہو دیا ۔ تمہاری کانکا سوراخ ماہی جاز سمجہی تہی

نہین یہ گنج کی تحویل صاحب شعر گوئی ہی ۔ فقیرونکا ہی یہ بازار ہم سرکار سمجہی تہی

تمن پلکونکی توٹی اور قبا کی دستی نوچی ہین ۔ تجہی ای نالۂ دل قافلہ سالار سمجہی تہی

دکہایا پرچۂ عشق بتان اوس شاہ خوبی کو ۔ عجب سرکار ہی ہین ناحق انہین بیکار سمجہی تہی

مسیحائی کرشمی سیکڑون آنکہونسی سیکہی ہین ۔ قہرونکو دکہایا اور ہم بیمار سمجہی تہی

اجی یہ لطف فردائی قیامت یاد رکہی گا ۔ پہری آپ اپنی وعدونسی عجب اقرار سمجہی تہی

تو ہی تھا اُس مشکل ہی ہی بازگشت اپنی
بہت آسان تو نکلا جسی دشوار سمجھی تہی

ہماری دست ایسی کب تہی چہٹی سی خالی تہی
وہ کاشتو نکلا ذخیرہ جسی ہم بیکار سمجھی تہی

سیاہی تر ہی کاغذ ہی جلنی سی بچا صاحب
زبان کلک کو منقار موسیتار سمجھی تہی

نکل جاتا یہ مضمون کاگی پہلی کا پشت ہی
یہ تختہ اردلی ہم مرغ بوتیمار سمجھی تہی

ہماری سر پہ پہریکو نہ کچہہ تسکین ہوئی صاحب
تن پر داغکو ہم جامہ وار اپنی سمجھی تہی

بہار عمر آخر ہو گئی کوئی نہ گل لایا ہو
حد کی تختی کو ہم تختۂ گلزار سمجھی تہی

پہلی گہوڑیکو اک چابک پہلی انسانکو اک نکتہ
دوبارا پہر نہ کہتی ہم تو اکہی بار سمجھی تہی

نکالا اہل رقیبون نی گلی پہچا کی ہو ہو تیک
اجی وہ سیب ہی ٹہنی لف ہم جمدار سمجھی تہی

اشارا جب کیا تہا ملنی کا محفل مین عمرو نی
مطیع حکم تہی ہم کیا کرین ناچار سمجھی تہی

صدائی وہ و حسن کی پر تمکو کیا اور صاحب
ہری دیوان مین تم ہی معنی اشعار سمجھی تہی

او جہ جاتا تھا جب غیروں سی تو ہاں بانکپن تھی پیکر
دبی بات تونے کہی ہم لب تکرار سمجھی تھی

یہاں اب جسکا حق چاہیے وہ باندہ زلف کا مضمون
ترا مضمونِ گیسو ہم تو شیرِ مار سمجھی تھی

ارے قاتل سمجھ کر ہاتھ سینہ پر ذرا دہرنا
نہایت ہوشیار ہے تجھی میخوار سمجھی تھی

خدا نی زخم مضمون پہ کیا بست العجب خوش ہو
کہ زاہد کو معاذ اللہ بادہ خوار سمجھی تھی

کوئی بدلا بھی لیوےگا جب تک عمر باقی ہے
رقیب روسیہ جیتا ہے ہم فی النار سمجھی تھی

جو ہم سوئی تری دیوار کی سایہ میں مطلب تھا
ہم اس کو ٹھیکا رخنہ دیدار سمجھی تھی

اڑائی شعر کی چہی نہیں جانی دئی اختر
یہاں بھی گفتگو سو دیکی ہم دربار سمجھی تھی

[redacted]

ادب سی محفلِ عشاق مین گذر کیجی
مثالِ مردمکِ چشم دل مین گھر کیجی

بنا ہیں موتیا کا پھول تیری ڈاڑھی کو
جبین بھی تری مسواک نشتر کیجی

ہماری آنیکا لازم ہی اونکو استقبال
کہیں کی قاصد خوش خو ذرا خبر کیجے

مقام شکوہ نہین شاہ حسن ہی غیور
یہ استخط ہوئی اب اونکا رفع شر کیجے

مقام شر نہین کیا ہمسی خانہ جنگی ہے
سنبھلی روکئی قصّی کو درگذر کیجے

اطاعت آپ مین کرنی نہ کرینگی مختار
جہان مین دھوم ہی مچوائی اگر کیجے

اب ویس سی صلح یہ کیجی جو جنگ ہی منظور
صلاح ہم تو نہ دیتی کبھی مگر کیجے

کسی مہینی کی تو چند خالی جاتی ہے
کدھر نیا رخ چڑھائی ادھر نظر کیجے

نشان کوچ کا چھالا ہی پاؤنکا صاحب
مقام منزل عشاق سی سفر کیجے

دو رنگی خوب نہین ایکسو رہین صاحب
اودہر لگائی سی دل کو یا ادہر کیجے

بسیرا آج یہین کیجی ہوتی ہی شام
مثال جفت ہما خانہ مین بسر کیجے

مسیح بنگیا قاصد مجھی جلایا ہے
مزا وہ پایا ہی احسان عمر بہر کیجے

یہ چمن اٹھا ہی صبح و شام نالان ہون
جو شبکو بیٹھی ہی ونیکو تو سحر کبھی

لپیگا مجھسی صندل ؤ خاک کافی ہے
ہمچی تاکہان اتنا درد سر کبھی

جفائین آج ہین اگر و زبان ہین ہی ہے
وہ دن ہی یاد قیامت کا اب حذر کبھی

ہماری پلکونسی چھٹیگا گرچہ تیر شہاب
تو آپ دورہ مہتابکو سپر کبھی

ہزار اختر مہر و نشانہ ہوتی ہین
خدا کے واسطی اب آدبی اثر کبھی

[redacted]

گلی سی لگجاوکی پیاری مری تمہاری بگاڑ کیا ہے

کہانکی تھی پہاڑ کیسا بتاؤ صاحب وہ آڑ کیا ہے

ہماری اشکونکی آگی دریا جو دیکھو تو ہی وہ ایک قطرا

کہانکا جنگل کہانکا صحرا یمین جنون کیا پہاڑ کیا ہے

دکھائین لفت نی ایسی راہین مین پہ پاؤن فلک ہلا ہین

کبھی ہین ایسے ہماری آہین بنائین کیا تمسی تاڑ گیا ہے

ہزار جام و اپاغ جھوسکے ہر ایک گلچین نی باغ جھونکی

وہ ہمسی ہجرت کے داغ جھونکی جگر کی سوزش مین بہار گیا ہے

تمہاری چوکھٹ پہ ہی یہ زانو کرو نگا زنجیر پر مین جاؤ

او کھیٹر ڈالون مین اپنی باز و صنم تمہارا کوار گیا ہے

ہر ایک بلا ہی شمع سا بنا ہی روغن ہی سر کا سا

ہوا ہی ہر داغ قمقمہ سا تم آکی دیکھو یہ جھاڑ گیا ہے

از لسی بانکا ہی ہی جاہل ہوا ہی سیکا تمسی سائل تمہار اختر تنی مائل تمہار لی وسکی بگاڑ گیا ہے

[redacted]

رحم کر باد صبا کر چکی برباد مجھے | خاک تک جان چکی کوچہ مین ناشاد مجھے

جان کی خیر رہی مین تو ہوا کہتا ہون | صدقہ کر کر کی رہا کرتی ہین صیاد مجھے

تیری الفت نی بھلایا ہی دو عالم کا مزا | خود فراموش ہوا تو ہی نہ یاد مجھے

وہی الفت کی سزا عہد جوانی مین ملے | مارا کرتی تہی لڑکپن مین بہی استاد مجھے

وہ نہین ہون کہ ذرا صدمۂ فرقت سے اٹھاؤن | قیس بہی جانتا تہا مشق مین استاد مجھے

الفت سرو روان جیسی ہوئی ہی دل کو | پہٹکی مین بند کیا کرتی ہی صیاد مجھے

لاسا الفت کا لگایا کہین دانہ پہینکا | کیا اوڑاتی ہین اسی ٹٹی مین صیاد مجھے

جال مین پہنستی ہین جب ہم والپیٹ دیتی ہین | چہلین کیا کرتی ہین پہڑکاتی ہین صیاد مجھے

کسی کنپی سی نہ مین صید ہوا گلشن مین | تاک رکہتی ہین ہر اک ہفتی مین صیاد مجھے

دفع آسیب کو مین سوت جن لکہونگا | دہمکی دیتی ہین جلاتی ہین پریزاد مجھے

غرۂ حسن کسی اور کی سجی صاحب | یاد ہی سورۂ یوسف کی بہی آ مجھے

مرتی

تیری خنجر کی گلی لگتا ہون مین اے قاتل
یاد کرتی ہین بڑی دیر سی جلاد مجھی

مجھی پہل باغ جہان مین نہ ملا الفت کا
سرو کی صدقہ مین کر دیجئی آزاد مجھی

محفلِ غیر مین رتبہ مرا بڑھ جاتا ہیگا
دست آویز ہو کر دیجئی اک صاد مجھی

دلکی تاثیر نی بیخود کیا مکتب مین اوسے
سبقِ عشق پڑھانی لگی اُستاد مجھی

نہ اوجاڑو دلِ ہمسایہ ذرا رحم کرون
ہفت اقلیم بہی کرنی ہی آباد مجھی

جہک کی چلتا ہون جو آنان چمن سی اے گل
سیدہا کرتی نہین گلزار مین شمشاد مجھی

بیزبان تہا سی سمجھایا بہت پر نہ سنا
دیکھو برباد کریگا دلِ ناشاد مجھی

وہ مین ہی ہون کہ ترا جور و ستم سہتا ہون
کم نہ جان اورون سی تو اے ستم ایجاد مجھی

جیسی ہی جوشِ جنون مستی کی تسود مین
گل لالہ بہی نظر آتا ہی اک داد مجھی

پیچ پی پی کی ملی نعمتِ دنیا اختر
خانۂ عشق سی اب کیجئی آزاد مجھی

[redacted]

میکشو مژده که ایام بہار آ پہنچے
گل پیاده نظر آتی ہین سوار آ پہنچے

رتبه افلاک سی ہین اپنا زیاده سمجھون
اوسکی قدمون تک اگر اپنا غبار آ پہنچے

چہیڑ کچھه ہمسی کروگی تو کرینگی رسوا
ابھی وه ڈولی نظر آتی ہی کہار آ پہنچے

شکرین بوسی سی دل کو تو ذرا قوت دو
ابہی شربت مین بناتا ہون انار آ پہنچے

مصرع غیر کو سب راه زنون نی چہینا
لحم سگ کہانیکو جنگل مین چمار آ پہنچے

رنگ فق ہوتا ہی چنگاریان چہڑتی ہین یار
مجھسی مہتاب جب چہوٹا تو انار آ پہنچے

آئی وو آئی نه گہر اونکا ہی کوئی [illegible]
باغسی مین تلونکا [illegible] آ پہنچے

بزم اغیار مین [illegible] رسائی ہوگی
بہاگ جا عامل دل اب وه گنوار آ پہنچے

مرغ پر بسته معنی کو اگر صید کرون
کیا عجب دوئی نوکو نه شکار آ پہنچے

تیز کر لون مین گر کر اسی سن اپنا قاتل | یا خدا میری گلی تک بھی وہ دہارا پہنچے

ملک الموت کی صورت نظر آتی ہی مجھے | مری مٹی کی بنائی کو کمہار آ پہنچے

فوج پر فوج چلی آتی ہی گلزار و نین | بھاگتی بھاگتی گھوڑونکی سوار آ پہنچے

ہڈیان چور رہنون اوٹھتی یہانسی صاحب | اتنو میخانی کی سر پر بھی بہار آ پہنچے

نیند ایسی ہی نہ سنی دے تجھے آواز کوئی | چونکتی اتنو کہ بالائی مزار آ پہنچے

کاٹ ڈالین گی صراحی کا گلا بیخود مین | شیشی سر پر سی تو مندیل و دستار آ پہنچے

واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ | مر جاتا تھا کہ میخانی مین یار آ پہنچے

کیمیا جانکی لی لون اوسی ایجان جہان | کہین اختر کی طرف گرد و غبار آ پہنچے

[redacted]

مسکرا باغ مین تو اسی گل خندان میری | مین تو عاشق ہون تمی دم کا دل و جان میری

مصرعِ غیر سی ہرگز مجھی کچھ کام نہین ۔۔۔ مائلِ گوشتِ سگ تنگی نہ دندان میرے

درد و غم رنج و الم طپش و تپش عشق سی ہے ۔۔۔ آج خاطر میری کر سینی مین مہمان میرے

آنکھہ پہوڑونگا جو آنسو نظر آیا مجھکو ۔۔۔ کہلکی رونا نہ کہین ایدلِ پنہان میرے

اوس تیر اد کی سائی سی بچانا مجھکو ۔۔۔ پہونک دینا نہ مجھی ایدلِ سوزان میرے

غل مچاتا ہون تیری پر سی ہی زندانبان ۔۔۔ سلسلہ مجھسی ہی رکہنا کوئی زندان میرے

بیدہڑک مجمعِ اغیار مین گہس جاتا ہے ۔۔۔ پہنش تو کافر و نہین ہے سید مسلمان میرے

پہیر یا ہوگئی الفت سے تری ساری غریز ۔۔۔ کیون نچاہون تجہی آئی یوسف کنعان میرے

سر گرا کر گئی خجلت سی زمین پر تیری ۔۔۔ قد کشی باغ مین کر اس سی گلستان میرے

پہلی تاریخ سی مشتاقِ ہم آغوشی ہون ۔۔۔ چودہوین رات ہی مل آئی تابان میرے

بی مزہ ہوگی قسم رشک سی جل جاتا ہے ۔۔۔ جو ستا وہ ہے اگر لعلِ بدخشان میرے

پر لگا دیتا ہون وحشت مین تیرا دونکی ۔۔۔ شعر لی گئی ہین قاف مین پریان میرے

گلِ لالہ نہ کہا داغ جگر رہتی ہین — باغبان ہو لُٹتا ہی کیون چمنستان میرے

شاعر ہونے سے مری زینت ہے خدا شاہد ہے — مین تو اُمّی ہون مگر ہین وہ سخندان میرے

سرد مہری سی جو وہ ہونٹہہ کبہی چوستے ہین — اُولی بن جاتی ہین ایدوستو دندان میرے

نقش جب تخت پہ بہی بیٹہہ کے لکہتا ہو نگین — اب فقیرانہ نظر آتی ہین سامان میرے

گل مقصود سے مین جہولیان بہر لونگا — پہولون سے باغ مین بہر دیجیو دامان میرے

فوج و طبل و علم و تاج و نگین حاضر ہے — مجہسی آزردہ ہوا ہی شہِ شاہان میرے

کیا مچل جاتا ہی اس ستۂ گل پر یہ دل — پاؤن پہیلانی لگی باغ مین دامان میرے

تاج ہُدہُد کا مری سر پہ مزیّن ہو جائی — ابتو بلقیس بنا مجکو سلیمان میرے

حیف صد حیف دو لت کرہٹی تو چہاتی اپنا — کیا ہوا کیا ہوا ای عاشقِ نالان میرے

کشتئ دل کو بچاؤنگا کہان طوفان مین — غرق کر دینگی مجہی دیدۂ گریان میرے

خونِ دل لگی جو مہندی تو رنگین ہوتین — پلکین کب کہتی ہین یہ پنجۂ مرجان میرے

فصل گل آئی ہی ہی جوش جنون حد سی زیادہ
ابتو سلوائی دس بیس گریبان میرے

مجکو رسوا نکرو عاقلو نکی محفل مین
بال کہلوا دو نہ اسی کل پہچان میرے

شاید انکی کوئی غیر بہری محفل مین
تیز ہو تیز ہوا ہی خنجر مژگان میرے

پہر سنا نا [illegible]
پہر چہک پہر چہک ای بلبل بستان میرے

تجسی الفت ہے مجہی ای مرزی مہر و حضر
تیرا ثانی نہین دنیا مین سخندان میرے

[redacted]

ایسا نہو کہ باتون ہی باتونمین ٹال دے
یارب کہین ہمین بہی ہو منہ کا اوگال دے

زر کیا ہی جان تک بہی نہین کرتا عزیز وہ
عاشق سی مانگو تمین تو کلیجا نکال دے

دیو و نکی ہو پریکو محبت تو خاک دے
معشوق دی خدا تو کوئی خوش جمال دے

دنیا بری ہی ڈر ہمین ہنا ہی رات دن ‏ ‏ ہمصحبتون کی پگڑی اوچھالی ہے

زنہار باغ مین نہ جبلا ہو نکایا ہے ‏ ‏ کیا ہو جو ہار گردن عاشق مین ڈالدے

بندہ بنا تین ہر مین ایک ایک ستکو ہم ‏ ‏ اختر خدائی پاک جو ہمکو جمال دے

[redacted]

دستار فقیرانہ اک تاج سی افزون ہے ‏ ‏ راہ یہ خمخانہ معراج سی افزون ہے

کیا چھاتیان لا جم ہین کسا ہی اونکا بہار ‏ ‏ سینہ جانانہ دراج سی افزون ہے

ایسی ہی حکومت ہے ایسی ہی عبادت ‏ ‏ یہ شاہ فقیرانہ محتاج سی افزون ہے

چلتی ہو پرستانمین یان ہمین بہت شائق ‏ ‏ اب حسن نجانہ پھر آج سی افزون ہے

کیا غم ہی جھلک جائی ساغر مرا لبریز ‏ ‏ وہ تا کیا پیمانہ آتاج سی افزون ہے

پھر ہوئی فرزند دولت اختر یہ عادی ہو

یہ فقرہ پیسہ آنہ اک راج سی افزون ہے



[redacted]

مرا گھر کھول دیتا ہی نئی در بند کرتا ہے
نئی در کھول دیتا ہی اگھر بند کرتا ہے

تکبر آدمی کو خاک کا پیوند کرتا ہے
شعار خاکساری بیخ رمہ صد چند کرتا ہے

نہ تو تنہائی مین بلبل سنایا کیجئی صاحب
لب شیرین تمہارا طوطیونکو بند کرتا ہے

عجب بل ہی عجب جسم ہی عجب ہی عجب رنگت
مرا ہر تل تمہاری لفو پر اسپند کرتا ہے

میانجی مین صفت مکتب کے اب کس طرح سی لکھون
چلتا ہی قلم جسطرح ہٹ فرزند کرتا ہے

چلاتا ہی ہمیشہ نیک راہو پر مری پاؤن
تو دل کا [illegible] سعادتمند کرتا ہے

ہماری روح کا طائر بہلا کیا ہاتھ مین آئے
ہماری دہو کی مین صیاد کچھ پر بند کرتا ہے

خدا غمگین کبھی کرتا نہین دل ایسی منعم کا
جو دنیا مین کسی محتاج کو خرسند کرتا ہے

کسی مکڑ کی جالی سی لگاوٹ کر نہین سکتے
وہ اپنو جالیان دیوانگی کی بند کرتا ہے

حوالہ کر مجھی لیجاؤن یونہا زندانے	عبث کافر مری زنجیر کو پابند کرتا ہے
ہزارون گالیان کہائین طلب ایک بوسیکی	وہ تجسی کر رہا ہون جو کہ حاجتمند کرتا ہے
نہ یہ چشم مروت ہو کہ ہم رسوا ہون محفلمین	نہ کہولی آنکہہ غیرونمین مرا دل بند کرتا ہے
لگاتا ہون نہال اسطرح مضمون سے	کہ جیسے کوئی اچہا خاندان پیوند کرتا ہے
ابہی جو دین وحشت کے دکہہ ہون تہوڑی ہین	گریبان پہاڑ ڈالی کا عبث پیوند کرتا ہے
چکہا دونگا طبیبونکو ابہی شیرینی اسکی مین	وہ نازک داغ کو بہی صورت گلقند کرتا ہے
وہ عادت چہوڑ دے غیرونکی جو سیکہی ہوئی اسنے	کہا مانو نہ جاؤ تمکو اختر بند کرتا ہے

[redacted]

آگیا تجہہ پہ اپنا جی ہی تو ہے	اے پریزاد آدمی ہی تو ہے
دو کی کہتا ہون میرے عاشق ہو	نہ برا مانیو ہنسی ہی تو ہے

اب کسی اوسے کرونگا عشق | دل لگاؤنگا دل لگی ہی تو ہے
کون انکو سیاہ کہتا ہے | واہ ہرا آنکھہ شربتی ہی تو ہے
ماریے چلکے اب کوئی بندوق | کہل گئے باغ مین کلی ہی تو ہے
بیخودی تو ہے مین اپنا بنا | مست پھرتی ہین میکشی ہی تو ہے
ہمی کیا کام اور قصون سے | داستان اپنی عشق کی ہی تو ہے
طپنچہ سے مجھے عنایت ہو | نہ پڑی ہاتھہ بلبلی ہی تو ہے
بعد قتل حسین ہم سمجھے | کہین جلیگی لعنتی ہی تو ہے
رشک دیوان کہا کرو ہندی | ہمنی دیکھا ہی فارسی ہی تو ہے
کوئی کہتا ہی پگڑی سیدھی ہے | شرط بدتا ہون لٹپٹی ہی تو ہے
غیر چڑہتا ہے آنکھہ پر ہر دم | مارا جائیگا سرکشی ہی تو ہے

کون کہتا ہی اسکو اندہیارا | ہو تو ہو منہ سے مسّی سحر شب بسی ہی تو ہے

جہان چہپا وہان براہی ہی
اختر زار سے میکشی ہی تو ہے

[redacted]

تمہاری داد طلب آفتاب سے کیجے | دہن کی وصف مین کلی گلاب سے کیجے

زبان بند کرین فرد ایک لاکہہ مین | یہ کیسی باتین ہین صاحب حساب سے کیجے

وہ فصل اوتہی اور وقت اور تہا سو گیا | بڑہاپی مین نہ لڑائی شباب سے کیجے

اگر ملی مرا ساقی شراب خانہ مین | تو عقد پیر مغان ہی شراب سے کیجے

جو لال ہاتہہ ہون گلزار حسن مین اونکے | تو مہندی ملکی دو رنگی خضاب سے کیجے

ترا مباحثہ اب دو و ہو بلبل سے
ترا مقابلہ بھی ماہتاب سے کیجے

یہ جھک ہے چھوڑتے ہیں تو مجکو نفرت ہے
یہ گفتگو نہ بھی اب کتاب سے کیجے

لگام ہاتھ مین ہی شہسوار سپ ہے خوش
جو حلقہ پاؤں کا ہی وہ رکاب سے کیجے

ہمارے دل کو جلا کر نمک چھڑکتی ہو
ستم کی گرمیاں صاحب کباب سے کیجے

وہ برق ہین کہ رلاتی ہین باغ عالم مین
ہمارا شکوہ گریہ سحاب سے کیجے

نہین ہی مثل کہین لکھنؤ مین اے اختر
غزل کی داد طلب شیخ و شاب سے کیجے

[redacted]

اس جلسے کا جو بانی ہے وہ ماہ سلیمان ثانی ہے

آغاز ہے حسن جوانی ہے ہر ایک پری دیوانی ہے

یہ بت میرا لاثانی ہی اسپر کرم ربانی ہے	
	ساری عالم کا یہ جانی ہی ہر ایک پہ ہی دیوانی ہے
کیا چہرا بہولا بہولا ہی آنکہوں مین شربت گہولا ہے	
	لو سینہ بند بہی کہولا ہی یہ کیفیت وجدانی ہے
کیسر پاسبکے جوڑی ہین اور ناچکی آفت توڑی ہین	
	بالونکو رخ پر چہوڑی ہین ہر ایک جبین افشانی ہے
الفت سے منہہ کو موڑینگی جب اوسکا پیچہا چہوڑینگے	
	دروازیسی سر پہوڑینگی اب جان چلی نادانی ہے
اعجاز نمائی تہی یہ کب پہنچا ہی غیرن تک بہی لب	
	مرتی ہین اولٹی عاشق سب یہ کیسی سحر بیانی ہے
دہ چند ہر اک کا جوبن ہی مہتاب سا چہرہ روشن ہے	

فانوس اک کا دامن ہی صدقی شمعِ نورانی ہے

دل جب سی میرا تم پر آیا دکھی ہما تھون صدمہ پایا

کہایا تو لختِ جگر کہایا جام اشک کا مجکو پانی ہے

جبسی مجھی تجسے الفت ہے کس جوش کی اوپر وحشت ہے

پوشاک سی مجکو نفرت ہے میرا جامہ عریانی ہے

غیرونکو گھر مین بلاتی ہو ایک ایک کو لپٹی جاتی ہو

رہ رہ کی ہمکو جلاتی ہو صاحب یہ کیا مہمانی ہے

دل پہونک دیا گرمی ہی کی تیری ایسی اوتہایا منہہ نہ کبھی

الفت کی گہاٹ اوتہا نہ رکہی ٹہنڈا یہ کیسا پانی ہے

کیا وصف کرون اس صحبت کا عالم ہی یہ عیش عشرت کا

گو قصد ہی موزونیت کا پر دل کو خود حیرانی ہے

دیکھو بہت تڑپاؤ مجھی چہرہ اب ہی دکھلاؤ مجھی

تم اگر دیکھہ تو جاؤ مجھی تصویر ہون یہ حیرانی ہے

صاحب یہ بحر سی ہی بیڈھب پانی مین کب گل ہوویگا

ای کلک سنبھال تو اپنی لب بس جان ہی کی ہلکانی ہے

مشتاق ہی یہ بہی قدرت سی پالونمین لپٹی چاہت ہے

کنگھی کو پہینکو نفرت سے صاحب کا کل سلجھانی ہے

الکدل کام کہانا کیا کم ہی پیا جن سو وہ بیدم ہے
اختر تجھپر کیا عالم ہی کچھ بھی خوف ربانی ہے

[redacted]

مہر خو مژدہ کہ وہ چاندنی رات آ پہنچی
توشۂ مہر چلا شبکی برات آ پہنچی

کھینچ لینگی قلم کاہکشان کاغذ پر
فکر تو کیجئے صاحب دوات آ پہنچی

روکتی روکتی بڑہ چلتی نہ سبحان اللہ — گالی ہی گالی نکلتی ہوی بات آ پہنچے

ہاتھا پائی نہ ہوسے وصل کی شب اہی نازک — پہلو سرکاتی ہاتہو لستی ہوی لات آ پہنچے

اب پچہوڑونگا کوی قافیہ اس عین عشق — اب طبیعت بھی پی سیر لغات آ پہنچے

عطر کی بوتلین قربان کرونگا دل کی — بوی گلزار پری بحر حیات آ پہنچے

دہو کی دلوا ہی شیرین ہنسی ہی نوشا — کہاتی کہا[illegible] مصری وہ نبات آ پہنچے

خمس سے باقی ہین کی نہ خوش ہو خمس — چوکری بہولی وہ الفت کی زکوۃ آ پہنچے

روکتی سجدے نہ کروا ئی ان ہاتہو لیسے — بر زبان لعن پی لات و منات آ پہنچے

ہمتو بیدا ہی ہوتی مگر ابھی بات — روح دلدادہ یہان بھی برات آ پہنچے

تیری مسجد نے بھی نہ خالی رہی تی امیری — روح بنتی بھی پی صوم و صلات آ پہنچے

جب محمد سا بھی گذرا تو دنیا ہی خاک — بیٹھتی دلستی کہ وہ لیل و فات آ پہنچے

کوئی کونی نہ پہرا اوبہی میدانون نہین
اپنا بچہ یہ نکالو کہ قنات آ پہنچے

ابتو معشوقہ حافظ کو بلائی اختر
چہپ نہ تو اوس سی کہ شاخ نبات آ پہنچی

[redacted]

[redacted]

آپ نی سیدھا داو ڈالا ہی
یہ تلنبا نیا نکالا ہے

زیب و زینت سے ہمکو کیا مطلب
داغ دل موتیو نکا مالا ہے

ہمتو شاعر ہین فوج سی کیا کام
ایک مضمون اک رسالا ہے

اشک سے ہاتھ دہو و غم کہاو
عاشقی منہہ کا کیا نوالا ہے

تجھی پھر منہہ کہاؤنگا مرا شیشا سلامت ہے / بساؤنگا ابھی پھر یہ دنیا سلامت ہے

تو اُسی یا عبث غوطی لگاتا ہی ہی دلمین / پھنسا لیگا تری مچھلی مرا بالا سلامت ہے

وہ ایسا کون ہی دنیا مین جو ملتا نہین مجکو / تجھی بھی ڈھونڈہ لاؤنگا اگر عنقا سلامت ہے

ہزارون مال کی وارث دعائین دیکی روتی ہین / تعجب کچھ نہین بی وارثہ مردا سلامت ہے

کیا کرجو وہ کھیل کرتو کیا کرا ای مہہ عالم / بڑی سولی ہوئینگی اگر پردہ سلامت ہے

ہن ایسا ناتوان ہوتا رگڑی مین لگا تاہون / مری آنسو بھی چھپ جائینگی گر جالا سلامت ہے

لبس چل خمکدی سی ہو چکی یہ جنگ مستانہ / بھریگا تو پین تجکو وہ متوالا سلامت ہے

تعجب ہی نہایت ای طبیبو کیا کرون اب مین / مری سینی مین دل ماندہ بھی غم پہنا سلامت ہے

مجھی معلوم ہی وپر ہی اپر تو تم یہ کہتی ہو / مری کی قسم دل بھی دیکھا سلامت ہے

کبھی کسی شیشی کی مقابل ہو نہین سکتا / برابر عرش ہی ہون مین مرا پیا سلامت ہے

دل و جان و جگر ایمان و روح و عقل و ہوش و دم
تنا آخر کہ سینی مین تری کیا کیا سلامت ہے

[redacted]

اب تو جنگل نظر آتا ہی چمن بھول گئی
عشق کی راہ مین ہم راہِ وطن بھول گئے

سلسلہ جنبشی ہو جبسی سن ای زندان بان
تنی صدمونکو اسیران کہن بھول گئے

بلبلین دامِ محبت مین پھنسین آآکر
وادیِ ہجر کو کیون زاغ و زغن بھول گئے

پیستی ہو ہمین غیر و نکو دکہا کر ای شاہ
ہمیہ کہن مارتی ہین اپنی چلن بھول گئے

خط سی چہرہ پہ نظر جا پڑی صدقہ دو
چاند کی رات تہی ہم چاند گہن بھول گئے

عارضون نی شب مہتاب کی قلعی کہو لی
رخ ترا دیکہہ کی ہم لطف چمن بھول گئے

بات کرتا ہمین آتا ہی تری محفل مین
فکر اشعار مین ہم لطف سخن بھول گئے

ایسی ننگی تیری عاشق ہین سن ای ہی وہ نشین
حشر کی آن بہی کہین گی کہ کفن بھول گئے

تمسی منہہ کھل سکی تو اسکی کرو تم تعریف
ہمنوای شاعر و مضمون زمین بھول گئی

مینی بتلادیا گھر الفت گل رویان کا
آشیانا جو کہین مرغِ چمن بھول گئی

قول و اقرار کہان بات بھی پوچھی نہ کبھی
یاد کب کرتی ہین سب عہد شکن بھول گئی

مصرعِ ناسخِ مرحوم بجا ہی اختر
اپنی مداح کو یا شاہ زمن بھول گئی

[redacted]

اور و نسی ہو چکی ہو جو الفت پسند ہے
ٹوٹی ہوی گلاب کی رنگت پسند ہے

مجکو رخِ حبیب سے تفریح کیون نہو
بلبل کو یاسمن کی نزاکت پسند ہے

معشوق بی مشقتِ عاشق کہان نصیب
پروردگار رنگ کو اطاعت پسند ہے

کس طرح سہل ہون ہی مضمونِ لاجواب
صاحب طبیعت اپکی دقت پسند ہے

اکسیر جس سے نکلی ہی اسکو ہیون جانتا
مجکو علی کا دامن دولت پسند ہے

یہ لفظ کیا برا لگا دل کو مری حضور
غیروں کی آپکو جو حمایت پسند ہے

ہم مشربوں میں کرتی ہین رندانہ ہم بسر
ہمکو تو عاشقانہ طبیعت پسند ہے

معشوق تو ہتی ہی کلمی سی کام ہے
شاہد ہی تو کہ ہر سیر شہادت پسند ہے

اللہ جانتا ہی فدا جان و دل ہون
مجکو تو ان بتوں کی شرارت پسند ہے

بیٹھی جو کوئی پھر نہ لگی کا پتا کبھی
یہ بوریا ہمارا افلاکت پسند ہے

ہر جمعہ مین صلوۃ کا ملتا ہی اک مزہ
واحد کی عاشقی مین جماعت پسند ہے

سوئی تو ساتھہ سویا جو جاگی تو پہلو مین
ہمکو تو اپنی دل کی محبت پسند ہے

مشق وظیفہ بڑہ گئی جون جون عمل کیا
معبود کو ہماری عبادت پسند ہے

اللہ سی ہی عشق نبی جسکی مین گواہ
دیکھی نہین کسیکی وہ صورت پسند ہے

مذہب مرا ہی ورد اسن تو سبز رنگ
احمد کا امتی ہون ملاحت پسند ہے

ان میں نبی ہی ہی رسول خدا تو کیا
احمد کی ہمکو دل سی نبوت پسند ہے

غیروں مین بی سبب مجھے بلوایا واہ وا
دل تیرا اے حبیب شکایت پسند ہے

بی پردہ عاشقی مین مزہ ہر طرح کا ہے
جس مین نہ سقف ہو وہ عمارت پسند ہے

موسی کی طرح ہم بھی اگر رک گئی تو کیا
اللہ کو زبان کی لکنت پسند ہے

آئی کہان سی لگ گئی کس کام مین یہان
دنیا اسی کا نام ہی راحت پسند ہے

برباد ہمکو کرکی وہ آباد ہو گئی
وہ عیش مین ہین ہمکو مصیبت پسند ہے

اک بوسی کی طلب مین خفا ہو گئی حضور
انسان کی خدا کو سخاوت پسند ہے

جو شعر تر ہی اس مین وہ حضرت پسند ہے
اختر غزل تمہاری فصاحت پسند ہے

[redacted]

فرط شادی سی مری دل کو الم یاد ہوئے
سہو مشاطہ سی نوشاہ کو غم یاد ہوئے

جب ہوا اپٹ لگاؤ مرا دل دنیا سے
اب مجھے ساکنِ اقلیمِ عدم یاد آئے

جب بلاتی ہین وہ غیرون کو تو چپ جاتی مین
کہ اجی شکر ہے محفل مین تو ہم یاد آئے

ہم تصور تیرا مرکر بھی نہ بہولینگے کبھی
کسی مومن کو ہین کب دیر و صنم یاد آئے

پاؤن مین جو کوئی آبلہ دیکھا مینے
مے فروشون کی مجھے دیدۂ نم یاد آئے

وہین کر داب تفکر مین سراپا ڈوبا
تیری بالی جو ہمین اے بحرِ کرم یاد آئے

مانگا کرتی ہین نشان آہ کی نقارۂ داغ
صفِ مژگان کو نئی طبل و علم یاد آئے

بعد برسون کی وہ بہولی ستم ایجاد کو
شکر صد شکر کہ اب لطف و کرم یاد آئے

شادی و غم کا جو ہے ساتھ تو اس دنیا مین
مجھے بہی عیش و الم دونون بہم یاد آئے

ہمسی بہی دامن لیلا کرتا ہی ملاقات مین
قیس کو بہی سبقِ عشق تو کم یاد آئے

اچھی رت جب مین دیکھی تو پری یاد آئی
عدل دیکھا تو ہمین اہلِ ستم یاد آئے

دانتون کی لڑیون کا آیا جو تصور مجکو
جوہری مجکو وہین وقتِ رقم یاد آئے

ہاتھو نسی اپنی وہین پُر کیا اپنا تعوّذ
کسی محبوب کے گر نقشِ قدم یاد ہوئے

دم ہین آہی چکی تہی وہ فراموش کئے تہا
یاد بدلی ہی اونہین قول و قسم یاد ہوئے

اعتبار اونکا نہین وہ تو مکر جاتی ہین
پہلا بدلا تو وہین قول و قسم یاد ہوئے

کیا ہی یاد ہوئی پہلا جو دیا غیر و نکو
قول ہاری تو وہین قول و قسم یاد ہوئے

روز فردا کا ہی احوال سماعت مین ہے
کہتی اب آپکو وہ قول و قسم یاد ہوئے

پیش قاضی جو یہ جہگڑا ہوا تو نادم ہین
آبنی جان پہ جب قول و قسم یاد ہوئے

جب قلم ہاتہہ مین آیا تو ہوا مین منکر
کعبہ دیکھا تو وہین قول و قسم یاد ہوئے

بال کہولی سی یہ ثابت ہے پہنسا یگا مجہے
اب کنائی ہی تری ہی کی قسم یاد ہوئے

ابتو اقرار تعدّی بزبان کرتا ہے
ای بُری چیز اوٹہا قول و قسم یاد ہوئے

رحم آتا ہی جوانی پہ تری ای بُت خوش
قسم کرم نہ کہا قول و قسم یاد ہوئے

اب نہ بہولین گی وہ انداز تعدی و جفا

اخترِ زار کو اب اونکی ستم یاد ہوئے

[redacted]

پھر تصورِ راہ کا سینی کی اندر بند ہے
کون لیجای مجھی میرا تو رہبر بند ہے

ہنسکی وہ شوقین یو کہتا ہی صاحب دیکھنا
دل نہین ہی میری سینی مین کبوتر بند ہے

شاخِ نخلِ شعر سی اسکو سمجھہ کر توڑنا
گلشنِ معنی مین میری اک گلِ تر بند ہے

ہوش ہمکو آچکا فصاد تو بیہوش ہے
رگ ہماری کھل چکی اور تیرا نشتر بند ہے

سر کھلی دیکھا ہی جبسی صحنِ گلشن مین تجھی
پا برہنہ باغ مین سرو و صنوبر بند ہے

ای عزیز و الحذر کنعانکی وہ صورت نہین
چاہ مین یوسف کی بدلی اب تو پتھر بند ہے

دام فکرِ صاف سی جو چاہئی وہ کر لی اسیر
طایرِ مضمون مری اشعار مین پر بند ہے

ناتوانی نی مجھی نظروں سی پنہان کر دیا
آپکی ہر رونگٹی مین روح لاغر بند ہے

عیب پوشی کیجئی کیون کھولتی ہین چار مین
دل مرا ہر جائی ہی صاحب کسی پر بند ہے

عاشق ابرو کھڑے ہین قتل کی مشتاق سب
خوش غلافی کہ رہی ہی آج خنجر بند سے

انقلاب دہر سے کیا قلب کی حالت ہوئے
مین ادہر باہر تڑپتا ہون وہ اندر بند ہے

روشنی ہی اسکی باتو مین تعجب ہی مجھے
کیا کسی زہرہ جبین کی دلمین اختر بند ہے

[redacted]

کبھی ہنسی ہنسی محبت کبھی پرانون سے
کبھی ضعیفو سے الفت کبھی جوانون سے

تمہاری گوشہ ابرو سی دل نہین چھٹتا
وہ تیر ہی کہ نکلتا نہین کمانون سے

خدا کی واسطے اوڑجا یہان سی اے بلبل
صدا ہی نالہ کی لگتی ہی ان ترانون سے

یہ زور پنجہ دکھاتا ہی شانہ پر جگر
عصا ہی بہاگتی ہی جیسی ناتوانون سے

خدا چڑہائی نہ اوپر کہ دل اوترتا ہے
تمہاری کمر سی اوترا ہون سعو بہانو سے

ہماری سامنی ہوتا نہین تمہارا منہہ
تفنگ آپ اوڑی جاتی ہی نشانو سے

اڑا و نگار خ بلبل کو مین تو دشمن ہون
نہ بحث کیجیئی گلشن مین ہم زبانو نسے

حضور کچھ بہ پس مردن تو قدر کیجی گا
تبنگ آگئی زندی تو اپنی جانو نسے

کسی کی سلسلہ زلف سی ہاتھ آئی ہے
اسیر آج نکلتے ہین قید خانو نسے

مشقتونسی یہ حاصل ہوا کہ الفت ہے
ہزار شکر لگین محتشین ٹھکانو نسے

جہان قیس بہت ہین ہان آج یار ہی ہین
ڈرانہ کیجی جنگل مین گلہ بانو نسے

خدا کی واسطی یہ سرا وٹھا وپلکو نکی
ہماری تیغین اوگلتی ہین اب میانو نسے

صدائی نالہ غم سی خموش ہوا اختر
خذر کرینگی مغنی بھی اپنی تانو نسے

[redacted]

نہ چار غیر وہین اب محبتی ہمنشینی کی
یہ بات اچھی نہین اور دل لگی کیجی

یہ ٹھاٹ شاہونسی سپاہی تجکو ہی بہائی
فقیر ونسی نہین لازم کہ سرکشی کیجی

گرہ نہ باندھتی دلمین برائی آتی ہی ۔ جو بات آپکو کرنی ہو وہ ابھی کیجے
جو غیر رہتی ہین صحبت مین تو ہبار کہو ۔ نظر غریب دلو نپر کبھی کبھی کیجے
ہماری عشق کی تو دہوم ہی تمامین ۔ تمہاری حسن کا چرچا گلی گلی کیجے
وہ ابر آتا ہی بجلی بہت چمکتی ہی ۔ شراب خانی مین اب چلکی میکشی کیجے
ہماری ہو جتنی یا ہمکو اپنا کر رکہتی ۔ جو حسن رکھتے ہین صاحب تو عشق بہی کیجے
تمہاری عشق کو کیونکر ہٹائین ہم دلسے ۔ شگفتہ پہولکو کیونکر بندہی کلی کیجے
یہ درد سر کہ گلنار اسکو رنگوائین ۔ بس آج رنگ دوپٹی کا صندلی کیجے
خدا نی ہمکو دکہایا ہی نور جانانکا ۔ عروج مہر سی بہی آج ہمسری کیجے
شروع حسن مین لپٹا نہین تنزل عشق ۔ یہ چال بہاری ہی اختر سبکروی کیجے

[redacted]

دلکو تابش رخ جاناں غضب ہوتی ہے
دود آہ دل عشاقسی شب ہوتی ہے

سرد مہری سی جدا یا نکرو الفت مین
مشتعل دل مین نار غضب ہوتی ہے

عطر بہجواؤن بتا ہی تہی ری صاحب
کا کلونکی لئی کنگہی بہی طلب ہوتی ہے

گہیر لاتا ہی مرا ابر مژہ مستی کو
لا کہا جمنی سی اگر سوز تپ لب ہوتی ہے

لطف معشوق نزاکت سی کہلا رہتا ہے
بی کلی بہی دل عاشق مین عجب ہوتی ہے

شفقت یار کی طالب ہین رقیبون مین ہم
کہ وہ ہوتی ہی اب ہوتی ہی اب ہوتی ہے

دور سی دیکہہ کی ہم ہاتہہ ملا کر نکلے
مہربانی دل اغیار پہ جب ہوتی ہے

رات ہم بہول گئی دنکی بہی لی قلعی
روشنی عارضونکی رشک حلب ہوتی ہے

در دلکتی ہین تو قاضی سی بہی ہو کہتان
نذر دلوانی و [illegible] غضب ہوتی ہے

ہم مین او رسنگ مین [illegible]
[illegible] غالب مین [illegible] ہوتی ہے

وصل مین ہجر کی لذت نہین ملتی ہا کر
تلخ ہوتی ہی زبان منہہ مین جو تب ہوتی ہے

یہ نہین غنچون مین بہی دل لگتا نہین اے اختر — عشق رہا ہونکی زمین بہی تو گڑہے

[redacted]

خبر اتنی کہدی تو اے آنی والے — کہڑی ہین کہان ابرونکی سالے

کہٹکتی ہین دل مین وہ پلکین تمہاری — وہ چہریان وہ انیان وہ سنان وہ بہالے

کدہر کسطرف ہی ترا قصد قاصد — مرا خط بہی لیجا تو اے جانی والے

تجہی دخل ہی قیس کیا شاعری مین — گہروندا کوئی اور جاکر بنالے

نہ ہو کیون کبہی کیمیا کی طرف وہ — بگاڑی ہنوونکو اگر تو بنالے

رقیب آج پہر بیٹ اپنا بجا مین — تجہی بیٹ کی قسم پہر تو گالے

گری پن مین بہی پوچہو تو مین ہاتہ یار کے — تعصب کے ابہی میرے بدن انکا

دکہاتی ہی اونکی دو شش مرصع — یہ دو مہر ہما بازوؤن پر مین بہالے

ذرا اشک سے تہہ ہوؤں تو پوچھوں
یہ غمزی نہیں سہل منہہ کی نوالے

کبھی میں اب چار یاری بنایا
بلا لی بلا لی بلا لی بلالے

بتو جون تو ان گستائی ہی مینی
یہ دن نافِ معشوق ہی سکو تالے

کتان ہو گیا آسمانکا ہی دہ
یہ تاری نہیں ہیں رونیکی گالے

زمین پر جو بیٹھوں اوٹھاؤں سما کو
بہین ندیاں اب کرو نین جو نالے

نہ سو تو نکو چھیڑو نہ تم گدگداؤ
کھوں آہ سے آسمانکو اوٹھالے

خطر ہو نہ محشر میں اختر کی دین کو
امانت تری ہی اسی تو بچالے

[redacted]

سبقِ عشق پڑھانی لگی اوستاد مجھے
قتل کا ڈھنگ سکھانی لگی جلاد مجھے

تیری صدقی مین جو چہوتون تو ٹہکانا ہو جائے
ناک رکہتی ہین اک ہفتی کو صیاد مجہے

کیا ہنسی تہی کہ چلا جبکہ شہیدوئین مین
دل لگی کرنی لگا دیکہہ کی جلاد مجہے

کیا مزا تہا تری ہونٹونین کہ ای جانِ جہان
لبِ شیرین نی تری کر دیا فرہاد مجہے

دل مرا جانکی اتہا نہ ستایا کر تو
اری کمبخت ذرا کرنی دی فریاد مجہے

کس سی بولون کہ نہین تاب بھری محفلین
حسنِ خود رفتہ دکہاتی ہین بہزاد مجہے

کیا بتاؤنگا معانی کو غزل کی صاحب
توک بیٹہی گا اگر خضرِ استاد مجہے


[redacted]

مرا صیاد کہلا دیتی نہین فصلِ بہاری [illegible]
[illegible] گل مین [illegible] مجہے

بہارِ باغ جبتک ہی اکہا اٹہہ ہی پر اب
خزان ہی موسمِ پیری ہی لطف سو گوارا ہی

دل ایسا ناتوان ہی لطفِ گلشن اوٹہہ نہین سکتا
مجہی موجِ رگِ گل بہی تری الفت مین بہاری ہی

لکھوں احوال کیا تصویر کھینچوں اپنی ہی پھرہ
مری جانی عجب صورت تمہاری بیمار سی رہی ہے

مزہ الفت ہی اگر شاعران با مزہ اس سے
مرا مضموں نہیں بیمار سی بی کی اچاری ہے

سلیماں تو نہ اپنی تخت نازاں ہے اب اتنا
پرنی ہی پرستان میں وہ بو جسکی کہاری ہے

زیر گل پر عبث بلبلِ خوش لہجہ نازاں ہے
مری گلشن میں اُدنی سا مہاجن بھی ہزاری ہے

نگاہوں سی گھائل کرچکی کیوں دکھاتی ہو
نہ چھیڑو قاتلو اسکو ہمارا زخم کاری ہے

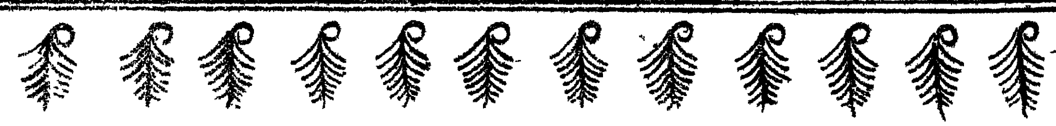
اری بیکی پڑا اوڑکی میں منہہ رہا تکتا
تری انگیا سی ٹرہ کر ہمکو شوق ہمکنار ہی ہے

جسی سورج سمجھتی ہو وہ اسکا تاج زریں ہے
جسی مہ جانتی ہیں وہ ختر کی عماری ہے

[redacted]

شب وصل میں منہہ کو موڑا نہ کیجے
بھلی جنگی جانونکو توڑا نہ کیجے

بلا صبح کو کوی نازل نہ ہووے
سر شام زلفیں مروڑا نہ کیجے



گلی سے جو اغیار اگر سامنے ہین
بڑہا دل حبیبونکا تھوڑا نہ کیجے

بہت لچکل جائینگے سم کی نیچی
سمندا اپر تو کوڑا نہ کیجے

اگر دنڈ بیلے گل آتی ہمین ہے
اگر شاخ گل کو مروڑا نہ کیجے

نہ ملال کوئی عطر فتنہ سمجھہ کر
کہین دامن تر نچوڑا نہ کیجے

محبت کے یہ دیکھنے والیان ہین
یہا کران انکھونکو پھوڑا نہ کیجے

ہوئی فضل اللہ سی تمکو الفت
بڑہی جنس بازار توڑا نہ کیجے

نہ باقی رہی کوئی ظلم و ستم ہی
بہت کیجی آپ تھوڑا نہ کیجے

یہ پیوند ہجرت لگا ہی پرانا
نئی وصلیان آپ جوڑا نہ کیجے

یہ جلدی یہ جلدی کہ خط جلد لائے
یہ قاصد ہی آپ اسکو کہو ... کیجے

میان تمنی شیرونکی ہی دل ہلائے
لڑائیمین ہمکو بہنبہوڑا نہ کیجے

محبت کا تلچھٹ مجہی کب ملیگا
مری شیشۂ دل کو پھوڑا نہ کیجے

کہان سینۂ خوبان کہان داغ الفت	یہہ مالا محبت کا توڑا نہ کیجے

کسی چاند سی اسکو الفت نہین ہی

اب اختر کو پہلو سی چہوڑا نہ کیجے

[redacted]

جدا ملی سی اوس گل کی چشم و حیا نی	اشارا ابرو کا پایا تو آبرو پائی
اوتاری نرگسِ مسکین کی آنکہہ مین ڈورے	گلاب کانٹون مین کہنچا جو تیری بو پائی
چرا او آنکہہ نہ ابرو کا ایک بوسہ دو	تمہاری صدق سی دنیا کی آبرو پائی
یہہ سبزۂ خطِ نازک سی کیا مشابہ ہے	چمن مین آپکی تحریر مو بمو پائی
شرابی طوق مئ سرخ اسکو بہت بہائی	نئی یہہ بات پی گردنِ سبو پائی
اب آج زیب ہو مالا مری مضامین کا	نئی یہہ خیر لی گردن و گلو پائی
عجب نمائش گلزار رنگون دیکہی	کہ بوئی وحدت معشوق چارسو پائی

شرارا ہو گیا تیر مژہ نگار کی ستاتی — نہ رنگ دیکھانا اوس گل کی ہنسی ہو باتی

مبارک ابر مژہ آن پہنچا ای ساقی — رقیبو آج تو تہ وار گفتگو پائی

ہزار زخم لگی اور ہزار داغ ملی — مگر نہ ایک ہی سوزن پتی رفو پائی

عجب طرح سی مری لخت دل بہی آئی — جو بوند آنکھ سی ٹپکی وہین لہو پائی

ہزار بلبلین مارین ملا جو روغن قاز — بیہ آب آج تلک پہر نہ رنگ و بو پائی

ملک خصال فرشتہ صفات خجستہ — طبیعت آگئی دنیا مین نیک خو پائی

[redacted]

مقاصد کی نہ پیغام نہ بانی — سناؤن مین کسی اپنی کہانی

بہت قسمین بہی کہاتین ای پریزاد — نہین جاتی تمہاری بدگمانی

چہلاوا بن گئی نظرون کے آگی — وہ چہلا دی گئی اپنی نشانی

مرا دل آپ سے ہے معشوق خصلت — رہی عاشق سی ایسی لن ترانی

ہزاروں صورتوں سی عشق کرتی — مگر تیری کوئی صورت سہانی

یہہ آنکھیں رقیبوں سی نہ کرنا — تمہاری تو ہی دیوانی جوانی

غضب ہی وصل میں ہجرت میں غم ہے — کہوں کیا ہر طرح ہی جان جانی

گلی سی بہی لگاو غم کہلا کر — عبث میرا لہو کرتی ہو پانی

اکیلا غیر کا قصہ نہو ئے — سلائی گی مجھی تیری کہانی

کمر کی پیچ سی نکلا ہوں میں بہی — کہلا ہی مجہپر اب راز نہانی

ان آنکھوں سی کہاں ہی چشم سرمہ — یہہ نرگس بہی ہی تیری سرمہ دانی

تہیں دوری کی اپنا منہہ تہتا و — مجھی آتی نہیں صورت بتانی

نیا یا نقش پائی کیمیا گر — اری برسوں گلی کی خاک چہانی

وو لیلی ہو تو میں مجنون بنون گا — حکومت سی ہی بہتر ساربانی

شب سمہ مین تو ہو دمساز پیاری
مجھی اختر غزل ہی تیری گانی

[redacted]

موج حسن آج ادھر آئی ہے
شان معشوق نظر آتی ہے

دیکھتی دل ہی چلا آتا ہے
زلف ہی تا کمر آتی ہے

تیری رفتار و کنایہ سی آج
قاصد ابری خبر آتی ہے

سوختہ گشتہ ہی دیکھو چل کر
قبر سی بوے اگر آتی ہے

کیون سماتی ہو مری آنکھون مین
ابہی صورت تو نظر آتی ہے

قول ای ماہ یہہ پروانہ سہی
چاندنی ہی تری گھر آتی ہے

کچھہ تصور تجھی اس سر کی قسم
وہ کمر تجکو نظر آتی ہے

کچھہ تیا باغ مین ملتا ہے ترا
بو تجھی غنچون مین دہر آتی ہے

جان جانی مین تعب ہوتا ہے
جان بخوف ضرر آتی ہے

شعر گوئی تجھی سے آئے کیون کر
کیا محبت ہی کہ ڈر آتی ہے

آتی تو ہین تری محفل مین ہم
دیکھی بات ہی کر آتی

اختر زار کی محفل مین سب تجھے
بات ای رشک قمر آتی ہے

[redacted]

رحمت و عیش کو برسون سے ہی ہم بھول گئے
فکر رخسار و کمر ایک قلم بھول گئے

نہ ملا پر نہ ملا جادۂ الفت کا پتا
کیا ہمین راہ رہ ملک عدم بھول گئے

یاد آتی ہین تری مونہہ وہ پیاری پیاری
بوسہ دیتی ہا نہین کیون اہل کرم بھول گئے

دونون تو ہم نہین ایسے جہان یاد رکھو
عجب خوبی سے یاد وہی رنج والم بھول گئے

جبتلک شعر نہی شرط محبت بہرے
جھلا بدلا تو وہین قول و قسم بھول گئے

ہاتھہ جل جل گئی پر پھول بچھونی اوڑھنی
انہو گلزار کو گلچین کی ستم بہول گئی

غرق بحرین ہوئی جب ہری بازوں مین
دُر دندان جو تری وقت رقم بہول گئی

پیٹھہ مین خم ہی ضعیفوں کی سبب کیا اسکا
کسی محبوب کی کیا نقشِ قدم بہول گئی

محوِ قد سایۂ دیوار کو طوبا سمجھی
کوچۂ یار مین سب باغ ارم بہول گئی

فاسِ ماہی سی زیادہ ہی یہہ کا شادلکا
داغ دل ہیچ کی دینار و درم بہول گئی

ہی مزا سعدیِ شیراز سی بڑہ کر اختر
عشوۂ ہند تو اب اہلِ عجم بہول گئی

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ساتھہ میری آہ کی زنجیر کی آواز کے
راگ سی آواز ملجاتی ہی جیسی ساز کے

جابجا ان سطر جیسی جا بنو نکا لینا چھوڑ سے
بس یہی اک بات ہے ای جانِ عالم راز کے

استخوان باقی نہین ہین ابتو بای صبر کے
چمین ہی عوت یہہ کہنچی پنجہ شہباز کے

گوشۂ ابرو کو تاناہو کی بی رخ و نصیب
تیر کمان ہی کہنچنی لگی ہی اوس قدر انداز کے

بل بی تیزی طرز کی پہونچا جہان اپنا خیال
مرغ سدرہ مین وہان طاقت نہین پرواز کے

جب کبھی کہنکارا وٹہا اپنی گہر مین وہ پری
پاسبون نی اوسکی کو جہمین ہین آواز کے

ای قلم گنجشک دلکو تو نہ اب اتنا دبوچ
مرغِ مضمون نی بہی کہلائی پنجی باز کے

دستِ قبضہ لی وہین گردن مین باہین ڈالدین
کہل گئی جوہر کہنچی تلوار جب سرباز کے

خشک کردیتی ہین آنسو نالہ دل سی وہین
مردم آبی مین بہی صورت ہی اک اعجاز کے

اتنی باتین یار کی دیوانہ کرتین ہین ہمین
عشوہ غمزہ نخوت شوخی آئین ناز کے

شہر مین ہنجوا جلتی تہی سنگاری ہو گئی
جب بطِ می نی بنائی اپنی صوت قاز کے

گو کہ ہندی ہی مگر ساری عجم پر فوق ہے
یہہ زبان اختر ہی بالکل بلبل شیراز کے

عجب مشکل شده عشق بت قاتل بر این جانی — ستمگر سخت دل خون ریز کافر نامسلمانی

قیامت قامت رومی چو سیمین آتشین جوئی — سیه مویش جادوئی بسن سال ده و دوانی

بچشم نرگس خیالش مثل گل بی حس — گل داغم چو تاب مشک بنگار من گلستانی

ز دست هندوان نالان شده رهزن ایمانی — بجنگ و صلح چون نادان بوقت آشتی جانی

بسوزش ریزه اخگر بسختی دسته خنجر — بفیاضی چو ابر تر بقسمت گرده نانی

به غمزه از همه بالا بچالاکی بت رعنا — بعشوه آفت دنیا بعصمت پاکدامانی

ز پایش چستی آهو ز ساعدها گل شبو — رخش چون نسترن غنچه شبو به نرمت گل گریبانی

چو اسم جمع چون باشد مجموعه پریشان شد — کجا رفت آن دل بر پیچ آن کاکل پریشانی

چگویم کیست آن دلدار خوش غارت دلها — نه آسیبی نه دیوی فی پریزادی نه انسانی

هزاران نامسلمانی کند بیداد قاتل — عجب زاهد چه میگوید ندارد شوخ ایمانی

زخوبان جہان ہر کوچہ مثل شمع روشن شد ‖ نگویم لکھنؤ شاید چمن باشد گلستان ہے

مثال بلبل شیراز ہر سو نغمہ زن باشد
خدایا کن برای اختر خوش لہجہ سامانی

[redacted]

تمہاری صدق مین الفت تو ہٹکی ہٹکی پہرتی ہے ‖ ہماری حسن مین لاسا لگا کر اٹکی پہرتی ہے

جو بوسہ مانگا تو کہنی لگا جھنجلا کی وہ کاہک ‖ یہہ قیمت آپکی ان پورو کی جب چکی پہرتی ہے

یہہ منہہ وری مگر ای ترک سینہ بند ہی میرا ‖ مری نظرون مین صورت گھونگٹ کی سرکی پہرتی ہے

بلا لیتی ہی چپی سید ملا کرونگا اسکو سلجھا کر ‖ ہوس پیتی نئی زلف سیہ مین لٹکی پہرتی ہے

خضر سی سکو جادہ روی کسن منہہ سی اب کہی ‖ ہماری اسطرح راہ کمر خود بہٹکی پہرتی ہے

اسی مین کاٹ کی ناگنی مین اب سید بناونگا ‖ تمہاری زلف کی ناگن جو ہمسی سکی پہرتی ہے

تمہاری حسن عالم سوز سی بسنت اوسی کیا ہی ‖ یہہ سورج ہی یا نبی کی سر پر مٹکی پہرتی ہے

اگر خانہ نشین ہون مگن دل میرا بہا ہے
مری نظرون مین صورت پاؤن کے تلے کی پھرتی ہے

بنا ہون سنگ در اس واسطی اک بت کا مین
تصور مین مری نقش پا اوس جو کہت کے پھرتی ہے

سحر یہ دری کی واسطی کتنی مبارک ہے
مری نظرون مین صورت آپ کی غنچے کی پھرتی ہے

جو دل کو ہی فکر یوسف نازک بدن جیسے
زلیخا آرزو مین پھر ہی کے ٹھگی پھرتی ہے

جلا کر پھونک دیتا ہی مجھی سوز تپ نار ہے
خیالی کشتہ ہون تصویر بھی مرگھٹ کی پھرتی ہے

بنی کثرت مجھی کہتی ہی کبھی رقیبون کو
کڑک جاتی ہی بجلی چٹ جب پالٹ کی پھرتی ہے

رقیبون کو نہ کوئی ہی پڑھا پا کبھی صاحب
نظر بندی مری نظرون مین بالکل تکی پھرتی ہے

تمہاری گول بازو آستینون سی نمایان مین
چرس نظرون مین پھرتی ہی ہسلوٹ کی پھرتی ہے

کرون عقد وصال پاک اوس بیباک عالم سے
یہ مشاطہ ہماری طرح کس گھونگھٹ کی پھرتی ہے

ہر اک دم حلقہ دری کی لگی رہتی ہین یہ آنکھین
مری پھر جانی قسمت تمہاری پٹکی پھرتی ہے

کرو پھر آج منذر تربت فرہاد شیرین
کسکی طرح پھر خوان جہان پر ٹھکی پھرتی ہے

ترا ہی ہے سکدہ خمخانہ عالم بنا ساغر
ارے خمار کیحز ہی یہان بہکتی پہرتی ہے

بنا ہی سا تو ان انگ سے رخ محبوب اعلے
خیال ہفت رنگی تان اسمین کہنکتی پہرتی ہے

کرو جی کہو لکر نظارہ اختر باغ عالم کا
تمہاری انکہہ گہنگرو مین گلو کی اٹکی پہرتی ہے

[redacted]

یہہ باغبان ہی کہ ہرسون نہال رہتا ہے
وگرنہ پہولکا ایک شب جمال رہتا ہے

گلابی جاڑی مین اونکا یہہ حال رہتا ہے
خوشی سی جی پہ خوش لال لال رہتا ہے

اونہین سی ہم گہی پیوستہ ابرو کی طرح
اونہین کی گال پہ اپنا ہی گال رہتا ہے

دتا ہی گنج پہ سینی کی زلف کا کالا
ہماری مال پہ یہہ بد تال رہتا ہے

ہر ایک جالی سی کرتی کی انکہہ لڑتی ہے
تری کمر مین یہ پہنسا نیکو جال رہتا ہے

لبیک کی حضرت صوفی کی یادن کی ابہجنی
ہر ایک شعر یہ ہرسون ہی جال رہتا ہے

بلا سی پاؤن ہی دبواؤ منہہ سی کچھہ بولو
ہماری سر کی قسم کیا ملال رہتا ہے

مجھی بھی تھی دل یہہ مضطرب پسر کا یاد رہا
اوسی ہی گالی مین میرا خیال رہتا ہے

بلا کشو قد دلدار تو نہین ہی یہہ
چمن مین سرو یہ کیا احتمال رہتا ہے

وہ فال دیکھتی ہین چاندرات کی ایسین
ہمارا مصرع روشن ہلال رہتا ہے

عجیب چال ہی یہہ معشوقونکی طبیعت کا
انہین کی شہرون مین بوسونکا کال رہتا ہے

او ٹھا ہٹھا تی ہو کیون کچی نیند سی صاحب
مریض ہجر ہون مین جی نڈھال رہتا ہے

شفا ہی اختر غمگین کو جلد ہو جاسئے
علی کی در سی ہمیشہ سوال رہتا ہے

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جو صلی گلچین کی گلشن مین نکالا جاتا ہے
موتیا کا گردن بلبل مین مالا جاتا ہے

خشک نظریں ڈال کر کہتا ہی وہ آہو خصال
تجھ سی عاشق کی لئی یہہ مرگ چہالا چاہئیے

بجلیاں ٹوٹیں رقیبوں پر او تار و کان سی
کان میں خورشید کی سونیکا بالا چاہئیے

پہوٹ بہی دی ان آنکہوں کو نہ روک ای نازنین
مردِ عاشق ہیں ہمارا زخم آلا چاہئیے

دیکہکر برسات میں جہولی کی کہم بلور کے
جسمیں ہی مضمون کلائی کا بہی ڈہالا چاہئیے

دیکہی بہالی سینۂ اغیار کو روزِ نبرد
دستِ چشمِ یار میں مژگانکا بہالا چاہئیے

ایسی مضمون آپکی سن سنکی دل مجہو [illegible]
جسمیں ہی ٹوپی تفاخر کی اوچہالا چاہئیے

سامنی کوٹہی کی پہر نظر آئی دی ای شاہِ حسن
ہم فقیروں کی دعا ہی بول بالا چاہئیے

چشم و ابرو و کمر ہی جبتلک تو خیر ہی
ناف کا ڈر آگیا اب اسکو ٹالا چاہئیے

بد نظر کتنی ہی تو ای عندلیبِ سخت جان
آتشِ گل میں تری پلکونکو ڈالا چاہئیے

ای فلک ہی انقلاب اس دہر میں کہلا دیا
اونکی ہٹہی مارنی پر آہ نالا چاہئیے

گیسوئی مشتاق ہی [illegible]
شانہ سا نہ ایسی شانی میں نکالا چاہئیے

لذتِ ہجر و وصال اب یہ کہلائیگی ہمین
گہر مین اک سرخاب کی چوٹی کو پالا چاہیئے

پہر عروسِ فکر دن دن ہے سیانی ہمین
شب کو چوتھی ہو چکی اب اسکا چالا چاہیئے

مستِ خم پاہین ہون مجکو کیا ڈر باغبان
بلبلونکی پگڑیون تک کو اچھالا چاہیئے

اوسکی چوٹی گوندہ کر پہر باغکا جوبن کرون
روغنِ گل بالون مین بلبل کی ڈالا چاہیئے

میری اشکِ صاف کو ای غم نہ تو برباد کر
سیپی کی تالو مین اس موتی کا چھالا چاہیئے

ہر طرف برسات کا موسم نظر آتا ہی آہ
میری کشتِ خشک مین بہی ایک چھالا چاہیئے

دور دور اونکا ہی گل ہٹہ ہی کنجون مین خوش
جاڑون مین پر تن اک اونکو دوشالا چاہیئے

عشق کی کنجی ہماری پاس ہے ہین مطمئن
گنجِ حسنِ یار پر گیسو کا کالا چاہیئے

گر طبیعت رک گئی مضمون مین نامردی ہے
عیب ہی تلوار پر ہرگز نہ چھالا چاہیئے

اگئی تم ہو تمہین زیور بہت درکار ہے
میری گالی کی لئی اک راگ مالا چاہیئے

کہہ گئی کچھہ اور کبہی کچھہ اور کہتی ہین کچھہ
ہم تو آکہڑ ہین ہین مضمون نرالا چاہیئے

آپ کو کب ہے عروض و قافیہ کی احتیاج — آپ سے قائل کو سیفی کا رسالا چاہیے

بے کرن سورج کی ہرگز روشنی بڑہتی نہین — عارض پرنور پہ اک خط کا ہالا چاہیے

پاسبان سمجہا نہین ہے آپ کا عزت مرے — گردنی دیکر اسے در سے نکالا چاہیے

پہر کوئی مطرب سپہر اچہی طرح گالی اسے — میری بکر شعر کا ایسا ازالا چاہیے

عیب جو کو عجز و منت سے کرے اپنا غلام — منہہ مین مشاطہ کی سونے کا نوالا چاہیے

اب صفائی رات بہر منت سے اوسنی کیجیی — بازیان سب مٹ چکی ہین داو ڈالا چاہیے

آب گلسی کیا یان سینچا کرینگی باغبان — گردن شمشاد مین موتی کا مالا چاہیے

آمد و شد سانس کی فصاد مثل تار ہے — حبس دم کی واسطے مکڑیکا جالا چاہیے

مجمع اغیار سے گہبرا گئی ہین ہم بہت — ان ٹہگونکی واسطی کاند گانالا چاہیے

ضرب دست قاتل ناز کسی مین بیہوش ہون — میری زخم صاف پر روئی کا گالا چاہیے

صید تو لاکہون ہی ہین جی ہمارا سیر ہے — اب کسی صیاد پر بہی دام ڈالا چاہیے

ای شہ خوبی ہزاروں کھیل کھیلی ہیں مگر
آپکی چوری ملی اختر کا بالا چاہیئے

در صنعت غیر منقوط

کرم الہ کا حائل ہوا ہمارا واہ
کرو کلام کہ وہ دل ہوا ہمارا واہ
دل اوس امام کا عائل ہوا ہمارا واہ
صلہ ملا کہ وہ کامل ہوا ہمارا واہ

لکھا ہمارا الم اور حال کا کل کا
وہ رو کہ لکھا کہ ہوا ہو کا ہمکو اک گل کا

در صنعت واسع الشفتین

ابھی یہاں سے ہٹو یار آج آئیگا
یہی نشان ہی دل زار آج آئیگا
لگا غیر سی طرار آج آئیگا
یقین ہی ہوگی سی کل یار آج آئیگا

نشان کوئی شجاع و دلیر جاتا ہے

چلو کہ رشکِ سکندر یہاں سی آتا ہے

رباعیات تصنیف معلی خلد اللہ ملکہ

اے کج کلہو کج کلہ سر پہ رہو | دنیا ہو تو کچھ بہ راہِ خدا میں دے دو
پاجامے سی کام لے قبا سی مطلب | دنیا میں ہو تو نام پیدا کر لو

ولہ خلد اللہ ملکہ

نادان ہے غمِ فراق سی روتا ہے | اسکو بہتی عبث ہجر میں منہ دہوتا ہے
تس سی تہا وصال اب ہوا اس سی ہجر | منظورِ خدا جو ہے وہی ہوتا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

ہمسی جو بچہڑ گئی کبہی پہر نہ ملے | شکوہ سی کئی نہ کچہہ اپنی سی گلے
اے اہلِ عالم ذرا خبردار رہو | ملی میں ابہی ہیں کی کچہہ اسکو صلے

ولہ خلد اللہ ملکہ

یارو سنی دل لگا دو دل جاتا ہے	دیکھو ہی پیام ہجر بہی آتا ہے
سو سال رہا وصال تو کیا حاصل	اک آن مین سب خاک مین مل جاتا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

گر رنج نہو تو رنج کب ہٹتا ہے	بی صدمۂ غم ملال کب گھٹتا ہے
طاقت دونی ہوی جو پایا رنج	خوانِ غم و رنج ہجر مین بٹتا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

دنیا ہی مہوب آدمی سایا ہے	احباب ہنین شیر ونکا ہمسایا ہے
جہان آئی گیا سایا ہی ہمراہ اوسکے	یہہ باغِ جہان مین ہمنی پہل پایا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

جس روز کیا شمار سیر اتیرا	وہ لیگیا اختیار سیر اتیرا
فارغ تو بیٹھہ خالقِ عالم نے	پہلی سی کیا ہی کار سیر اتیرا

اشعار متفرقات تصنیف حضرت اعلیٰ خلد اللہ ۹۰۳

لال آنسو صفت لب مین جو بھر آتا ہے
رنگ بیرنگ طبیعت کا نظر آتا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

زمانہ نیک ہنین کس سی حال دل کہیے
یہ وہ لین آتا ہی سون جہان مین چپ رہیے

نہ سہتی سیلیِ الفت اگر سینے دم بہ
جو سہتی تو المِ ہجر دوستان سہیے

کبھی تو جوشِ محبت ہی دلکو لہرائے
کبھی تو جھاک کی مانند نہر مین بہیے

ولہ خلد اللہ ملکہ

ہماری کشورِ دل پر عمل ہی لف بیچانکا
شہِ خوبی پہ سایا پڑ گیا ہی سنبلستان کا

ولہ خلد اللہ ملکہ

کتابین جمع کرکی ہیل نہ پایا ایک مضمونکا
جسی دیکھا وہ وابستہ ہی اپنی دُرِّ مکنون کا

ولہ خلد اللہ ملکہ

یہہ سینہ سوزی ہی قاتل بعون میں لیسی ہی کا ۹۰۴ بہایا پی گہنہ چڑہا کو تہی جال کرتی کا

ولہ خلد اللہ ملکہ

کاسی الونسی جیسے خالی مین ہم جم ہوا گیا ساقیا اب نام تیر اشک حاتم ہوا گیا

ولہ خلد اللہ ملکہ

موسی ٹہ پایا ہمنی دل بیتر ار کو ڈہونڈہی ہی پایا ہجر کی شب مین حمن یار کو

ولہ خلد اللہ ملکہ

یہہ خاکسار تہا دل اب بجای عرش ہوا صنم خیال ترا اس پہ سیر فرش ہوا

ولہ خلد اللہ ملکہ

آگ بہڑک جائیگی بت ہی شرر بہر خدا آج تو تسکین کرو

ولہ خلد اللہ ملکہ

یہہ سنتڑ ہی ہماری طبنچہ اگر چلی قاتل کو مین کہلاون اندیکہی گولیان

وله خلد الله ملکه

کھجانی میں مجال نہیں تیغ سے کھنچے
دونوں دو کی کٹھوڑی جی قبضہ ہو ہاتھ میں

وله خلد الله ملکه

ساغرِ می سی لبالب جسم خالی ہو گیا
مصرعِ اسفل سی یہہ مضمون عالی ہو گیا

وله خلد الله ملکه

اخترِ مہ وہ یہ سایا تیر اسارا ہو گیا
پاؤنکا چھلا زمین پر اک ستارا ہو گیا

وله خلد الله ملکه

مجال کیا ہے کہوں گیسوؤنکو جال صنم
کمر کا بال بھی جان پر وبال صنم

وله خلد الله ملکه

افشاں کی ذرّی کسی نے اڑا دی ہیں
تاریک شب میں کسی نے جگنو دکھا دی ہیں

وله خلد الله ملکه

مژگان سے ہی خنجر تازہ وزہ مارا اے زخم کہیں لب بکشا باش خدارا

ولہ خلد اللہ ملکہ

اک سیب زنخدان کی نہ بوسے تو کر جنگ سہل کہاتی ہیں کیا یار سے ہی سے ڈراکر

ولہ خلد اللہ ملکہ

اگر غیر میٹہی کہلانی لگے ترش رو نہو باغ عالم میں تو

ولہ خلد اللہ ملکہ

کبہی جہو یا وسے ہٹ کی بہی او ٹہایا سب نے رلا رولاکر الگ الگ ہیں ہم اپہی پی تو اے صنم اب خدا کر

ولہ خلد اللہ ملکہ

تجہی کو چاہتی ہیں ہم تری ہی پاس رہیں گے یہہ چاہتی ہیں کہ ایسا اب اشتیاق نہو گا

ولہ خلد اللہ ملکہ

تو زلب شکرین آج تو کہلوائیے جان ہوائی ہوی بوسہ ہی دلوائیے

ولہ خلد اللہ ملکہ

ہم ہی اختر سہیلا سمان کش کو دین یارب ابنا
سنبھل سکتا نہیں اب دوش پر سر سر غبار ابنا

ولہ خلد اللہ ملکہ

تیری نثار میری جان کی کلائی ہے
ہماری جان اسی شمع نے جلائی ہے

دہن تو سیپی ہی موتی ہین دانت اختر
کلائی ہیر کی تیری ہی کیا صفائی ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

گلوری سے تیری گلا کر رہا ہی آج گلال
او گال دیکی مرا گال بہر دیا تو نے

ولہ خلد اللہ ملکہ

ایسا مین ہون کب کہ لی تیری گلستان دیکھون
حور بھی مع تو نہ منہ لی قد جانا دیکھون

ولہ خلد اللہ ملکہ

کرام کاتبین سے کہہ رہا ہون ایک مدت سے
کہ نیکی پر عمل کرنا بدی اغیار کی لکھنا

ولہ خلد اللہ ملکہ

ہمکو ای آتش زبانو بیخودی ہی باغ مین
بسکہ دل افگاری معشوق ہی آہ کی تاثیر ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

قلق خجستہ بیان شاعرون مین ہی نایاب
کہ جسکی شاعری کو پیچ و تاب آتا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

قلق خوش بیان کی دہوم کی ہین
ہم بلبل معشوق ہین عشق بیچارون سے

ولہ خلد اللہ ملکہ

محمد صنا تیرا جا سے ہو برق
رہی نام روشن ترا تا بہ شرق

ولہ خلد اللہ ملکہ

نیا تلوار ہی قاتل ہی مستعد ہوتا ہے
قبا کا دست لیکر جا وہان ہتیہار ہوتا ہے

ولہ خلد اللہ ملکہ

بزمی عشق پیچان سکشیم آن زلف پیچان را / بزنجیر کاکل می نهم آن آفتِ جان را

وله خلد الله ملکه

ای جوانون کی سبب ہنستی ہین پیری مین جھکتے ہمین / بارِ عصیان سی ہماری پشت خم ہونی لگی

وله خلد الله ملکه

ہی بس عشق بتان ہی کی نشو و نما / صرصرِ غمسی مری بالیدگی ہونی لگی

مطلع

یار کی سامنی کیا لطف جو ہم تک آئی / دل کی دل ہی مین ہی بات نہ منہہ تک آئی

فرد

چرا نہ پاورِ آن طایفہ شود ابلیس / بمی زساقی کوثر مراد میجویند

مطلع

ہمنشینی مین پیدا بری یاس ہوی / کسی کو رنج مین دیکھا ہین اوداس ہوی

فرد

تیرگی سودی کی اتنی بڑھ گئے | جسم اپنا سارا سایہ ہوگیا

فرد

محفلوں میں کس کی پیالہ ہاتھ لگتا ہی نہ تھا | انکو بھی حوصلہ نام خدا پیدا ہوا

مسدس

[redacted]

ز آب پاک و مصفا وضو کنم امروز | تلاش مصرع خوش چار سو کنم امروز

چه دوستان دلی را عدو کنم امروز | برای شیشہ گلو را سبو کنم امروز

نسیم و باد صبا موج زن نمایان شد

ہزار شکر خدا را چمن نمایان شد

میان کعبۂ دل روی تو لقا دیدم | خیال خال جبین تنگ پارسا دیدم

ز حرص مالِ دلِ زار با ہوا دیدم
غبار راہِ صنم جان کیمیا دیدم

بہر در محفل غم طبع خوش نمایان شد
گلوئی ساقیِ من رشکِ ماہ تابان شد

[redacted]

ہمنشین فاعتبروا یا اولی الابصار کہان
اینڈتی پہرتی تہی ہمسی جو طرحدار کہان
وہ شجاعت کہان وہ وہ تلوار کہان
زلف مشکین کہان ابروئی خمدار کہان

جانتی تہی جنہین ہم یار وہ ہین یار کہان

خنجر و ناوک مژگان سی جو کرتی تہی کلام
ہاتہہ مین تیغ لئی رہتی تہی ہر صبح مدام
مارتی غیرت کی نلیتی تہی کسی غیر سی کام
حیف ہی ایسی جوان ہین جو زمانی مین تمام

ای فلک ایسی ملین گی ہمین سردار کہان

جوہر تیغ سپاہی کی زبان سی پوچہو
باڑہ کی آب روانی مین میانسی پوچہو

لب سوفار کی تیزی بھی کمان سے پوچھو — قدر دل دادہ کی میرے دل و جان سے پوچھو

فوج میں ملتے ہیں دل دادہ سپہدار کہان

تلخی ہجر دکھاتی ہے نمکدان کا مزا — زخمسی پوچھئے اوسکی لب خندان کا مزا

آدمی جانتا ہے صاحب احسان کا مزا — مجھسے پوچھے کوئی اوس یوسف خندان کا مزا

اب تمنا اونکو ہاتھ ہے نیستگی سالار کہان

درد و غم رنج و الم میں وہ ملی رہتی تھے — رات دن صبح و مسا اونسی گلی رہتی تھے

میری محفل میں وہ غنچہ سے کھلی رہتی تھے — میری ہر کام میں وہ ایسی ملی رہتی تھے

سچ تو یہہ ہے کہ ملین گی یہہ وفادار کہان

فاختہ بھول گئی گل کا سبق اے بلبل — بوستان بہار جھکا اپنی ورق اے بلبل

عشق سچی یہ ہی ظاہر ہے قلق اے بلبل — گل مہتاب کا بھی رنگ ہے فق اے بلبل

باغبان بولا کہ ہے وہ گل گلزار کہان

دل مرا ٹوٹا ہی بادام سا ای لب پستہ　　میوۂ حسن کو تری لوٹتی کیا لیگیا آب
فندقِ دستِ نگارین سی ہٹا رنج و تعب　　توڑلی اس باغِ جہان کا نہ چکھا کوئی رطب

اب ملیگی مجھی شیرینیِ گفتار کہان

باغمین سرو مجھی بہالی نظر آتے ہین　　داغِ لالہ بہی مجھی تیلے نظر آتے ہین
پہول سب آگ کی پرکالی نظر آتے ہین　　گلِ مہتاب مجھی کالی نظر آتے ہین

ابتو تو بول کہ ہے غیرتِ گلزار کہان

دشت و کوہ و جبل سبکو چہانا پیارے　　طائرِ وہم کیا ہمنی روانا پیارے
اب تو ہم ڈہونڈہ چکی سارا زمانا پیارے　　ہم سجھی جان چکی تو نی سجانا پیارے

ڈہونڈنی جائین تجھی تیری طلبگار کہان

جنس دل کم ہوی ہر طرحکا سودا ٹوٹا　　نرخ بہی اب سرِ بازار کچہہ اپنا ٹوٹا
دل بیتاب سی ہرال کا دوانا ٹوٹا　　سرِ بازار کباب لی کا کلیجا ٹوٹا

مشتری اب وہ کہان اب وہ خریدار کہان

زنگ آلودہ نگہہ پر تری کیا بارہ رکہون
خنجر طیش و غضب کیون نہ مین اب دل پر لون
ننگ تلوار میان صف ہیجا مین ہون
جیسین تہا یہہ کہ جواب اسکا مین جوہر سی دون

اب کہان تیز زبان اور وہ لب سوفار کہان

میری ہمراہ رہا کرتی تہی اندر باہر
حیف صد حیف کہ اندیسی ہو باہر
خالی سی ہو گئی اب صورت خنجر باہر
جنگلون مین لبی جاکر یہہ کیا گہر باہر

اب ملینگی مجہی ایسی دوست غمخوار کہان

روم و شام و عرب و چین و عجم ملک تتار
حبش و طوس و خراسان و جبل شت و بخارا
کابل و روس و فرنگ و حلب و مصر و بہار
جہان ڈالی ہین نہین باقی کوئی شہر و دیار

ہند مین پائینگی ہم ایسی سنگخوار کہان

گرمی ہجر سی ہر لحظہ جلاتی ہی جنہین
آب تیغ ستم کو ہر روز پلاتی ہی جنہین

معتدل با وصبا روز کہلاتی تہی جنہین … قاعدی ایک طبیعت کی بتاتی تہی جنہین

حیف ہی دوستو اب ہین وہ پرستار کہان

جنبش لب سی جو تہی رشک مسیحای زمان … کبہی بیجرم ہوا او سنی نہ اک زاغ کمان

اونچی کہتی تہی صف فوج مین جو اپنی نشان … الحذر کہتی تہی نظرون سی سبہی شیر ژیان

اب وہ ہین لطف وعنایت کی سزاوار کہان

سم رہوار جو دیوار کیا کرتی تہے … لاکہہ سی ایک وہ تلوار کیا کرتی تہے

وہی کرتی تہی جو بالا کیا کرتی تہے … ضیغم دشت پہ جو وار کیا کرتی تہے

بولئی آپ وہ ہین فدیہ سرکار کہان

جان نثاری کا جو رتبہ تہا اونہون نی پایا … کرسی ایک شہادت سی ہوی ہمپایا

فخر ہی فخر کہ جورون کا رسالہ ہہایا … گرکی گہوڑون سی عجب رنگ وفا چمکایا

پرہین غم ہی ملین گی یہہ وفادار کہان

مرد کی آبرو فخر ہی تلوار کے ہاتھ
پر رہی آبرو اس دست کے تلوار کی ہاتھ

وصل ہی عین حمائل جو ہوا ہتیار کے ہاتھ
گہہ ہوسی گہہ کی جہانسی لاہو بہا سر دار کے ہاتھ

ایسی ملتی ہین شہیدون سے سپہدار کہان

بخشش دی تجھکو خدا راضی ہو سبحان اللہ
اختراب منہہ سی یہان کیا کہین انا للہ

حامی عقبی مین ہی تیرا وہ زہرا کا ماہ
جائیو جائیو جنت مین بس اب بسم اللہ

ہمین دنیا مین ملی تجھسی وفادار کہان

[redacted]

آج کل باد بہاری کا یہ عجب جوبن ہے
بجلی گرنی کی لئی باغ ترا خرمن ہے

جو ہوس ہے اری صیاد تہ دامن ہے
پہول انگاری ہین گلزار جہان گلخن ہے

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اینڈتی پہرتی ہین نازک بدن بلبل جو
رگ نسرین سی ابلتا ہی ہر اک لحظہ لہو

جھومتی ہین دل و جان گلشن سحر ۹۱۷ باغبان کرتی ہین ہر برگ شجر پر اُلو

دل قفس مین بھی جو خوش ہے تو بہ از گلشن ہے

تاکتی پھرتی تھی صیاد بھی جھگڑی سے
کون سنتا تھا یہ فریاد بھی جھگڑی سے

ہم تو کیا وہ ستم ایجاد بھی جھگڑی سے
شکر ہی لالہ و شمشاد بھی جھگڑی سے

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

کون غمخوار تھا اس باغ جہان مین اپنا
روز و شب ہتا تھا صیاد زمان کا کھٹکا

اب گرفتاری مین [illegible] پایا
[illegible] ملا کرتا ہی آب و دانا

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ہم تو عاشق ہین دو رنگی سی ہمین نفرت ہے
رنج دنیا مین جو ہاتھ آئی تو بھی نعمت ہے

ایسا گھر چھوٹ کی جائین کہین یہان شامت ہے
اری صیاد تری جان کو صد رحمت ہے

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

خانہ باغِ قفسِ یار جو بہایا ہی مجھے
لب و لہجہ بیری معشوق کا لایا ہی مجھے
اوسکی صندوق کی طوطی نی اڑایا ہی مجھے
درِ دولت کو نصیبی نی دکہایا ہی مجھے

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سیرِ گلزارِ جہان بہرِ تماشا چہوٹا
جب پلک بند ہوئی آنکہہ سی دریا چہوٹا
کون کہتا ہی کہ ہمسی لبِ عیسا چہوٹا
شکر ہی قید مین ہمسی نہ مسیحا چہوٹا

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک وہ دن تہا کہ ہم تہا یہان رہتی تہی
ابرو مین کبہی تہین ہم زاغِ کمان رہتی تہی
اوپہی اپنی صفِ اعدا مین نشان رہتی تہی
الله الله کہ گلشن مین کہان رہتی تہی

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ہمین ہم بازونکی سخامی سی ہوتا تہا الم
منہ پہ سلوا کی تہی گندم پہ جو کرتی تہی کرم
ہر کلی پہول کی ہوتی تہی مجہی پردہ چشم
آنکہہ مین اوس تہی باقی نہ تہا نام کو نم

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو ہے از گلشن ہے

لبِ گلشن کو تری جو پستی تھی مایۂ ناز
سنتی تھی زمزمہ سنجانِ نشیمن آواز
تخمِ گنجشک سی نکلا تھا کبھی بچۂ باز
قید خانہ مین بھی مٹتا نہین دل کا اعجاز

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو ہے از گلشن ہے

نازبردارِ جہان ناز کیا کرتی تھے
صحبتون مین ہمین ہمراز کیا کرتی تھے
اور تو کیا کہین اعجاز کیا کرتی تھے
وہی کرتی تھی جو سرباز کیا کرتی تھے

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو ہے از گلشن ہے

جز ندامت نہ سنا کچھہ لبِ ووندان سی کلام
لبِ سوفار کیا کرتی تھی پیکان سی کلام
رات دن ہتا تھا عاشق کی دلِ جان سی کلام
نہ تو مطلب تھا گریبان سی نہ دامان سی کلام

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو ہے از گلشن ہے

مہربانا وہ عجب وقت تھا کیا مفت گیا
گلرخا قدِ صنوبر ترا کیون راست ہوا

آہ افسوس ہے مالی کا یہہ کچھ پیچ پڑا — تازہ انداز نئی اور نیا ہی نخرا

دل قفس مین بھی ہے خوش ہو توبہ از گلشن ہے

تیوریان چڑھتی تھین کب ہنستی ہی محفلمین — یہہ چلن کب تھی پڑا کہوٹ تمہاری دلمین

بج اوائی تو ہی داخل ترے ہی آب و گل مین — فرق اتنا ہی تو ناداں مین ہی عاقل مین

دل قفس مین بھی مین ہے خوش ہو توبہ از گلشن ہے

بہوٹ کر دیتا تھا کب آنکھوں سی ای کرم — پلکون پر ہوتا تھا پہجوری کا کسدن عالم

جیسیتا تھا بہری محفلمین کب ای ستم — ٹھوکرین مارتا تھا ناچ مین لکو بیہم

دل قفس مین بھی ہے خوش ہو توبہ از گلشن ہے

زیب دیتا تھا چہلاّ پنا کسدن ای یار — کر کی اٹھلاتیان جو جاتی تھی کسدن ناچار

لیا کرتی تھی وہ مٹھائی سی کب اتنا انکار — چلبلاپن ہی یہہ جہل بل نی لیا تجھین قرار

دل قفس مین بھی ہے خوش ہو توبہ از گلشن ہے

ابروؤنسی کبھی سمار کیا کرتی تہی
بولو تو تم کبھی تلوار کیا کرتی تہی
اب ہی تم مین ہتہیار کیا کرتی تہی
وہی کرتی ہو جو ہشیار کیا کرتی تہی

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

مسکرا کر جو بسوی مسی چہڑاتی ہو کسی
کوئی دیوانہ نہین گہر مین بناتی ہو کسی
منہدی مل مل کی یہہ پنکہو کہاتی ہو کسی
کوسون عاشق نہین ملتا ہی بلاتی ہو کسی

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

تیلیان پنجری کی ہین خط شعاعی کا گمان
پہر پہڑاتی ہو عبث ہم تو ہین باعز و نشان
کہلیان کب نہین ہی مہر مہ نور کا دکان
چونچ کو بند کرو سوچو تو اک بات میان

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

چہلی کہلاتی ہو پوٹون مین نرالی ہمکو
دمسی اب کہین صیاد نکالی ہمکو
تیلیان ٹورکی کہلاتی ہو پالی ہمکو
چاندنی رات نہین ٹون مین بیٹہکالی ہمکو

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

پہنس گئی ابتو کسی کی پہندی مین تم
ابہی کریال مین نکلی کی بہت تحفہ دم

ایسی بیہوش ہو لب بند ہی جی ہی گم
اسپہ کہتی ہو کہ کلہیان نہین مین وہ وہ کے خم

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایکدن ہمکو کبہی گہر مین جو ہم کہتی تہے
اور بڑہاتی تہی ذرا دیر مین پاکی حلقے

جہان گہراتی تہی پچہلی کی اوٹہتی تہی مزے
کیا ہلی لگتی ہین اب پنجنیونکی جہلے

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

چونکا کرتی تہی کبہی آنکہ میری گہر مین
سوتی سی اٹہتی تہی رات سویرے گہر مین

بول اٹہو ستم ایجاد کہ تیری گہر مین
کون اب ڈالی پڑا رہتا ہی گہیری گہر مین

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

شمع سان جب کسی محفل مین خیال آتا تہا
جان جلتی تہی مری دل کو ملال آتا تہا

آنسو جو جہری آتا تہا وہ لال آتا تہا | یہہ نہ سمجہی تہی پسینا سکو یہہ جال آتا تہا

دل قفس مین ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

سوسن خم مین جب چلتی تہی کبہی قصر باغ | نہ ملا کرتا تہا تسی بت سنگین کا داغ

می لالہ کو پیا کرتی تہی بہر کی ایاغ | ڈہونڈہا کرتی تہی لگتا تہا محبت کا سراغ

دل قفس مین ہے جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

تاج منزل مین کبہی جا کی جو سو جاتی تہے | عاشق تازہ وہین آنکی رو جاتی تہے

ڈہونڈہنی لگتی تہی جب آپ تو کہو جاتی تہے | باغبان ڈہونڈہتی کہے باغ مین ڈو جاتی تہے

دل قفس مین ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایک کے ہاتہہ نہ لگتی تہی کبہی ہم اے جان | ہاتہہ مین ہاتہہ ملانی کو بہت تہا ارمان

اور جو ملجاتی تہی ہم بنتی تہی او سیر ان | کہتی تہی کون ہی کس جا ہی کہان ہی کہان

دل قفس مین ہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

مجہی خط لکھتی تہی اجی جان تری صدقی آتو
مین یہہ کہتا تہا کہ کیا ہی اری قاصد جا تو
تری قربان ہون تشریف یہان اب لا تو
بہت لکھا ہی یہہ مضمون قسم تو کہا تو

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اس کی کچھ دیر جو لگتی تہی تو لیتی تہی لباس
کہتی تہی جلد خدا بہیج کہ مین ہون بی آس
دیر لگتی تہی بہت اڑتی تہی دل مین وسواس
گہر ہون تنہا تہا مری آئی یہ بہی تمکو ہراس

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

کسی صورت سی جو ملجاتا تہا صاحب کا دماغ
کونڈی مسجد مین نیازہ کی ادہر جام ایاغ
ہم بہی مسجد مین جلاتی تہی وہین گہی کی چراغ
خانہ بنجاتا تہا شادی سی مجہی خانۂ باغ

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

دخل تہا سب مری کار کی جز او کل مین
شور شادی کی نکلتی تہی صدا قلقل مین
بو نہ آتی تہی سو اتری چمن کی گل مین
بوسہ لب کا ملتا تہا جام مل مین

دل قفس میں بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

تم پڑی ہنستی تھی ہم ساتھ پڑے ہنستے تھے
بیٹھتی تھی ہمیں اغیار کھڑے ہنستے تھے

سب گذر جاتی تھی ہم در پہ پڑے ہنستے تھے
حلقی کی ناک کی طرح تم میں جنبی ہنستے تھے

دل قفس میں بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اچھی برسات میں ہوتی تھی جو ہم بستر
یاد لاتی تھی تری زلف میں ریشم کی سحر

ڈھونڈھا کرتی تھی ملتی کبھی تیری کمر
مانگ کی سیدہ نظر آتی تھی مری بر خنجر

دل قفس میں بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یاد ہی ہم ہیں کہ اب در پہ پڑے ہنستے ہیں
آپ بازاروں میں مغرور پڑے ہنستے ہیں

ڈھونڈھتی ہیں تجھی اچھی رپڑی ہنستے ہیں
دل میں اب عشق کی ناسور پڑے رہتے ہیں

دل قفس میں بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

گو تجھی حسن پہ غرّہ ہی بیدا اتنا نہ سہی
جان لینا تو سن ای رشک مسیحا نہ سہی

یہہ کدورت یہہ غضب ای مہ سیماں ہے | رخ پر نور پر اغیار کا ہالا ہے

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یون تو معشوقونکا ہوتا ہی بہت تند مزاج | توبہ لاحول نہ اتنا بہی نہین جسکا علاج
بات جو بولی تہی کل یاد نہین کچہہ وہ آج | اس پہ کہتی ہو کہ معشوقونکا مین ہون سرتاج

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

حسن کہو تم کہ گہمنڈ اتنا نہ انسان کرے | تارونکی توڑنی کا دل مین نہ ارمان کرے
پند عاشق کو سنی محفلون مین کان کرے | یہہ نہین بگڑی تو یون چاک گریبان کرے

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

یہی طرز ین ہین تو بندی نی کیا آج سلام | کبہی لونگا نہ ترا بہول کی اب مین نام
نکڑونگا اری سعی نی مین کبہی تجہسی کلام | تجہی اشراف کی کیا قدر سن ای مہر مقام

دل قفس مین بہی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اور جو کچھہ لب ہی تو واللہ نہین زیبا ہے — مری معشوق کی تو یسی یہہ منہہ میلا ہے

کیا بھلا دیکھی گا تو دیدۂ دل اندھا ہے — تو تو خود ساری زمانی مین بڑا رسوا ہے

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

اتنی ہت پہ بہل تو نہ کر ای مایۂ ناز — ڈوب مر گر کی کنوئین مین جو ذرا ہو بی آز

طعنی سنتا ہی بھلی لگتی ہی کیسی آواز — مجمع غیر سی در پردہ نہ ہو تو دمساز

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

ایسا معشوق گل اندام و کہاؤن تجھکو — کجروی دیکھی یہہ تیرہ رہ پہ نہ لاؤن تجھکو

آنکھین تلوونسی ملون منہہ نہ لگاؤن تجھکو — اوسی تعلیم کرون اور نہ سکھاؤن تجھکو

دل قفس مین بھی جو خوش ہو تو بہ از گلشن ہے

کھل گیا اب تو تری عشق کا سب بھنڈارا — یا ٹانا لہ ہی سلامت ابھی ای مہ پارا

پھر نہ کھیلی گا کہ کرتی ہو مجھی آوارا — ہر گئی بازی یہہ سب دیکھتی ای وہ بارا

دل قفس مین بهی جو خوش هو تو به از گلشن هے

نام الفت جو لیا غیر کا کر دیجی معاف ... تیری مانند کوئی شهر مین هی کر انصاف
نه سنی جائیگی اختر سی تری لاف و گزاف ... شهر هی هم مین وهی موسم سرما وه لحاف

دل قفس مین بهی جو خوش هو تو به از گلشن هے

وله خلد الله ملکه

عمر اکتا هی جهینون مین مجکو آج کے دن ... مین با لحاظ رها اور وه با حجاب رها

وله خلد الله ملکه

زمانی مین رسوا هوا چاهتی هو ... وه هی پاس پهر اور کیا چاهتی هو
بدون کی بدی کو چهپاو جهان مین ... اگر اپنا اپنا بهلا چاهتی هو
خدا کی قسم سر کی بهل گر پڑو گی ... بتو آج بنده بنا چاهتی هو

وله خلد الله ملکه

۹۲۹

بیجان تو نی کر دیا ای جان بن جان مجھے | جب جان ہی آئی تو کیونکر بچا ہی جان
ڈبیا ستارے کی اور کٹوری ہی چاند کی | اوس کا برج مہر سی تر شاہی پاندان
وہ بوئی جو ہاتہہ اوس گل نازک بزاج نی | عطر پری سی بہر گیا سارا او گالدان

ولہ خلد اللہ ملکہ

گل ہوئی کس طرح سر لوح مزار شمع | رکہتی ہی میری طرح دل داغدار شمع

ولہ خلد اللہ ملکہ

دیوانگی کا باغ ہی کیا رنگ دکہاتا | ہر غنچہ پہ ہی ہتہی مین مجھی سنگ دکہاتا

ولہ خلد اللہ ملکہ

دور سی دیکہتی ہین اس لئی احباب کو ہم | شاید آجاتین یہہ پتلی کی طرح آنکہون مین

ولہ خلد اللہ ملکہ

مزار مجنون سی غول صحرا کا پاتون کسطرح یادو اوٹہا | وہ ناتوان ہو کی تہا کہ کو اوسکی پیر غبار ہو اوٹہا

مخمس

دل لگانیکا مری کوئی رہتا ہوتا	عرش و کرسی سے بہی بڑہکر کہیں پایا ہوتا
اسد اللہ کہ کس طرح کا رتبا ہوتا	باتیں اسد سی کرتی جو وہ گویا ہوتا

شجر وادیٔ ایمن قد بالا ہوتا

کبہی دین خانہ کبہی لطف کلیسا ہوتا	داغ کا جہمکا ہر اک رشک ثریا ہوتا
شب تیرہ مین بہی لطف مہ سیما ہوتا	بزم افروز جو اوسکا رخ زیبا ہوتا

ہر گل شمع چراغ ید بیضا ہوتا

تیڑہی گلیوں مین بہی اوس شوخ کا چرچا ہوتا	پہر تو کوٹہی پہ بہی ہر اونکا کہٹکا ہوتا
میری الفت کا اگر ہوتا تو زینا ہوتا	بر سر بام جو اوس ماہ کا جلوا ہوتا

کوچۂ یار مین دنیا کا تماشا ہوتا

مجہی بہی مرکے کسی بزم مین دیکہا ہوتا	کبہی اس دل کو بہی الفت سی ٹٹولا ہوتا

پہ پتا دیتا کہ اس عشق میں کیا کیا ہوتا
عکس افگن جو تمہارا رخِ زیبا ہوتا

ہر گلِ داغ چراغِ یدِ بیضا ہوتا

کاش مجکو نہ ستم کرکی ڈبویا ہوتا
زخمی ہوتا جو حقیقت میں تو اچھا ہوتا

رنج و غم ہجر میں پھر اتنا نہ برپا ہوتا
مضطرب غم سی نہ ہرگز دلِ شیدا ہوتا

جان پھر کاہیکو جاتی جو کلیجا ہوتا

پھر نہ کہتی گا کہ رستی میں مصیبت سی لٹے
آنسو ہرگز نہیں تھمتی مری آنکھوں میں کٹے

تیرگی سی کبھی ہرگز نہ گھٹی ہم سی گھٹے
پھنسکی زلفوں میں زمانیکی بلاؤں سی چھٹے

خلق دیوانہ بناتی جو نہ سودا ہوتا

وہ چلا اپنا انصاف سی رکھتی اب دور
چھوٹی سن میں نہ ہو کبھی اتنی مغرور

میر ابھی بانک بنا شہر میں سب سی مشہور
پاسِ ناموسِ محبت نی کیا ہی مجبور

ورنہ تم دیکھتی ای جان کہ کیا کیا ہوتا

گو گدا یا ہی مگر منہہ نہ بنایا اپنا — ہمین کر دوت لکھوتا ہی لگایا اپنا
ناز و انداز بنیا اور کہایا اپنا — نام سی ہجر کی دم ہو نتو نہ آیا اپنا

وہ اگر جاتی تو معلوم نہین کیا ہوتا

مر کی بچ جاتا ہی ہر روز تمہارا شیدا — اور رسوا ہوتا ہی ایجان جہان مین تنہا
گو کہ سچین بہت ہی پہ نہین کچہہ ایذا — پاس ناموس محبت نی کیا ہی سودا

ڈوب مرتی جو روان اشکو نکا دریا ہوتا

ڈہیر الفت کا بیابان مین لگاتا عاشق — لوحیہ یار سی جنگل مین سجاتا عاشق
وہین اعجاز محبت ہی کہاتا عاشق — تنگ آ اگر جو کبہی خاک اڑاتا عاشق

اور سیدان بنا پہر نیکو پیدا ہوتا

گو فقیری ہی ادہر اور ادہر تو جسم حسن — پر کہان آہی اس عشق کو ہوتی سیم حسن
مر کی ہی قبر مین جاتا نہ کبہی یہہ غم حسن — تو نہانی کو اوترتا جو کبہی اہی ایم حسن

ہوتھہ بوسی کی ہوس مین لبِ دریا ہوتا

دل گیا ہی ستمگر اب مجھکو
آبرو بھی نرہی مار اوتار مجھکو
کوئی بتلادی گلی اوسکی خدا را مجھکو
بیوفائی نی جفاکار کی مارا مجھکو

یہہ مرض کاہیکو ہوتا جو وہ اچھا ہوتا

چلتی چلتی یہہ عجب مری زانو نہ بہی
بوجہ سی گو مستی مین بہی گل شبو نہ بہی
دل یہہ کہتا ہی ذرا رُوک کہین تو نہ بہی
ناتوانی سی بچی جان کہ آنسو نہ بہی

ورنہ ہر قطرہ مجہی ہجر مین دریا ہوتا

دلمین جب آئی تھی لیجان وہ پہچان لیا
جانکر بات جو کی تھی وہی جب ٹھان لیا
واہ کیا کہنا کسی کا بھی نہ احسان لیا
خیر گذری کہ چلی آئی کہا مان لیا

ورنہ تم دیکھتی اسوقت کہ پھر کیا ہوتا

کبھی دنیا مین سنا تھی زوالِ عنقا
ہمتو سنتی ہین ہمیشہ سی کمالِ عنقا

پر کسی دن بھی نہ دیکھا وہ جمالِ عنقا
نہیں باعثِ شہرت ہی مثالِ عنقا
ہم نہ ہوتے تو یہاں نام ہمارا ہوتا

اب کہاں رنگِ علم اور کہاں لطفِ طلوع
سچ ہی لکھا کبھی لکھی کوئی بات دروغ
جب حرارت سے وہ کھاتی مرا دل بنتا دوغ
آتشِ رنگِ حنا کا جو دکھاتی وہ فروغ
نقشِ پا جل کی چراغِ یدِ بیضا ہوتا

جبکہ مجموعۂ عشاق سنوارا کرتے
کیوں نہ پھر عشق پریشاں وہ گوارا کرتے
غیر سب دیکھتے اور اوسکا نظارا کرتے
قوسِ ابرو کا جو وہ مجکو اشارا کرتے
دل سے پہلی ہدفِ تیر کلیجا ہوتا

آبرو حفظ کی رکھ لی کہ بری تھی ایام
ایسی خودرفتہ وہ ہوتی کہ مری بنتی کام
عاشقی میری میں ہوتی ابھی اونکی نام
لوٹ جاتی جو مجھے دیکھتی اگر لبِ بام
رقصِ بسمل کا سرِ کوچہ تماشا ہوتا

جب نظر ڈالتا اوڑھا بی گلستان سی ہزار
پیک طرہ بھی کیا کرتی حنا بانسی فرار

ہمہ تن ہوتا محبت سی بدن نور و نار
وہ مکدر ہی نکلتا جو کبھی دل سی غبار

جیب پیراہن تن دامن صحرا ہوتا

ننگ ناموس ہین فوق آہی چکا تھا کب کا
بات الفت سی کیا کرتی تھی شکوہ لب کا

بس کرم چاہیی اب جان ہین اٹھ سب کا
پردہ پوشی سی ہاں آپ کی پردہ سب کا

شکل دکھلاتی جو تم اور ہی نقشا ہوتا

کیسی کیسی تری الفت مین مصیبت پائی
نہ ملی اشک الم سی مجھی اکدم چھٹی

کیا بیان مین کرون حالت جو ہوئی آب تنکی
جوش وحشت مین ملا جامۂ عریان بدنی

دستۂ داغ نہ کیون کر مجھی زیبا ہوتا

دل تو لگتا نہ کبھی آتی جو جنت سی حور
کعبۂ دل تو مرا عشق سی ہی سب معمور

اور قبال زمانہ سی وہ جانی مشہور
اپنی تقدیر طبیبون کا نہین اسمین قصور

ہم کسیطرح نہ بچتی جو مسیحا ہوتا

بس جو ہوتا تو کہین لگو لگا تی پہرتی	۹۳۶	پہری محفل مین ہمنس کو سناتی پہرتی
آخر اس مقطع اوستاد کو گاتی پہرتی		اسطرح کا ہیکو پہر ٹہوکرین کہاتی پہرتی

[redacted]

افشا کن جملہ راز عالم	پر مکر و فریب ساز عالم
رونق دہ محفل خرابی	واسدیہ مکر لاجوابی
آزار رسان شاہ خوبان	وارفتہ لبان شاہ خوبان
ای صید نگاہ ناز الفت	وی کشتہ درد و رنج و حسرت
ای قمری باغ تیرہ بختی	چون شاخ سہی وج سختی
ای گلبن باغ جو زسا ثل	از روز ازل بہ نشاہ مائل

هر چند قریب خویش نصیبی — بی شبهه تو دور از حبیبی

چون خامه و داد نامه شوق — در پای فکند حلقه طوق

من خسته و در جنون اسیرم — هر چند به فضل او امیرم

مجنون گل کرده بی وفائی — من خلق شدم پی جدائی

من طرفه حبیب جنگ جویم — از جمله رقیب سخت گویم

من بلبل گلشن زبانم — شیرازه نسخه بیانم

من بهر عدوی خویش جانم — بهر در عشق پاسبانم

بیگانه طرز آشنایم — چون بر در عشق پاک آیم

لطف مضمون و طرز تحریر — شیرینی لفظ و شور تقریر

ختم است پری رخان بر خویش — با سینه نگاه دور اندیش

با مهر جریده محبت — داریم بزر برشته الفت

جستم ز مره طپیدنِ ناز عنقا به تنم چو روح پرواز

من خورده زمی وصال دوم در شوق شراب و ناصبوحم

مجنون زده پا براه پایم لیلی گرویده نقش جایم

من قبلهٔ یوسف پریزاد من کعبه روی جانِ نوشاد

من بیخ شکستهٔ زمینم من بهرِ فراق تخته چینم

من معدنِ جمله مستمندان من مخزنِ علم و جانِ دیوان

اربابِ همه غلامِ مایند ماه و خور شهر جامِ مایند

بی مثل و لطیف و نکته سنجم بر ارضِ خدا امثالِ گنجم

من سایهٔ قبلهٔ جهانم بهر سرِ عرش نزد بانم

من بارخِ خور چگونه سازم لازم که بروی خویش نازم

من مردمِ چشم ماه پاره بر اوجِ فلک شدم ستاره

من قمری عشق و باغ دنیا — من دولت خوش چراغ دنیا
کردم بسر نیاز محمود — کردی به ایاز ناز محمود
من غنچهٔ جان باغبانم — من روح روان باغبانم
من تیشهٔ فرق کوهسارم — شیرین سخنا بتو نثارم
هرچند نسیم به لطف جاگیر — وز لطف تو میشوم صباگیر
معشوق مزاج و عاشقانه — هم مشرب و منعم زمانه
ای باغ و بهار راز دانی — ای صیرفی زر معانی
ای مونس راز و محرم خویش — ای مرهم زخم جان دلریش
ای گلبن تر بهار عالم — ای جان جهان نگار عالم
گر معدن مخزن وفائی — آئینهٔ رخ بمن نمائی
بیگانه بسر کجا نمائیم — دیرینه ز لطف آشنائیم

خو کرده ناز و لطف جایی — برباد مکن دلِ جوانی

امشب یکدم نگه مکن باز — بر صید نمای لطفِ انداز

بی شبهه حریفِ جانِ مایی — کی بر درِ تو کنم رسائی

من حاجتِ خود ز حق بجویم — من در رهِ عشق گرم پویم

آخر این چند گه جدایی — کی بلبلِ خوش نوای خوش بیانی

تا کی این نغمه و ترانه — تا کی این مطرب و فسانه

تا کی عشاق و این صدی خوان — تا کی این زنگ و این بیابان

بس کن که خزان شد آخرِ کار — شد ناله ز مرغِ دل نموار

افشان افشان بساطِ عالم — بی برگ شده نشاطِ عالم

بس کن بس کن که عشق جویی — از هجر و الم فسانه گویی

آخر نه که جیب چاک فرستند — از گردش گل بخاک فرستند

گو کوزه و کو تموّجِ نهر ۹۴۱ کو سوخته جان و در کجا دهر

گو لطف خزان و خوش ادائی هان آمد فصل کی نمائی

وقتی که لبب شود پیاله آنوقت نمائی سیرِ لاله

دیوانه روش بصحن سازم بر بستریِ چمن بنازم

از خامه چه کار سر و گیرم مرغی ز چمن شود اسیرم

دیدیم چو تخته گلابی افشان کردیم رنگ آبی

من گلبنِ شعر تازه کردم گلگونه بحال غازه کردم

من تخته ز کاغذی نمودم بودم بودم هر آنچه بودم

این حرف ز اختتام نامه بس کن بس کن پیام نامه

ای اختر خوش کجا من و تو لازم که بیایه نزد خوش گو

گر پیش بیائی ای سمن زا

نامہ

مجمع حسن و منبع خوبی | گل باغ و ریاض محبوبی
نو گل بوستان رعنائی | گلبن صحن باغ زیبائی
مشتری مہر آسمان جلال | شب تاریک عاشقان کی ہلال
حور قصر بہشت و نیا ہو | محفل حسن کی تماشا ہو
شمع بزم وفاق مہرویان | سرو باعادت پری خویان
مخزن سکہ و خزینہ خوش | تم پری زاد ہو حسینہ خوش
محرم خلوت و جلیس و انیس | رشک حور جبین و غیرت بلقیس
عیش سی اس جہان مین شاد رہو | اپنی تم گھر مین بامراد رہو
نامہ میری طلب مین آیا تھا | طلب خویش نی منہہ دکھایا تھا

جانتی ہو جو کچھہ ستایا ہے — شب تاریک مین رولایا ہے

ماہ پارو کی قدر تمکو نہین — عقل ای رشک بدر تمکو نہین

پادشاہون کو جانتی ہو ذلیل — یہی نادانی کی ہی ایک دلیل

بہری محفل مین ہمسی چہپ جانا — خلوتون مین نہ شکل دکہلانا

ایسی حرکت سی کب بڑہی الفت — ہم فقیرون سی اسقدر نخوت

گو کہ تم مائیہ محبت ہو — بحر ثروت ہو بہر ثروت ہو

لیکن ای ماہ رو سمجہکی چلو — دل لگی جسمین ہو وہ بات کرو

اپنی کو اسقدر ستاتی ہین — رات دن ہجر مین رولاتی ہین

پہرن سمجہاتی ہین تمہاری عزیز — یہ نہین اسمین تمکو کچہہ ہے تمیز

کبتلک مثل طفل کہیلوگی — دن جوانی کی کیا نہ جہیلوگی

کہو تمکو کہلونی بہجوادون — یا کتابون کی رونی بہجوادون

گریان کہیلو گی ہمسی اب کیا کام　　مفت مین ہمکو کر دیا بدنام

ملتا محبوب گر طبیعت دار　　پہر و کہا وہی عاشقی کی بہا

آہ افسوس یون پڑی رہتے　　ہر گلی کوچی مین کہڑی رہتے

ہمی ہرگز یقین نہین ہی صنم　　کہ مری واسطی ہین تمکو الم

یہہ جو لکہا کہ جی لگا ہے مرا　　راہ دیکہی ہے دل خفا ہی مرا

اپنی ہاتہون پہ ساری باتین ہین　　پہر وہی دن وہی تو راتین ہین

یہہ جو لکہا کہ رقعہ لکہوایا　　ہمنی ناچار تمکو بہجوایا

ایسی رقعہ کی احتیاج ہی کیا　　اگلی الفت ہی ہمکو آج ہی کیا

یہہ جو لکہا کہ جلد تر آنا　　رقعہ کو دیکہتی ہے پہچانا

راہ الفت ہی مثل موباریک　　اسلئی دل کو ہو گئی تشکیک

اور یہمین لکہوائی تہی جو سر کی قسم　　لیا ہی بیدست و پا ہوی تہی ہم

پر مجھی ایک سوچ پھر آیا ‏ خود زبان سے نہین یہہ فرمایا

اسلئی میری یہہ قسم کھا لے ‏ کہا ہی آپ تو ہین متوالے

سیان الماس کی کیا گشتہ ‏ بنا دیوا رِ حسن کا رشتہ

ساتہہ ہم آتے پر یقین نہین ‏ راہ چلنی کے یہہ زمین نہین

ورنا سفتہ تم تو ہم الماس ‏ موتی کی آب کی تمہین ہی پیاس

طالب وصل ہم ہین تم محبوب ‏ تمکو الفت ہی اب بہت معیوب

مجہہ پیاسے کو کرتین گر سیراب ‏ اور بڑہتا تمہارا رنگ و آب

سچ تو یہہ ہے کہ پوری نادان ہو ‏ تم ہو اور کہیل ہو دبستان ہو

ہم حسینون سی تجکو کام نہین ‏ مری الفت سی تیرا نام نہین

منہہ کہانی کی اب نہین صورت ‏ بیٹہون کیا پاس جبکو ہو نفرت

خوش رہو اس جہان مین پہولو تم ‏ پر دعا ہی ہمین نہ بہولو تم

اری گہر بہر کو بیچ بیچ دیجے گا | تسکین میری سب کیجے گا

کہتی گا میرا جی لگا ہے یہیں | پر زمین دور آسمان ہے قریں

تسکین کر کے اپنی والدہ سے | کہیو گا ہم یہاں پر آن لگے

ہستی ظن ہو سبھی گا آپ | جانیو گا لڑے ئیے عین ملاپ

بڑی ہمشیرہ سے منجھلی ہمشیرہ | اور ہو میری چھوٹی ہمشیرہ

اسد الدولہ سے منجھلے بھائی تک | بڑے بھائی کو چھوٹی بہنا تک

سب کو پہچان جان دعا کہنا | اب لکھوں کیا کہ اور کیا کہنا

نامہ بر حرفِ اختصاص تمام
کردہ شد والسلام والاکرام

[redacted] جواب نامہ [redacted]

اے دفتِ بزمِ بی وفائی | اے سروِ ریاضِ کج ادائی

ای بلبلِ گلشنِ محبت | شیرازهٔ نسخهٔ مروت

ای شمعِ محبتِ حبیبان | ای گلشنِ عشقِ خوش لصیبان

ای گلبنِ تر بہارِ عالم | ای جانِ جہان نگارِ عالم

پہنچا ہمین نامہ لطف آمیز | اور آتشِ عشق کو کیا تیز

پہر کائی یہان تلک طبیعت | دل کی ہی کباب کی سی صورت

مطلب تو کیا یہ کر نہ جانا | جب آتا ہون کرتی ہو بہانا

تم چہلیان مجہسی کہیلتی ہو | رہ رہ کی مجہکو پیلتی ہو

تمکو نہین لطفِ آشنائی | ای جان ابہی سی بیوفائی

جب ہوش سنبہالوگی مری جان | پہر نام مرانہ لوگی اوس آن

کیا یاد کرینگی اے گلِ تر | ہم عشق مین ہو رہی ہین ششدر

اشراف جو ہین سنورتی ہین وہ | جو منہہ سی ہین کہتی کرتی ہین وہ

تم تو وزیر زادی صاحب | اب چاہو کی نامرادی صاحب

معشوقوں کو یوں کوئی ہی کہتا | الماس ہی یون کوئی پر کہتا

تیر نہین ہیں یہہ جفائین | اپنی قسمت کی ہین خطائین

اب قول کا اعتبار کیا ہے | محبوبوں کا اختیار کیا ہے

یہہ جانتی تو نہ عشق کرتے | بیفائدہ غمسی کیون گذرتے

بس بس نہ بناؤ گہری باتین | ان ہاتون کو یاد ہین وہ لاتین

بس ہو چکی یہہ منہہ نہین وکہائین | اب کون سی بات ہم بنائین

ہمکو نہین یہہ یقین آتا | رقعہ نہین ہمسی لکہا جاتا

خط لکہا ہی کسنی ہمسے کہدو | کچہہ اپنی زبانی لکہکی بہیجو

ہم جانتی ہین ستائیے گا | فعلون سی نہ باز آئیے گا

مجکو غم ہجر سی ستایا | آٹہہ آٹہہ آنسو حسد رولایا

کی بات ملال سے ہے ہمیشہ
ترسایا وصال سی ہمیشہ

ہمکو بھی تو ہجر کا مزا ہے
بس تم مین ہمارا دل لگا ہے

جبتک کہ قسم نہ کھاؤگی تم
واللہ نہ مجھکو پاؤگی تم

اختر کو نہ اسقدر ستاؤ
للہ تم اب ستم سے باز آؤ

سینی کیا اختتام نامہ
ہون منتظر پیام نامہ

[redacted] نامہ [redacted]

منبعِ لطف و کرم مخزنِ اسرارِ وفا
مری جان تری دوری کی بیماری سی آہ

طالب لطفِ خفی اور ہماری شیدا
کسی دیکھی ہین یہ دل اور کہان ایسا جگر

جی آتا ہی دل اڑتا ہی آغوش ہی تنگ
یہہ ارادہ ہی خطِ شوق لکھون رو رو کر

آج گلزار مین بیچون نہ ترا نیلگون
بلبلون سی کہون لاؤ مری گلرو کا خبر

بلبلین اپنا پڑا لوٹین گی گلزارون مین — آج ہر شاخ صنوبر سی جہڑین گی گوہر

پہول کنگہی کا لگاؤن تری زلفون کی لیئے — سنبلین لف پہ صدقی کرون مشک و عنبر

آج سجالی کا دستر او ٹہالون گا مین — آج وہ نکا رخِ مہوش کو چلکر چکر

آج بالین پہ مسیحا مرا آپہنچا ہے — آج دنیا مین نہین دوسرا ہمسر

آج کہو دیتا ہون رنج و تعب چلکو مین — آج برساؤنگا گلشن کی زمین پر پتہر

آج دل ٹوٹتا ہی پیکِ صبا جلد آئے — آج مرغانِ چمن چہوٹتی ہین گلشن سے

لاکہہ تدبیرین کیا کرتا ہون بہلانی کی — پر کسی طرح بہلتا نہین یہہ خستہ جگر

لب بلب ہتا ہون تصویرِ خیالی سی مین — دہنِ غم کی لیا کرتا ہون بوسی اکثر

کیا خطا مجہسی ہوئی ہی واہ فلک صد تحسین — خاک چہنواتا ہی ای واہمہ کیون گہر گہر

سرِ بازار تصور لی کیا مجہسی بیان — ٹہوکرین کو چہین کہاتا ہی عبث تو گہر گہر

ایسی چال چل کہ جہان رخِ محبت ہو گران — مینی کی عرض کہ ملتا نہین کوئی رہبر

اشتیاق رخ خوش جان مری لیتا ہے
مری احوال ہی ماہر ہی وہ میرا داور

یون تسلی سی تصور نی دیا مجھکو جواب
اتنا گھبرایا کہ تیرا خدا ہی یاد رہا

روتی روتی نہ رہا ہوش تو ای جان جہان
ایسا گھبرایا کہ حجری مین گرا بستر سی

ایسا گم گشتہ رہ عشق مین ای جان ہوا
کہ فلک ہی مجھی پاتا نہین ای رشک قمر

منہہ لپیٹا تو صدا آنی لگی تحسین کی
حلہ سبز بنا رنگ طپان کا بستر

یہہ چھپایا ہی مجھی ای مری جانی پیاری
کہ نہ دیکھا کرو تم گیسوئی شب روئی سحر

یون تجھ الفت کی حقیقت مین بہت سخت ہی راہ
نت نئی ہی کبھی آج اور ہی کل اور ہی گھر

بی تری چین نہین ہی مجھی ای ماہ لقا
لوٹتا پھرتا ہی بی تابی سی فرقت سی جگر

سینی پہ ہیبت وہ مین اپنی گرہ مین باندہی
آنکھین تصویر خیالی کی مین قدمون پر

خواب مین آنکھون نی تجہہ گل سی تشفی پائی
پھوٹ بہتی لگین سورو کی کیا ضبط اگر

ایسا اندہیر ہی بی تیری سیاہی زبان
تیرہ نظرون مین ہی ای جان رخ شمس و قمر

مجھسی پیچ جو کرتی ہو ڈسوگی کسکو
میری آہونکا پڑیگا سرِ گیسو پر اثر

سینہ ہی نہین جانتا ہین تیغِ الم کہتا ہون
ایلو جلاد فلک مجھسی ہی بخوف خطر

ہہی ای جان سفینۂ ہجران سی چہٹا
سنگ کیطرحسی کاٹی ہین یہہ ان تھکر

خارِ اندوہ سی سو چہید ہوی چہالون مین
پہوٹ بہی کو ہین یہہ دیدۂ ترِ شکِ گہر

متمول ہین گدایانِ زمان کوچی مین
میری معشوق جہان بہرِ فقیران افسر

کشتیِ غم کا ملا دلکو نہ کچہہ تہل بڑا
مجھسی اوٹہتا نہین دنیا مین ستم کا لنگر

منہہ پہ ہر روز ہوائی سی چہٹی رہتی ہے
جان جاتی ہی تری ہٹون پہ پیتا ہی جگر

نخلِ الفت سی کبھی بوئی وفا آتی ہے
شجرِ سرو مین دیکھا ہی کسینی ہی ثمر

لب بلب عمر ہین مجکو نہین حسکم منصور
کیا کہون میری لجی جاتی ہی اس غمسی کمر

بارِ کاکل کی مجہی تاب کہان ای سرکش
ناتوانی سی گران مجہ پہ ہوا موئی کمر

ایسی تمہید سی اب تہہ اوٹہاتا ہون مین
جانتا ہون کہ اسی فکر سی ہوگا لاغر

مینے اس واسطے موقوف کیا جان گلا
عادتین ہوتی ہین معشوقونکی نازک تر

بڑہی عشاق کی اس سے برا مانینگا
نہ اولٹ پڑئیگا مجہپر کہین ای رشک قمر

جانتا ہون کہ نزاکت سے پڑ ہوگی نہ ادا سے
درد سر ہوگا چہوئیگی نہ لفافی کی کمر

مگر ای قاتل عالم یہہ خیال آئیگا
ذبح کر ڈالتی راقم کو جو ہوتا خنجر

بس وہین زندہ جاوید یہہ مردہ ہوتا
تجہ مسیحا کی اگر ہاتہہ سے ہوتا جانبر

سرخروئی کی تو امید کہان ای جان
ہوتا بہبودی کا تعویذ و خطِ خنجر

ہاتہہ مین تیری اگر دستہ خنجر آتا
آنکہین بہی میری لپٹ جاتین تری قدمونپر

ٹہوکرین بہی جو لگاتا تو نہ ہٹتا مقتول
آب دیتا تری تلوار کو مین رو رو کر

ارے ای جذب مگر اسکو اڑا لیجا تو
ہای ملتا نہین اب مجکو کوئی نامہ بر

گو برا مان بہلا مان مگر لکہونگا
لب عقیقِ یمنی دانت تری ہین گوہر

تیری گالون پہ رسائی ہو اگر ہونٹہون کی
ہالہ ہوجائین نشان دانتونکی ای رشکِ قمر

آستین مین جو چھپائی ہتی کلائی تمنی — قتل کرنی سی کہلی تیغ ادا کی جوہر

تاری چھٹکی ہین شبِ ماہ مین افشان کیطرح — خالِ پیشانیِ انور کی بنی ہین زیور

چھائی رہتی ہتی دل و سینہ سی تپہر دن رات — کیونکہی برسات مین کسطرح سی ہوتی ہی بسر

ڈھونڈھتی پہرتی ہتی گلشن مین ہہی اُٹہہ ہر دم — کیسی بیچین ہوا کرتی ہتی عاشق سی نظر

انکو ہی یار نہ ہو نسش کوئی ماتم دار — آہ افسوس عجب وقت مین کرتی ہین سفر

گریبان شعلہ رخون کی کوئی ہمسی پوچہی جیسی — ہم سمندر ہین نہین آگ سی کچہہ ہمکو ضرر

جیسی ای سرو روان غنچی باغی ہی تو — نخلِ ماتم ہین اری گل مری گلشن کی شجر

اپنی خوش روئی پہ غرہ نکرو جانی دو — کیا عجب ہی نہی جو روئی پہ مرا اوڑ کی شرر

صفتِ بادۂ خمارِ جہان لکہتا ہون — ساقیا جامِ جہان مین مرا بہردی ساغر

اکدن وہ تہا کہ ہم ساتہہ تری ہتی تہی — کسمساتی ہتی تجہی دیکہہ کی کیا کیا باہم

ہمین اکجان دو قالب کیطرح پہرتی تہی — حکم سی تیری رہا کرتی ہتی اندر باہر

وہی ہم ہین کہ صدا آتی ہی سمت سے آہ
اری باہر اری باہر اری باہر باہر

رحم کر کی کوئی ساغر مجھی دی دو بہلد
یکسشو آہ اُو بل آتی ہین یہہ دین تر

دل جلاتا ہی جگر پھنکتا ہی اک آگ لگی
شعلۂ حسن تڑپتا ہی برنگ اخگر

اسطرح آتی ہوا ور گہر سی جلی تی ہو
جیسی گلشن مین چلا کرتی ہی اکثر صرصر

انتظار قد و بالا سی پڑی ہین یہہ داغ
ہمہ تن چشم جہان مین ہوا میسٹر اپیکر

یہہ نہین کہتا کہ دم بہر کی لئی بیٹھی آپ
گفتنخانہ مین بہی ستانہ کیا کبھی گذر

سرنگون ہو گئی ای دل علم عشق صنم
فوج ہجران پہ الٰہی مجھی دی اب تو ظفر

گنجفہ سنگی اوراق جگر چشم کی تہہ
بی تری ہو گیا احوال جہان سب ابتر

تیرا مین روز قیامت مین کرونگا شکوہ
دیکہہ لینا کہی کہتا ہون نہ آئی گا گر

ای بتو بندۂ آئین نہ بناؤ مجکو
مرا مولا مرا مالک تو ہی سب سے اکبر

واہ کیا خوب یہہ تقدیر نی دن دکھلائی
تم وہان عیش مین اور ہم ہین بہٹکتی در در

غم جو کم ہوتا ہی سینی سی تو یون روتا ہون | جیسی کہو جاتا ہی خالی مین کسی مان کا پسر

سامنا آنکہہ لڑانی کا کرون جب تجہسی | ماہ کا خود ہو اور مہر کی لگاون بہ سپر

راتون کو نیند نہین آتی خدا جانتا ہے | آگی کچہہ بڑہ کی جو تکہون تو نہ ہوگا باور

خود منہہ اپنا دکہاتا نہین کڑیان ہین تنگ | جسم پر آنکہہ چُرانی لگا اپنا بکتر

ڈہیر ہو جاتا ہی انبارِ کدورت ہر روز | ای جنون عشق و محبت یہ پڑی ہین پتہر

مستعد ہو جیتی وہ فوج الم آتی ہی | دیکہتی ہم ہی لئی آتی ہین غم کا لشکر

اب گلی اپنی لگا لو مجہی ای جانِ جہان | ہاتہہ رکہہ دیکہو دل زار ہی کیسا مضطر

رشک غیرونکو ہو مقتل مین یہ نکلی ارمان | جان آجائی تری ہاتہہ سی جو ہون بی سر

تل سیہ گال پر اسطرح نظر آتا ہے | ہالۂ نور محمد مین ہو جیسی قنبر

اوسکی زنجیر کی آواز سی کہٹکا ہی دل | درِ جانان جو ہلایا تو گرا یا خیبر

بی قرینہ نہ ہو آؤ گلی لگ جاؤ | ہی ہوان وہار حلیم سی کہین اپنا جنبر

تیری گھونگی قامت سی کہین کام چلے
شہسوار آج بنالے کہین اپنا چاکر

یہہ بہی افسوس ہی گلشن مین نکلی ارمان
فصلِ گل آئی تو جبر لی گی میری شہپر

بوسی ملنی کی نہین سیبِ زنخدان سی ہمین
شجرِ حسن تمہارا ہین کچہہ بار آور

جب کبھی لیتا ہون نامِ دہنِ شیرین مین
پانی بھر آتا ہی ایجان مری منہہ کی اندر

سر گرانی ہی حسد تن یہہ رکہون ای قاتل
صفِ عشاق مین تو مجکو سمجہہ لی اکر

گلِ رخسار چمن زلفِ سیہ سنبلِ تو
آنکھین نظارہ جنت مین دہن تنگ شکر

ابتو ای جان لپٹ کر مجہی دکھلادی مزا
ہون ازل سی تری صحبت کا پری مین خوگر

اخترِ زار کی اب کاہیکو پوچھی گا خبر
لب و دندان ہین تری میسی عقیق و گہر

[redacted] مثنوی گنّا [redacted]

مین جو لی عہد جن و نون مین ہتا
اوس زمانی کا ہی یہہ سب قصّا

فنِ الفت مین زن ہو یکتا تھا
مشغلِ عشق مین تماشا تھا

نام سلطانِ عالم اپنا ہے
اپنی الفت کا سب مین چرچا ہے

اک زنِ فاحشہ تھی گُنّا نام
راحتِ جان بھی تھی وہ خوش انجام

نائکہ تھی جو اوسکے جانِ جہان
لوگ کہتے تھے اوسکو بیا جان

شادی کر دی تھی اوسنے گنّا کے
اوسکی چیلی کی ساتھ چھپتی تھے

اوسکو کہتی تھی روز باتون سے
صاف کرتی تھی ہاتھہ لاتون سے

روز احمق بنا کی رکھتی تھے
کھولی باتون سے وہ پرکھتی تھے

ملکیا مین بھی خواب مین اک شب
لی پڑا اضطراب مین اک شب

خواب مین اوسنے مجکو دیکھا تھا
جب وہ چونکی تو سب مین چرچا تھا

یعنی دولی تھی وہ خجستہ سیر
پوچھتی تھی ہر اک سے میری خبر

کبھی گھبرا کے در تلک جاتے
پھر کے پھر ٹھنڈی سانس بھرتے

زانوے غم پہ سر جھکاتی تھی / نیک و بد اپنے دل مین لاتی تھی

مثلِ جرأت یہہ شعر بکتی تھی / بیٹھی روتی تھی بلکتی تھی

غم کا کہانا کسی سی کیا کہیے / کہا کی کچہہ چپکی چپکی مر رہیے

عشق میرا ہوا گریبان گیر / بن پڑی جب نہ کچہہ اوسی تدبیر

بہیجا فیروز کی زبانی پیام / میرا ناظر ہی وہ جو نیک انجام

اوسکی ہو بن جو ہی حسین علی / اوسنی اوس سی یہہ نقل گہر مین سنی

آیا جب سامنی مری فیروز / نقل کرنی لگا یہہ وہ دل سوز

یعنی گائن ہی ایک گنّا نام / خوبصورت ہی اور ہی گل فام

ناچ سی پایمال کرتی ہی / ٹہوکرون سی حلال کرتی ہی

یون گلا بولتا ہی جیسی ستار / لحن مضراب اور رگین ہین تار

کالی زلفون مین ہی وہ چہرہ صاف / کرمکِ شب ہی پٹی کا موباف

ساعدِ صاف شمع روشن ہے — مہر و مہ اوسکا عکسِ دامن ہے
خواب مین تمکو اوسنی دیکھا ہے — اونہین زلفون کا اوسکو سودا ہے
شمع کی طرح لو مین جلتی ہے — وہ جوانی ستم مین ڈہلتی ہے
وہ شب و روز غم سی روتی ہے — نہ تو کہاتی ہی اور نہ سوتی ہے
اپنی شوہر سی روز لڑتی ہے — اوس سی ہر بات مین بگڑتی ہے
روز مان سی بہی جنگ رہتی ہے — اپنی گہر سی تنگ رہتی ہے
مینی جب حال یہہ سنا اوسکا — مین بہی کچہہ اپنی دل مین گہبرایا
یعنی بن دیکہی اوسکو عشق ہوا — دیکہہ لیگی تو ہوگے مجنونا
مینی فیروز سی یہہ کی تقریر — اوسکی ملنی کی کیجئے تدبیر
پر سنا ہی کہ ہی وہ شوہردار — وہی لیتا ہی اوس چمن کی بہار
غیر بلبل کا کب گذر ہوگا — بارور اپنا کب شجر ہوگا

گلِ عارض ہیں بلی گا کب
غنچۂ عاشقی کہلی گا کب

اوس کا شوہر بنا ہی زاغِ چمن
ہم نہ ہووینگی بلبلِ گلشن

طوطیٔ حسن اوسکا شوہر ہے
وہ تو طاؤس کی برابر ہے

اوسکا نشو نما اوسی سی ہے
اوسکا تو دل کہلا اوسی سی ہے

چہچہی اوس سی روز کرتی ہے
سنتی ہیں ہم اوسی پہ مرتی ہے

یہی فیروزسی جو کی تقریر
عرض کرنی لگا وہ باتوقیر

ای ولیعہد آپ کا پیغام
آپکا لطف اور رنگین کلام

ابہی جا کر کہون گا کُنّا سے
کیا عجب ہی جو اوسکو ترک کری

چہوڑ دیگی حضور شوہر کو
وہ تو زندان سمجہتی ہی گہر کو

ہو افیروز کہہ کی یہہ رخصت
رہنما ہو گئی مری الفت

پہنچا مضطر سوی حسین علی
اور سمجہا کی گفتگو یہہ کے

شیخ جی آپ کیجیے محنت | مری آقا کو اوس سے ہے الفت

نور دو توبہ کو رند بن جاؤ | اوسے بیہوش کر کے لے آؤ

بادۂ عشق اوسکو پلواؤ | بیخودی ہی کہہ اوسکو سمجھاؤ

وہ ولیعہد کے قرین آئے | ہیں اختر وہ مہ جبین آئے

نقد آرام اوسکو دلواؤ | ماہ سے مشتری کو ملواؤ

یعنی چھڑواؤ اوس سے شوہر کو | مہ سے ملواؤ تم بھی اختر کو

نار وہ اور یہ نور کی مورت | دیو وہ اور یہ پری صورت

اسپہ سایہ پڑے سلیمان کا | گھر کو رتبہ ملے پرستان کا

دُرِ شہوار ٹوٹا پتھر سے | وصل سے چاہتی تھا اختر سے

لوہے سے دم میں ہوگیا روزن | رخِ آئینہ پہ پڑا آہن

دیو لے گیا پری دبوچی ہے | کلی ایک ایک پر کی نوچی ہے

وحشتِ دل اوسی اوڑا ئی ہے — شیشۂ سنگ مین سمائی ہے
لو خدا کی لیے سب ہے جاؤ — ہی جسطرح اوسکو سمجہاؤ
کہو اب قاف سی یہان آو — شیشہ تیار ہی اوتر جاؤ
کام کال کا ہے نہ عامل کا — بس یہہ منتر ہی اس پری دل کا
کوئی تعویذ اب نہ لکہوانا — نام سنتی ہی تو چلی آنا
کچہ گنڈو نہ یارا او بلتا ہے — اوسکا بن سایہ دم نکلتا ہے
اس سلیمان کو آنکر دیکہو — چہوڑو اسخبانی جان کر دیکہو
کہیلا کرتی ہو بروز بچون سی — پختہ باتین بناؤ کچہون سی
یعنی راضی کرو اوسی صاحب — میرا آقا ہے آپ کا طالب
شیخ جی نی کہا بہت بہتر — ابہی دیتا ہون مین اوسی یہہ خبر
یعنی شہزادہ تجہپہ عاشق ہے — تجہسی بہتر نہی تیری لایق ہے

شیخ جی اوٹھہ کھڑی ہوئی سنکر — اور گنا کو دی یہہ جا کی خبر

وہ تو عاشق تھی وہ تو شیدا تھی — رہ پوشیدہ سب ہویدا تھی

ہاتھہ سی دلکو تھام بیٹھہ گئے — اوٹھہ کی وہ نیک نام بیٹھہ گئے

شیخصاحب کی پاؤن پڑ پڑکے — شرم سی کچھہ زمین مین گڑگڑ کی

سسکیان لیکی وہ تو رونی لگی — اشک سی سوئی گل بھگونی لگی

زعفرانی ہوا وہ چہرۂ زرد — چوٹ کھائی ہوا کلیجی مین درد

تیری بانکپن کی بھول گئے — ٹھاٹھہ اپنی سخن کی بھول گئے

باہر آکر کڑک گئی اونسی — منہہ کی کھائی اٹک گئی اونسی

ہتھہ کٹی خوب صاف رکھتی تھی — سکبو وہ خوش غلاف رکھتی تھی

ہول دیتا تھا ایک ایک اوسی — کب سمجھتا تھا کوئی نیک اوسی

آئی دو آئی پر وہ مرتی تھی — آئی پر اپنا کام کرتی تھی

وہ طمانچہ جو سر پہ مارتی تہی — اولٹی پالٹ مین سبہی مارتی تہی

بنگئی تہی پہری وہ شوہر کے — چوٹین سب روکتی تہی باہر کے

شیخ صاحب سی میر صاحب سے — گہر گئی ہی وہ یا علیؑ مدد سے

اوسپہ لٹو تہی کتنی اہل سپاہ — ہر پیچ وہ اکہیرتی تہی واہ

چہانتی ہتی وہ رنگ اِس گد کا — چہنتی تہی یہہ نہ وقت تہا کد کا

کہل چکا تہا ہر اک سی بہنڈارا — پر اسی شیخ جی نی اب مارا

شیخ جی کا سنا جو اوسنی کلام — یعنی عاشق ہی اک شہ گلفام

چہوڑا یاروںکو اوسنی اوسدن سے — وہ پری ربط رکہتی تہی جن سے

اور شوہر سی بہی طلاق ہوئی — لفظ طلقتک سی طاق ہوئی

مجتہد کی قدرین وہ جا پہنچی — بعد احکام شرع آ پہنچی

یعنی لیکر طلاق وہ گلفام — میری پاس آئی نوبت خود کام

مینی دیکھا تو نیک صورت ہے
کچی مٹی کی بخت مورت ہے

قد و بالا نہین قیامت سے ہے
چہرہ مہتاب حسن آفت ہے

چاند کی ٹکڑی دونون عارض مین
دیکھکر آنکھہ سرمہ ہو گیا مین

پس گیا دل ہمارا چتون پر
تہرتہری ہونٹ خستہ جوبن پہ

پشہ لب لی سبز رنگت سے کے
سیب پستان نی دلمین قوت کے

جب نظر آئی آنکھہ کی بادام
ٹوٹ کر دل رہا گری سا مدام

حسن کی لو جب نظر آئے
عشق مین بوہی نیشکر آئے

رخنہ زلفون سی بجہہ گیا اک جال
طائر رنگ تہا اسیر بلال

زلفین چہوٹین جو اوسکی چہری پہ
بال آئینی پر پڑی نکہر

حبشی ہتی حلب دبائی ہوے
سانپ ہتی خزینہ پیچ کہائی ہوے

یا چہنو زہتی وہ دونون چہری کے
سرخوبی پہ وہ نگہبان تہے

دانت الماس کی سی کنیاں تہین — دیکہا بہالا جو خوب انسان تہین

ریخین مسّی کی جیسی موی بخت — صاف تبسّی اور برابر صف

ناک تہی منہہ پہ جیسی شمع کی لَو — جسپہ پروانی جان نثار تہی سَو

وہ بہوین خنجر با تجمل تہین — پلکین نشتر زن رگِ گل تہین

اوسکا ماتہا تہا جو دہوین کا چاند — بجلی کی بہی تڑپ تہی اوس سی ماند

موسمِ عشق مین گہٹا زلفین — ابرِ الفت کا جہمگہٹا زلفین

ناک کی چہید عطردان کہئی — غنچہ نشگفتہ جنان سے کہئی

وہ پپوٹی تہی پوستِ بادام — ناک کا بانسہ مغزِ فندق خام

وہ کنپٹیان اوسکی کیا تہین وہ — ورقِ حسن کا سرا تہین وہ

جانِ عاشق وہین دمکتی تہی — دیگِ الفت وہین پہ پکتی تہی

یا ستارہ تہی کنپٹی کی دمک — نشترِ جان ہی تہی رگ کی چمک

داغ چیچک کی منہہ پہ ساری ہیں | چاند منہہ تہا یہہ سب تاری ہیں
پلکیں آنکھوں کی بن گئیں تہیں نقاب | دانت منہہ مین تہی گوہرِ خوش آب
مانگ ماتہی پہ جادۂ ظلمات | مصری سی کم نبات اسی مات
پٹیاں مو کی عطرِ خوشبو تہین | سیپیاں موتیوں سے مملو تہین
مانگ کیا جیسی دو مہی خنجر تہا | ذرہ افشان کا اوسمین اختر تہا
یا گھٹا مین چمکتی تہی بجلی | یا دہنک تہی وہ موتیوں کی لڑی
یا چمک حسن کی ابہرتی تہی | چاند کی منہہ پہ کہیت کرتی تہی
کان کا دون جواب کیا امکان | گوشوارہ تہی اوسکی دونون کان
یا وہ دستارِ عشق کا طرہ | یا زرِ حسن کا وہ تہا طرہ
لوین کانوں کی شمعِ حسن کی لو | جان پروانہ کو رہے جو گرو
ذقنِ صاف چاہ نخشب تہی | وہ کٹوری گلاب کی کب تہی

چتونی رنگ تھا قیامت خیز
نمکین رنگ تھا ملاحت بیز

دانت سی ہونٹ جب دباتی تھی
چھتون کی جان نکلی جاتی تھی

رخ گل پر شکن جو ہر سو تھی
اوسکی چین جبین کا اتو تھی

ہنس چکی چال مین جو وہ گلفام
دیا الفت کا اوسنی مجکو پیام

اوسی عادت تھی راست بازی کی
جان لیتی تھی چہرہ کی تازی کی

بیخودی مین سمائی رہتی تھی
رات دن بلبلاتی رہتی تھی

بند تھی کب کسی پرائی سی
خوش وہ رہتی تھی آنی جانی سی

بلبل آسا وہ مست رہتی تھی
ہر بلندی سی پست رہتی تھی

بلبلون کو بہ تنگ رکہتی تھی
رات دن اوسنی جنگ رکہتی تھی

کبھی صیاد سی وہ کرتی تھی چھیڑ
کبھی گہوڑا بنا کی کرتی تھی ایڑ

کبھی لاسی سی پھنستی جاتی تھی
کبھی کپنی مین گہساتی تھی

کبھی تھا وہ پردہ چڑھتی تھے ۔ کبھی اوس سی ہی آگی بڑھتی تھے
کھینچتی تھی گلاب کانٹون مین ۔ پتیان رکھتی تھی وہ چھانٹون مین
کیلی کو کہتے تھی سلاتی ہی ۔ بھٹی کو کہتے تھی چرائے ہی
پھول کو کہتی تھے دھتورا ہے ۔ کیلی کو کہتے تھے سبورا ہے
ناک انگوٹھے سے اٹھتی تھے ۔ خوشی کی طرح وہ لٹکتی تھے
پاسجامہ اوتار کر دن رات ۔ ہر کلی سے لیتی تھے ہیہات
غنچہ بند جب چٹکتا تھا ۔ اسی یاد آتا تھا کوئی لالا
عشق پیچی کو دیکھ کر نعوذ ۔ آڑی ہوجاتی تھے عجب تھی طور
پاؤن گلشن مین ڈگمگاتا تھا ۔ کوئی البیلا یاد آتا تھا
پھول سنبو کا آگی دھر دھر کی ۔ ہنستی تھی یہہ کلام کر کر کی
یہہ فلانی توا او پچی ہے ۔ کس سی شہنائی ایسی بجتی ہے

نہ یہ کرتی ہون تان لیتی ہون
نیچی سی سبکی جان لیتی ہون

باغمین ایسی سبنگئے آزاد
آم کی ٹہنیون سی وہ رہتی ہی شاد

جب ٹپکتی تہی غیر کو للچا
پالتی ہی وہ اپنی سبے بل پر

آم بہی ساری عرس لیتی تہی
سیب تک اوسکی چوس لیتی تہی

بجلی کی طرح وہ کڑکتے ہی
باغبانون پہ وہ ٹپکتی ہی

کبہو کہلا ہو گئی ہی کہا کہا کے
پیڑ پر کہتی ہی سب اپنے واد اسکے

لیتے امرس تلک نچوڑ لی تہی
کہا سنی اپنا منہہ نہ موڑ لی تہی

نہ گیا باغمین سے بہی وہ لپکا
نہ گدہا نبار چہوڑا نہ پیکا

کبہی سیندوری کی سال تہی
کو اب نگئی جان مائل تہی

ہنبتہ شیشی کو بنایا تہا
سیکشون کو مزا چکہایا تہا

نہ سفیدون سی اسکو تہی رغبت
سبزہ رنگونسی کرتی ہی الفت

گنجو بازی کا کہیل کہیلتی تہے | اور پہیلیا بنا کی پیلتی تہے
عجب انداز کی تہے وہ گل رو | چوٹرون سی وہ کرتی تہی اُتّو
وہ لڑائی کا ذوق رکہتی تہے | اور سپیتان سی شوق رکہتی تہے
کنّی سی آنکہہ وہ لگاتی تہے | پوٹ لگ ایک اوسکی بہالی تہے
لاکہہ تدبیر ہمنے ٹہرائی | پر نہ باز آئی وہ نہ بار آئی
ایک اُلو کی جال مین جو پہنسی | ایسی روئی کہ پہر کبہی نہ ہنسی
بیٹہے اوسکی کمایا کرتی تہے | روز گو وہ اوسکا کہایا کرتی تہے
منع کرتی تہی سب وضیع و شریف | جانتی تہی وہ سب کو اپنا حریف
چند ہی تہا وہ ڈہاڑی کا پیشاب | ہاگ کی کہڈی پہ لیتا تہا جو نہ آب
ہوگیا تہا حضور مین ممتاز | کر لیا تہا کچہہ اور ہی انداز
بنگیا تہا اندہیری گہر کا چراغ | ہنس کی چال چلتا تہا وہ زاغ

نو برس کا تہا مجھسی اوس سنی ربط — سب وہ بہولا ہوا کچھہ ایسا خبط

سب فراموش کی نمک خوارے — وہ حق بہی اوڑا چکا سارے

ہینی ایسا گیا تہا اوسکو ہال — کہ وہ کوڑی سی ہو گیا تہا لال

اسقدر ہو گیا تہا وہ ممتاز — بوم سی بنگیا تہا جیسی باز

رات دن میری ساتھہ رہتا تہا — جو نہ کہنا تہا مجھسی کہتا تہا

ہم پیالہ و ہم نوالہ تہا — اور ساری جہان کا سالہ تہا

خرچیان اوسکی ہنین چلتی تہین — رات بہر سب کا دانہ ولتی تہین

مجہی اک مردسا وہ لپایا — کام اوس قلتبان کا بن آیا

نام ایسا جگر کا ایسا سخت — تہا علامیرضا وہ کب کمبخت

روز مجکو ملائی رکہتا تہا — اپنی گولی بچالی رکہتا تہا

اور گتنا سی مجھسی تہی الفت — نو برس وہ تہا برس کی تہی صحبت

سنا اک روز میں نے یہ قصہ
وہ غلام صبا کا ہی حصہ

غصہ سے آیا پیچ و تاب گیا
رخ کو رشک گل گلاب کیا

اوسی سمجھایا غیر لوگون نے
پر نہ سمجھی وہ قحبہ ایک ہی سے

سب گنوائی وہ شرط جانبازی
پائی کتنا سی کیا سرافرازی

محلون مین ہو چکی تھی وہ ممتاز
پر نہ سمجھی ہمارا راز و نیاز

چھوڑ کر سلطنت وہ اندر کے
ٹھوکرین کھاتی ہی وہ باہر کے

مرد کم فہم لی ہی عاشق ہو
تج دیا اپنی مال و دولت کو

چھوڑ کر حکم سارا اور شاہ سے
دونو نکلی دونون ہوگئی سے راہ

مرد تھا چند دن یہان پر قید
باز آئی وہ تا کہ جانید کی کید

پر نہ باز آیا سخت جان تھا وہ
نہین معلوم دل کہان تھا وہ

اور زیارت کا زن لی کر گی کید
اوڑ می صیاد بنگی لیکر صید

دونون کنبو کو ہو گئی آرا ہے | ہمین چہوڑا نہ سلطنت چاہے

یعنی رات دن کی سہتی ہین | دونون خوش خوش وہا پہ رہتی ہین

سنکی اس مثنوی کو اے یارو | نہ لگاؤ جو دل تو عاقل ہو

مجہسا خوشترو خوش مزاج و حسین | یہہ حکومت یہہ شکل یہہ آئین

یہہ لطافت یہہ ظرف یہہ انداز | عشوہ اور غمزہ اور ادا اور ناز

یہہ طاعت یہہ سن یہہ عین شباب | یہہ ملاحت یہہ رنگ مثل گلاب

ایسا ہو لی خبر تلک بہی نہ لیے | مرکی بہی پہر مری نہ بات سنے

پس کسی اور سی کری گی کیا | عشق کا سن لیا یہہ سب چرچا

یاد حق مین ہی کچہہ بسر ہووے | داغ عصیان کا سر بسر دہووے

بس خموش اختر خجستہ خصال | اسکا گہر کسکی بات کسکا وصال

زندگی کو بسر کرو صاحب | اوسکی الفت کو گہر کرو صاحب

گو ہنسی ہی مگر نصیحت ہے

فائدہ مند یہہ فضیحت ہے

قطعہ منظوم ابجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف کا ایک ہی بے کی ہین دو تو لے کی دو

تو تین جیم کی اور چے سے کے یاد رکھہ ای یار

جو چار دال کی اور ڈال کی تو ہے سے کے پانچ

چھہ واو کی ہین تو زا اور ژا کی سات نگار

جو آٹھ حطی کی ہین آٹھ طا کی نو لکھنا

تو یا کی دس ہین مگر کاف کی ہین بیس ای یار

یہہ بیس کاف عجم مین بھی ہین تو لام سے کے تیس

جو چہل میم کی تو ہیں پچاس نون کے یار

جو ساٹھ سین کی تو عین کے بھی ستر ہیں

جو فا کی اسی تو نوے ہیں صاد کی خوشکار

جو سو ہیں قاف کی دو سو ہیں رے کے بھی

تو تین سو گنو جو شین ہوئی نقطہ دار

جو چار سو ہوئی تا کی تو تا ہیں ہندسے کے

یہی ہیں چار سو تو انگلیوں پہ کر لی شمار

جو پانچسو ہوئے ثا کی مثلثہ کی عیاں

تو خا کی ہو گئی چھسو لکھ اب قلم سے نگار

جو نقطہ دار ہی ذال اوسکے سات سو لکھ تو

تو آٹھ سو ہوئی اب ضا کی نہ کر تکرار

سمجھ سیہ قاعدہ اختر سی طفل ابجد خوان

جو ظوی کی ہوی نوسی تو غنین کی ہین ہزار

بتاریخ دوم شہر جمادی الثانیہ شستہ ہجری این حساب منظوم رقم گردید

قطعہای تاریخ از نگار محمد عبدالرحمن احسن خوشنویس مطبع سلطانی

سکندر حشم ناصر الدین و اختر — بسلطان عالم برآورده نام
شہ ہند واجد علی بادشاہ — فلک بارگاہی ملک احتشام
عطایش معطی سخایش سحاب — گہر ریز در عالمی صبح و شام
ز اشعار بہ کلک مشکین شباہ — دہد آب حیوان بجان کلام
مضامین اختر لعل بلند — ز نثر و شعری بت بالا مقام
خصوصاً ز تصنیفہا کلیات — بعز سخن بود تاج الکلام
شده حکم طبعش تاکید جلد — ز محمود و دولہ بہادر تمام

ره خاتمه جلد پائی گذاشت ۹۷۹ ز جهد بلیغ مدار المهام

دگر حکم شد بخشی خاص شاه | کند ذمه عبد الغنی نیکنام

بر آورد احسن خوشا سال طبع | کلام شهنشاه تاج الکلام

۱۲۷۸ھ

وله ایضا

شه شاعران خسرو ملک معنی | بفکر بلیغ بسته بر تیغ آب

بطبع خوشے داد داد سخنها | در اطراف عالم رسیده صدا

شده حکم طبعش ز محمود دوله | بنامی ز سلطان سمّی بصفدر

مدار المهامش بتاکیدهاش | ز آغاز انجام آن داد خوشتر

برای مصارف شده حکم حضرت | بعبد الغنی بخشیے خاص اختر

بقیدی که بر ذمه خویش دانم | ز تکمیل احکام شاهے برآ

محمد حسین نگار سلطان | سواد بقا ریخت از آب گوهر

ز نقشِ حجبه زر و دو سر آمد	٩٨٠	رقم کرد احسن و اوین اختر ١٢٧٨
سرِ لفظ مقصود گیرم چو قاسم		ز مصراعِ اول کنم سال دیگر

سلطانِ عالمی و مدار المهام او	قوله ایضا	هر جانبی که طرفِ نظر برد جمع شد
و نحو استه امید بر آمد بهر کسی		از انعامِ خلعت و همه ها انچه طمع شد
مجموعه چاپ شد و دگر غزلِ احمری		طابع و خوشنویس مخلّع بخلع شد
در چاپِ کلیات کنون هم امید هست		بالقمهٔ حیات که هر گونه بلع شد
از صرفِ ها که قافیهٔ طبع تنگ شد		با حکمِ شاهِ هند ز اصلاح دفع شد
هم ذمه اش چو حافظِ عبد الغنی نمود		هر مایه در میانه همه عذر رفع شد
آغاز چاپه اش ز مدار المهام هست		آبِ کرم ز چشمهٔ فیضش که نبع شد
احسن بسالِ خاتمه اش آرزو بسی	١٢٧٨	این کلیّاتِ پادشهِ هند طبع شد

طبع زاد تلمیذ خاص منشی محمد الطاف حسین — کلماتِ طیّباتِ شاهِ هند

١٢٧٨ ه

تاریخ طبع کلیات معلّی از فکر رسا و طبع ذکائی شاعر عدیم النظیر بلبل خوش بیان گلشن تقریر سیّد احمد علی متخلص بقدیر عروض دان شاگرد حضرت سلطان عالم و عالمیان اعاد اللہ ملکہ و سلطنتہ

حضرت سلطان عالم اختر ہندوستان | پادشاہ نظم و رونق بخش دیوان سخن
موجد ترکیب و بندش جامع ارکان شعر | بحر عمان معانی ابر نیسان سخن
اسکی آگی بند ہی اہل زبان کا ناطقہ | ہی مقلد شاہ کی حسان و سحبان سخن
واہ واہ صلّ علی صلّ علی صلّ علی | اس سکندر جاہ سی ہی شوکت و شان سخن
کرلیا نظم و نسق سی کیا مسخر ملک نظم | کیون نہو ہی عہد کا اپنی سلیمان سخن
سکۂ شاہی ہی جاری شعر کیا مشہور ہین | بہر شاعر ہر ورق گویا ہی فرمان سخن
ساری غزلین پر تکلف ڈالیان پہولونکی ہین | فیض حضرت سی مرقع ہی گلستان سخن
کہل گیا اک باغ جب یہ نسخۂ رنگین چہپا | کیون نہون بلبل وش مشتاق خواہان سخن
بہر سال طبع لکہہ بی رنج آواز دی قدیر | ہی کلام جان عالم جوہر جان سخن ١٢٧٨ھ

تاریخ طبع ثانی دیوان مبارک سلطانی از طبع ذکا و فکر رسای انکا نخلبند گلشن سخندانی بلبل شاخسار رنگین بیانی مرزا مسیتا متخلص بعیش شاگرد سلطان عالم قمر خدم اختر فریدون فر خسرو انجم حشم اعاد اللہ ملکہ و سلطنتہ

نظم سلطان که از عطای سلطان ۹۸۲ این خلعت طبع باز چون پوشیده
بر ناظر او برنگ میکش گویا جامی ز می سخن چها نوشیده
از بهر سنین او بصد فکر رسا عیش از دل و جان خویش چون کوشیده
هاتف فرمود سال طبعش اینک ۱۲۷۸ صهبای دو آتشه کنون جوشیده

قطعه تاریخ از نتایج طبع مرزا محمد عباس شاد شاگرد حضرت اقدس و اعلی اعلی الله ملکه

شهنشاه ملک سخن جان عالم — که هی شاعر و نکته سلطان و آقا
سخن آفرین صاحب فکر عالی — هی اوس شاه کا ملک معنی په قبضا
کلام مبارک سی سب بهره ور هین — وه هی قدردان صاحبان هنر کا
تصدق هین اوسپر لآلی مضمون — طبیعت هی جوشش روانی سی دریا
بلاغت مین حسان ثابت سے افضل — فصاحت مین سحبان وائل سی اعلا
ظهوری نظیری هی نظری یهان هین — تصور مین آتی هین کب میر و سودا
لکهون کیا مین صفحوین شعرونکی زینت — رخ صاف پروا هین گیسوی لیلا
هوی جبکه تکمیل دیوان اقدس — هوا خلق مین اوسکی خوبی کا شهرا
حسینان مضمون و بندشکا جوبن — دل اهل معنی کو جو دلسی بهایا
بصد افتخار و بصد زیب و زینت — خوشی سی اوسی اهل مطبع نی چهاپا

کہا دلنی ای شاد خوش ہو کی مجھسی ۱۲۸۴ کہ لکھہ سال طبعِ کلام معلا
کیا اس سی آگاہ جب دلنی مجھکو وفورِ مسرت سے با صد تمنا
بفرق جبین مین نی لکھا یہ مصرع یہ دیوان ہی شاہ کشور کشا کا

ولہ ایضا ۱۲۷۸ھ

شہنشاہِ زمان سلطانِ عالم خدیوِ ملک و معنی و سخنہا
ہمی دارد عروسانِ مضامین در آغوشِ سخن فکرِ معلی
سوارِ یکہ تازِ عرصۂ نظم ندارد ہمعنان با خود کسی را
نظامی و نظیری و ظہوری غنی و صائب و جامی و طغرا
سلیم و سالم و سعدی و حافظ کلیم و اہلی و عرفی و یکتا
زادنی خوشہ چینِ خرمنِ او زمینایش ہمہ نوشیدہ صہبا
چو دیوانِ شریفش یافت تکمیل پی تاریخِ نظمِ شاہِ والا
برای ازدیادِ عزتِ خویش بصد فخر و مباہات و تمنا
نوشتہ شاد تلمیذ و غلامش کلامِ شاہ از خاقانی اعلے ۱۲۷۸ھ

تاریخ طبع کلیاتِ معلی از شاعرِ
خوش فکر و خوش بیان میر علی حسین متخلص

بفارغ برادر کلان نواب جمشید بیگم صاحبه دام اقبالها

جسدم چھپایہ کلیات اختری | لسب اسطرح بولی نمک خواران شاہ
فارغ ہی کیا تاریخ سے لکھے دائمی | ہی شاعروں کی روح یہ دیوان شاہ
۱۲۷۹ھ

قطعۂ تاریخ انطباع سراسر انتفاع کلام معجز نظام حضرت قدر قدرت سلطان العالم خلد اللہ ملکہ متخلص غیرت و سلطان خاور یعنی شاہ اختر جاد اللہ سلطنتہ گذرانیدۂ خانہ زاد قدیم مدعی یکتائی و بی ہنری ہلال اختر

برآمد شاہدی از حجلۂ نور | کنم بر وی نثاران صد عدنها
زہی شاہد کلام شاہ اختر | چہ حجلہ مطبع شاہ زمنها
چگویم شہرۂ طبعش بہر ملک | گذشتند اہل شوقش از وطنها
سطورش غیرت زلف عروسان | نثار حرف مشکینش ختنها
چو از شیرینیش لفظی بخوانم | شود رطب اللسان کام دہنها
ہی حسن معانی بعد الفاظ | چو مرغان خوش الحان در چمنها
عجب معشوق دلکش گشت مطبوع | شدند از عشق محوش اہل فنها
چو بہر فکرت تاریخ طبعش | ہلال اختری بنشست تنہا
ندا از غیب این بشنید و بنوشت | ۱۲۷۹ھ کلام اقدس شاہ سخنہا

قطعہ تاریخ طبع دیوان بلاغت عنوان حضرت سلطان عالم و عالمیان اعاد اللہ سلطنتہ و ملکہ
از خانہ زاد قدیم ماہتاب الدولہ کوکب الملک سید علیجان بہادر درخشان سیارہ جنگ
کہ از ہر مصرع بر می آید

عالم مین ہوئی مثال اب تم	ایجاد ہی لاجواب اختر
فیض اطہر کا طبع دیوان	شاہد شہرون مین اہی منور
قصہ یہہ حدیقہ مضامین	حق حسن کا عشق کا مقرر
تاریخ سب چلے ہو جابجا اب	مصرع ہر ایک وال بہتر
دیوان یہہ چھپا ہی وہ درخشان	پایا جو لفظ پایا گوہر

۱۲۸۰

ایضاً تاریخ در صنعت حروف معطلہ کہ از ہر مصرع بر می آید

کلام مطلع مہر مرام ماہ سرور	کلام مصدر آمال و مہر و عطر مراد
کلام ماہر اسرار علم اکرم حلم	کلام عادل عالم سرور سرور داد
کلام سمع عطار اح روح سالک درد	اصول ورع مہ مصر عصر مال سداد
کلام اکرم اوراد حصر رسم سلوک	صراح عصر کمال سرور ماہ و ہاد
ودم معطر او روح درد رام ہم	اساس رحم و علا راد مرام عماد
سلوک گرد رسد سرمہ لامع حور	در ملک گہر لعل و ہر راہ داد
رسوم رحم و کرم در مصالح دم ما	مرام کل دل مسرور صدر اہل سواد

کلام کُل ملکِ عصر سحر در داور | عدو حرص طمع مصرعِ و یبع عمده بهاد

کلام ور در اعداد سال بهر مصرع | اله داور امحروس دار سر و مراد ۱۲۷۸

تاریخ طبع کلیات معلی از محمد جان علیخان مخاطب به لائق الدوله بهادر شاگرد حضرت سلطان عالم و عالمیان اعاد الله ملکه و سلطنته

کلام اختر شاهنشه هند | بمطبوعی فزوده شان عالم

بطبع او چو شاهد فکر بنمود | ز فیض حضرت سلطان عالم

گذشتا از سر جان بهر تاریخ | زهی دیوان و نظم جان عالم ۱۲۷۸

قطعه تاریخ طبع کلیات سلطان عالم و عالمیان از شاه عرش فلک جوش تقریر نواب اعتضاد الدوله معین الملک سید باقر علیخان بهادر متخلص به باقر شاگرد مولوی احمد علی قدیر برادر نواب ذوالفقار الدوله بهادر سید محمد سجاد علی خان نایب شاه اراد السلطان

شاه ازاد دولت از گنج مضامین شد حصول | کلیات اختر هندوستان چون طبع گشت

بهر طبع سال او چون فکر کرده خیرخواه | مصرعه برجسته در خاطر باقر گذشت

معنوی هر حرف منقوطه و صوری در بیان | پس بیک الف و بعدش بد صد هفتاد و هشت ۱۲۷۸

قطعه تاریخ کلیات معلی از فکر رسا و طبع ذکا مرزا احمد حسین متخلص به تمنا شاگرد مولوی احمد علی قدیر

هوا چهاپ جو لکهنو مین یه شهره | کلام اختر هند کا چهپ رہا ہے

هوئی فکر تاریخ مجهکو تمنا | که استاد وه میری استاد کا ہی

هوا حرف منقوط سی بس یهی ظاهر | کہی نظم دلکش جو اسکو بجا ہے ۱۲۷۸